McGill University Libraries
31027161358

McGill University Library
3 102 716 135 8

~~04~~ ~~.H95Ts~~
INSTITUTE .U
OF
ISLAMIC
STUDIES
22563 ★ v. 6
McGILL
UNIVERSITY

ch 68

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

صحیح بخاری جیسی صحیح کتاب

مکمل صحیح مسلم

مترجم مع شرح نووی

جلد ششم

امام مسلمؒ کی جمع کردہ بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) احادیث نبوی کا قابلِ قدر و بیش بہا مجموعہ

اصل عربی مع مقابل اردو ترجمہ از حضرت مولانا وحید الزماں صاحب

جو صحت و طباعت میں بیمثل و بیےنظیر ہے

ملنے کا پتہ

مکتبہ شعیب بنس روڈ کراچی

نوٹ :- یہ چھٹی جلد ہے اس سے پہلی ۵ جلدیں بھی ضرور منگائیے۔

قیمت فی جلد آٹھ روپے

اس کتاب کے شارح

حضرت امام نوویؒ کے حالات

آپ کی کنیت ابوزکریا تھی۔ نام یحییٰ۔ لقب محی الدین۔ شرف کے بیٹے تھے۔ آپ اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالم، فاضل، صاحب ورع، فقیہ۔ محدث، مثبت اور حجت تھے۔ آپ کی بہت سی مشہور تصانیف اور عجیب مفید تالیفات ہیں۔ فقہ میں "الروضہ"۔ حدیث میں "الریاض" اور "الاذکار"۔ اور شرح حدیث میں "شرح مسلم"۔ اور اس کے علاوہ "معرفت علوم الحدیث واللغۃ" جیسی کتابیں آپ کی تصانیف میں سے ہیں۔

آپ نے بڑے بڑے مشائخ سے اور آپ سے بہت سے لوگوں نے حدیث کی سماعت کی۔ آپ نے "شرح مسلم" اور "اذکار" کی روایت کی تمام مسلمانوں کو اجازت دی ہے۔ آپ دمشق کے زیر انتظام ایک گاؤں "نوی" کے باشندہ تھے۔ وہیں بڑے ہوئے اور پورا قرآن حفظ کیا۔ ۶۵۰ھ میں دمشق میں آئے اس وقت آپ کی عمر ۱۹ سال تھی۔ یہاں فقیہ بنے اور ترقی کر گئے۔ آپ کی زندگی نہایت غریبانہ تھی۔ صرف قوت لایموت پر قناعت کرتے تھے۔ جذبات وخواہشات اور دنیاوی عیش وعشرت سے الگ رہتے تھے۔ خوف خدا اور عبادت میں رہتے۔ حق بات کو خوب بیان کرتے تھے۔ عمامہ چھوٹا استعمال فرماتے تھے۔ بڑے بارعب تھے۔ راتوں کو اکثر بیدار رہتے۔ اور علمی وعملی کاموں میں مشغول رہتے۔ رجب ۶۷۶ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ "نوی" مقام میں آپ کی قبر ہے۔ کل ۴۵ سال زندہ رہے۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْهُ وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ آمین

آپ کی دعاؤں کا بھوکا

احقر محمد شعیب السلفی۔ مکتبہ شعیب

برنس روڈ۔ کراچی ۱

اِس کتاب کے مُصنّف حضرت امام مُسلِم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات

آپ کنیت ابو الحسین تھی۔ نام مُسلِم تھا۔ حجاج بن مسلم کے بیٹے تھے۔ قشیری و نیشاپوری تھے۔ حدیث کے حفاظ اور ائمہ میں سے ایک تھے۔ ۲۰۴ھ میں پیدا ہوئے اور ماہِ رجب ۲۴ تاریخ بروز اتوار بوقتِ شام ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ۔ عراق۔ حجاز۔ شام اور مصر کا سفر کیا۔ اور امام یحیٰے بن یحیٰے نیشاپوری، قتیبہ بن سعید۔ اسحاق بن راہویہ۔ احمد بن حنبل۔ عبد اللہ بن مسلمہ۔ قعنبی رحمہم اللہ اور ان کے علاوہ ائمہ کرام و علمائے حدیث سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ بغداد کئی مرتبہ آئے اور وہاں حدیث بیان کی۔ آپ سے بہت سے لوگ جن میں ابراہیم بن محمد بن سفیانؒ۔ امام ترمذیؒ اور ابن خزیمہؒ شامل ہیں روایت کرتے ہیں۔ آخری مرتبہ ۲۵۷ھ میں بغداد آئے۔ حضرت امام مسلمؒ فرماتے ہیں۔ میں نے مُسند صحیح کو تین لاکھ خود اپنی سُنی ہوئی احادیث سے انتخاب کر کے لکھا ہے۔ محمد بن اسحاق بن مندہؒ نے کہا میں نے ابو علی نیشاپوری سے سُنا وہ کہتے تھے۔ علمِ حدیث میں اس سقفِ آسمانی کے نیچے کوئی کتاب **مُسلم شریف سے زیادہ صحیح نہیں ہے**۔ خطیب ابو بکر بغدادیؒ نے فرمایا۔ امام مسلمؒ نے تو صرف بخاریؒ کی پیروی کی اور انہی کے علوم پر نظر رکھی ہے اور ٹھیک انہی کے نقشِ قدم پر چلے ہیں۔ جب امام بخاریؒ آخری مرتبہ نیشاپور آئے تو امام مسلمؒ ان کے ساتھ ساتھ رہتے تھے اور ان کے پاس برابر آتے جاتے تھے۔ امام دار قطنیؒ کہتے ہیں۔ اگر وہاں امام بخاریؒ نہ ہوتے تو امام مسلمؒ کو وہاں آنے کی ضرورت نہ تھی۔ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا وَعَنْہُ وَ عَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ آمین۔ فقط

والسلام مع العز و الاحترام

خادم محمد شعیب سلفی

مکتبہ شعیب۔ بزنس روڈ
کراچی ۱ پاکستان

یکم ربیع الاول ۱۳۷۷ھ
۲۶ ستمبر ۱۹۵۷ء

(مطبوعہ ضیا پریس کراچی)

فہرست مضامین صحیح مسلم مترجم مع شرح جلد ششم

عنوانات	صفحہ
فضیلتوں کے مسائل	۱۰
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب کی بزرگی اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا۔	″
تمام مخلوقات سے آپ کا درجہ زیادہ ہونا،	″
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں کا بیان،	۱۱
آپ کے توکل کا بیان،	۱۵
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہدایت اور علم لے کر آئے ہیں اس کی مثال،	۱۶
آپ کو اپنی امت پر کیسی شفقت تھی اس کا بیان،	۱۷
آپ کا خاتم النبیین ہونا،	۱۹
جب کسی امت پر اللہ کی مہر ہوتی ہے تو اس کا پیغمبر اس کے سامنے گذر جاتا ہے،	۲۰
حوض کوثر کا بیان،	″
فرشتوں کا آپکے ساتھ ہو کر لڑنا،	۲۸
آپ کی شجاعت کا بیان،	″
آپ کی سخاوت کا بیان،	۲۹
آپ کے اخلاق کا بیان،	″
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا بیان،	۳۱
بچوں پر آپ کی شفقت کا بیان	۳۳

عنوانات	صفحہ
آپ کی حیا اور شرم کا بیان،	۳۵
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی اور حسن معاشرت کا بیان،	۳۶
آپکا عورتوں پر رحم کرنیکا بیان،	″
آپ کا لوگوں سے برتاؤ اور تواضع	۳۷
آپ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کے واسطے،	۳۸
آپکے بدن کی خوشبو اور نرمی کا بیان،	۳۹
آپ کے پسینہ کا خوشبودار اور متبرک ہونا،	۴۰
آپ کے بالوں کی تعریف اور آپ کے حلیہ کا بیان،	۴۲
آپ کے بڑھاپے کا بیان،	۴۴
مہر نبوت کا بیان،	۴۶
آپ کی عمر کا بیان،	۴۸
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کا بیان،	۵۱
آپ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اس سے بہت ڈرتے تھے،	۵۲
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا واجب ہے،	۵۳
بے ضرورت مسئلہ پوچھنا منع ہے	۵۴
آپ جو شرع کا حکم دیں اس پر چلنا واجب ہے اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے	۵۸

عنوانات	صفحہ
فرمادیں اس پر چلنا واجب نہیں ہے	
آپ کے دیدار کی فضیلت،	۶۰
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان،	″
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان،	۶۲
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان،	۶۵
حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان،	۷۱
حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت کا بیان،	″
حضرت خضر علیہ السلام کی فضیلت کا بیان،	″
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت،	۷۹
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۸۴
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی فضیلت،	۹۰
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۹۴
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت،	۱۴
حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت،	۱۰۶
ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۱۰۸

مندرجہ ذیل علماءِ کرام نے اس مقدس کتاب صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی کی صحت و تکمیل میں حصہ لیا

احقر محمد شعیب غفر اللہ لہ

ناظم مکتبہ شعیب۔ برنس روڈ

کراچی ۱۔ پاکستان

عنوانات	صفحہ
بدگمانی اور ٹوہ لگانا اور رشک کرنا اور لاڑیاپن حرام ہے	۲۱۴
مسلمان پر ظلم کرنا یا اس کو ذلیل کرنا حرام ہے،	۲۱۵
کینہ رکھنے کی ممانعت،	۲۱۶
اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت	۲۱۷
بیمار پرسی کرنے کا ثواب۔	۲۱۸
مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہونچے تو اس کا ثواب،	۲۱۹
ظلم کرنا حرام ہے،	۲۲۲
اپنے بھائی کی مدد ظالم ہو یا مظلوم ہو ہر حال میں کرنے سے کیا مراد ہے،	۲۲۵
مومنوں کا آپس میں اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار رہنا،	۲۲۶
گالی دینے کی ممانعت،	۲۲۷
عفو اور عاجزی کی فضیلت،	۲۲۸
غیبت حرام ہے،	〃
مسلمان کی پردہ پوشی کی فضیلت	۲۲۹
جس کی برائی کا ڈر ہو اس کی ظاہر میں خاطر داری کرنا،	〃
نرمی کی فضیلت،	۲۳۰
جس پر آپ نے لعنت کی اور وہ لعنت کے لائق نہ تھا تو اس پر رحمت ہوگی،	۲۳۳
دو منھ والے کی مذمت،	۲۳۷
جھوٹ حرام ہے لیکن کسی جا پر درست ہو اس کا بیان،	۲۳۸
چغل خوری حرام ہے،	۲۳۹
جھوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے، سچائی کی فضیلت اور جھوٹ کی مذمت،	〃
غصے کا بیان،	۲۴۰
انسان اس طرح پیدا ہوا کہ اختیار نہیں رکھ سکتا،	۲۴۲
منھ پر مارنے کی ممانعت،	〃
جو شخص لوگوں کو ناحق ستاوے اس کا عذاب،	۲۴۵
مجمع میں ہتھیار لے جاوے تو اس کی احتیاط رکھے،	۲۴۶
کسی مسلمان کو ہتھیار سے ڈرانے کی ممانعت،	۲۴۷
راہ میں سے موذی چیز کے ہٹانے کا ثواب،	〃
جو جانور ستاتا نہ ہو اس کو تکلیف دینا حرام ہے، جیسے بلی کو،	۲۴۸
غرور کرنا حرام ہے،	۲۴۹
اللہ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا حرام ہے،	۲۵۰
ناتواں اور گمنام شخص کی فضیلت	〃
یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہوئے	۲۵۱
ہمسایہ کا حق،	〃
ملاقات کے وقت کشادہ پیشانی سے ملنا،	۲۵۲
اچھے کام میں سفارش کرنا مستحب ہے،	〃
نیک صحبت کا حکم،	۲۵۲
بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت،	۲۵۳
جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے،	۲۵۴
جب خداوند کریم کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں،	۲۵۶
روحوں کے جھنڈ جھنڈ ہیں،	۲۵۷
آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے دوستی رکھے،	۲۵۸
نیک آدمی کی تعریف دنیا میں اس کو خوشی ہے،	۲۶۰
تقدیر کے مسائل:	〃
حضرت آدمؑ اور حضرت موسیٰؑ کا مباحثہ	۲۶۸
دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے	۲۷۱
ہر ایک چیز تقدیر سے ہے،	۲۷۲
انسان کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھا جانا،	〃
بچوں کا بیان کہ وہ جنتی ہیں یا دوزخی اور فطرت کا بیان،	۲۷۳
عمر اور روزی تقدیر سے نہ زیادہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے،	۲۷۶
تقدیر پر بھروسہ رکھنے کا حکم	۲۷۸
علم کے مسائل:	〃
قرآن مجید میں جو آیات متشابہ	۲۷۹

عنوانات	صفحہ
امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت،	۱۰۹
زید بن حارثہ اور اُسامہ بن زید کی فضیلت کا بیان،	۱۱۱
عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضؓ کی فضیلت کا بیان،	۱۱۲
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	۱۱۳
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت،	۱۱۶
اُمّ زرع کی حدیث کا بیان،	۱۲۲
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت،	۱۲۶
اُمّ المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت،	۱۳۱
اُمّ المومنین زینبؓ کی فضیلت،	۱۳۲
اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کی فضیلت،	″
حضرت ام سلیم رضؓ انس کی ماں اور حضرت بلال رضؓ کی فضیلت،	۱۳۳
عبداللہ بن مسعود اور ان کی ماں کی فضیلت،	۱۳۶
اُبی بن کعب اور ایک جماعتِ انصار کی فضیلت،	۱۳۹
سعد بن معاذ رضؓ کی فضیلت،	۱۴۱
ابودجانہ سماک بن خرشہ رضؓ کی فضیلت،	۱۴۲
عبداللہ رضی اللہ عنہ جابر کے باپ کی فضیلت،	۱۴۳
جُلیبیب رضؓ کی فضیلت،	۱۴۴
ابوذر رضؓ کی فضیلت،	۱۴۴
جریر بن عبداللہ رضؓ کی فضیلت،	۱۵۱
عبداللہ بن عباس رضؓ کی فضیلت	۱۵۳
عبداللہ بن عمر رضؓ کی فضیلت،	″
انس بن مالکؓ کی فضیلت،	۱۵۴
عبداللہ بن سلامؓ کی فضیلت	۱۵۶
حسان بن ثابت رضؓ کی فضیلت	۱۶۰
حضرت ابوہریرہ رضؓ کی فضیلت،	۱۶۵
حاطب بن ابی بلتعہ رضؓ کی فضیلت،	۱۶۸
جن لوگوں نے شجرۂ رضوان کے تلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی انکی فضیلت،	۱۷۰
ابوموسیٰ اور ابوعامر اشعری کی فضیلت،	″
اشعری لوگوں کی فضیلت،	۱۷۳
ابوسفیان رضؓ کی فضیلت،	″
جعفر بن ابی طالب اور اسماء بنت عمیس اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت،	۱۷۵
حضرت سلمان فارسیؓ اور بلالؓ اور صہیبؓ کی فضیلت،	۱۷۷
انصار کی فضیلت،	۱۷۸
غفار اور اسلم اور جہینہ اور اشجع اور مزینہ اور تمیم اور دوس اور طی کی فضیلت کا بیان،	۱۸۱
بہتر لوگ کون ہیں،	۱۸۵
قریش کی عورتوں کی فضیلت،	۱۸۶
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحاب میں ایک دوسرے کو بھائی بنانے کا بیان،	۱۸۸
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے صحابہ کو امن تھا، اور صحابہ سے امت کو امن تھا،	۱۸۹
صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت،	۱۹۳
صدی کے اخیر تک کسی کے نہ رہنے کا بیان،	۱۹۵
صحابۂ کرام کو بُرا کہنا حرام ہے،	۱۹۶
اویس قرنی کی فضیلت،	۱۹۸
مصر والوں کا بیان،	۱۹۹
عمان والوں کی فضیلت	″
ثقیف کی جھوٹی اور ہلاکو کا بیان	۲۰۲
فارس والوں کی فضیلت،	۲۰۳
آدمیوں کی مثال اونٹوں کیساتھ	″

نیکی اور سلوک اور ادب کے مسائل،

عنوانات	صفحہ
نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے،	۲۰۵
ماں باپ کے دوستوں کیساتھ سلوک کرنے کی فضیلت۔	۲۰۹
بھلائی اور بُرائی کے معنے،	۲۱۰
ناتا توڑنا حرام ہے،	۲۱۱
حسد اور بغض اور دشمنی کا حرام ہونا،	۲۱۳
بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے،	″

عنوانات	صفحہ
قیامت کے دن کا بیان،	۴۲۷
دُنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان،	۴۲۸
مُردے کو اس کا ٹھکانا بتلایا جانا اور قبر کے عذاب کا بیان،	۴۳۰
حساب کا بیان،	۴۳۸
موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھنا،	″
فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان،	۴۷۰
ابن صیاد کا بیان،	۴۷۳
دجال کا بیان،	۴۸۱
دجال کے جاسوس کا بیان،	۴۹۵
دجال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان،	۵۰۱
فساد کے وقت عبادت کرنیکی فضیلت کا بیان،	۵۰۲
قیامت کا قریب ہونا،	۵۰۳
صور کی دونوں پھونکوں میں کتنا فاصلہ ہوگا،	۵۰۵
اُن حدیثوں کا بیان	۵۰۶
جو دُنیا سے نفرت دلاتی ہیں قوم ثمود کے گھروں میں جانے سے ممانعت مگر جو روتا ہوا جائے،	۵۲۰
بیوہ اور یتیم اور مسکین سے سلوک کرنے کی فضیلت،	۵۲۱
مسجد بنانے کی فضیلت،	۵۲۲
مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب،	″
ریا اور نمایش کی حرمت،	۵۲۳
زبان کو روکنے کا بیان،	۵۲۴
جو شخص اوروں کی نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اس کا عذاب	۵۲۵
انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے	۵۲۶
چھینکنے والے کا جواب اور جماہی کی کراہت،	″
متفرق حدیثوں کے بیان میں	۵۲۸
بہت تعریف کرنیکی ممانعت،	۵۳۰
بات سمجھ کر کہنا اور علم کو لکھنا	۵۳۲
اصحاب الاخدود کا قصہ،	۵۳۳
ابو الیسر کے قصہ کا بیان اور جابر کی لمبی حدیث،	۵۳۷
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی حدیث،	۵۴۵
قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر کے مسائل	۵۴۸

تمت

نایاب کتب

صحیح بخاری شریف مترجم بین السطور فی پارہ ۲ روپے۔ کامل ۶۰ روپے۔ صحیح مسلم شریف مترجم مع شرح نووی ۶ جلدوں میں کامل۔ فی جلد ۸ روپے کامل ۴۸ روپے۔ ابن ماجہ شریف اردو کامل ایک جلد میں۔ ۲۰ روپے۔ تفسیر اعوذ، بسم اللہ اور سورت فاتحہ کامل مکمل مجلد ۴ روپے طریقِ محمدی علہ۔ سیفِ محمدی علہ۔ حقیقۃ الفقہ کامل مجلد ۳ روپے۔ شمع محمدی علہ درایتِ محمدی علہ۔ فتاویٰ ستاریہ اردو۔ زیر طبع۔ غنیۃ الطالبین مترجم عربی مع اردو۔ و مع فتوح الغیب اردو۔ دو جلدوں میں کامل ۱۶ روپے۔ نسائی شریف مترجم کامل ۲۴ روپے۔ فہرست کتب مفت طلب کیجئے۔ آرڈر کے ہمراہ چوتھائی رقم پیشگی بھیجئے۔

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ شعیب۔ برنس روڈ۔ کراچی ۱۔ پاکستان

عنوانات	صفحہ
میں ان میں کھوج کرنا منع ہے	
اخیر زمانہ میں علم کی کمی ہونا،	۲۸۲
جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بری بات جاری کرے،	۲۸۵
ذکر الٰہی اور توبہ اور استغفار کے مسائل	
اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت،	۲۸۷
اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان،	۲۸۸
یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر تو چاہے تو بخش مجھ کو،	۲۹۰
موت کی آرزو کرنا منع ہے،	″
جو شخص اللہ سے ملنے کی یاد رکھتا ہے،	۲۹۱
اللہ تعالیٰ کی یاد تھوڑی قریب کی فضیلت،	۲۹۳
دنیا میں عذاب ہو جانے کی دعا کرنا مکروہ ہے،	۲۹۵
ذکر الٰہی جس مجلس میں ہو اس کی فضیلت،	۲۹۶
آپ اکثر کونسی دعا کرتے،	۲۹۷
لا الٰہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت،	۲۹۸
قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر الٰہی کے لئے جمع ہونے کی فضیلت	۳۰۰
خدا تعالیٰ کی مغفرت مانگنے کی فضیلت،	۳۰۳
توبہ کے بیان میں،	″
آہستہ ذکر کرنا افضل ہے،	۳۰۴

عنوانات	صفحہ
دعاؤں اور اعوذ باللہ کا بیان،	۳۰۶
سونے کے وقت کی دعا،	۳۰۸
دعاؤں کا بیان،	۳۱۲
اول روز میں اور سوتے وقت تسبیح کہنا،	۳۱۶
مرغ چلاتے وقت دعا مانگنا،	۳۱۹
سختی کی دعا،	″
سبحان اللہ وبحمدہ کی فضیلت،	۳۲۰
پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت،	″
کھانے یا پینے کے بعد خدا کا شکر کرنا مستحب ہے،	۳۲۱
جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے	″
جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان،	۳۲۲
غار والوں کا قصہ،	۳۲۴
توبہ کے مسائل	۳۲۷
مغفرت مانگنے کی فضیلت،	۳۳۰
ہمیشہ ذکر کرنے کی فضیلت اور اس کا ترک جائز ہونے کا بیان،	۳۳۱
اللہ تعالیٰ کی رحمت غصہ سے زیادہ ہے	۳۳۳
بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ کرے تو بھی قبول ہوگی،	۳۳۷
اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان	۳۳۹
نیکیوں سے برائیاں مٹنے کا بیان،	۳۴۰
خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی،	۳۴۳
مسلمانوں کا فدیہ کافر ہوں گے،	۳۴۵
کعب بن مالک اور ان کے	۳۴۷

عنوانات	صفحہ
دونوں یاروں کی توبہ کا بیان،	
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت تھی اس کا بیان،	۳۵۸
آپ کی لونڈی کی برأت اور عصمت کا بیان،	۳۷۱
منافقوں کی صفت اور انکے حکم کے مسائل	۳۷۲
قیامت اور جنت اور دوزخ کے بیان میں،	۳۸۰
شق القمر کا بیان۔	۳۹۱
کافروں کا بیان،	۳۹۲
مومن کو نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت میں ملے گا	۳۹۵
مومن اور کافر کی مثال،	″
مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے،	۳۹۷
شیطان کا فساد مسلمانوں میں،	۳۹۹
کوئی اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جاوے گا، بلکہ اللہ کی رحمت سے،	۴۰۱
عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا،	۴۰۴
دو طریقوں میانہ روی،	″
جنت اور جنت کے لوگوں کا بیان،	۴۰۶
جہنم کا بیان اللہ تعالیٰ ہم کو اس سے بچائے۔	۴۱۵
دنیا کی فنا اور حشر کا بیان،	۴۲۴

شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی،

فائدہ: اگرچہ آپ دنیا میں بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہیں، مگر دنیا میں کافر اور منافق آپ کی سرداری سے منکر ہیں آخرت میں کوئی منکر نہ ہوگا، اور سرداری آپ کی بخوبی کھل جاوے گی، اور یہ کلمہ آپ نے فخر کی راہ سے نہیں فرمایا، جیسے دوسری روایت میں تصریح ہے، بلکہ حکم الٰہی سے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ، دوسری اُمت کی تعلیم اور اعتقاد کے لئے،

اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہیں، کیوں کہ اہل سنت کے نزدیک آدمی ملائکہ سے افضل ہیں، اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دو، اس کا جواب یہ ہے کہ شاید یہ حدیث اس کے پہلے کی ہے، بعد اس کے آپ کو معلوم ہوا کہ آپ سب سے افضل ہیں، دوسرے یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر محمول ہے، تیسرے یہ کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اس طرح پر ایک کی بزرگی بیان کرے کہ دوسرے کی توہین نکلے، چوتھے یہ کہ اُس تفضیل سے ممانعت ہے، جس سے جھگڑا اور فتنہ پیدا ہو، پانچویں یہ کہ نفس نبوت میں کوئی تفضیل نہیں ہے، بلکہ اور خصائل کی وجہ سے ہے (نووی)

بَابٌ فِي مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں کا بیان:

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَاءٍ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّؤُنَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَاءِ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ،

ترجمہ: انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا تو ایک کٹورہ لایا گیا پھیلا ہوا، لوگ اس میں سے وضو کرنے لگے میں نے اندازہ کیا تو ساٹھ سے اسّی آدمی تک نے وضو کیا ہوگا، میں پانی کو دیکھ رہا تھا آپ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا،

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تِلْكَ الْاِنَاءِ يَدَهُ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّؤُا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ،

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا تھا، اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈا پانی نہ ملا، پھر تھوڑا سا وضو کا پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپ نے اُس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا، اور لوگوں کو حکم دیا اس میں وضو کرنے کا، انس نے کہا میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا، پھر سب لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ اخیر والے نے بھی،

22563

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْفَضَائِلِ

فضیلتوں کے مسائل

بَابُ فَضْلِ النَّسَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کی بزرگی اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا،

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ

ترجمہ:۔ واثلہ بن اسقع سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے، اللہ جل جلالہ نے اسمٰعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا۔ اور قریش کو کنانہ میں سے اور بنی ہاشم کو قریش میں سے اور مجھ کو بنی ہاشم میں سے،

فائدہ:۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اور عرب قریش کے کفو نہیں ہو سکتے، اسی طرح ہاشمی کے کفو وہ قریشی نہیں ہو سکتے جو ہاشمی نہیں ہیں، البتہ مطلب کی اولاد بنی ہاشم کی کفو ہے، کیوں کہ وہ دونوں ایک ہیں، جیسے دوسری حدیث میں آیا ہے،

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهٗ الْاٰنَ۔

ترجمہ:۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہچانتا ہوں اس پتھر کو جو مکہ میں ہے وہ مجھے سلام کیا کرتا تھا نبوت سے پہلے میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں،

بَابُ تَفْضِيْلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَمِيْعِ الْخَلَائِقِ

تمام مخلوقات سے آپ کا درجہ زیادہ ہونا،

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا قیامت کے دن، اور سب سے پہلی میری قبر پھٹے گی اور

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ
تَبُوْكَ فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلٰوةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ
وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا
حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمًا أَخَّرَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى
الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ
بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا ثُمَّ
قَالَ إِنَّكُمْ سَتَأْتُوْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ
تَبُوْكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوْهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ
جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى
آتِيَ فَجِئْنَاهَا قَدْ سَبَقَنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَ
الْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ
قَالَ فَسَأَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا قَالَا نَعَمْ
فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
قَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ قَالَ
ثُمَّ غَرَفُوْا بِأَيْدِيْهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيْلًا
قَلِيْلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ وَغَسَلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ
يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيْهَا فَجَرَتِ
الْعَيْنُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ أَوْ قَالَ غَزِيْرٍ شَكَّ
أَبُوْ عَلِيٍّ أَيَّهُمَا قَالَ حَتّٰى اسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ
قَالَ يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ
أَنْ تَرٰى مَا هٰهُنَا قَدْ مَلَأَ جِنَانًا،

ترجمہ:- معاذ بن جبل سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی، آپ اس سفر میں جمع کرتے دو نمازوں کو تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھی، اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی ایک دن آپ نے نماز میں دیر کی، پھر نکلے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھی پھر اندر چلے گئے پھر نکلے اس کے بعد تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی، بعد اس کے فرمایا تم کل خدا چاہے تبوک کے چشمے پر پہنچو گے، اور نہیں پہنچو گے جب تک دن نہ نکلے اور جو کوئی جاوے تم میں سے اس چشمہ کے پاس تو اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگاوے جب تک میں آؤں معاذ نے کہا پھر ہم اس چشمے پر پہونچے، ہم سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تھے، اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتی کے تسمہ کے برابر پانی ہوگا، وہ بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں سے پوچھا تم نے اس کے پانی میں ہاتھ لگایا۔ انھوں نے کہا ہاں، آپ نے اُن کو بُرا کہا (اس لئے کہ انھوں نے حکم کے خلاف کیا) اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ آپ نے اُن کو سنایا، پھر لوگوں نے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اور مُنھ اس میں دھوئے، پھر وہ پانی اس چشمہ میں ڈال دیا، وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا، پھر لوگوں نے پانی پلانا شروع کیا (آدمیوں اور جانوروں کو) بعد اس کے آپ نے فرمایا اے معاذ اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا اس کا پانی باغوں کو بھر دے گا، (یہ بھی آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا، اس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار آدمی تھے)

عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَأَتَيْنَا
وَادِي الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةِ امْرَأَةٍ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُصُوْهَا

ترجمہ:- ابو حمید سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب تبوک کی جنگ تھی تو وادی القریٰ (ایک مقام ہے مدینہ سے تین دن کے فاصلہ پر شام کے راستہ میں) میں ایک باغ پر پہونچے،

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ بِالزَّوْرَاءِ قَالَ وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدُ فِيْمَا ثَمَّهُ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيْهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ فَتَوَضَّاَ جَمِيْعُ اَصْحَابِهِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ قَالَ كَانُوْا زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ،

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالزَّوْرَاءِ فَاُتِيَ بِاِنَاءٍ مَاءٍ لَا يَغْمُرُ اَصَابِعَهُ اَوْ قَدْرَ مَا يُوَارِيْ اَصَابِعَهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ هِشَامٍ،

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَاْتِيْهَا بَنُوْهَا فَيَسْاَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِيْ كَانَتْ تُهْدِيْ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يَقِيْمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيْهَا مَا زَالَ قَائِمًا،

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطْعِمُهُ فَاَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ۔

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب زوراء میں تھے، اور زوراء ایک مقام ہے مدینہ میں بازار میں مسجد کے قریب آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور اپنی ہتھیلی اس میں رکھ دی تو آپکی انگلیوں میں سے پانی پھوٹنے لگا، اور تمام اصحاب نے وضو کر لیا قتادہ نے کہا میں نے انس سے کہا اے ابو حمزہ کتنے آدمی اس وقت ہوں گے، انس نے کہا قریب تین سو آدمیوں کے تھے، (شاید یہ دوسرے وقت کا ذکر ہے)

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوراء میں تھے آپکے پاس ایک برتن لایا گیا اس میں اتنا پانی تھا کہ آپ کی انگلیاں نہیں ڈوبتی تھیں یا انگلیاں نہیں چھپتی تھیں، پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری،

ترجمہ:۔ جابر سے روایت ہے اُم مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کُپّی میں گھی بھیجا کرتی تھی تحفہ کے طور پر پھر اُس کے بیٹے آتے اور اُس سے سالن مانگتے اور گھر میں کچھ نہ ہوتا تو ام مالک اُس کُپّی کے پاس جاتی اس میں گھی ہوتا اسی طرح ہمیشہ اس کے گھر کا سالن قائم رہتا ایک بار اُم مالک نے (حرص کر کے) اُس کُپّی کو نچوڑ لیا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا اگر تو اس کو یوں ہی رہنے دیتی (اور ضرورت کے وقت لیتی جاتی) تو وہ ہمیشہ قائم رہتا،

ترجمہ:۔ جابر سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانا مانگتا تھا، آپ نے اس کو آدھا وسق جَو دیئے، (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) پھر وہ شخص اور اس کی بی بی اور مہمان ہمیشہ اس میں سے کھاتے رہے۔ یہاں تک کہ اس شخص نے ماپا اس کو پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا اگر تو اس کو نہ ماپتا تو ہمیشہ اس میں سے کھاتے، اور وہ ایسا ہی رہتا (کیوں کہ ماپنے سے اللہ کا بھروسا جاتا رہا اور بے صبری نمود ہوئی پھر برکت کہاں رہے گی)

دُوْرِ الْاَنْصَارِ فَجَعَلْتَنَا آخِرًا فَقَالَ اَوَلَيْسَ حَسْبُكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ الْخِيَارِ،

ملاقات کی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہم کو سب کے آخر میں کر دیا، آپ نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ کافی نہیں ہے کہ تم اچھوں میں رہے،

عَنْ عُمَرَ وَبْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَحْرِهِمْ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ترجمہ: وہی جو اوپر گذرا اس میں سعد بن عبادہ کا قصہ نہیں ہے اور یہ زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلہ والے کو اس کا ملک لکھ دیا،

فائدہ: اس حدیث میں کئی معجزے ہیں آپ کے ایک میوہ کا ایسا ٹھیک اندازجو اچھے اچھے جاننے والوں سے نہ ہو سکا، دوسرے ہوا کی خبر دینا پہلے سے تیسرے منع کرنا لوگوں کو کھڑے ہونے سے ہوا میں،

بَابُ تَوَكُّلِهٖ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

آپ کے توکل کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَاَدْرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهٗ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا قَالَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِيْ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا اَتَانِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِيْ فَلَمْ اَشْعُرْ اِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ لِيْ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ قَالَ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا

ترجمہ: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم جہاد کو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ہم نے آپ کو ایک وادی میں پایا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے، آپ ایک درخت کے تلے اُترے اور اپنی تلوار ایک شاخ سے لٹکا دی اور لوگ جدا جدا پھیل گئے اسی وادی میں درختوں کے سایوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص میرے پاس آیا میں سو رہا تھا اس نے تلوار اُتار لی، میں جاگا وہ میرے سر پر کھڑا تھا مجھے اس وقت خبر ہوئی جب اُس کے ہاتھ میں ننگی تلوار آگئی وہ بولا اب تمھیں کون بچا سکتا ہے مجھ سے، میں نے کہا اللہ تعالیٰ، پھر دوسری بار اُس نے یہی کہا میں نے کہا اللہ، یہ سنکر اس نے تلوار نیام میں کر لی، وہ شخص یہ بیٹھا ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا،

فائدہ: سبحان اللہ توکل اور بہادری اور

فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ أَحْصِيْهَا
حَتّٰى نَرْجِعَ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَانْطَلَقْنَا
حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ
شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيْهَا أَحَدٌ مِّنْكُمْ فَمَنْ
كَانَ لَهُ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ فَهَبَّتْ رِيْحٌ
شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ
حَتّٰى أَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّئٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ ابْنِ
الْعُلَمَاءِ صَاحِبُ أَيْلَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ وَأَهْدٰى لَهُ بَغْلَةً
بَيْضَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْدٰى لَهُ بُرْدًا ثُمَّ أَقْبَلْنَا
حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِي الْقُرٰى فَسَأَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا
كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ
مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيْ وَمَنْ
شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى أَشْرَفْنَا عَلَى
الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهٖ طَابَةُ وَهٰذَا أُحُدٌ وَهُوَ
جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ خَيْرَ دُوْرِ
الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ
الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ
ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ
خَيْرٌ فَلَحِقْنَا سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُوْ
أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ دُوْرَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلَنَا
آخِرًا فَأَدْرَكَ سَعْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَيَّرْتَ

جو ایک عورت کا تھا، آپ نے فرمایا اندازکرو اس باغ میں
کتنا میوہ ہے ہم نے اندازکیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اندازے میں وہ دس وسق معلوم ہوا آپ نے اس
عورت سے تو یہ گنتی یاد رکھنا جب تک ہم لوٹ کر آویں،
اگر خدا چاہے، پھر ہم لوگ آگے چلے، یہاں تک کہ تبوک
میں پہونچے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی
رات زور کی آندھی چلے گی، تو کوئی کھڑا نہ ہونا اور جس کے
پاس اونٹ ہو وہ اس کو مضبوط باندھ دیوے پھر ایسا
ہی ہوا زور کی آندھی چلی، ایک شخص کھڑا ہوا اس کو ہوا
اڑا لے گئی، اور طے کے دو پہاڑوں میں ڈال دیا، اس کے
بعد علماء کے بیٹے کا ایلچی جو ایلہ کا حاکم تھا آیا ایک کتاب
لے کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سفید
خچر تحفہ لایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب
لکھا اور ایک چادر تحفہ بھیجی پھر ہم لوٹے یہاں تک کہ
وادی القریٰ میں پہونچے، آپ نے اس عورت سے باغ
کے میوے کا حال پوچھا، کتنا میوہ نکلا، اس نے کہا پورا
دس وسق نکلا، آپ نے فرمایا میں جلدی جاؤں گا تم میں
سے جس کا جی چاہے وہ میرے ساتھ جلدی چلے، اور جس کا
جی چاہے ٹھیر جاوے۔ ہم نکلے یہاں تک کہ مدینہ
دکھلائی دینے لگا، آپ نے فرمایا یہ طابہ ہے (طابہ مدینہ
منورہ کا نام ہے) اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور
ہم اس کو چاہتے ہیں، پھر فرمایا انصار کے سب گھروں میں
بنی نجار کے گھر بہتر ہیں، (کیوں کہ وہ سب سے پہلے مسلمان
ہوئے) پھر بنی عبدالاشہل کا گھر پھر بنی حارث بن خزرج کا
گھر پھر بنی ساعدہ کا گھر اور انصار کے سب گھروں میں
بہتری ہے، پھر سعد بن عبادہ ہم سے ملے، ابو اُسید نے
اُن سے کہا تم نے نہیں سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے انصار کے گھروں کی بہتری بیان کی تو ہم کو سب کے
اخیر کر دیا، یہ سُنکر سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِمَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا وَّلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهٖ۔

پانی کو روکے، نہ گھاس اُگاوے، (جیسے چکنی چٹان کہ پانی لگا اور چل دیا) تو یہ مثال ہے اس کی جس نے خدا کے دین کو سمجھا اور اللہ نے اس کو فائدہ دیا اس چیز سے جو مجھ کو عطا فرمائی، اس نے آپ بھی جانا اور اوروں کو بھی سکھایا۔ اور جس نے اس طرف سر نہ اٹھایا (یعنی توجہ نہ کی) اور اللہ کی ہدایت کو جس کو میں دے کر بھیجا گیا قبول نہ کیا۔

فائدہ۔ یعنی زمین کی تین قسمیں ہیں، اسی طرح لوگ بھی تین طرح کے ہیں، ایک تو قسم اوّل، جو پانی سے زندہ ہوتی ہے، اور گھانس اور ترکاری اور میوے اُگاتی ہے، لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اس کی مثل وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا، آپ بھی عمل کیا، لوگوں کو سکھایا انھوں نے بھی فائدہ اٹھایا،

دوسری قسم وہ جو خود نہیں اُگاتی، لیکن پانی روک رکھتی ہے، اس سے آدمیوں اور جانوروں کو نفع ہوتا ہے، یہ وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا، لیکن اس کو اتنی فہم نہیں کہ اس میں سے باریک مطلب نکالے، خیر اس سے سُن کر اور لوگوں نے فائدہ اٹھایا،

تیسری قسم چکنی صاف جہاں نہ کچھ اُگتا ہے، نہ پانی تھمتا ہے، یہ اُس شخص کی مثال ہے جس نے دین کی طرف بالکل توجہ نہ کی ہو، نہ اس کو یاد رکھا۔ (نووی)

بَابُ شَفَقَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُمَّتِهٖ

آپ کو اپنی اُمّت پر کیسی شفقت تھی اُس کا بیان

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتٰى قَوْمَهٗ فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّيْ أَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَأَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مُهْلَتِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِيْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ

ترجمہ۔ ابو موسیٰ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور میرے دین کی مثال جو اللہ نے مجھے دیکر بھیجا ایسی ہے جیسے مثال اس شخص کی جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے میری قوم میں نے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا، (یعنی دشمن کی فوج کو) اور میں ننگا ڈرانے والا ہوں سو جلدی بھاگو، اب اس کی قوم میں سے بعضوں نے اس کا کہنا مانا، وہ شام ہوتے ہی بھاگ گئے، اور آرام سے چلے گئے، اور بعضوں نے جھٹلایا، وہ صبح تک اسی ٹھکانے رہے، اور صبح ہوتے ہی لشکر

جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

استقلال اور عزیمت اس کو کہتے ہیں کہ ایسے سخت وقت میں بھی مضبوط رہے، یوں تو سب اچھی خصلتوں کا دعویٰ کرتے ہیں اور بڑی بڑی شیخیاں بگھارتے ہیں، پر امتحان کے وقت سٹی بھول جاتے ہیں، میں نے بچشم خود بڑے بڑے لاف زنوں کو دیکھا کہ ذرا سی مصیبت میں اُن کے حواس جاتے رہے، بعضوں نے زہر کھا لیا اور جان دی، لاحول ولاقوۃ، یہ حدیث بھی آپ کی نبوت کا ایک بڑا ثبوت ہے، اتنی شجاعت اور بہادری بھی نبوت کی نشانی ہے،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ يَوْمًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ وَمَعْمَرٍ،

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے انھوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جب آپ لوٹے وہ بھی ساتھ لوٹے ایک روز دوپہر دن ہوا۔ پھر بیان کیا اسی حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری،

عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

بَابُ بَيَانِ مَثَلِ مَا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہدایت اور علم لیکر آئے ہیں اُس کی مثال

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَأَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً

ترجمہ:۔ ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر مثال اس کی جو خدا نے مجھ کو دیا ہدایت اور علم ایسی ہے جیسے مینھ برسا زمین پر اس میں کچھ حصہ ایسا تھا جس نے پانی کو چوس لیا، اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا، اور کچھ حصہ اس کا کڑا سخت تھا، اس نے پانی کو سمیٹ رکھا، پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اس سے لوگوں نے اس سے پیا اور پلایا اور چرایا، (بخاری کی روایت میں زرعوا ہے یعنی کھیتی کی اس سے) اور کچھ حصہ اس میں کا چٹیل میدان ہو نہ تو

وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدَيَّ،

پتنگے اس میں گرنے لگے، اور وہ اُن کو روکنے لگا، اسی طرح میں تمہاری کمر تھامے ہوں، انگار سے اور تم نکلے جاتے ہو میرے ہاتھ سے،

بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ

آپ کا خاتم النبیین ہونا،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ يَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا بُنْيَانًا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا إِلَّا هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَكُنْتُ أَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ،

ترجمہ:- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک محل بنایا نہایت عمدہ اور خوب صورت لوگ اس کے گرد پھرنے لگے اور کہنے لگے ہم نے اس سے بہتر عمارت نہیں دیکھی مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے، اور میں وہی اینٹ ہوں (جس سے نبوت کا محل پورا ہو گیا اب سوا کوئی نبی نیا میرے بعد نہ ہوگا)

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّعَم فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُولُونَ أَلَّا وُضِعَتْ هٰهُنَا لَبِنَةٌ فَيَتِمَّ بُنْيَانُكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا اللَّبِنَةَ،

ترجمہ:- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گھر بنائے اور ان کو زیب دیا، اور آرایش دی اور پورا کیا، مگر ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، اب لوگ اس کے گرد پھرنے لگے، اور ان کو وہ عمارت پسند آئی، وہ کہنے لگے مکان والے سے تو نے ایک اینٹ یہاں رکھ دی ہوتی، تو تیری عمارت پوری ہو جاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَتَعَجَّبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ،

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہو کہ میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں،

بِہٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ مَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ،

اُن پر ٹوٹ پڑا، اور ان کو تباہ کیا، اور جڑ سے اُکھیڑ دیا سو یہی مثل ہے اس کی جس نے میرا کہنا نہ مانا، اور جھٹلایا سچے دین کو،

فائدہ، عرب میں دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ ننگا ہو کے اپنے کپڑے لکڑی پر اٹھا کر چلاتا تھا، اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو، ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اس کو لوگ بڑی آفت سمجھیں اور اس کو سچا جان کر جلد بھاگیں،

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ اُمَّتِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْہِ فَاَنَا آخِذٌ بِحُجَزِکُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْہِ

ترجمہ:- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثل اور میری اُمت کی مثل ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی پھر اس میں کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور میں پکڑے ہوتے ہوں تمہاری کمروں کو اور تم بے تامل اندا دھند اس میں گر پڑتے ہو،

فائدہ، یعنی لوگ حرص اور گناہوں میں بے تامل گرتے ہیں جیسے آگ میں کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہیں اور جلتے ہیں، اور حضرتؐ کمال شفقت سے اُن نادانوں کو بہت روکتے ہیں، جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کے روکے، پر افسوس کہ نادان حرص نہیں رُکتے،

عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَھَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَھٰذِہِ الدَّوَابُّ الَّتِیْ فِی النَّارِ یَقَعْنَ فِیْھَا وَجَعَلَ یَحْجُزُھُنَّ وَیَغْلِبْنَہٗ فَیَتَقَحَّمْنَ فِیْھَا قَالَ فَذٰلِکُمْ مَثَلِیْ وَمَثَلُکُمْ اَنَا آخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ ھَلُمَّ عَنِ النَّارِ ھَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِیْ وَتَقَحَّمُوْنَ فِیْھَا

ترجمہ:- ابوہریرہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی جب اس کے گرد روشنی ہوئی تو اس میں کیڑے اور یہ جانور جو آگ میں ہیں گرنے لگے، اور وہ شخص انکو روکنے لگا، لیکن وہ نہ رُکے اس میں گرنے لگے، یہ مثال ہے میری اور تمہاری میں تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں، اور کہتا ہوں جہنم کے پاس سے چلے آؤ، اور تم نہیں مانتے اسی میں گھسے جاتے ہو،

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُکُمْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ

ترجمہ:- جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، اور ٹڈی اور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ،

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر (یعنی آگے جاکر تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا، اور تمہارے پلانے کا سامان درست کروں گا)

فائدہ:۔ قاضی عیاض نے کہا حوض کوثر کی حدیثیں صحیح ہیں، اور اُن پر ایمان لانا فرض ہے، اور روایت کیا اس کو متعدد صحابہ نے یہاں تک کہ وہ درجۂ تواتر کو پہونچ گئی ہیں (نووی)

عَنْ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ، **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا وَلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَسَمِعَ نُعْمَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَاَنَا اُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَقُوْلُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيْدُ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا عَمِلُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِيْ،

ترجمہ:۔ ابو حازم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر جو وہاں آوے گا وہ اس حوض میں سے پیئے گا اور جو پیئے گا اس میں سے پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور میرے سامنے کچھ لوگ آویں گے جن کو میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھ کو پہچانتے ہیں، پھر وہ روک دیئے جاویں گے میرے پاس آنے سے میں کہوں گا یہ میرے لوگ ہیں جواب ملے گا، تم نہیں جانتے جو جو انھوں نے کیا تمہارے بعد (یعنی کافر ہوگئے اور اسلام سے پھر گئے، جیسے عرب کے بعض قبیلے حضرتؐ کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے) میں کہوں گا تو دور ہو دور ہو جس نے اپنا دین بدل دیا میرے بعد،

فائدہ:۔ قاضی نے کہا بعد حساب وکتاب کے یہ پینا ہوگا، اور جہنم سے نجات پانے کے بعد اس صورت میں کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور بعضوں نے کہا اس حوض میں سے وہی پیئے گا جس کے لئے جہنم سے نجات لکھی گئی، یا اگر اس حوض میں سے پی کر پھر کوئی مسلمان جہنم میں بھی جائے گا تو اس کو پیاس کا عذاب نہ ہوگا، بلکہ اور عذاب ہوگا (نووی)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ مَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ

ترجمہ:۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینہ کی راہ ہے، اس کے چاروں کونے برابر ہیں، (یعنی طول اور عرض یکساں ہے) اس کا پانی چاندی

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ:- ابو سعید سے بھی ایسی ہی روایت ہے،

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ،

ترجمہ:- جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبروں کی مثال اس شخص کی مثال ہے جس نے ایک گھر بنایا اس کو پورا کیا اور تمام کیا، پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگوں نے اس کے اندر جانا شروع کیا، اور لگے تعجب کرنے اور کہنے کاش یہ اینٹ بھی خالی نہ ہوتی، آپ نے فرمایا میں اُس اینٹ کی جگہ ہوں، میں آیا، اور پیغمبروں کو ختم کر دیا،

عَنْ سُلَيْمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ بَدَلَ أَتَمَّهَا أَحْسَنَهَا، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا، اس میں پورا کیا کے بدلے آرائش دیا ہے،

بَابُ إِذَا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى رَحْمَةَ أُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا،

جب کسی اُمت پر اللہ تعالیٰ کی مہر ہوتی ہے تو اسکا پیغمبر اُس کے سامنے گذر جاتا ہے،

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةَ أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَأَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ،

ترجمہ:- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ وعم نوالہ جب کسی امت پر رحم کرتا ہے تو اس کا نبی اُمت کی ہلاکت سے پہلے گذر جاتا ہے اور وہ اپنی امت کا پیش خیمہ ہوتا ہے، اور جب کسی امت کی تباہی چاہتا ہے تو اس کو ہلاک کرتا ہے، اس کے نبی کے سامنے اور نبی اس کی تباہی سے خوش ہوتا ہے کیونکہ اس نے جھٹلایا نبی کو اور کہنا نہ مانا،

بَابُ إِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ

حوضِ کوثر کا بیان

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

ترجمہ:- جندب سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ

فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذٰلِكَ الْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ اسْتَاخِرِيْ عَنِّيْ قَالَتْ اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ فَقُلْتُ اِنِّيْ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَاِيَّايَ لَا يَاْتِيَنَّ اَحَدُكُمْ فَيُذَبَّ عَنِّيْ كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ فَاَقُوْلُ فِيْمَ هٰذَا فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا،

سے سنا آپ فرماتے تھے اے لوگو! یہ سن کر میں نے چھوکری سے کہا سرک جا میرے پاس سے وہ بولی آپ نے مردوں کو بلایا ہے نہ عورتوں کو میں نے کہا لوگوں میں میں داخل ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمھارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر تو تم ہوشیار رہو کوئی تم میں سے ایسا نہ ہو میرے پاس آوے پھر ہٹایا جاوے جیسے بھٹکا ہوا اونٹ ہٹایا جاتا ہے، میں کہوں گا یہ کیوں ہٹائے جاتے ہیں جواب ملے گا تمھیں معلوم نہیں انھوں نے نئی نئی باتیں نکالیں تمھارے بعد (طرح طرح کی بدعتیں اعتقاد اور عمل میں) میں کہوں گا تو دور ہو،

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهِيَ تَمْتَشِطُ اَيُّهَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَاشِطَتِهَا كُفِّيْ رَاْسِيْ بِنَحْوِ حَدِيْثِ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ،

ترجمہ: حضرت اُم سلمہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو منبر پر، اور وہ کنگھی کرا رہی تھیں، انھوں نے کنگھی کرنیوالی سے کہا بس کر اخیر تک،

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا،

ترجمہ: عقبہ بن عامر سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اُحد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے جنازے کی نماز پڑھتے ہیں، پھر منبر کی طرف آئے اور فرمایا میں تمھارا پیش خیمہ ہوں گا، اور گواہ ہوں گا اور قسم خدا کی میں حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں، اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں ملیں[۵] یا زمین کی کنجیاں اور قسم خدا کی مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں آکر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو،

فائدہ: اور دنیا کے واسطے آخرت کا خیال چھوڑ دو، مسلمانوں نے حضرت کے چند روز بعد ہی ایسے کام شروع کئے اور آپس میں پھوٹ کی بنا ڈالی، معاویہ حضرت علی مرتضیٰ سے لڑے، اور یزید نے خاندانِ نبوت کو تباہ کیا، اور حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا، اور فتنوں کی تار بندھ گئی۔

۵ خزانوں سے مراد ملکوں کا فتح ہونا اور بکثرت مال حاصل ہونا ہے ۱۲ مصحح

الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا قَالَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ أُنَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيُقَالُ أَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللهِ مَا بَرِحُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ قَالَ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ أَنْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا،

سے زیادہ سفید ہے، اور اس کی بُو مشک سے بہتر ہے، اس پر جو آبخورے رکھے ہیں اُن کی گنتی آسمان کے تاروں کے برابر ہے، جو اس میں سے پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا، عبداللہ نے کہا اسماء بنت ابی بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر رہوں گا دیکھوں گا تم میں سے کون کون وہاں آتے ہیں، اور کچھ لوگ میرے پاس آنے سے اٹکائے جاویں گے، میں کہوں گا اے پروردگار یہ لوگ میرے ہیں میری امت کے ہیں، جواب ملے گا تمکو معلوم نہیں جو کام انھوں نے تمھارے بعد کئے، قسم خدا کی تمھارے بعد ذرا نہ ٹھیرے، ایڑیوں پر لوٹ گئے (اسلام سے پھر گئے ان لوگوں میں خارجی بھی داخل ہیں، جو حضرت علی مرتضیٰ رضہ کے ساتھ سے الگ ہوگئے، اور مسلمانوں کو کافر سمجھنے لگے اور وہ لوگ بھی داخل ہیں جنھوں نے حضرت کی وصیت پر عمل نہ کیا، اور حضرت کے اہل بیت کو ستایا، اور شہید کیا معاذ اللہ) ابن ابی ملیکہ (جو اس حدیث کے راوی ہیں) کہتے تھے یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں ایڑیوں پر لوٹ جانے سے یا دین میں فتنہ ہونے سے،

عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَصْحَابِهِ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللهِ لَيُقْتَطَعَنَّ دُونِي رِجَالٌ فَلَأَقُولَنَّ أَيْ رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ،

ترجمہ: ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اپنے اصحاب میں بیٹھے تھے فرماتے تھے میں حوض کوثر پر تمھارا انتظار کروں گا کون کون تم میں سے آتے ہیں قسم خدا کی بعض لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاویں گے، میں کہوں گا اے رب یہ میرے لوگ ہیں، اور میری امت کے لوگ ہیں، پروردگار فرماوے گا تجھکو معلوم نہیں انھوں نے جو کام کئے تیرے بعد ہمیشہ پھرتے رہے دین سے،

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کو وفات کے بعد اپنی امت کا تفصیلی حال نام بنام معلوم نہیں ہوتا، یہ علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، اور وہ جو ایک روایت میں آیا ہے کہ پیر اور جمعرات کو اُمت کے اعمال مجھ پر پیش ہوتے ہیں، اس سے مراد اجمالی پیشی ہے نہ تفصیلی،

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا، ایک دن چھوکری میری کنگھی کر رہی تھی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْحَوْضَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُسْتَوْرِدِ وَقَوْلَهُ، ترجمہ وہی جو گذرا اس میں مستورد کے قول کا ذکر نہیں ہے،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّعَمْ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ،

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تمھارے سامنے ایک حوض ہوگا جس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہوگا جیسا جربا اور اذرح میں ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّعَمْ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مُثَنًّى حَوْضِي، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَرْيَتَيْنِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بِشْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ،

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے عبیداللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا جربا اور اذرح کیا ہیں انھوں نے کہا دو گاؤں ہیں شام میں ان دونوں میں تین دن کی راہ کا فاصلہ ہے یا تین رات کا،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ فِيهِ أَبَارِيقُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا،

ترجمہ، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے سامنے ایک حوض ہے اتنا بڑا جیسے جربا سے اذرح اس میں کوزے ہیں آسمان کے تاروں کی طرح جو وہاں آوے گا اور اس میں سے پیے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا،

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخُبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ،

ترجمہ، ابوذر غفاری سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حوض کے برتن کیسے ہیں آپ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اس حوض کے برتن آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اور کس رات کے تارے اس رات کے جو اندھیری بے بدلی کے ہو، وہ جنت کے برتن ہیں جو اس میں پیے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا اخیر تک یعنی ہمیشہ تک (کیونکہ وہاں اخیر نہیں ہے) اس حوض میں بہشت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اس میں سے پیے پیاسا نہ ہو اس کا طول اور عرض برابر ہے، جتنا فاصلہ ایلہ سے عمان تک ہے (یہ دونوں شام کے شہر ہیں) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے،

اس روز سے آج تک مسلمانوں کا وہی حال ہے، کسی ایک امام یا خلیفہ پر سب مسلمان اکٹھے نہیں ہوئے، آخر کافر موقع پاکر اُن پر غالب ہوئے اور اُن کی قوت خاک میں مل گئی،

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّ عَرْضَهُ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى الْجُحْفَةِ إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا وَتَقْتَتِلُوا فَتُهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ،

ترجمہ:- عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہیدوں پر نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے جیسے کوئی رخصت کرتا ہو زندوں اور مُردوں کو اور فرمایا میں تمھارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر اور اس حوض کی چوڑائی اتنی ہے جیسے ایلہ سے جحفہ (یہ دونوں مقام کے نام ہیں ایلہ مدینہ سے پندرہ منزل پر اور جحفہ سات منزل پر ہے) مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ میں پڑ کر آپس میں لڑنے لگو، پھر تباہ ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے، عقبہ نے کہا یہ اخیر بار میرا دیکھنا تھا آپ کو منبر پر،

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَأُنَازَعُنَّ أَقْوَامًا ثُمَّ لَأُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ،

ترجمہ:- عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمھارا پیش رَو ہوں گا حوض کوثر پر اور چند لوگوں کیواسطے مجھ سے جھگڑا ہوگا پھر میں غالب ہونگا اور عرض کرونگا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں اصحاب ہیں جواب ملیگا تم نہیں جانتے انھوں نے جو نئی باتیں کیں تمھارے بعد،

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَصْحَابِي أَصْحَابِي، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ حَارِثَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ لَا وَإِنِّي قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تَرَى فِيهِ آنِيَةً مِثْلَ الْكَوَاكِبِ،

ترجمہ:- حارثہ سے روایت ہے انھوں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حوض میرا اتنا بڑا ہے جیسے صنعا سے مدینہ (ایک مہینہ کی راہ) مستورد نے کہا تم نے آپ سے برتنوں کا ذکر نہیں سُنا، حارثہ نے کہا نہیں، مستورد نے کہا تم برتن دیکھو گے وہاں ستاروں کی طرح،

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلْعَم يَقُولُ وَذَكَرَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ صَاحَبَنِي حَتّٰى إِذَا رَأَيْتُهُمْ وَرُفِعُوا إِلَيَّ اخْتُلِجُوا دُونِي فَلَأَقُولَنَّ أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَلَيُقَالَنَّ لِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ،

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حوض پر چند آدمی ایسے آویں گے جو دنیا میں میرے ساتھ رہے، جب میں اُن کو دیکھ لوں گا، اور وہ میرے سامنے کر دیئے جاویں گے تو اٹکائے جاویں گے میرے پاس آنے سے میں کہوں گا اے پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں، جواب ملے گا، تم نہیں جانتے جو انھوں نے گل کھلایا تمھارے بعد،

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَزَادَ أَنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ،

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہو کہ اس کے برتن تاروں کے برابر ہیں شمار میں،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ،

ترجمہ:- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے بیچ میں ہے

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُمَا شَكَّا فَقَالَا أَوْ مِثْلُ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْ حَوْضِي۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں راوی کو شک ہے کہ یوں کہا جتنا مدینہ اور صنعاء میں ہے یا جتنا مدینہ اور عمان میں ہے،

عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى فِيهِ أَبَارِيقَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ۔

ترجمہ:- انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس حوض پر چاندی اور سونے کے کوزے دیکھے گا جتنے آسمان کے تارے ہیں،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهُ وَزَادَ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ كَأَنَّ الْأَبَارِيقَ فِيهِ النُّجُومُ،

ترجمہ:- جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمھارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر اس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے صنعاء اور ایلہ میں اور اس کے آبخورے تاروں کی طرح ہیں،

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلٰى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ،

ترجمہ:- عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ کے پاس اپنے غلام نافع کے ساتھ ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا بیان کر مجھ سے جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے میں تمھارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر،

عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَبِعُقْرِ حَوْضِیْ اَذُوْدُ النَّاسَ لِاَھْلِ الْیَمَنِ اَضْرِبُ بِعَصَایَ حَتّٰی یَرْفَضَّ عَلَیْھِمْ فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِہٖ فَقَالَ مِنْ مَّقَامِیْ اِلٰی عَمَّانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِہٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ یَغُتُّ فِیْہِ مِیْزَابَانِ یُمِدَّانِہٖ مِنَ الْجَنَّۃِ اَحَدُھُمَا مِنْ ذَھَبٍ وَّالْاٰخَرُ مِنْ وَّرِقٍ،

ترجمہ:۔ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے حوض کے کنارے پر لوگوں کو ہٹاتا ہوں گا، یمن والوں کے لئے میں اپنی لکڑی سے ماروں گا، یہاں تک کہ یمن والوں پر اس کا پانی بہہ آئے گا اس سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلی، انھوں نے دنیا میں حضرت صلعم کی مدد کی اور دشمنوں سے بچایا پس حضرت صلعم بھی آخرت میں اُن کی مدد کرینگے اور سب سے پہلے حوض کوثر سے وہ پئیں گے، پھر پوچھا گیا آپ سے اُس حوض کا عرض کتنا ہے، آپ نے فرمایا جیسے یہاں سے عمان پھر پوچھا گیا اس کا پانی کیسا ہے آپ نے فرمایا دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، دو پرنالے اس میں پانی چھوڑتے ہیں جن کو جنت سے پانی کی مدد ہوتی ہے، ایک پرنالہ سونے کا ہے اور ایک چاندی کا،

عَنْ قَتَادَۃَ بِاِسْنَادِ ھِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ اَنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ میں قیامت کے دن حوض کوثر کے کنارے پر رہوں گا،

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثُ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِیَحْیَی بْنِ حَسَّانَ وَھٰذَا حَدِیْثُ سَمِعْتَہٗ مِنْ اَبِیْ عَوَانَۃَ فَقَالَ وَسَمِعْتُہٗ اَیْضًا مِنْ شُعْبَۃَ فَقُلْتُ انْظُرْ لِیْ فِیْہِ فَنَظَرَ لِیْ فِیْہِ فَحَدَّثَنِیْ بِہٖ، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَذُوْدَنَّ عَنْ حَوْضِیْ رِجَالًا کَمَا تُذَادُ الْغَرِیْبَۃُ مِنَ الْاِبِلِ

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے حوض سے لوگوں کو ہٹاؤنگا (یعنی کافروں کو) جیسے دنیا میں غیر اونٹ ہٹائے جاتے ہیں،

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْرُ حَوْضِیْ کَمَا بَیْنَ اَیْلَۃَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْیَمَنِ وَاِنَّ فِیْہِ مِنَ الْاَبَارِیْقِ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ،

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے ایلہ اور یمن کا صنعاء اور اس میں برتن آسمان کے تاروں کی برابر ہیں،

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ

وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ،

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَرَكِبَهُ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا،

مَنْدُوب تھا (یہ بھی آپ کا معجزہ تھا کہ وہ تیز ہو گیا)

ترجمہ:- انس سے روایت ہے مدینہ والوں کو ڈر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کا گھوڑا مانگا جس کا نام مندوب تھا، اس پر آپ سوار ہوئے، اور فرمایا ہم نے تو کوئی خوف کی وجہ نہیں دیکھی، اور یہ گھوڑا تو دریا کی طرح دیکھا،

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَرَسٌ لَنَا وَلَمْ يَقُلْ لِأَبِي طَلْحَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

بَابُ جُودِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ کی سخاوت کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلْعَم الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلْعَم أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ،

ترجمہ:- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ مال دینے میں سخی تھے، اور سب وقتوں سے زیادہ آپ کی سخاوت رمضان کے مہینہ میں ہوتی، اور حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان میں آپ سے ملتے، اخیر مہینہ تک آپ انکو قرآن سناتے جب جبرئیل آپ سے ملتے اس وقت آپ چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے مال کے دینے میں، (معلوم ہوا کہ مبارک مہینہ اور مبارک وقت میں زیادہ سخاوت کرنا چاہئے)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

بَابُ حُسْنِ خُلُقِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ کے اخلاق کا بیان

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ وَاللهِ مَا قَالَ لِي أُفًّا قَطُّ

ترجمہ:- انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک، قسم خدا کی کبھی آپ نے مجھ کو اُف نہ کہا (اُف ایک زجر کا

بَابُ اِکْرَامِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقِتَالِ الْمَلٰٓئِکَۃِ مَعَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فرشتوں کا آپ کے ساتھ ہو کر لڑنا

عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَیْتُ عَنْ یَمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِہٖ یَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَیْنِ عَلَیْہِمَا ثِیَابٌ بَیَاضٌ مَا رَأَیْتُہُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ یَعْنِیْ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ،

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَأَیْتُ یَوْمَ اُحُدٍ عَنْ یَمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ یَسَارِہٖ رَجُلَیْنِ عَلَیْہِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ یُقَاتِلَانِ عَنْہُ کَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَیْتُہُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ،

ترجمہ:- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے اور بائیں طرف دو شخصوں کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آپ کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے۔ اس سے پہلے نہ اُس کے بعد میں نے اُن کو دیکھا، وہ حضرت جبرئیل اور میکائیل تھے، (اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت دی ان فرشتوں کے ساتھ اور اس سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کا لڑنا بدر سے خاص نہ تھا)

بَابُ شَجَاعَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

آپ کی شجاعت کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَکَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَکَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَھُمْ اِلَی الصَّوْتِ وَھُوَ عَلٰی فَرَسٍ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ عُرْیٍ فِیْ عُنُقِہِ السَّیْفُ وَھُوَ یَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا قَالَ وَجَدْنَاہُ بَحْرًا اَوْ اِنَّہٗ لَبَحْرٌ قَالَ

ترجمہ:- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے ایک رات مدینہ والوں کو خوف ہوا (کسی دشمن کے آنیکا) جدھر سے آواز آ رہی تھی اُدھر لوگ چلے راہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹتے ہوئے ملے (آپ لوگوں سے پہلے تنہا خبر لینے کو تشریف لے گئے ہوئے تھے) اور سب سے پہلے آپ تشریف لے گئے تھے آواز کی طرف ابو طلحہ کے گھوڑے پر جو ننگی پیٹھ تھا، اور آپ کے گلے میں تلوار تھی، اور فرماتے تھے کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں، آپ نے فرمایا یہ گھوڑا تو دریا ہے اور پہلے وہ گھوڑا

قَالَ اَنَسٌ وَّاللّٰهِ لَقَدْ خَدَمْتُهٗ تِسْعَ سِنِيْنَ مَا عَلِمْتُهٗ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهٗ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا اَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهٗ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا،

تو وہاں گیا جہاں میں نے حکم دیا تھا، میں نے عرض کیا جی ہاں جاتا ہوں یا رسول اللہ، انس نے کہا خدا کی قسم میں نے نو برس تک آپ کی خدمت کی مجھے یاد نہیں کہ کسی کام کے لئے جس کو میں نے کیا آپ نے یہ فرمایا ہو تو نے ایسا کیوں کیا یا کسی کام کو میں نے نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کیوں نہیں کیا،

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا،

ترجمہ:- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ اچھی عادت رکھتے تھے،

بَابُ فِيْ سَخَائِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپؐ کی سخاوت کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

ترجمہ:- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ نے نہیں نہ فرمایا (بلکہ دیدی)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ سَوَاءً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ قَالَ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يَا قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ عَطَاءً لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ،

ترجمہ:- انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے واسطے کسی چیز کا سوال نہیں ہوا جو آپ نے نہ دی ہو ایک شخص آپ کے پاس آیا آپ نے اس کو دو پہاڑوں پر بکریاں دیدیں (یعنی اتنی بکریاں تھیں کہ دو پہاڑوں کے بیچ میں جو جگہ ہوتی ہے وہ بھر گئی تھی) وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا اے میری قوم کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ، کیوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا کچھ دیتے ہیں کہ پھر احتیاج کا ڈر نہیں رہتا،

فائدہ:- نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ تالیف قلوب کے لئے دینا چاہئے اور مسلمانوں کو تالیف قلوب کے لئے دینے میں اختلاف نہیں ہے، لیکن زکوٰۃ کا مال اُن کو دینے میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ زکوٰۃ اور بیت المال میں سے اُن کو دینا درست ہے، اور کافروں کو تالیف قلوب کیلئے زکوٰۃ میں سے دینا درست نہیں اور مالوں میں سے کیوں کہ اب اللہ تعالیٰ نے عزت دی اسلام کو، کافروں کے ملانے کی ضرورت نہ رہی اور بعضوں نے سوا زکوٰۃ کے اور مالوں میں سے انکو دینا درست رکھا ہے، انتہیٰ،

وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا زَادَ أَبُو الرَّبِيعِ لِشَيْءٍ لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللّٰهِ،

کلمہ ہو عرب کی زبان میں) اور نہ کبھی یہ کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نہ کیا، جو خادم کو کرنا چاہتے تھا،

عَنْ أَنَسٍ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو گذرا،

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللّٰهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا أَوْ لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا،

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا، اور آپ کے پاس لے گئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ انس ہوشیار لڑکا ہو وہ آپ کی خدمت میں رہے گا، انس نے کہا پھر میں نے آپ کی خدمت کی سفر اور حضر میں، قسم خدا کی آپ نے کسی چیز کو جو میں نے کی یہ نہ فرمایا تو نے کیوں کی اور جس کو نہ کیا اس کے لئے یہ نہیں فرمایا تو نے کیوں نہیں کیا،

عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِينَ فَمَا أَعْلَمُهُ قَالَ لِي قَطُّ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا أَوْ لَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ،

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی نو برس تک، میں نہیں جانتا آپ نے کبھی مجھ سے فرمایا ہو، یہ کام تو نے کیوں کیا اور نہ عیب کیا میرا کبھی،

عَنْ أَنَسٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى الصِّبْيَانِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا أُنَيْسُ أَذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی نو برس تک، میں نہیں جانتا آپ نے کبھی مجھ سے فرمایا ہو، یہ کام تو نے کیوں کیا اور نہ عیب کیا میرا کبھی،

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ملنسار تھے، ایک دن آپ نے مجھے ایک کام پر جانے کو کہا میں نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جاؤں گا لیکن میرے دل میں یہی تھا کہ جاؤں (لڑکپن کے قاعدے پر میں نے ظاہر میں انکار کیا) جس کام کے لئے آپ حکم دیتے ہیں آخر میں نکلا یہاں تک کہ مجھ کو لڑکے جو بازار میں کھیل رہے تھے، ایک ہی ایکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گردن تھامی میں نے آپ کی طرف دیکھا آپ ہنس رہے تھے، آپ نے فرمایا اے انیس (یہ تصغیر ہو انس کی پیار سے آپ نے فرمایا)

هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّجِيْئَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَتْ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاْتِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَحَثٰى اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِيْ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا۔

اتنا اور اتنا اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا، (یعنی تین لپ بھر کر) پھر آپ کی وفات ہوگئی، بحرین کا مال آنے سے پہلے، وہ ابوبکر صدیق کے پاس آیا آپ کے بعد انھوں نے ایک منادی کو حکم دیا آواز کرنے کے لئے جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو یا اس کا قرض آپ پر آتا ہو تو وہ آوے، یہ سن کر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کا مال آوے گا تو تجھ کو اتنا دیں گے اور اتنا اور اتنا یہ سنکر ابوبکر صدیق نے ایک لپ بھرا پھر مجھ سے کہا اس کو گن میں نے گنا تو وہ پان سو نکلے، ابوبکر نے کہا اس کا دونا اور لے لے (تو تین لپ ہوگئے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

بَابُ رَحْمَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّبْيَانَ وَالْعِيَالَ وَتَوَاضُعِهٖ وَفَضْلِ ذٰلِكَ

آپ کی شفقت کا بیان جو بچوں بالوں پر تھی اور اس کی فضیلت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهٗ بِاسْمِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ دَفَعَهٗ اِلٰى اُمِّ سَيْفٍ امْرَاَةِ قَيْنٍ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ سَيْفٍ فَانْطَلَقَ يَاْتِيْهِ وَاتَّبَعْتُهٗ فَانْتَهَيْنَا اِلٰى اَبِيْ سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيْرِهٖ قَدِ امْتَلَاَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَاَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میرا ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام میں نے اپنے باپ ابراہیم کا نام رکھا پھر آپ نے وہ لڑکا ام سیف کو دیا جو لوہار کی عورت تھی اور لوہار کا نام ابوسیف تھا آپ ایک دن چلے ابوسیف کے پاس میں بھی آپ کے ساتھ گیا جب ابوسیف کے گھر پر پہونچے، تو وہ اپنی دھونکنی پھونک رہا تھا اور سارا گھر دھوئیں سے بھر گیا تھا، میں دوڑ کر آپ کے آگے گیا، اور میں نے کہا اے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَمَا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ فَاَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَیُعْطِیْ عَطَاءً مَا یَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ اَنَسٌ اِنْ کَانَ الرَّجُلُ لَیُسْلِمُ مَا یُرِیْدُ اِلَّا الدُّنْیَا فَمَا یُسْلِمُ حَتّٰی یَکُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْہَا،

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں پہاڑوں کے بیچ کی بکریاں مانگیں، آپ نے اس کو دیدیں وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے لوگو مسلمان ہو جاؤ، قسم خدا کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا کچھ دیتے ہیں کہ محتاجی کا ڈر نہیں رہتا، انس نے کہا ایک شخص مسلمان ہوتا محض دنیا کے لئے پھر وہ مسلمان نہیں ہوتا یہاں تک کہ اسلام اس کے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا،

فائدہ:۔ بعض نسخوں میں فَمَا یُسْلِمُ کے بدلے فَمَا یُمْسِیْ ہے، یعنی ایک رات بھی نہیں گذرتی تھی کہ وہ آپ کی صحبت کی برکت کی وجہ سے سچا مسلمان ہو جاتا اور اسلام اس کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہوتا،

عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ الْفَتْحِ فِیْ مَکَّۃَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَہٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاقْتَتَلُوْا بِحُنَیْنٍ فَنَصَرَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ دِیْنَہٗ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّۃَ مِائَۃً مِّنَ النَّعَمِ ثُمَّ مِائَۃً ثُمَّ مِائَۃً قَالَ ابْنُ شِہَابٍ فَحَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللّٰہِ لَقَدْ اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَانِیْ وَاِنَّہٗ لَاَبْغَضُ النَّاسِ اِلَیَّ فَمَا بَرِحَ یُعْطِیْنِیْ حَتّٰی اَنَّہٗ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ،

ترجمہ:۔ ابن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا مکہ کی فتح کا، پھر آپ سب مسلمانوں سمیت جو آپ کے ساتھ تھے نکلے وہ حنین میں لڑے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی مدد کی اور مسلمانوں کی، اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن اُمیہ کو سَو اونٹ دیئے، پھر سَو دیئے، پھر سَو دیئے، صفوان نے کہا قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا مجھ کو جو دیا، اور آپ سب لوگوں سے زیادہ میری نگاہ میں بُرے تھے، آپ ہمیشہ مجھ کو دیتے رہے، یہاں تک کہ سب لوگوں سے زیادہ آپ میری نگاہ میں محبوب ہو گئے،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ نَا مَالُ الْبَحْرَیْنِ لَقَدْ اَعْطَیْتُکَ

ترجمہ:۔ جابر رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر ہمارے پاس بحرین (ایک شہر ہے) کا مال آوے گا تو میں تجھ کو اتنا دوں گا، اور

إِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ،

نے تمھارے دل سے رحم نکال لیا ہے،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ فَقَالَ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ،

ترجمہ:- ابوہریرہ سے روایت ہے اقرع بن حابس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیار کر رہے تھے امام حسن علیہ السلام کو تو بولا یا رسول اللہ میرے دس بچے ہیں میں نے اُن میں سے کسی کو پیار نہیں کیا آپ نے فرمایا جو رحم نہ کریگا (بچوں اور یتیموں اور عاجزوں اور ضعیفوں پر) خدا بھی اس پر رحم نہ کرے گا،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو گذرا،

عَنْ جَرِيرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ،

ترجمہ:- جریر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بندوں پر رحم نہ کریگا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کرے گا،

عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ كَثْرَةِ حَيَائِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ کی حیا اور شرم کا بیان

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ،

ترجمہ:- ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اُس کنواری لڑکی سے جو پردے میں رہتی ہے زیادہ شرم تھی اور آپ جب کسی چیز کو بُرا جانتے تو ہم اسکی نشانی آپ کے چہرے سے پہچان لیتے

فائدہ:- لیکن حیا کی وجہ سے آپ زبان سے بُرا نہ کہتے، یہ وہ حیا ہے جو اخلاق حسنہ میں سے ہے اور جو ایمان کا جزء ہے،

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْكُوفَةَ فَذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا قَالَ

ترجمہ:- مسروق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عمرو کے پاس گئے جب معاویہ کوفہ میں آئے انھوں نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کہا آپ بدزبان نہ تھے اور نہ بدزبانی کرتے تھے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جن کے خلق اچھے ہیں،

فَقُلْتُ يَا أَبَا سَيْفٍ أَمْسِكْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ فَقَالَ أَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَاللَّهِ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ،

ابو سیف ذرا ٹھیر جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے وہ ٹھیر گیا، آپ نے بچہ کو بلایا اور اپنے سے چمٹا لیا اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ فرمایا انس نے کہا میں نے اس بچے کو دیکھا وہ اپنا دم چھوڑ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو نکلے اور فرمایا آنکھ روتی ہے اور دل رنج کرتا ہے لیکن زبان سے ہم کچھ نہیں کہتے سوا اس کے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (یعنی اس کی تعریف کرتے ہیں اور صبر کی دعا مانگتے ہیں) قسم خدا کی اے ابراہیم ہم تیرے سبب سے رنج میں ہیں،

فائدہ: معلوم ہوا کہ اولاد کے مرنے سے پیغمبروں کو بھی صدمہ ہوتا ہے کیونکہ وہ بشر ہیں، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آہستہ رونا اور رنج کرنا منع نہیں ہے،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ مُسْتَرْضَعًا لَهُ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَخِّنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ،

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے میں نے کسی کو بال بچوں پر اتنی شفقت کرتے نہیں دیکھا جتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے، آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام دودھ پیتے تھے مدینہ کے عوالی میں (عوالی کچھ گاؤں تھے مدینہ کے پاس) آپ جایا کرتے اور ہم آپ کے ساتھ ہوتے پھر آتا کے گھر تشریف لیجاتے وہاں دھواں ہوتا، کیوں کہ آتا کا خاوند لوہار تھا، آپ بچے کو لیتے اور پیار کرتے پھر لوٹ آتے، عمرو بن سعید نے کہا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وفات پائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے، اس نے دودھ پیتے میں قضا کی اب اس کو دو آتائیں ملی ہیں، جو جنت میں اس کے دودھ پینے کی مدت تک دودھ پلائیں گی،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالُوا لَكِنَّا وَاللَّهِ لَا نُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْلِكُ

ترجمہ: ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کچھ لوگ عرب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو وہ بولے، ہاں، پھر بولے قسم خدا کی ہم تو پیار نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کروں اللہ تعالیٰ

فائدہ: یہ غلام خوش آواز تھا، اور دستور ہے کہ اونٹ سرود سے مست ہو جاتے ہیں، اور جلد چلتے ہیں، عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے، اس واسطے آپ نے یہ حدیث فرمائی، اور بعضے اس حدیث کا یہ مطلب کہتے ہیں کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا تھا حضرتؐ ڈرے کہ مبادا عورتوں کے دلوں میں کچھ تاثیر ہو جاوے اور اُن کا شیشہ دل ٹوٹ جاوے، اس واسطے منع فرمایا۔ نووی نے کہا عرب کی مثل ہے اَلْغِنَاءُ رُقْيَةُ الزِّنَا یعنی سرود منتر ہے زنا کا،

عَنْ اَنَسٍ بِنَحْوِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَسَوَّاقٍ يَسُوْقُ بِهِنَّ يُقَالُ لَهٗ اَنْجَشَةُ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ قَالَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ تَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّعَمْ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوْهَا عَلَيْهِ،

ترجمہ۔ انس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیوں کے پاس آئے اور ایک ہانکنے والا اُن کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا جس کا نام انجشہ تھا آپ نے فرمایا خرابی ہو تیرے ہاتھ کی اے انجشہ، آہستہ لے چل شیشوں کو (یعنی عورتوں کو بوجہ نزاکت کے انکو شیشہ فرمایا) ابو قلابہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات فرمائی اگر تم میں سے کوئی وہ بات کہے تو تم کھیل سمجھو،

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسُوْقُ بِهِنَّ سَوَّاقٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ اَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ،

ترجمہ۔ انس سے روایت ہو ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے ساتھ تھیں، اور ایک ہانکنے والا ان کے اونٹوں کو ہنکا رہا تھا، آپ نے فرمایا اے انجشہ آہستہ لے چل شیشوں کو،

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدًا يَا اَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ يَعْنِيْ ضَعَفَةَ النِّسَاءِ

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گانے والا خوش آواز تھا (جو اونٹ ہانکتے وقت گاتا تھا، آپ نے اس سے فرمایا آہستہ چل اے انجشہ مت توڑ شیشوں کو یعنی ناتوان عورتوں کو تکلیف مت دے،

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا،

بَابُ قُرْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاسِ وَتَبَرُّكِهِمْ بِهٖ وَتَوَاضُعِهٖ لَهُمْ

آپؐ کا لوگوں سے برتاؤ اور آپؐ کی تواضع

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہو رسول اللہ

عُثْمَانُ حِيْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ الْكُوْفَةَ ،

فائدہ: حُسنِ خلقت صفت ہے انبیاء کی اور اولیاء کی، حسن بصری علیہ الرحمۃ نے کہا حُسن خلق کیا ہے، سلوک کرنا، کسی کو ایذا نہ دینا، کشادہ پیشانی سے لوگوں سے ملنا، قاضی عیاض نے کہا حُسن خلق یہ ہے کہ لوگوں سے اچھی طرح ملے، محبت رکھے، اُن پر شفقت کرے، اگر وہ کوئی سخت بات کہیں تو تحمل کرے اور صبر کرے مصیبت میں، کبر اور غرور نہ کرے، زبان درازی نہ کرے، مواخذہ اور غضب کو چھوڑ دیوے، طبری نے کہا سلف کا اختلاف ہے کہ حُسن خلق خِلقی ہے یا کسب سے ہوتا ہے، قاضی نے کہا صحیح یہ ہے کہ بعضے صفات اس کے خِلقی ہوتے ہیں اور بعضے کسب سے حاصل ہو جاتی ہیں انتہی

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

بَابُ تَبَسُّمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُسْنِ عِشْرَتِهٖ

آپؐ کی ہنسی اور حُسن معاشرت کا بیان

عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيْرًا كَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَاْخُذُوْنَ فِيْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

ترجمہ:- سماک ابن حرب سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے انھوں نے کہا ہاں، بہت بیٹھا کرتا تھا، آپ جہاں فجر کی نماز پڑھتے وہاں سے نہ اُٹھتے آفتاب نکلے تک (اور ذکر الٰہی کیا کرتے یہ سنت ہے، اور سلف اور اہل علم کا معمول ہے جب آفتاب نکلتا تو آپ اُٹھتے اور لوگ باتیں کرتے اور جاہلیت کے کاموں کا ذکر کرتے اور ہنستے اور آپ تبسم فرماتے (یعنی بغیر آواز کے ہنستے)

بَابُ رَحْمَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ

آپؐ کا عورتوں پر رحم کرنے کا بیان

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ وَغُلَامٌ اَسْوَدُ يُقَالُ لَهٗ اَنْجَشَةُ يَحْدُوْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيْرِ ،

ترجمہ:- انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جس کا نام انجشہ تھا گاتا تھا، آپ نے فرمایا اے انجشہ آہستہ آہستہ چل، اور اونٹوں کو شیشے لدے اونٹوں کی طرح ہانک،

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ،

دیا گیا تو آپ نے آسان کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو، اور جو گناہ ہوتا تو آپ سب سے بڑھ کر اس سے دور رہتے اور کبھی آپ نے اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ اگر کوئی خدا کے حکم کے برخلاف کرتا تو اس کو سزا دیتے،

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا أَيْسَرُ مِنَ الْآخَرِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ،

ترجمہ:۔ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اختیار دیا گیا دو کاموں میں تو آپ نے آسان کام کو اختیار کیا اگر وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے،

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ أَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا نِيلَ مِنْهُ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ،

ترجمہ:۔ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا نہ عورت کو نہ خادم کو البتہ جہاد میں خدا کی راہ میں مارا اور آپ کو جو کسی نے نقصان پہنچایا اسکا بدلہ نہیں لیا، البتہ اگر خدا کے حکم میں خلل ڈالا، تو خدا کے واسطے بدلہ لیا یعنی شرعی حدوں میں جیسے چوری میں ہاتھ کاٹا، زنا میں کوڑے لگائے یا سنگسار کیا،

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

بَابُ طِيبِ رِيحِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِينِ مَسِّهِ،

آپؐ کے بدن کی خوشبو اور نرمی کا بیان

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْأُولَى ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ

ترجمہ:۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ اپنے گھر جانے کو نکلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا، سامنے کچھ بچے آئے آپ نے ہر ایک

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتٰى بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهٗ فِيْهِ وَرُبَّمَا جَاءَهٗ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهٗ فِيْهَا،

صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو مدینے کے خادم اپنے برتنوں میں پانی لے کر آتے، پھر جو برتن آپ کے پاس آتا آپ اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے اور کبھی سردی کے دن میں بھی اتفاق ہوتا تو آپ ہاتھ ڈبو دیتے،

فائدہ:۔ برکت کے لئے یہ پانی لوگ پیتے، یا بیماروں کو پلاتے ہوں شفا کے لئے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهٗ وَاَطَافَ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَمَا يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِيْ يَدِ رَجُلٍ،

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہے میں نے دیکھا حجام آپ کا سر بنا رہا تھا اور اصحاب آپ کے گرد تھے وہ چاہتے تھے کوئی بال زمین پر نہ گرے، کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے،

فائدہ:۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے اور صحابہ آپ کے آثار شریف سے برکت لیتے تھے، اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیاء اور صالحین کے آثار متبرک ہیں، اور اُن سے برکت لینا درست ہے، پر جاہلوں کی طرح افراط اور تفریط نہ کرے اور جو باتیں بدعت یا شرک ہیں اُن سے بچا رہے،

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ امْرَأَةً كَانَ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا،

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہے ایک عورت کی عقل میں فتور تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آپ سے کام ہے، (یعنی کچھ کہنا ہے جو لوگوں کے سامنے نہیں کہہ سکتی) آپ نے فرمایا اے ماں فلاں کی (یعنی اس کا نام لیا) اچھا کوئی گلی دیکھ لے میں تیرا کام کر دونگا پھر آپ نے راہ میں اس سے تنہائی کی یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی،

فائدہ:۔ یہ تنہائی کچھ خلوت نہ تھی اجنبی عورت کے ساتھ بلکہ راہ میں آپ سڑک سے ہٹ کر کھڑے ہوئے، اور اس کی بات سن لی، اور جواب دیدیا، حاکم کو بھی لازم ہے کہ ہر ایک رعیت کا ایسا ہی پاس اور خیال رکھے،

بَابُ تَرْكِ الْاِنْتِقَامِ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى

آپ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کیواسطے

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ اُم المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں کا اختیار

مَا هٰذَا الَّذِیْ تَصْنَعِیْنَ قَالَتْ هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِیْ طِیْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ،

وہ بولی آپ کا پسینہ ہے جس کو ہم اپنی خوشبو میں شریک کرتے ہیں اور وہ سب سے بڑھ کر خود خوشبو ہے،

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ بَیْتَ اُمِّ سُلَیْمٍ فَیَنَامُ عَلٰی فِرَاشِهَا وَلَیْسَتْ فِیْهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ فَنَامَ عَلٰی فِرَاشِهَا فَاَتَتْ فَقِیْلَ لَهَا هٰذَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ فِیْ بَیْتِكِ عَلٰی فِرَاشِكِ قَالَ فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَقْعَ عَرَقُهٗ عَلٰی قِطْعَةِ اَدِیْمٍ عَلَی الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَتِیْدَتَهَا فَجَعَلَتْ تَنْشِفُ ذٰلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهٗ فِیْ قَوَارِیْرِهَا فَفَزِعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعِیْنَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْجُوْا بَرَكَتَهٗ لِصِبْیَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ،

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُم سلیم کے گھر میں جاتے اور ان کے بچھونے پر سو رہتے، وہ وہاں نہیں ہوتیں ایک دن آپ تشریف لائے اور اُن کے بچھونے پر سو رہے وہ آئیں تو لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمھارے گھر میں تمھارے بچھونے پر سو رہے ہیں، یہ سُن کر وہ آئیں دیکھا تو آپ کو پسینہ آیا ہے اور آپ کا پسینہ چمڑے کے بچھونے پر جمع ہو گیا ہے، اُم سُلیم نے اپنا ڈبہ کھولا اور یہ پسینہ پونچھ پونچھ کر شیشیوں میں بھرنے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اُٹھ بیٹھے اور فرمایا کیا کرتی ہو اے اُم سُلیم، انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم برکت کے لئے لیتے ہیں اپنے بچوں کے لئے، آپ نے فرمایا تو نے ٹھیک کیا (اور پر گذر چکا کہ اُم سُلیم آپ کی محرم تھیں اور محرم کے پاس جانا اور وہاں سو رہنا درست ہے)

عَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَاْتِیْهَا فَیَقِیْلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ لَهٗ نِطْعًا فَیَقِیْلُ عَلَیْهِ وَكَانَ كَثِیْرًا الْعَرَقَ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهٗ فَتَجْعَلُهٗ فِی الطِّیْبِ وَالْقَوَارِیْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ اَدُوْفُ بِهٖ طِیْبِیْ،

ترجمہ:۔ اُم سلیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لاتے اور آرام فرماتے وہ آپ کے لئے ایک کھال بچھا دیتیں آپ اس پر سوتے اور آپ کو پسینہ بہت آتا تو اُم سلیم آپ کا پسینہ اکٹھا کرتیں، اور خوشبو اور شیشیوں میں ملا دیتیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اُم سُلیم یہ کیا کرتی ہو انھوں نے کہا آپ کا پسینہ ہے جس کو میں خوشبو میں ملاتی ہوں،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ لَیَنْزِلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ یُفِیْضُ جَبْهَتُهٗ عَرَقًا،

ترجمہ:۔ اُم المومنین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سردی کے دن میں وحی اُترتی، آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ نکلتا (وحی کی سختی سے)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ ابْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیْفَ یَاْتِیْكَ الْوَحْیُ فَقَالَ اَحْیَانًا یَاْتِیْنِیْ فِیْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّ عَلَیَّ ثُمَّ یَفْصِمُ

ترجمہ:۔ اُم المومنین عائشہ سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے، آپ نے فرمایا کبھی تو ایسی آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار وہ مجھ پر نہایت سخت ہوتی ہے پھر

خَدَّیْ اَحَدِهِمْ وَاحِلًا وَاحِلًا قَالَ وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدَّیَّ فَوَجَدْتُ لِیَدِهٖ بَرْدًا وَّرِیْحًا کَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ

بچہ کے رخسارے پر ہاتھ پھیرا اور میرے بھی رخسار پر ہاتھ پھیرا میں نے آپ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبو دیکھی جیسے خوشبو ساز کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا،

فائدہ:۔ نووی نے کہا یہ خوشبو آپ کے بدن کی ذاتی تھی، اگرچہ آپ خوشبو نہ لگاویں، اور اس پر آپ خوشبو بھی لگاتے تھے، اور معطر کرنے کے لئے تاکہ ملائکہ خوش ہوں،

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَنَسٌ مَا شَمَمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَّلَا شَيْئًا اَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ دِيْبَاجًا وَّلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مَسًّا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ترجمہ:۔ انس نے کہا میں نے نہ عنبر نہ مشک نہ اور کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی خوشبو تھی، اور میں نے نہ دیباج نہ حریر نہ اور کوئی چیز ایسی نرم چھوئی جیسے نرمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک جسم میں تھی،

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ وَلَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَّلَا حَرِيْرَةً اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَةً وَّلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَّائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا، (نووی نے کہا یہ رنگ سب رنگوں سے عمدہ ہے) اور آپ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح تھا اور جب چلتے تو آگے جھکے ہوئے زور ڈال کر (یا ادھر اُدھر جھکے جاتے تھے، جیسے کشتی جھکتی جاتی ہے، ازہری نے کہا یہ معنی غلط ہیں، کیوں کہ یہ مغرور کی صفت ہے **قاضی** نے کہا مغرور کی صفت جب ہے کہ بناوٹ کرے اور جو خلقی ہو تو مذموم نہیں ہے) اور میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جیسے آپ کی ہتھیلی نرم تھی، اور میں نے مشک اور عنبر میں یہ خوشبو نہ پائی جو آپکے جسم مبارک میں تھی،

بَابُ طِيْبِ عَرَقِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّبَرُّكِ بِهٖ

آپ کے پسینہ کا خوشبودار اور متبرک ہونا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ وَجَاءَتْ اُمِّيْ بِقَارُوْرَةٍ .... فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيْهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں آئے اور آرام فرمایا، آپ کو پسینہ آیا میری ماں ایک شیشی لائی آپ کا پسینہ پونچھ پونچھ کر اُس میں ڈالنے لگی، آپ کی آنکھ کھل گئی، آپ نے فرمایا اے اُم سلیم یہ کیا کر رہی ہے

تالیف قلوب کے لئے تھی، اوائل اسلام میں بہ مخالفت مشرکین جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کی ضرورت نہ رہی تو حکم ہوا ان کا خلاف کرنے کا، جیسے خضاب کے باب میں آیا ہے، اور بعضوں نے کہا کہ آپ کو حکم تھا اہل کتاب کی شریعت پر چلنے کا جس باب میں آپ کو کوئی حکم نہ آتا انتہی مختصراً

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنِ الْبَرَاءِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ إِلٰى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ،

ترجمہ:۔ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے آپ کے دونوں مونڈھوں میں زیادہ فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا تھا) بال بہت تھے کانوں کی لو تک، آپ سرخ جوڑا پہنے تھے (یعنی سیکیا کا جس میں سرخ اور زرد لکیریں تھیں) میں نے کسی کو آپ سے زیادہ خوب صورت نہیں دیکھا،

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ قَالَ أَبُوْ كُرَيْبٍ شَعْرٌ

ترجمہ:۔ براء بن عازب سے روایت ہے میں نے کوئی بالوں والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوب صورت نہیں دیکھا آپ کے بال مونڈھوں تک پہونچتے تھے، اور دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا نہ لنبے تھے نہ ٹھگنے،

عَنِ الْبَرَاءِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خُلُقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ،

ترجمہ:۔ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سب سے زیادہ خوب صورت تھا اور آپ کے اخلاق سب سے زیادہ عمدہ تھے نہ لنبے تھے بہت نہ ٹھگنے،

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ شَعْرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ،

ترجمہ:۔ قتادہ سے روایت ہے میں نے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کیسے تھے انھوں نے کہا میانہ تھے، نہ بہت گھونگر، نہ بالکل سیدھے، کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تک تھے،

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ مَنْكِبَيْهِ

ترجمہ:۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں کے قریب تک تھے،

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آدھے کانوں تک تھے،

عَنِّیْ وَقَدْ وَعَیْتُہٗ وَاَحْیَانًا مَلَکٌ فِیْ مِثْلِ صُوْرَۃِ الرَّجُلِ فَاَعِیْ مَا یَقُوْلُ،

پھر موقوف ہو جاتی ہے جب کہ میں یاد کر لیتا ہوں اور کبھی ایک فرشتہ آتا ہے مرد کی صورت میں اور جو وہ کہتا ہے اس کو یاد کر لیتا ہوں،

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْہِ الْوَحْیُ کَرِبَ لِذٰلِکَ وَتَرَبَّدَ وَجْھُہٗ،

ترجمہ: عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اُترتی تو آپ پر سختی ہوتی اور آپ کا چہرہ مبارک راکھ کی طرح ہو جاتا (دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا چہرہ وحی اُترتے وقت سُرخ ہوتا، نووی نے کہا شاید مراد سرخی سے زرد ہی ہے جو کدورت کے ساتھ ہو اور تربد کے بھی یہی معنی ہیں یا پہلے تربد ہوتا ہے پھر سُرخی تو دونوں روایتوں میں کوئی مخالفت نہیں ہے)

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَیْہِ الْوَحْیُ نَکَّسَ رَأْسَہٗ وَنَکَّسَ اَصْحَابُہٗ رُؤُسَھُمْ فَلَمَّا اُتْلِیَ عَنْہُ رَفَعَ رَأْسَہٗ،

ترجمہ: عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اُترتی تو آپ سر جھکا لیتے اور آپ کے اپنے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اُٹھاتے،

بَابُ صِفَۃِ شَعْرِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَفَائِہٖ وَحُلْیَتِہٖ

آپ کے بالوں کی تعریف اور آپ کے حلیہ کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ اَھْلُ الْکِتَابِ یَسْدِلُوْنَ اَشْعَارَھُمْ وَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یَفْرُقُوْنَ رُؤُسَھُمْ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَۃَ اَھْلِ الْکِتَابِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ بِہٖ فَسَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاصِیَتَہٗ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ،

ترجمہ: ابن عباس سے روایت ہے اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اپنے بالوں کو پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے لٹکتے ہوئے، (یعنی مانگ نہیں نکالتے تھے) اور مشرک مانگ نکالتے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے طریق پر چلنا دوست رکھتے تھے جس مسئلہ میں آپ کو کوئی حکم نہ ہوتا (یعنی بہ نسبت مشرکین کے اہل کتاب بہتر ہیں، تو جس باب میں کوئی حکم نہ آتا آپ اہل کتاب کی موافقت اس باب میں اختیار کرتے) تو آپ بھی پیشانی پر بال لٹکانے لگے بعد اس کے آپ مانگ نکالنے لگے،

فائدہ۔ نووی نے کہا علماء نے کہا مانگ نکالنا سنت ہے کیوں کہ یہی آخری فعل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا، اور ظاہر یہ ہے کہ آپ نے اختیار کیا اس کو وحی سے، قاضی نے کہا لٹکانا بالوں کا پیشانی پر منسوخ ہو گیا، اب وہ جائز نہیں، اور احتمال ہے کہ مانگ نکالنا اجتہاد سے اختیار کیا گیا ہو نہ وحی سے، حاصل یہ ہے کہ لٹکانا بھی جائز ہے، اور مانگ نکالنا افضل ہے، اور اہل کتاب کی موافقت

هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَاٰى مِنَ الشَّيْبِ اِلَّا قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ كَاَنَّهُ يُقَلِّلُهُ وَقَدْ خَضَبَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ،

کیا خضاب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ انھوں نے کہا آپ کا اتنا بڑھاپا ہی نہیں دیکھا گیا (کہ خضاب کی ضرورت پڑتی) البتہ ابوبکر اور عمر نے خضاب کیا ہی مہندی اور وسمہ سے (نیل سے)۔

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَضَبَ قَالَ لَمْ يَبْلُغِ الْخِضَابَ قَالَ كَانَ فِيْ لِحْيَتِهٖ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ يَّخْضِبُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ،

ترجمہ:۔ ابن سیرین سے روایت ہی میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہی انھوں نے کہا آپ کے درجہ کو نہیں پہنچے آپ کی ڈاڑھی مبارک میں صرف چند بال سفید تھے، ابن سیرین نے کہا کیا ابوبکر خضاب کرتے تھے، انھوں نے کہا ہاں حنا اور وسمہ سے،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ اَخَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ اِلَّا قَلِيْلًا،

ترجمہ:۔ ثابت سے روایت ہی انس سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا، انھوں نے کہا اگر میں چاہتا تو آپ کے سر کے سفید بال گن لیتا، آپ نے خضاب نہیں کیا، البتہ ابوبکر نے خضاب کیا مہندی اور نیل سے اور عمر نے خضاب کیا صرف مہندی سے،

عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ وَقَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْ بَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا،

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہی انھوں نے کہا سر اور ڈاڑھی کے سفید بال اکھیڑنا مکروہ ہے (لیکن حرام نہیں ہی) (نووی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا، آپکی چھوٹی ڈاڑھی میں جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہی کچھ سفید تھی، اور کچھ کنپٹیوں پر اور کچھ سر میں،

عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا شَانَهٗ

ترجمہ:۔ انس سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال انھوں نے کہا آپکو

عَنِ الْمُثَنّٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلْعَمْ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ،

ترجمہ:- جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن کشادہ تھا (کیونکہ مردوں کے لئے دہن کی کشادگی عمدہ ہے اور عورتوں کے لئے بُری ہے) آنکھوں میں لال ڈورے چھوٹے ہوئے، ایڑیاں کم گوشت والی، سماک سے کہا شعبہ نے ضلیع الفم کیا ہے انھوں نے کہا بڑا منہ پھر شعبہ نے کہا اشکل العینین کیا ہے، انھوں نے کہا دراز شگاف آنکھوں کے (پر یہ سماک کا کہنا غلط ہے اور صحیح وہی معنے ہیں کہ سفیدی میں سُرخی ملی ہوئی)، شعبہ نے کہا منہوس العقبین کیا ہے انہوں نے کہا ایڑی پر گوشت،

عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قُلْتُ لَهٗ اَرَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحَ الْوَجْهِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ مَاتَ اَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ اٰخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ترجمہ:- جریری سے روایت ہے میں نے ابوالطفیل سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا انھوں نے کہا ہاں آپ کا رنگ سفید تھا، ملاحت دار (جو سب رنگوں سے افضل ہے) امام مسلم نے کہا ابوالطفیل سنہ ۱۰۰ ہجری میں مرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سب کے بعد وہی مرے،

فائدہ:- وہ آخر تھے اصحاب کے اُن کے بعد پھر کوئی صحابی آدمیوں میں سے نہ رہا، بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ بابا رتن ہندی صحابی تھا جو سنہ ۶۰۰ ہجری میں ظاہر ہوا، محض غلط اور جھوٹ ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف ہے کہ آج سے سو برس کے بعد کوئی آدمی اس وقت کا نہ رہے گا،

عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ رَجُلٌ رَاٰهُ غَيْرِيْ قَالَ فَقُلْتُ فَكَيْفَ رَاَيْتَهٗ قَالَ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا،

ترجمہ:- ابوالطفیل سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اب کوئی زمین پر سوا سوا میرے آپ کے دیکھنے والوں میں نہیں رہا، جریری نے کہا میں نے پوچھا تم نے دیکھا آپ کیسے تھے انھوں نے کہا آپ سفید رنگ تھے نمکینی کے ساتھ میانہ قد تھے،

بَابُ شَيْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ کے بُڑھاپے کا بیان

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ

ترجمہ:- ابن سیرین سے روایت ہے انس سے پوچھا گیا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا اشْعَثَّ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ كَانَ مُسْتَدِيْرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ،

صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور ڈاڑھی کا آگے کا حصہ سفید ہو گیا تھا جب آپ تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جب بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی، اور آپ کی ڈاڑھی بہت گھنی تھی، ایک شخص بولا آپ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا یعنی لمبا جابر نے کہا نہیں آپ کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور گول تھا اور میں نے نبوت کی مہر آپ کے مونڈھے پر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا اس کا رنگ بدن کے رنگ سے ملتا تھا،

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِيْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ،

ترجمہ:- جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر نبوت کی مہر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا،

عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ،

ترجمہ:- سائب بن یزید سے روایت ہے میری خالہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، اور برکت کی دعا کی پھر وضو کیا میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا پھر میں آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا میں نے نبوت کی مہر دیکھی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں جیسے گھنڈی پھپھڑ کی، (یا حجلہ ایک جانور ہے اس کے انڈے کی طرح)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيْدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ قَالَ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى

ترجمہ:- عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کیساتھ روٹی اور گوشت یا ثرید کھایا، عاصم نے کہا میں نے عبداللہ سے پوچھا تمہارے لئے بخشش چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھوں نے کہا ہاں اور تیرے لئے بھی، پھر یہ آیت پڑھی وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (یعنی بخشش مانگ اپنے گناہ کی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہ کی) عبداللہ نے کہا پھر میں آپ کے پیچھے گیا تو میں نے

اللّٰہُ بِبَیْضَاءَ،

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہٖ مِنْہُ بَیْضَاءُ وَوَضَعَ زُھَیْرٌ بَعْضَ اَصَابِعِہٖ عَلٰی عُنْقَتِہٖ قِیْلَ لَہٗ مِثْلَ مَنْ اَنْتَ یَوْمَئِذٍ قَالَ اَبْرِی النَّبْلَ وَاَرِیْشُھَا،

نہیں بدلا گیا سفید (یعنی سفید نہیں کیا،

ترجمہ:- ابوجحیفہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ سفیدی دیکھی اور زہیر نے اپنی کچھ انگلیاں چھوٹی ڈاڑھی پر رکھ کر بتلائیں لوگوں نے ابوجحیفہ سے کہا اس دن تم کیسے تھے، انھوں نے کہا میں تیر میں پیکان لگاتا تھا اور پر لگاتا تھا،

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْیَضَ قَدْ شَابَ کَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِھُہٗ۔

ترجمہ:- ابوجحیفہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کا رنگ سفید تھا، اور بوڑھے ہو گئے تھے اور امام حسن بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے مشابہ تھے،

فائدہ:- بعض روایتوں میں ہے کہ امام حسن علیہ السلام کا اوپر کا حصہ بدن کا بالکل مشابہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور امام حسین علیہ السلام کا نیچے کا حصہ، غرض یہ دونوں صاحبزادے مل کر تصویر تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، افسوس ہے کہ بعض اشقیا نے اس نعمت کی قدر نہ جانی اور دونوں صاحبزادوں کو کیسے ظلم سے شہید کیا، انا للہ وانا الیہ راجعون، اللہ تعالیٰ ہم کو دنیا میں آپ کے اہل بیت کی محبت پر قائم رکھے اور آخرت میں اُن کے غلاموں میں حشر کرے آمین یارب العالمین،

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ بِھٰذَا وَلَمْ یَقُوْلُوْا اَبْیَضَ قَدْ شَابَ، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ سِمَاکٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَۃَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَیْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ اِذَا ادَّھَنَ رَاْسَہٗ لَمْ یُرَ مِنْہُ شَیْءٌ وَاِذَا لَمْ یَدَّھِنْ رُءِیَ مِنْہُ،

ترجمہ:- سماک سے روایت ہے جابر بن سمرہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال، انھوں نے کہا آپ جب تیل ڈالتے تو کچھ سفیدی معلوم نہ ہوتی، البتہ تیل نہ ڈالتے تو سفیدی معلوم ہوتی،

فائدہ:- قاضی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا یا نہیں، تو اکثر کا یہ قول ہے کہ نہیں کیا، اور بعضوں کا یہ ہے کہ کیا بدلیل حدیث اُم سلمہ اور ابن عمر کے اور مختار یہ ہے کہ آپ نے کبھی رنگا بالوں کو اور اکثر ترک کیا، اس وجہ سے دونوں روایتیں صحیح ہیں،

بَابُ اِثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ،

مہر نبوت کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ یَقُوْلُ کَانَ

ترجمہ:- جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ،

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی جب آپ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی، ابن شہاب نے کہا سعید بن المسیب نے بھی مجھ سے ایسی ہی روایت کی،

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا مِثْلَ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ،

ترجمہ: عمرو سے روایت ہے میں نے عروہ بن زبیر سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنے دنوں تک رہے انھوں نے کہا دس برس تک رہے میں نے کہا ابن عباس تیرہ برس کہتے ہیں،

عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ فَغَفَّرَهُ، وَقَالَ إِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ،

ترجمہ: عمرو سے روایت ہے میں نے عروہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کتنی مدت تک رہے انھوں نے کہا دس برس تک رہے میں نے کہا ابن عباس تو دس سے کئی برس زیادہ کہتے ہیں عروہ نے ان کے لئے دعاء کی مغفرت کی (یعنی خدا تعالیٰ ان کی غلطی معاف کرے) اور کہا کہ ان کو شاعر کے قول سے دھوکا ہوا،

فائدہ: وہ شاعر ابو قیس صرمہ بن انس ہے، اس کا شعر یہ ہے

ثَوَى فِيْ قُرَيْشٍ بِضْعَ عَشْرَةَ حِجَّةً ۞ يُذَكِّرُ لَوْ يَلْقٰى خَلِيْلًا مُوَاتِيًا

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش میں دس پر کئی حج تک رہے اور وعظ و نصیحت کرتے رہے اس خیال سے کہ شاید کوئی دوست ملے،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ،

ترجمہ: ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے اور آپ نے وفات پائی تریسٹھ سال کی عمر میں،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً

ترجمہ: عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے، آپ پر وحی اترا کرتی تھی، اور مدینہ میں دس برس تک رہے، اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں،

عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرُوْا سِنِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: ابو اسحاق سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عتبہ کے ساتھ بیٹھا تھا، لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر کیا،

جُمَّعًا عَلَيْهِ خُيُلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ.

نبوت کی مہر دیکھی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں جو اپنی ہڈی کے پاس بائیں مونڈھے کے قریب چیچک کی طرح اُس پر تل تھے مسوں کی طرح،

بَابُ قَدْرِ عُمُرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ کی عمر کا بیان

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے، نہ ٹھگنے (پست قد) نہ بالکل سفید تھے نہ گندمی، آپ کے بال نہ بالکل سخت گھونگر تھے نہ بالکل سیدھے، اللہ جل جلالہ نے آپ کو نبی کیا چالیس برس کے سن میں پھر آپ دس برس مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں اور ساٹھویں برس کے اخیر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اٹھا لیا اس وقت آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ آپ نے تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا، اور مکہ میں نبوت کے بعد تیرہ سال رہے اور بعضوں نے کہا آپ کی عمر ۶۵ برس کی تھی اور بعضوں نے کہا کہ سینتالیس برس کے بعد نبوت ہوئی لیکن یہ دونوں قول غلط ہیں، آپ عام الفیل میں پیدا ہوئے، پیر کے روز ربیع الاول کے مہینہ میں، اور انتقال بھی کیا پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے میں لیکن تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے، ۲ یا ۳ یا ۸ یا ۱۰ یا ۱۲ ربیع الاول کو، اور وفات ۱۲ کو چاشت کے وقت ہوئی،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا كَانَ أَزْهَرَ،

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ کا رنگ سفید چمکتا ہوا تھا (جو سب رنگوں میں بہتر ہے)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَعُمَرُ وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ،

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تریسٹھ برس میں اور ابو بکرؓ کی بھی تریسٹھ برس میں اور عمرؓ کی بھی تریسٹھ برس میں،

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ:۔ اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

رَبِعِيْنَ بُعِثَ لَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَامَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرَ مِنْ مُهَاجِرِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ،

تم حساب جانتے ہو میں نے کہا ہاں انھوں نے کہا اچھا چالیس کو یاد رکھو اس وقت آپ پیغمبر ہوئے اب پندرہ اور جوڑو جب تک آپ مکہ میں رہے، کبھی امن کے ساتھ اور کبھی ڈر کے ساتھ، اب دس اور جوڑو مدینہ میں ہجرت کے بعد (تو سب ملا کر پینسٹھ ۶۵ سال ہوتے ہیں)

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ ترجمہ وہی جو گذرا

عَنْ عَمَّارٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ،

ترجمہ:۔ عمار سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ۶۵ برس کی عمر میں،

عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا وَّثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا،

ترجمہ:۔ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں رہے پندرہ برس تک آواز سنتے تھے (فرشتوں کی) اور روشنی دیکھتے تھے (فرشتوں کی یا اللہ کی آیات کی) سات برس تک لیکن کوئی صورت نہیں دیکھتے تھے، پھر آٹھ برس تک وحی آیا کی اور دس برس مدینہ میں رہے،

بَابٌ فِيْ اَسْمَائِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ کے ناموں کا بیان

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيُ الَّذِيْ يُمْحٰى بِيَ الْكُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ،

ترجمہ:۔ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں (یعنی سراہا ہوا اچھی خصلتوں والا) اور احمد ہوں اور ماحی یعنی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور حاشر ہوں یعنی حشر کئے جاویں گے لوگ میرے قدم پر یعنی میری نبوت پر کیوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے) اور عاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے)۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا ان ناموں کے سوا آپ کے اور بھی نام ہیں، ابن عربی نے اخودی

فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَكْبَرَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللهِ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ نَا جَرِيرٌ قَالَ كُنَّا نَعُودُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوا سِنِّي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ،

بعضوں نے کہا ابو بکر آپؐ سے بڑے تھے، عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں، اور ابو بکر کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور حضرت عمر مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں، ایک شخص بولا جس کا نام عامر بن سعد تھا، ہم سے جریر نے بیان کیا کہ ہم بیٹھے تھے معاویہ کے پاس لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا ذکر کیا، معاویہ نے کہا آپؐ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں، اور ابو بکر بھی مرے تریسٹھ برس کی عمر میں، اور عمر بھی مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں،

عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ،

ترجمہ:- جریر سے روایت ہے انھوں نے سنا معاویہ بن ابی سفیان کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں، اور ابو بکر نے بھی تریسٹھ برس کی عمر میں اور عمر نے بھی اسی عمر میں، اور میں بھی اب تریسٹھ برس کا ہوں، (تو مجھے بھی توقع ہے کہ اسی سال میں مروں، اور اُن کی موافقت حاصل کروں پر اُن کو یہ موافقت نہ مل سکی، اور وہ اسّی برس تک جیئے اور ۶۰ھ ہجری میں انھوں نے انتقال کیا)

عَنْ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ أَتَى لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهِ يَخْفَى عَلَيْهِ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيهِ قَالَ أَتَحْسُبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمْسِكْ

ترجمہ:- عمار سے روایت ہے جو بنی ہاشم کا مولیٰ تھا میں نے ابن عباس سے پوچھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کتنے برس کے تھے، انھوں نے کہا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم آپ ہی کے قوم سے ہو کر اتنی بات نہ جانتے ہوگے، میں نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا انھوں نے اختلاف کیا تو مجھے بہتر معلوم ہوا تمھارا قول سُننا اس باب میں ابن عباس نے کہا

وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً ۔ | میں تو سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں، اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں (تو میری پیروی کرنا، اور میری راہ پر چلنا، یہی تقویٰ اور پرہیزگاری ہے، اور بے فائدہ نفس پر بار ڈالنا اور مباح سے بچنا اس کی اباحت میں شک کر کے منع ہے)

عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ نَحْوِ حَدِيْثِهٖ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتّٰى بَانَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْغَبُوْنَ عَمَّا رُخِّصَ لِيْ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ غصہ ہوئے یہاں تک کہ غصہ آپ کے چہرہ پر معلوم ہوا،

بَابُ وُجُوْبِ اتِّبَاعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا واجب ہے،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اُنْزِلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ،

ترجمہ (عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے (جو آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حرہ کے موہرے میں (حرہ کہتے ہیں کالے پتھر والی زمین کو) جس سے پانی دیتے تھے کھجور کے درختوں کو انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دے بہتا رہے، زبیر نے نہ مانا، آخر سب نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے فرمایا زبیر سے اے زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے، پھر پانی کو چھوڑ دے اپنے ہمسائے کی طرف یہ سن کر انصاری غصہ ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر آپ کے پھوپھی کے بیٹے تھے، (اس وجہ سے آپ نے ان کی رعایت کی) یہ سنکر آپ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا اے زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا، پھر پانی کو روک لے یہاں تک کہ وہ مینڈوں تک چڑھ جاوے۔ زبیر نے کہا میں سمجھتا ہوں قسم خدا کی یہ آیت اسی باب میں اتری فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ اخیر تک،

شرح ترمذی میں بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے بھی ہزار نام ہیں،

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ لَيْسَ بَعْدَهٗ اَحَدٌ وَقَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا،

ترجمہ:- جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہیں، محمد اور احمد اور ماحی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو محو کریگا اور میں حاشر ہوں لوگ میرے دین پر اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں، یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رؤف اور رحیم رکھا،

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ وَّمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ وَفِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ الْكَفَرَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرَ.

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيْ لَنَا نَفْسَهٗ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّيْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ

ترجمہ:- ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی نام ہم سے بیان کرتے تھے، آپ نے فرمایا میں محمد ہوں اور احمد اور مقفی (یعنی عاقب) اور حاشر اور نبی التوبہ اور نبی الرحمۃ (کیوں کہ توبہ اور رحمت کو آپ ساتھ لیکر آئے)

بَابُ عِلْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَشِدَّةِ خَشْيَتِهٖ

آپ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اس سے بہت ڈرتے تھے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَكَاَنَّهُمْ كَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّيْ اَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيْهِ فَكَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَ

ترجمہ:- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور اس کو جائز رکھا یہ خبر آپ کے بعض صحابہ کو پہونچی انھوں نے اس کام کو برا جانا اور اس سے بچے آپ کو معلوم ہوا تو کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا اُن کو خبر پہونچی کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی پھر انھوں نے اس کو برا جانا اور اس سے بچے، قسم خدا کی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُمْ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ مَا تَرَكْتُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ثُمَّ ذَكَرُوا نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جو میں چھوڑ دوں، یعنی اس کا ذکر نہ کروں تم بھی اس کا ذکر نہ کرو،

عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَحُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ،

ترجمہ: سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا مسلمان میں قصور اس مسلمان کا ہے جس نے کوئی بات پوچھی وہ حرام نہ تھی، لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو گئی،

عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ رَجُلٌ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَكَفَرَ عَنْهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا۔ ترجمہ وہی جو گذرا، اس میں یہ ہے کہ وہ شخص جس نے کوئی بات پوچھی اور موشگافی کی،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالَ فَمَا أَتَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ غَطَّوْا رُؤُسَهُمْ وَلَهُمْ حَنِينٌ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ،

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی کوئی بات سنی (جو بری تھی) آپ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا، سامنے لائی گئی میرے جنت اور دوزخ تو میں نے آج کی سی بہتری اور آج کی سی برائی کبھی نہیں دیکھی (یعنی جنت میں بھلائی اور دوزخ میں برائی) اور جو تم جانتے ہوتے وہ جو میں جانتا ہوں البتہ کم ہنستے اور بہت رویا کرتے، انس نے کہا آپ کے اصحاب پر اس دن سے زیادہ کوئی سخت دن نہیں گذرا انھوں نے اپنے سروں کو چھپا لیا، اور رونے کی آواز انہیں سے نکلنے لگی، پھر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور کہا، راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین پر اور محمدؐ کے نبی ہونے سے، ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون تھا، آپ نے فرمایا تیرا باپ

فائدہ۔ یعنی قسم خدا کی وہ مومن نہ ہوں گے جب تک تجھ کو حاکم نہ بنادیں گے اپنے جھگڑوں میں پھر جو تو فیصلہ کردے اس سے رنج نہ کریں اور مان لیں، پہلے آپ نے زبیر کو یہ حکم دیا کہ اپنے درختوں کو پانی پلاکر پانی چھوڑ دے، یہ حکم زبیر کے حق کو پورا نہیں دلاتا تھا، بلکہ انصاری کی رعایت منظور تھی، اور آپ جانتے تھے کہ زبیر آپ کے فرمانے سے اپنے اس حق کو چھوڑنے پر اور ہمسایہ کے سلوک کرنے پر راضی ہوجاویں گے، لیکن جب انصاری نے بے ادبی کی اور اس احسان کو نہ مانا تو آپ نے قاعدہ کا حکم دیدیا، وہ حکم یہ ہے کہ جس کی زمین اوپر کی ہو وہ اپنے باغ میں اتنا پانی بھر لے کہ مینڈوں تک آجاوے، پھر نشیب والے کی طرف پانی کو چھوڑ دے، کس لئے کہ نشیب کے حصے میں تو پانی ضرور جمع ہوگا،

علماء نے کہا کہ اس انصاری نے جو کلمہ کہا اگر اب کوئی ایسا کلمہ کہے آپ کی نسبت تو کافر ہوجاوے گا، اور اس کا قتل واجب ہوگا، لیکن آپ نے اس انصاری کو سزا نہ دی، کس لئے کہ شروع زمانہ تھا، اور آپ صبر کرتے تھے منافقوں کی ایذا رسانی پر، اور فرماتے تھے لوگ یہ نہ کہیں کہ محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں، اور داؤدی نے کہا یہ شخص منافق تھا، بہرحال آیت قرآن سے یہ نکلا کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو اپنے جھگڑوں کا فیصلہ قرار نہ دیں گے اور حدیث سے جو ثابت ہو اس کو خوشی سے مان نہ لیں گے اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے، معاذ اللہ اُن لوگوں کا کیا حال ہوگا جو حدیث صحیح دیکھتے ہوئے اس کو نہ مانیں اور کسی مولوی یا مجتہد کے قول کی پیروی کریں وہ نص قرآنی سے مومن نہیں ہیں،

بَابُ كَرَاهَةِ اِكْثَارِ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

بے ضرورت مسئلے پوچھنا منع ہے،

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَافْعَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ،

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جس کام سے تم کو منع کردوں اس سے باز رہو، اور جس کام کا حکم کروں اس کو بجالاؤ جہاں تک تم سے ہوسکے، کیوں کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہوگئے بہت پوچھنے سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبروں پر،

فائدہ:۔ نووی نے کہا بے ضرورت سوال کرنے سے آپ نے منع فرمایا کئی مصلحتوں سے ایک تو یہ کہ سوال کی وجہ سے بعض چیز حرام ہوجاتی ہے، اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، دوسرے یہ کہ بعض وقت جواب ایسا ملتا جو پوچھنے والے کو ناگوار ہوتا، تیسرے یہ کہ بہت پوچھنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی اور پیغمبر کو ایذا دینا حرام اور باعث ہلاکت ہے، البتہ ضرورت کے وقت سوال درست ہے،

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ سَوَاءً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ مَا سَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ أَعَقَّ مِنْكَ أَأَمِنْتَ أَنْ تَكُونَ أُمُّكَ قَدْ فَارَفَتْ بَعْضَ مَا يُفَارِفُ نِسَاءُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفْضَحَهَا عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ وَاللهِ لَوْ أَلْحَقَنِي بِعَبْدٍ أَسْوَدَ لَلْحَقْتُهُ۔

دیکھی نہ برائی دیکھی، ابن شہاب نے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا عبد اللہ بن حذافہ کی ماں نے اُن سے کہا میں نے کوئی بیٹا تجھ سے زیادہ نافرمان نہیں سنا کیا تو بے ڈر ہے اس بات سے کہ تیری ماں نے بھی وہی گناہ کیا ہو جیسے جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں پھر تو اس کو رسوا کرے لوگوں کی نگاہ میں عبد اللہ نے کہا قسم خدا کی اگر میرا نانا ایک حبشی غلام سے لگایا جاتا تو میں اسی سے لگ جاتا (گو زنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا پر شاید یہ عبد اللہ کو یہ امر معلوم نہ ہوا)

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ عُبَيْدِ اللهِ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ سُعَيْبًا قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أُمَّ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ قَالَتْ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّاسَ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ سَلُونِي وَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ الْقَوْمُ أَرَمُّوا وَرَهِبُوا أَنْ يَسْأَلُوهُ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْ أَمْرٍ قَدْ حَضَرَ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَأَنْشَأَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ يُلَاحَى فَيُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا عَائِذًا بِاللهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِنِّي صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَرَأَيْتُهُمَا

ترجمہ۔ انس بن مالک سے روایت ہے لوگوں نے آپ سے پوچھنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ کو تنگ کر دیا، ایک دن آپ برآمد ہوئے اور منبر پر چڑھ کر پھر فرمایا پوچھو مجھ سے، جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں اس کو بیان کر دوں گا جب لوگوں نے یہ سنا خاموش ہو رہے اور ڈرے کہیں کوئی بات آنے والی نہ ہو، (یعنی اگر پوچھیں اور اللہ کا عذاب آنے والا ہو تو ہلاک ہو جاویں) انس نے کہا میں نے داہنے بائیں دیکھنا شروع کیا تو ہر شخص اپنا سر کپڑے میں لپیٹے رو رہا ہے، آخر ایک شخص نے شروع کیا مسجد میں جس سے لوگ جھگڑتے تھے (اور اس کو دوسرے کا نطفہ کہتے تھے) اس کو پکارتے تھے اور کسی کا بیٹا کہہ کر اس کے باپ کے سوا اس نے عرض کیا اے نبی اللہ کہیں میرا باپ کون ہے، آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے، پھر حضرت عمر نے جرأت کی اور عرض کیا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر اور پناہ

فلاں شخص تھا، اس کا نام بتا دیا، تب یہ آیت اُتری اے ایمان والو مت پوچھو ایسی باتیں اگر وہ کھلیں تو تم کو بُری لگیں،

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ فُلَانٌ وَنَزَلَتْ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ تَمَامَ الْاٰيَةِ ،

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا، آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں شخص تھا تب یہ آیت اُتری اے ایمان والو ایسی چیزیں مت پوچھو جنکے کھلنے سے تم کو بُرا معلوم ہو،

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى لَهُمْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ قَبْلَهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْئَلَنِيْ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْنِيْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا قَالَ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَلَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ قَالَ ابْنُ

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ڈھلے پر برآمد ہوئے اور ظہر کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا بیان کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے کئی باتیں بڑی بڑی ظاہر ہوں گی، پھر فرمایا جو کوئی مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے وہ پوچھ لیوے قسم خدا کی جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں تمکو بتا دونگا جب تک اس جگہ میں ہوں (لوگوں نے کہا آپ وحی سے بتلاتے، کیوں کہ غیب کا علم آپ کو نہیں تھا جب تک اللہ نہ بتلا دے) انس نے کہا یہ سُنکر لوگوں نے بہت رونا شروع کیا، اور آپ نے فرمانا شروع کیا پوچھو مجھ سے، آخر عبد اللہ بن حذافہ کا بیٹا کھڑا ہوا، اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا آپ نے فرمایا تیرا باپ حذیفہ تھا، جب آپ بہت فرمانے لگے پوچھو مجھ سے (شاید آپ کو غصہ آگیا لوگوں کے بہت پوچھنے سے) تو حضرت عمر بیٹھ کر بولے راضی ہوئے ہم اللہ صاحب کے رب ہونے سے اور اسلام اپنا دین ہونے سے اور حضرت محمدؐ کے رسول ہونے سے جب حضرت عمر سے آپ نے یہ سُنا تو چُپ ہو رہے، پھر آپ نے فرمایا آفت قریب ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے ابھی لائی گئیں میرے سامنے جنت اور دوزخ اس دیوار کے کونے میں تو میں نے آج کی سی نہ بھلائی

فَإِنِّي إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُونِي بِالظَّنِّ وَلَكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللهِ شَيْئًا فَخُذُوا بِهِ فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ،

میں نے تو ایک خیال کیا تھا تو مت مواخذہ کرو میرے خیال پر لیکن جب میں اللہ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو اس پر عمل کرو، اس لئے کہ میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والا نہیں،

فائدہ: نووی نے کہا علماء نے کہا ہے کہ آپؐ کی رائے جو اپنی طرف سے ہو معاش کے کاموں میں اور لوگوں کی طرح ہے، اور اس میں کوئی نقص نہیں، اس لئے کہ آپ کا اکثر وقت آخرت کی اصلاح اور اس کے فکر میں صرف ہوتا ہے، پس آپ کو فرصت نہ ہوتی دنیا کے کاموں میں زیادہ غور کرنے کی، اور مراد وہی رائے ہے جس میں آپ تصریح کر دیں کہ یہ صرف رائے سے میں نے کہا ہے اور اس مقدمہ میں ہو جو دین کے احکام سے تعلق نہ رکھتا ہو، اور باقی جتنے اوامر اور نواہی ہیں خواہ وہ دین سے متعلق ہوں یا دنیا سے اُن سب کا اتباع واجب ہے،

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبِرُونَ النَّخْلَ يَقُولُ يُلَقِّحُونَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ فَقَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا قَالَ فَتَرَكُوهُ فَنَقَصَتْ أَوْ قَالَ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ قَالَ عِكْرِمَةُ نَحْوَ هٰذَا أَوْ قَالَ الْمَعْقِرِيُّ فَنَقَصَتْ وَلَمْ يَشُكَّ،

ترجمہ:- رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ پیوند لگاتے تھے کھجور میں یعنی گابھہ کرتے تھے آپ نے فرمایا تم کیا کرتے ہو انھوں نے کہا ہم ایسا کرتے چلے آئے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم یہ کام نہ کرو تو شاید بہتر ہوگا انھوں نے گابھہ کرنا چھوڑ دیا کھجور گھٹ گئی، لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا، آپ نے فرمایا میں تو آدمی ہوں جب میں کوئی دین کی بات تم کو بتلاؤں تو اس پر چلو اور جب کوئی بات میں اپنی رائے سے کہوں تو آخر میں آدمی ہوں (اور آدمی کی رائے ٹھیک بھی پڑتی ہے غلط بھی ہوتی ہے)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلَقِّحُونَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا لَصَلُحَ قَالَ فَخَرَجَ شِيصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ مَا لِنَخْلِكُمْ قَالُوا قُلْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ،

ترجمہ:- انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں پر گذرے جو گابھہ کر رہے تھے آپ نے فرمایا اگر نہ کرو تو بہتر ہوگا (انھوں نے نہ کیا) آخر خراب کھجور نکلی، آپ اُدھر سے گذرے اور لوگوں سے پوچھا، تمھارے درختوں کو کیا ہوا انھوں نے کہا آپ نے ایسا فرمایا تھا کہ گابھہ نہ کرو ہم نے نہ کیا اس وجہ سے خراب کھجور نکلی، آپ نے فرمایا تم اپنی دنیا کے کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو

فائدہ: جس بات میں فائدہ ہو وہ کرو، بشرطیکہ شرع کی رُو سے منع نہ ہو،

دُونَ هٰذَا الْحَائِطِ ،

مانگتے ہیں اللہ کی فتنوں کی برائی سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج کی طرح برائی اور بھلائی کبھی نہیں دیکھی جنت اور دوزخ دونوں کی شکل میرے سامنے لائی گئی، میں نے ان دونوں کو اس دیوار کے پاس دیکھا،

عَنْ اَنَسٍ بِهٰذَا الْقِصَّةِ ، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْیَاءَ کَرِهَهَا فَلَمَّا اُکْثِرَ عَلَیْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ سَالِمٌ مَوْلٰی شَیْبَةَ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ مَا فِیْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ کُرَیْبٍ قَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ سَالِمٌ مَوْلٰی شَیْبَةَ ،

ترجمہ:- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے ایسی باتیں پوچھیں جو آپ کو بری لگیں، جب لوگوں نے بہت پوچھا تو آپ غصہ ہوئے پھر فرمایا پوچھ لو مجھ سے جو تم چاہو ایک شخص بولا میرے باپ کا کیا نام ہے، آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے، پھر ایک دوسرا شخص اٹھا، اور کہنے لگا، میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا مولیٰ، جب حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصہ دیکھا تو کہا یا رسول اللہ ہم توبہ کرتے ہیں اللہ کی طرف

بَابُ وُجُوْبِ امْتِثَالِ مَا قَالَهُ شَرْعًا دُوْنَ مَا ذَکَرَهُ مِنْ مَعَایِشِ الدُّنْیَا عَلٰی سَبِیْلِ الرَّاْیِ

آپ جو شرع کا حکم دیں اس پر چلنا واجب ہے،

اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرما دیں اس پر چلنا واجب نہیں۔

عَنْ طَلْحَةَ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ عَلٰی رُءُوْسِ النَّخْلِ فَقَالَ مَا یَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ فَقَالُوْا یُلَقِّحُوْنَهُ یَجْعَلُوْنَ الذَّکَرَ فِی الْاُنْثٰی فَتَلْقَحُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظُنُّ یُغْنِیْ ذٰلِكَ شَیْئًا قَالَ فَاُخْبِرُوْا بِذٰلِكَ فَتَرَکُوْهُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اِنْ کَانَ یَنْفَعُهُمْ ذٰلِكَ فَلْیَصْنَعُوْهُ

ترجمہ:- طلحہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گذرا کچھ لوگوں پر جو کھجور کے درختوں کے پاس تھے، آپ نے فرمایا یہ لوگ کیا کرتے ہیں، لوگوں نے عرض کیا پیوند لگاتے ہیں، یعنی نر کو مادہ میں رکھتے ہیں وہ گابھہ ہو جاتی ہے، آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے، یہ خبر ان لوگوں کو ہوئی انھوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی آپ نے فرمایا اگر اس میں ان کو فائدہ ہے تو وہ کریں

أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ،

پیغمبر ایک باپ کے بیٹوں کی طرح ہیں (اور مائیں الگ الگ) دین اُن کا ایک ہے اور میرے اور اُن کے بیچ میں کوئی اور نبی نہیں ہے،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ،

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہیں جس کو شیطان کونچا نہ مارے وہ چلاتا ہے اس کے کونچنے سے مگر مریم کا بچہ اور اس کی ماں مریم (یعنی حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام کہ انکو شیطان کونچا نہ دے سکا) پھر کہا ابوہریرہ نے اگر چاہو تم یہ آیت پڑھو (مریم کی ماں اور عمران کی بی بی نے کہا) وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، میں پناہ میں دیتی ہوں اس بچہ کو اور اسکی اولاد کو تیرے شیطان مردود سے،

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ لَا يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسَّةِ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ، ترجمہ وہی جو گذرا، اس میں یہ ہے کہ جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو چھوتا ہے وہ روتا ہے چلا کر اس کے چھونے سے،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا،

ترجمہ:- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کو شیطان چھوتا ہے جس دن اس کی ماں اس کو جنتی ہے مگر مریم اور اس کے بیٹے کو شیطان نے نہیں چھوا،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ،

ترجمہ:- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ پیدا ہوتے وقت جو چلاتا ہے یہ ایک کونچا ہے شیطان کا،

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَرَقْتَ قَالَ

ترجمہ:- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے، آپ نے اس سے فرمایا تو نے چوری کی وہ بولا ہرگز نہیں، قسم اس کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے چوری نہیں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے

بَابُ فَضْلِ النَّظَرِ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَنِّيهِ

آپ کے دیدار کی فضیلت

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَاَنْ يَّرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْمَعْنٰى فِيْهِ عِنْدِيْ لَاَنْ يَّرَانِيْ مَعَهُمْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَهُوَ عِنْدِيْ مُقَدَّمٌ وَّمُؤَخَّرٌ،

ترجمہ:- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے ایک زمانہ ایسا آوے گا جب تم مجھ کو دیکھ نہ سکوگے، اور میرا دیکھنا تم کو تمہارے بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا، (اس لئے میری صحبت غنیمت سمجھو، زندگی کا اعتبار نہیں، اور دین کی باتیں جلد سیکھ لو)

بَابُ فَضَائِلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَّلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ نَبِيٌّ،

ترجمہ:- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ کے قریب ہوں، اور پیغمبر سب علاتی بھائی کی طرح ہیں، (کہ شریعت کے اصول ایک ہیں اور فروع میں اختلاف ہے) اور میرے اور اُن کے بیچ میں کوئی نبی نہیں ہوا،

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى الْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عِيْسٰى نَبِيٌّ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے زیادہ نزدیک ہوں حضرت عیسیٰ سے دنیا اور آخرت دونوں جگہ میں، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا

لُبْثِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ (علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہو جاوے)

اور رحم کرے اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر وہ پناہ چاہتے تھے مضبوط سخت کی اور جو میں قید خانے میں اتنی مدت رہتا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو فوراً بلانے والے کے ساتھ چلا آتا،

فائدہ:۔ اس حدیث کی شرح کتاب الایمان جلد اول میں گذر چکی،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْفِرُ اللهُ لِلُوطٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ،

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشے اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام کو نہایت مضبوط سخت کی پناہ چاہی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ - ثِنْتَيْنِ فِي ذَاتِ اللهِ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ وَوَاحِدَةٌ ..... فِي شَأْنِ سَارَةَ فَإِنَّهُ قَدِمَ أَرْضَ جَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ كَانَتْ أَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمْ أَنَّكِ امْرَأَتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكِ فَإِنْ سَأَلَكِ فَأَخْبِرِيهِ أَنَّكِ أُخْتِي فَإِنَّكِ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرَكِ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْضَهُ رَآهَا بَعْضُ أَهْلِ الْجَبَّارِ أَتَاهُ فَقَالَ لَقَدْ قَدِمَتْ أَرْضَكَ امْرَأَةٌ لَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَكُونَ إِلَّا لَكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأُتِيَ بِهَا قَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ تَتَمَالَكْ أَنْ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقُبِضَتْ يَدُهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِي اللهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي وَلَا أَضُرُّكِ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْأُولَى فَقَالَ لَهَا مِثْلَ

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر تین بار، اُن میں سے دو جھوٹ خدا کے لئے تھے، ایک تو اُن کا یہ قول کہ میں بیمار ہوں، اور دوسرا یہ قول کہ ان بتوں کو بڑے بت نے توڑا ہوگا تیسرا جھوٹ حضرت سارہ کے باب میں تھا، اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہونچے، اُن کے ساتھ انکی بی بی حضرت سارہ بھی تھیں، وہ بڑی خوبصورت تھیں، انھوں نے اپنی بی بی سے کہا کہ یہ ظالم بادشاہ کو اگر معلوم ہوگا تو میری بی بی ہے تو مجھ سے چھین لیگا اس لئے اگر وہ پوچھے تو تو یہ کہیو میں اس شخص کی بہن ہوں، اور تو اسلام کے رشتہ سے میری بہن ہے (یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا) اس لئے کہ ساری دنیا میں آج میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان معلوم نہیں ہوتا، جب حضرت ابراہیم اُس ظالم کے ملک میں پہونچے تو اس کے کارندے اس کے پاس گئے اور بیان کیا کہ تیرے ملک میں ایک ایسی عورت آئی ہے جو سوا تیرے کسی کے لائق نہیں ہے، اس نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا وہ گئیں اور حضرت ابراہیم

كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ آمَنْتُ بِاللهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي۔

فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور میں نے جھٹلایا اپنی تئیں، (یعنی مجھی سے غلطی ہوتی ہوگی جب تو قسم کھاتا ہے تو تو ہی سچا ہے)

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے خیر البریہ یعنی بہترین خلق آپ نے فرمایا یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں،

فائدہ:۔ آپ نے یہ براہ تواضع فرمایا اور اس لحاظ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کے آبائی کرام میں تھے، ورنہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلق میں افضل ہیں، اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے، جب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں یا مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے زمانہ والوں میں سب سے افضل تھے واللہ اعلم۔

عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ بِمِثْلِهِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُّومِ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے ختنہ کیا بسولے سے اور اُن کی عمر اُس وقت اسّی برس کی تھی،

فائدہ:۔ قدوم کے معنے بسولہ ہیں، اور بعضوں نے کہا قدوم ایک قریہ ہے وہاں ختنہ کیا،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمُ اللهُ لُوطًا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے ہیں شک کرنے کا ابراہیم علیہ السلام سے جب انھوں نے کہا اے پروردگار مجھ کو دکھلا دے تو کیونکر جلاتا ہے مُردوں کو فرمایا پروردگار نے کیا تجھ کو یقین نہیں ہے، ابراہیم بولے کیوں نہیں مجھ کو یقین ہے، لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تشفی ہو جاوے،

کہ جانور والے ہیں، اور اُن کی زندگی آسمان کے پانی سے ہے، بعضوں نے کہا یہ خطاب خاص انصار کو ہے، اور اُن کا دادا امامۃ السماء کہلاتا تھا، نووی نے کہا انبیاء رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں، قلیل ہو یا کثیر اور چھوٹے امور میں بھی کذب سے معصوم ہیں، یعنی دنیاوی امور میں اور بعضوں کے نزدیک ان امور میں معصوم نہیں ہیں، قاضی عیاض نے کہا صحیح یہ ہے کہ رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں، خواہ اور صغائر سے معصوم ہوں یا نہ ہوں، اس لئے کہ کذب خلاف ہے منصب نبوت کے، اور حضرت ابراہیم ؑ کی تینوں باتیں جھوٹ نہ تھیں، اور دو باتیں تو خدا ہی کے لئے تھیں، اور تیسری بات بھی صحیح تھی، کس لئے کہ مسلمان بی بی دینی بہن بھی ہے، سوا اس کے ظلم کے روکنے کے لئے جان کے ڈر سے ایسا جھوٹ درست ہے، فقہا نے اتفاق کیا ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی چھپے ہوئے آدمی کو قتل کرنا چاہے، یا دوسرے کی امانت کو جبراً غصب کرنا چاہے تو اس کے بچانے کے لئے جھوٹ بولنا واجب ہے، اور یہ کذب محمود ہے نہ مذموم، اور سارہ کے لئے جو جھوٹ کہا وہ بھی خدا ہی کے واسطے کہا گیا کس لئے کہ ایک ظالم کی بدکاری سے باعصمت عورت کو بچانا خدا ہی کا کام ہے گو اس میں حضرت ابراہیم ؑ کا بھی فائدہ تھا، اور اسی واسطے حدیث میں پہلے دو جھوٹوں کو خدا کے واسطے قرار دیا، انتہی۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى سَوْءَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدُرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَجَمَعَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِثْرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتّٰى

ترجمہ:- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے، اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھا کرتا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہائی میں نہاتے (ننگے ہو کر) لوگوں نے کہا قسم خدا کی موسیٰ ہمارے ساتھ اس واسطے نہیں نہاتے کہ اُن کو فتق (خصیہ پھول جانا) کی بیماری ہے، ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل کر رہے تھے، انھوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے تھے، وہ پتھر اُن کے کپڑے لے کر بھاگا، اور موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے دوڑے کہتے جاتے تھے او پتھر میرے کپڑے دے او پتھر میرے کپڑے دے، یہاں تک کہ بنی اسرائیل

ذٰلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ اَنْ يُّطْلِقَ يَدِيْ فَلَكِ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَضُرَّكِ فَفَعَلَتْ وَاُطْلِقَتْ يَدُهٗ دَعَا الَّذِيْ جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهٗ اِنَّكَ اِنَّمَا اَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَاْتِنِيْ بِاِنْسَانٍ فَاَخْرِجْهَا مِنْ اَرْضِيْ وَاَعْطِهَا هَاجَرَ قَالَ فَاَقْبَلَتْ تَمْشِيْ فَلَمَّا رَاٰهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ انْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا مَهْيَمْ قَالَتْ خَيْرًا كَفَّ اللّٰهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَاَخْدَمَ خَادِمًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ،

نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور اللہ سے دعاء کرنے لگی، اس کے شر سے بچنے کے لئے) جب حضرت سارہ اس ظالم کے پاس پہونچیں اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ اُن کی طرف دراز کیا، لیکن فوراً اس کا ہاتھ سُوکھ گیا، وہ بولا تو خدا سے دعاء کر میرا ہاتھ کھل جاوے میں تجھے نہیں ستاؤں گا، انھوں نے دعاء کی اس مردود نے پھر ہاتھ دراز کیا، پھر پہلے سے بڑھ کر سوکھ گیا، اُس نے دعاء کے لئے کہا انھوں نے دعاء کی پھر اس مردود نے دست درازی کی، پھر دونوں بار سے بڑھ کر سُوکھ گیا، تب وہ بولا تو خدا سے دعاء کر میرا ہاتھ کھل جاوے، میں قسم خدا کی اب تجھ کو نہ ستاؤں گا حضرت سارہ نے پھر دعاء کی اس کا ہاتھ کھل گیا، تب اس نے اس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ کو لے کر آیا تھا، اور اس سے بولا تو میرے پاس شیطانی کو لے کر آیا، یہ آدمی نہیں ہے، اس کو میرے ملک سے باہر نکال دے اور ہاجرہ ایک لونڈی اس کو حوالے کر حضرت سارہ ہاجرہ کو لے کر لوٹ آئیں، جب حضرت ابراہیم نے ان کو دیکھا تو لوٹے، اور ان سے پوچھا کیا گذرا، انھوں نے کہا سب خیریت رہی، اللہ تعالیٰ نے اس بدکار کا ہاتھ مجھ سے روک دیا، اور ایک لونڈی بھی دلوائی، ابوہریرہ نے کہا پھر یہی لونڈی یعنی ہاجرہ تمھاری ماں ہے اے بارش کے بچو،

فائدہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم ستارہ پرست تھی، اور بُت پرست تھی، تو عید کے دن وہ حضرت ابراہیمؑ کو بھی اپنے ساتھ لے جانے لگے، حضرت ابراہیم نے انہی کے اعتقاد کے بموجب یہ حیلہ کیا کہ ستاروں کو دیکھ کر کہا میں بیمار ہوں، یہ ظاہراً جھوٹ تھا، مگر درحقیقت توریہ اور جھوٹ نہیں ہے، کیوں کہ بیماری سے دل کا رنج مراد ہے، یا یہ مطلب ہے کہ بیمار ہونے والا ہوں، اسی طرح دوسرا جھوٹ جب وہ لوگ شہر کے باہر چل دیئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب بُتوں کو توڑا، اور ہتھوڑا بڑے بُت کے کاندھے پر رکھ دیا، وہ جب آئے اور پوچھا کہ بُتوں کو کس نے توڑا، حضرت ابراہیمؑ نے ان کو قائل کرنے کے لئے اور الزام دینے کے لئے یہ بات بنائی کہ بڑے بُت نے توڑا، یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا کیوں کہ اس کے ساتھ شرط لگائی اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ اور بعضوں نے کہا بَلْ فَعَلَهٗ پر وقف ہے، یعنی کسی کرنے والے نے ایسا کیا، بڑا بُت موجود ہے اس سے پوچھو، اگر وہ بات کریں، یہ دونوں جھوٹ خدا کے لئے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان میں کوئی فائدہ نہ تھا،

عرب کے لوگوں کو بوجہ صفائی نسب کے بارش کی اولاد کہتے ہیں، اور بعضوں نے کہا اس وجہ سے

رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللّٰهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ،

درست کردی، اور فرمایا، جا، اور اس بندے سے کہہ تم اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھو، اور جتنے بال تمھارے ہاتھ تلے آویں اُتنے برس کی عمر تم کو ملے گی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار پھر اس کے بعد کیا ہوگا، حکم ہوا پھر مرنا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو پھر ابھی سہی انھوں نے دعا کی یا اللہ مجھے پاک زمین کے نزدیک کردے (یعنی بیت المقدس کے) ایک پتھر کی مار برابر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو تم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھا دیتا راستہ کی طرف سُرخ دھار دار ریتی کے پاس،

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام میں دفن ہونا بہتر ہے، خصوصاً صالحین کے مدفن میں، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بیت المقدس میں دفن ہونے کی آرزو کی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہ ہو، اور لوگ پرستش کرنے لگیں، امام مازری نے کہا کہ بعض ملحدوں نے اس حدیث کا انکار کیا ہے، اور یہ کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام ملک الموت کی آنکھ کیونکر پھوڑ سکتے ہیں، تو ان کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ امر ممکن ہے اور جائز ہے کہ اُس نے امتحان کے لئے ایسا کیا ہو، دوسرے یہ کہ آنکھ پھوڑنے سے مجازی معنی مراد ہوں، یعنی دلیل میں مغلوب کرنا، پر یہ تاویل ضعیف ہے، کس لئے کہ حدیث میں صاف موجود ہے، کہ اللہ نے اُن کی آنکھ درست کردی، تیسرے یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کو بیداری میں دھوکا ہوا، وہ اس کو موت کا فرشتہ نہ سمجھے کوئی اجنبی شخص سمجھے، اور ایک طمانچہ مارا جس سے اُس کی آنکھ پھوٹ گئی، نہ یہ کہ آنکھ پھوڑنے کا انھوں نے قصد کیا، اور جب وہ دوسری بار آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوگیا کہ یہ ملک الموت ہیں، اور مرنے پر اور اپنے مالک سے ملنے پر راضی ہوگئے، یا اللہ ہم کو بخشدے بطفیل[1] حضرت موسےٰ علیہ السلام کے اور ہمارا سلام پہونچا دے اُن کی رُوح مقدس کو، صلی اللہ علیہ وسلم،

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ

ترجمہ:- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کے فرشتے (حضرت عزرائیل علیہ السلام) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کیا اے موسیٰ اپنے پروردگار کے پاس چلو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن کی آنکھ پر ایک طمانچہ مارا جس سے آنکھ پھوٹ گئی وہ لوٹ کر اللہ تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کیا اے مالک تو نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ مرنا نہیں چاہتا اس نے میری آنکھ پھوڑ دی، اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھ

[1] شرعاً انبیاء اولیاء وغیرہا کا طفیل وسیلہ لینا منع ہے۔ یہ مترجم کی غلطی ۱۲ مصحح

حَتّٰی نَظَرَتْ بَنُوْا اِسْرَآئِیْلَ اِلٰی سَوْءَۃِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالُوْا وَاللّٰہِ مَا بِمُوْسٰی مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدَ حَتّٰی نَظَرَ اِلَیْہِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَہٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ بِالْحَجَرِ نَدَبًا بِسِتَّۃٍ اَوْ سَبْعَۃٍ ضَرْبَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ

کے لوگوں نے اُن کی شرمگاہ کو دیکھ لیا، اور کہا قسم خدا کی اُن کو تو کوئی بیماری نہیں ہے، اس وقت وہ پتھر تھم گیا، جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھ چکے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لئے اور پتھر کو مارنا شروع کیا، ابوہریرہ نے کہا قسم خدا کی اس پتھر پر نشان ہیں چھ یا سات حضرت موسیٰ ؑ کی مار کے،

فائدہ:۔ اس حدیث سے کئی فائدے نکلے، ایک تو دو معجزے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پتھر کا بھاگنا دوسرے مار کا نشان پڑنا، دوسرے غسل ننگے درست ہونا تہائی میں، تیسرے پیغمبروں کا عیب اور نقص سے پاک ہونا، چوتھے بزرگی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کہ اللہ تعالےٰ نے اُن کو تہمت سے پاک کیا،

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ رَجُلًا حَیِیًّا قَالَ فَکَانَ لَا یُرٰی مُتَجَرِّدًا قَالَ فَقَالَ بَنُوْا اِسْرَآئِیْلَ اِنَّہٗ اٰدُرُ قَالَ فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَیْہٍ فَوَضَعَ ثَوْبَہٗ عَلٰی حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ یَسْعٰی وَاتَّبَعَہٗ بِعَصَاہُ یَضْرِبُ بِہٖ ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ حَجَرُ حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی مَلَاءٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ وَفَوَّلَتْ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا،

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو بڑی شرم تھی کبھی اُن کو کسی نے ننگا نہیں دیکھا تھا، آخر بنی اسرائیل کہنے لگے انکو فتق (بادخاصے) کی بیماری ہے، ایک بار انھوں نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنا کپڑا پتھر پر رکھا وہ چلا بھاگتا ہوا اور حضرت موسیٰ ؑ اپنا عصا لئے ہوئے اس کے پیچھے چلے اس کو مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے ا۔ پتھر میرا کپڑا دے اے پتھر میرا کپڑا دے یہاں تک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے لوگ جہاں جمع تھے وہاں تہا، اور یہ آیت اُتری، اے ایمان والو تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جنھوں نے ستایا موسیٰ کو (ان پر تہمت لگائی فتق کی) پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا اُن کو اُس بات سے جو لوگوں نے کہی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والے تھے،

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اُرْسِلَ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَآءَہٗ صَکَّہٗ فَفَقَأَ عَیْنَہٗ فَرَجَعَ اِلٰی رَبِّہٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَّا یُرِیْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیْہِ عَیْنَہٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْہِ فَقُلْ لَہٗ یَضَعُ یَدَہٗ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَہٗ بِمَا غَطَّتْ یَدُہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ سَنَۃٌ قَالَ اَیْ

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے موت کا فرشتہ (عزرائیل علیہ السلام) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا، جب وہ آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن کو ایک طمانچہ مارا، اور اس کی آنکھ پھوڑ دی، وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گیا، اور عرض کیا تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا، جو موت کو نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ نے اُس کی آنکھ

فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ اَوْ فِیْ اَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَۃِ یَوْمِ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ،

(اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی شان گھٹے) کیوں کہ قیامت کے دن جب صور پھونکا جاوے گا تو جتنے لوگ ہیں آسمانوں اور زمین میں سب بیہوش ہو جاویں گے مگر جن کو اللہ تعالیٰ چاہیگا (وہ بیہوش نہ ہوں گے) پھر دوسری بار پھونکا جاویگا، تو سب سے پہلے میں اٹھونگا اور کیا دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش تھامے ہوئے ہیں، اب معلوم نہیں کہ طور پہاڑ پر جو اُن کو بیہوشی ہوئی تھی وہ اس کا بدلہ ہے، (اور اس بار وہ بیہوش نہ ہوں گے) یا مجھ سے پہلے ہوشیار ہو جاویں گے، اور میں یوں نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے،

فائدہ:۔ حالانکہ حضرت یونس علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا عتاب ہوا تھا، اس پر بھی پیغمبری کی وہ شان ہے کہ اس کے مقابل کوئی عبادت نہیں ہو سکتی، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولایت کا درجہ نبوت سے کم ہے، اور کوئی ولی نبی کے درجہ کو نہیں پہونچ سکتا،

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام پیغمبروں کا ذکر نہایت ادب اور حرمت کے ساتھ کرنا چاہئے، اور کسی پیغمبر کے ساتھ بے ادبی کرنا کفر ہے، اور ایک پیغمبر کی فضیلت دوسرے کے ساتھ مقابلہ کر کے اس طرح نہ بیان کرنا چاہئے کہ اس کی توہین نکلے، ورنہ ثواب کے بدلے کافر ہو جاویگا، بعضے جاہل شاعر ایسی شعریں مدحیہ کہتے ہیں جن سے اور انبیاء کی توہین نکلتی ہے، توبہ توبہ ایسی شعریں پڑھنا اور سننا دونوں حرام ہیں، اگرچہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں میں افضل ہیں، پر آپ نے اپنی فضیلت بیان کرنے سے روکدیا اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کرتے کرتے اور پیغمبروں کے شان میں بے ادبی نہ کر بیٹھیں، یا اس وقت تک آپ کو معلوم نہ ہوا ہوگا کہ میں اور پیغمبروں سے افضل ہوں،

عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ سَوَاءً۔ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ وَرَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَقَالَ الْیَھُوْدِیُّ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ یَدَہٗ عِنْدَ ذٰلِکَ فَلَطَمَ وَجْہَ الْیَھُوْدِیِّ فَذَھَبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا کَانَ مِنْ اَمْرِہٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے گالی گلوچ کی، مسلمان نے کہا قسم اس کی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چن لیا سارے جہان میں اور یہودی نے کہا قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چن لیا سارے جہان میں اس وقت مسلمان نے ہاتھ اٹھایا، اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا، اور سب حال بیان کیا، آپ نے فرمایا مجھے مت فضیلت دو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، کیوں کہ لوگ بیہوش ہوں گے اور سب سے پہلے میں

الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِيْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيَاةَ تُرِيْدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ أَمِتْنِيْ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنِّيْ عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ،

پھر درست کردے اور فرمایا پھر جا میرے بندے کے پاس، اور کہہ اگر تو جینا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھ، اور جتنے بالوں کو تیرا ہاتھ ڈھانپ لے اُتنے برس تو اور جی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اس کے بعد کیا ہوگا، فرمایا اس کے بعد پھر مرے گا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تو ابھی مرنا بہتر ہے اے مالک میرے مجھ کو مقدس زمین سے ایک پتھر کی مار کے فاصلہ پر مار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی اگر میں وہاں ہوتا تو میں تم کو حضرت موسیٰ کی قبر بتا دیتا راہ کے ایک جانب پر لال لمبی ریتی کے پاس

عَنْ مَعْمَرٍ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ،

ترجمہ وہی جو گذرا،

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا يَهُوْدِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَةً لَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ أَوْ لَمْ يَرْضَهُ شَكَّ عَبْدُ الْعَزِيْزِ قَالَ لَا وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ تَقُوْلُ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ لِيْ ذِمَّةً وَعَهْدًا وَقَالَ فُلَانٌ لَطَمَ وَجْهِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَأَنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ أُخْرٰى

ترجمہ:- ابوہریرہ سے روایت ہے ایک یہودی کچھ مال بیچ رہا تھا، اس کو قیمت دی گئی تو وہ راضی نہ ہوا یا اُس نے بُرا جانا تو بولا نہیں قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چُنا، آدمیوں میں سے یہ لفظ ایک انصاری نے سُنا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا تو کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں میں سے چُنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں موجود ہیں، وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے ابوالقاسم میں ذمی ہوں اور امان میں ہوں مجھ کو فلاں شخص نے طمانچہ مارا، آپؐ نے اس شخص سے پوچھا تو نے اس شخص کو کیوں طمانچہ مارا وہ بولا یا رسول اللہؐ یہ کہنے لگے قسم اس کی جس نے برگزیدہ کیا اور چُن لیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں میں اور آپ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے ہیں (اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آپ کا رتبہ زیادہ ہے) اس لئے میں نے اس کو مارا، یہ سُنکر آپ غصہ ہوئے، یہاں تک کہ آپ کے چہرہ مبارک پر غصہ معلوم ہونے لگا، پھر فرمایا، مت فضیلت دو ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ،

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندہ کو یوں نہ کہنا چاہئے میں بہتر ہوں یونس بن متّی سے، متّی حضرت یونسؑ کے باپ کا نام تھا

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت یوسف علیہ السّلام کی بزرگی کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ بْنُ نَبِيِّ اللهِ بْنِ خَلِيلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا،

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ سب لوگوں میں بزرگی کس کو ہے آپؐ نے فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہو، انھوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے آپؐ نے فرمایا تو سب میں بزرگ حضرت یوسفؑ ہیں، اللہ کے نبی اور نبی کے بیٹے خلیل اللہ کے پوتے انھوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے آپؐ نے فرمایا تو تم عرب کے قبیلوں کو پوچھتے ہو بہتر وہ لوگ ہیں عرب کے اسلام کے زمانہ میں جو جاہلیت کے زمانہ میں بہتر تھے جب دین میں سمجھ حاصل کریں

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت زکریا علیہ السّلام کی فضیلت کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا،

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت زکریا علیہ السّلام بڑھئی تھے،

فائدہ:۔ معلوم ہوا کہ بڑھئی کا پیشہ عمدہ ہے، اور افضل یہی ہے کہ انسان محنت کر کے کھائے حضرت داؤدؑ بھی محنت کر کے کھاتے تھے،

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ الْخِضْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت خضر علیہ السّلام کی فضیلت

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ

ترجمہ:۔ حضرت جبیرؓ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عباس سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے حضرت موسیٰ

فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ،

ہوش میں آؤں گا میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو تھامے ہوئے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ وہ بیہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے، یا اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُن لوگوں میں کر دیا جو بے ہوش نہ ہوں گے،

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ يَهُوْدِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهٗ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّهٗ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوِ اكْتَفٰى بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ،

ترجمہ:۔ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے فضیلت مت دو اور پیغمبروں میں،

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِيْتُ وَفِيْ رِوَايَةِ هَدَّابٍ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ،

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں حضرت موسیٰ پر سے گذرا، لال لمبی ریت کے پاس دیکھا تو وہ کھڑے ہوئے اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں،

فائدہ:۔ حالانکہ آخرت دار العمل نہیں ہے، مگر شاید انبیاء کو یہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ اس عالم میں بھی عبادتِ الٰہی میں مصروف رہیں، اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیغمبر اس عالم میں زندہ ہیں گو یہ زندگی دنیا کی سی زندگی نہ ہو،

عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ، ترجمہ وہی جو گذرا،

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَعْنِي اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ لِّيْ وَقَالَ ابْنُ مُثَنّٰى لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى قَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہئے، میں بہتر ہوں یونس بن متے سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ۔ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ

قَالَ مُوسٰی ذٰلِكَ مَا كُنَّا
نَبْغِیْ فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ
یَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا حَتّٰی اَتَیَا الصَّخْرَةَ فَرَاٰی
رَجُلًا مُسَجًّی عَلَیْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ مُوسٰی
..... فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ .....
اَنّٰی بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُوسٰی قَالَ
مُوسٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّكَ
عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهُ
وَاَنَا عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِیْهِ لَا تَعْلَمُهُ
قَالَ لَهُ مُوسٰی ..... هَلْ
اَتَّبِعُكَ عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِیْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا
قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا وَكَیْفَ
تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِیْ
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا
قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْاَلْنِیْ
عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسٰی .....
یَمْشِیَانِ عَلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا
سَفِیْنَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ اَنْ یَّحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ
..... فَحَمَلُوْهُمَا بِغَیْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ
الْخَضِرُ ..... اِلٰی لَوْحٍ مِّنْ اَلْوَاحِ
السَّفِیْنَةِ فَنَزَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوسٰی .....
قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَیْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰی سَفِیْنَتِهِمْ
فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا
اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ
صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا
تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ
السَّفِیْنَةِ فَبَیْنَمَا هُمَا یَمْشِیَانِ عَلَی السَّاحِلِ
اِذَا غُلَامٌ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ

اس مچھلی نے تعجب ہو دریا میں راہ لی، حضرت موسیٰ نے
کہا ہم تو اسی مقام کو ڈھونڈتے تھے، پھر دونوں اپنے پاؤں
کے نشانوں پر لوٹے، یہاں تک کہ صخرہ پر پہونچے وہاں
ایک شخص کو دیکھا کپڑا اوڑھے ہوئے، حضرت موسیٰ
نے اُن کو سلام کیا، اُنھوں نے کہا تمھارے ملک میں سلام
کہاں ہے حضرت موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں انھوں نے
کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ، حضرت موسیٰ نے کہا ہاں
حضرت خضر علیہ السلام نے کہا تم کو خدا نے وہ علم دیا ہے
جو میں نہیں جانتا، اور مجھے وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے
حضرت موسیٰ نے کہا میں تمھارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں
اس لئے کہ مجھ کو سکھلاؤ وہ علم جو تم کو دیا گیا، حضرت خضر
نے کہا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، اور تم کو کیونکر
صبر ہو سکے گا اُس بات پر جس کو تم نہیں جانتے، حضرت
موسیٰ نے کہا خدا چاہے تو تم مجھ کو صابر پاؤ گے، اور میں
کسی بات میں تمھاری نافرمانی نہیں کرونگا، حضرت خضر
نے کہا اچھا اگر میرے ساتھ ہوتے ہو تو مجھ سے کوئی بات نہیں
پوچھنا، جب تک کہ میں خود اس کا ذکر نہ کروں، حضرت
موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا بہت اچھا اور حضرت
خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دونوں سمندر
کے کنارے چلے جاتے تھے ایک کشتی سامنے سے نکلی،
دونوں نے کشتی والوں سے کہا ہم کو چڑھا لو انھوں نے
خضر کو پہچان لیا، اور دونوں کو بن کرایہ (نول) چڑھا لیا
حضرت خضر نے اُس کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ ڈالا حضرت
موسیٰ نے کہا ان لوگوں نے تو ہم کو بغیر کرایہ کے چڑھایا،
اور تم نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا، تاکہ کشتی والوں کو ڈبو دو
یہ تم نے بڑا بھاری کام کیا، حضرت خضر نے کہا، میں
نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے حضرت
موسیٰ نے کہا بھول چوک پر مت پکڑو اور مجھ پر تنگی
مت کرو پھر دونوں کشتی سے باہر نکلے اور سمندر کے کنارے

مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ صَاحِبَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لَیْسَ ھُوَ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ صَاحِبَ الْخَضِرِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ کَذَبَ عَدُوُّ اللّٰہِ سَمِعْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَامَ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ خَطِیْبًا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَسُئِلَ اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ قَالَ فَعَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ اِذْ لَمْ یَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَیْہِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَیْنِ ھُوَ اَعْلَمُ مِنْکَ قَالَ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اَیْ رَبِّ کَیْفَ لِیْ بِہٖ فَقِیْلَ احْمِلْ حُوْتًا فِیْ مِکْتَلٍ فَحَیْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَھُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَہٗ فَتَاہُ وَھُوَ یُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَحَمَلَ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ حُوْتًا فِیْ مِکْتَلٍ وَانْطَلَقَ ھُوَ وَفَتَاہُ یَمْشِیَانِ حَتّٰی اَتَیَا الصَّخْرَۃَ فَرَقَدَ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَفَتَاہُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِی الْمِکْتَلِ حَتّٰی خَرَجَ مِنَ الْمِکْتَلِ فَسَقَطَ فِی الْبَحْرِ قَالَ وَاَمْسَکَ اللّٰہُ عَنْہُ جَرْیَۃَ الْمَاءِ حَتّٰی کَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَکَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَکَانَ لِمُوْسٰی وَفَتَاہُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِیَّۃَ یَوْمِھِمَا وَلَیْلَتِھِمَا وَنَسِیَ صَاحِبُ مُوْسٰی اَنْ یُّخْبِرَہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ مُوْسٰی لِفَتَاہُ اٰتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا ھٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ یَنْصَبْ حَتّٰی جَاوَزَ الْمَکَانَ الَّذِیْ اُمِرَ بِہٖ قَالَ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَۃِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِیْہُ اِلَّا الشَّیْطَانُ اَنْ اَذْکُرَہٗ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَہٗ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا

جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے وہ اور ہیں اور جو موسےٰ خضر علیہ السلام کے ساتھ گئے تھے وہ اور ہیں انھوں نے کہا جھوٹ بولتا ہے اللہ کا دشمن، میں نے ابی بن کعب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اُن سے پوچھا سب لوگوں میں زیادہ علم کس کو ہے انہوں نے کہا مجھ کو ہے (یہ بات اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوئی) اللہ تعالیٰ نے اُنپر عتاب کیا اس وجہ سے کہ انھوں نے یہ نہیں کہا خدا خوب جانتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کو وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے ملاپ پر وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اے پروردگار میں اُس سے کیونکر ملوں حکم ہوا کہ ایک مچھلی رکھ ایک زنبیل میں جہاں وہ مچھلی گم ہو جاوے وہیں وہ بندہ ملے گا، یہ سنکر حضرت موسیٰؑ چلے اپنے ساتھی یوشع بن نون علیہ السلام کو لیکر، اور انھوں نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی، دونوں چلتے چلتے صخرہ (ایک مقام ہے) پاس پہونچے، وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سو گئے، اور اُن کے ساتھی بھی سو گئے مچھلی تڑپی، یہاں تک کہ زنبیل سے نکل کر دریا میں جا پڑی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہنا اُس پر سے روک دیا یہاں تک کہ پانی کھڑا ہو کر طاق کی طرح ہو گیا، اور مچھلی کے لئے راستہ بن گیا سوکھا، حضرت موسیٰؑ اور ان کے ساتھی کو تعجب ہوا پھر دونوں چلے، دن بھر اور رات بھر، اور موسیٰؑ کے ساتھی مچھلی کا حال اُن سے کہنا بھول گئے، جب صبح ہوئی تو موسیٰؑ نے اپنے ساتھی سے کہا ناشتہ ہمارا لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے، اور تھکے اسی وقت سے جب اُس جگہ سے آگے بڑھے جہاں جانے کا حکم ہوا تھا انھوں نے کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر اُترے تھے تو مچھلی بھول گئے، اور شیطان نے ہم کو بھلایا

وہ زندہ ہیں، صوفیہ اور اہل صلاح اور معرفت کا اس پر اتفاق ہے، اور وہ لوگ اُن سے ملے ہیں اور سوال کیا ہے، اور بعض محدثین نے ان کی حیات کا انکار کیا ہے، اور اختلاف ہے کہ وہ پیغمبر ہیں یا نہیں، لیکن آدمی ہیں، اور بعضوں نے کہا فرشتے ہیں، اور یہ باطل ہے، ثعلبی نے کہا خضر ایک پیغمبر ہیں عمر والے، لوگوں کی نگاہ سے چھپے ہوتے، لوگوں نے کہا وہ آخر زمانے میں مریں گے، جب قرآن اُٹھ جاوے گا اور وہ حضرت ابراہیم ع کے زمانہ میں تھے، یا اس کے بعد، اُن کی کنیت ابو العباس ہے، اور ان کا نام بلیا بن ملکان ہے، یا کلیان، وہب بن منبہ نے کہا اُن کا نام و نسب یہ ہے بلیا بن ملکان بن قالع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح، اور اُن کا باپ بادشاہوں میں سے تھا، اور خضر اُن کا لقب اس لئے ہوا کہ وہ چٹیل زمین پر بیٹھے، اُن کے بیٹھنے کی برکت کی وجہ سے وہ سرسبز ہو گئی، انتہا ما قال النووی

فائدہ ۱۔ اس دیوار کے تلے یتیموں کا مال تھا، غرض حضرت خضر ع نے سب کام بحکم الٰہی کئے نہ اپنی رائے سے، اور بحکم الٰہی خون بھی درست ہے ؎ اگر خوں بفتوی بریزی رواست، اور حضرت موسیٰ کا اعتراض ظاہر شرع کے رُو سے تھا اور وہ بھی درست ہے،

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا يَزْعَمُ اَنَّ مُوْسَى الَّذِيْ ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوْسَى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ اَسْمَعْتَهُ يَا سَعِيْدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ،

ترجمہ۔ سعید بن جبیر سے روایت ہے حضرت ابن عباس سے کہا گیا نوف یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰ حضرت خضر سے علم سیکھنے گئے تھے وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے، ابن عباس نے کہا تم نے اس سے ایسا سنا ہے اے سعید میں نے کہا ہاں، ابن عباس نے کہا نوف جھوٹا ہے،

حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ بَيْنَمَا مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ قَوْمِهٖ يُذَكِّرُهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ وَاَيَّامُ اللّٰهِ نِعْمَآؤُهٗ وَبَلَآؤُهٗ اِذْ قَالَ مَا اَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَّاَعْلَمَ مِنِّيْ قَالَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنِّيْ اَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ اَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ اِنَّ فِي الْاَرْضِ رَجُلًا هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَدُلَّنِيْ عَلَيْهِ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ تَزَوَّدْ حُوْتًا مَّالِحًا فَاِنَّهٗ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ قَالَ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَنَحَّى عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ وَتَرَكَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي

ترجمہ۔ حدیث بیان کی ہم سے ابی بن کعب نے انھوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب موسیٰ اپنی قوم میں نصیحت کر رہے تھے، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بلا سے، انھوں نے ایکا ایک یہ کہا میں نہیں جانتا ساری دنیا میں کسی شخص کو جو مجھ سے بہتر ہو اور مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ نے اُن کو وحی بھیجی میں جانتا ہوں اس شخص کو جو تم سے بہتر ہے، اور تم سے زیادہ علم رکھے ایک شخص ہے زمین میں، حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے مالک میرے مجھ کو ملا دے اس شخص سے حکم ہوا اچھا ایک مچھلی میں نمک لگا کر اپنا توشہ کر لو جہاں وہ مچھلی گم ہو جاوے وہیں وہ شخص ملے گا، یہ سن کر حضرت موسیٰ ع اور اُن کے ساتھی چلے یہاں تک کہ

عَلَيْهِ السَّلَامُ بِرَأْسِهِ، فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ
فَقَالَ لَهُ أَقَتَلْتَ نَفْسًا
زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا،
قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ
صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ
إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي
قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى
إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا
أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ
أَنْ يَنْقَضَّ يَقُولُ مَائِلٌ قَالَ الْخَضِرُ ....
.... بِيَدِهِ هٰكَذَا فَأَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى
..... قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا
وَلَمْ يُطْعِمُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا
قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ
بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ
اللّٰهُ مُوسَى ..... لَوَدِدْتُ أَنَّهُ
كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا
قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى ..... نِسْيَانًا
قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتَّى وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ
ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ ....
مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلَ
مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ
بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ
يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ
يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا،

کنارے چلے جاتے تھے، اتنے میں ایک لڑکا ملا جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، حضرت خضرؑ نے اُس کا سر پکڑ کر اکھیڑ لیا، اور مار ڈالا، حضرت موسیٰؑ نے کہا تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا یہ تو بہت بُرا کام کیا حضرت خضر نے کہا میں نہ کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، اور یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت تھا، حضرت موسیٰؑ نے کہا اب میں تم سے کسی بات پر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بے شک تمہارا عذر بجا ہے، پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہونچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا انھوں نے انکار کیا، پھر ایک دیوار ملی، جو گرنے کے قریب تھی جھک گئی تھی، حضرت خضرؑ نے اپنے ہاتھ سے اس کو سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰؑ نے کہا ان گاؤں والوں سے ہم نے کھانا مانگا، انھوں نے انکار کیا اور کھانا نہ کھلایا، (ایسے لوگوں کا کام مفت کرنا کیا ضرور تھا) اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے حضرت خضرؑ نے کہا بس اب جدائی ہے میرے اور تمہارے میں، اب میں تم سے اُن باتوں کا بھید کہہ دیتا ہوں جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ تعالیٰ موسیٰؑ پر مجھے آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے اور اور باتیں دیکھتے، اور ہم کو سناتے اور آپؐ نے فرمایا کہ پہلی بات حضرت موسیٰ نے بھولے سے کی، پھر ایک چڑیا آئی، اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں چونچ ڈالی، حضرت خضرؑ نے کہا میں نے اور تم نے خدا کے علم میں سے اتنا ہی علم سیکھا ہے جتنا اُس چڑیا نے سمندر میں سے پانی کم کیا، سعید بن جبیرؓ نے کہا ابن عباسؓ یوں پڑھتے تھے اس آیت کو کہ ان کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی ثابت کو جبر سے چھین لیتا اور چھوکرا کافر تھا،

فائدہ: ۱۔ مراد اس بندے سے خضر علیہ السلام ہیں، جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ

الی آخرِهِم بادِی الرَّأیِ فَقَتَلَهُ فَذُعِرَ
عِنْدَهَا مُوسیٰ ذُعْرَةً مُنْکَرَةً قَالَ أَقَتَلْتَ
نَفْسًا زَکِیَّةً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا
نُکْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ عِنْدَ هٰذَا الْمَکَانِ رَحِمَةُ اللّٰهِ عَلَیْنَا
وَعَلٰی مُوسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَوْلَا أَنَّهُ عَجَّلَ
لَرَأَی الْعَجَبَ وَلٰکِنَّهُ أَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهِ
ذَمَامَةٌ قَالَ إِنْ سَأَلْتُکَ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَهَا
فَلَا تُصَاحِبْنِی قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّی عُذْرًا
وَلَوْ صَبَرَ لَرَأَی الْعَجَبَ قَالَ وَکَانَ إِذَا ذُکِرَ
أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِیَاءِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ
عَلَیْنَا وَعَلٰی أَخِی مُوسیٰ لَوَدِدْنَا أَنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْنَا
فَانْطَلَقَا حَتّٰی إِذَا أَتَیَا أَهْلَ قَرْیَةٍ لِئَامٍ
فَطَافَا فِی الْمَجَالِسِ فَاسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا
فَأَبَوْا أَنْ یُضَیِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِیهَا جِدَارًا
یُرِیدُ أَنْ یَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ
لَاتَّخَذْتَ عَلَیْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ
بَیْنِی وَبَیْنِکَ وَأَخَذَ بِثَوْبِهِ قَالَ سَأُنَبِّئُکَ
بِتَأْوِیلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَیْهِ صَبْرًا أَمَّا
السَّفِینَةُ فَکَانَتْ لِمَسَاکِینَ یَعْمَلُونَ
فِی الْبَحْرِ إِلَی آخِرِ الْآیَةِ فَإِذَا جَاءَ الَّذِی
یَسْتَرُّهَا وَجَدَ سَالِمَةً فَتَجَاوَزَهَا
فَأَصْلَحُوهَا بِخَشَبَةٍ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ
یَوْمَ طُبِعَ کَافِرًا وَکَانَ أَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا
عَلَیْهِ فَلَوْ أَنَّهُ أَدْرَکَ أَرْهَقَهُمَا طُغْیَانًا
وَکُفْرًا فَأَرَدْنَا أَنْ یُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَیْرًا
مِنْهُ زَکٰوةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا وَأَمَّا الْجِدَارُ
فَکَانَ لِغُلَامَیْنِ یَتِیمَیْنِ فِی الْمَدِینَةِ
إِلَی آخِرِ الْآیَةِ،

خلاف کوئی کام نہیں کرنے کا حضرت خضر نے کہا اچھا
اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو کوئی بات مجھ سے مت
پوچھنا، جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں پھر دونوں
چلے یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے، حضرت خضر نے
اس کا تختہ توڑ ڈالا، یا توڑ ڈالنا چاہا، حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے کہا تم نے کشتی کو توڑ ڈالا اس لئے کہ کشتی والے
ڈوب جاویں، یہ تم نے بھاری کام کیا، حضرت خضر نے
کہا میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے
حضرت موسیٰ نے کہا بھول گیا مت مواخذہ کرو اور
مت دشواری کرو مجھ پر، پھر دونوں چلے ایک جگہ بچے
کھیل رہے تھے، حضرت خضر نے بے سوچ اور بے کھٹکے
ایک بچے کے پاس جا کر اس کو قتل کیا، حضرت موسیٰ
یہ دیکھ کر بہت گھبرا گئے اور فرمانے لگے تم نے ایک بے گناہ
کا ناحق خون کیا، یہ بہت برا کام کیا، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس مقام پر فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے
موسیٰ علیہ السلام پر اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب
باتیں دیکھتے، لیکن ان کو حضرت خضر سے شرم آگئی اور
انھوں نے کہا اب اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو
میرا ساتھ چھوڑ دینا، بیشک تمھارا عذر واجبی ہے، اور جو
موسیٰ صبر کرتے تو اور عجیب عجیب باتیں دیکھتے، اور آپ
جب کسی پیغمبر کا ذکر کرتے تو یوں فرماتے اللہ تعالیٰ کی
رحمت ہو ہم پر اور ہمارے فلانے بھائی پر اللہ کی رحمت
ہو ہم پر، خیر پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک گاؤں
میں پہونچے، وہاں کے لوگ بڑے بخیل تھے، یہ دونوں
سب مجلسوں میں گھومے اور کھانا مانگا، کسی نے ضیافت
نہ کی، پھر ان کو وہاں ایک دیوار ملی جو ٹوٹنے کے قریب
تھی، حضرت خضر نے اس کو سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ
نے کہا اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لیتے، حضرت
خضر نے کہا بس اب جدائی ہے مجھ میں اور تم میں اور

الْمَاءِ فَجَعَلَ لَا يَلْتَئِمُ عَلَيْهِ مَا رَمِثْلَ
الْكُوَّةِ قَالَ فَقَالَ فَتَاهُ أَلَا أَلْحَقُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ
فَأُخْبِرُهُ قَالَ فَنَسِيَ فَلَمَّا تَجَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ
آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا
نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتّٰى تَجَاوَزَا
قَالَ فَتَذَكَّرَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ
فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ
أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ
ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا
فَأَرَاهُ مَكَانَ الْحُوتِ قَالَ هٰهُنَا وُصِفَ لِي
قَالَ فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَإِذَا هُوَ بِالْخَضِرِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ مُسَجًّى ثَوْبًا مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا أَوْ قَالَ
عَلٰى حَلَاوَةِ الْقَفَا فَقَالَ أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَكَشَفَ
الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ فَقَالَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ
قَالَ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسٰى قَالَ وَمَنْ
مُوسٰى قَالَ مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ مَجِيءُ
مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ
رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا
وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا شَيْءٌ أُمِرْتُ
أَنْ أَفْعَلَهُ إِذَا رَأَيْتُهُ لَمْ تَصْبِرْ قَالَ سَتَجِدُنِي
إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا
قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ
حَتّٰى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى
إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا قَالَ أَثَقَبَهَا عَلَيْهِمَا
قَالَ لَهُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخَرَقْتَهَا
لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ
أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي
بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَانْطَلَقَا
حَتّٰى إِذَا لَقِيَا غُلَامًا يَلْعَبُونَ قَالَ فَانْطَلَقَ

صخرہ پر پہونچے وہاں کوئی نہ ملا، حضرت موسیٰ آگے چلے گئے، اور اپنے ساتھی کو چھوڑ گئے، ایک ہی ایک مچھلی تڑپ پانی میں، اور پانی نے ملنا اور جڑنا چھوڑ دیا، بلکہ ایک طاق کی طرح اُس مچھلی پر بن گیا، حضرت موسیٰ کے ساتھی نے کہا میں اللہ کے نبی سے ملوں اور ان سے یہ حال کہوں پھر وہ چلے اور حضرت موسیٰ سے مل گئے لیکن یہ حال کہنا بھول گئے جب آگے بڑھ گئے تو حضرت موسیٰ نے اُن سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے، راوی نے کہا اُن کو تھکن نہیں ہوئی جب تک وہ اُس مقام سے آگے نہیں بڑھے، پھر اُن کے ساتھی نے یاد کیا اور کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر پہونچے تو وہاں میں مچھلی کو بھول گیا، اور شیطان کے سوا کسی نے مجھ کو نہیں بھلایا، اس مچھلی نے تعجب سے اپنی راہ لی سمندر میں، حضرت موسیٰ نے کہا اسی کو تو ہم چاہتے تھے، پھر اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے لوٹے، اُن کے ساتھی نے جہاں پر مچھلی نکل بھاگی تھی، وہ جگہ بتادی وہاں حضرت موسیٰ ڈھونڈنے لگے ناگاہ انھوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ایک کپڑا اوڑھے ہوئے چت لیٹے ہوئے (یا سیدھے چت لیٹے ہوئے یعنی کسی کروٹ کی طرف جھکے نہ تھے) حضرت موسیٰ نے کہا السلام علیکم، انھوں نے اپنے مُنہ پر سے کپڑا اٹھایا، اور کہا وعلیکم السلام تم کون ہو، حضرت موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں، انھوں نے کہا کون موسیٰ حضرت موسیٰ نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ، انھوں نے کہا تم کیوں آئے حضرت موسیٰ نے کہا اس لئے آیا کہ تم اپنے علم میں سے کچھ مجھ کو سکھلاؤ، انھوں نے کہا تم میرے ساتھ صبر نہ کرسکوگے اور کیونکر صبر کروگے اس بات پر جس کا تمھیں علم نہیں پھر اگر تم صبر نہ کرو تو مجھ کو تبلاؤ میں کیا کروں، حضرت موسیٰ نے کہا جو خدا چاہے تو مجھ کو تم صابر پاؤگے، اور میں تمھارے

فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسِيرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا فَقَالَ فَتَى مُوسَى حِينَ سَأَلَهُ الْغَدَاءَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ إِلَّا أَنَّ يُونُسَ قَالَ فَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ،

ناشتہ لاؤ وہ بولا تمکو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر پہونچے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے مجھے اس کی یاد بھلادی حضرت موسیٰ ؑ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے، پھر دونوں اپنے قدموں پر لوٹے اور حضرت خضر سے ملے پھر جو حال گذرا وہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے یونس کی روایت میں ہے کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر میں تھے لوٹے،

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ

حضرت ابوبکر صدّیق رضؓ کی بزرگی

فائدہ: امام ابوعبداللہ مازری نے کہا اختلاف کیا ہو لوگوں نے صحابہ کی تفضیل میں ایک دوسرے پر، بعضوں نے کہا ہم اُن میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے، اور جمہور علماء تفضیل کے قائل ہیں، پھر اختلاف کیا ہے انھوں نے اہلسنت یہ کہتے ہیں افضل ان سب میں ابوبکر صدیق رضؓ تھے، اور خطابیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضؓ تھے اور راوندیہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس رضؓ اور شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضؓ لیکن اہل سنت نے اتفاق کیا اس پر کہ افضل صحابہ میں ابوبکر صدیق رضؓ ہیں پھر عمر رضؓ اور اکثر اہل سنت کے نزدیک پھر عثمان رضؓ پھر علی رضؓ، اور بعض اہل سنت نے حضرت علی رضؓ کو حضرت عثمان پر مقدم رکھا ہے، اور صحیح مشہور عثمان رضؓ کی تقدیم ہو، ابو منصور بغدادی نے کہا بعد ان چاروں خلفاء کے باقی عشرہ مبشرہ ہیں، پھر اہل بدر پھر اہل احد، پھر بیعت الرضوان والے،

قاضی عیاض نے کہا بعضوں کا یہ قول ہے کہ جو صحابہ آپؐ کی حیات میں گذر گئے وہ اُن سے افضل ہیں، جو آپؐ کے بعد زندہ رہے، لیکن یہ قول مقبول نہیں ہے، اور یہ فضیلت قطعی ہو یا ظنی، ظاہر اور باطن دونوں میں ہے یا صرف ظاہر میں ہو، اس میں اختلاف ہو، اسی طرح اختلاف ہو کہ عائشہ رضؓ اور خدیجہ رضؓ میں کون افضل ہیں، اور عائشہ اور فاطمہ رضؓ میں، اور خلافت حضرت عثمان رضؓ کی صحیح ہے بالاجماع، اور وہ مظلوم شہید ہوئے ان کے قاتل فساق اور فجار اور اراذل تھے، اسی طرح حضرت علی رضؓ کی خلافت بالاجماع صحیح ہو، اور اپنے وقت میں وہی خلیفہ تھے، ان کے سوا کوئی خلیفہ نہ تھا، اور معاویہ رضؓ صحابہ میں سے ہیں، اور انکی لڑائی شبہ پر مبنی تھی اور اجتہاد پر جس کو وہ صحیح جانتے تھے اسیوجہ سے بعضے لڑے، اور بعضے الگ رہے، بہرحال سب صحابہ عدول ہیں اور انکی روایت

حضرت موسیٰ ؑ کا کپڑا پکڑا اور کہا میں تم سے ان باتوں کا بھید کہہ دیتا ہوں، جن پر تم صبر نہ کر سکے، لیکن کشتی تو وہ مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے، اور اُن کے آگے ایک بادشاہ تھا جو کشتیوں کو جبراً پکڑ لیتا تھا میں نے چاہا اس کشتی کو عیب دار کر دوں جب بیگار پکڑنے والا آیا تو اس کو عیب دار دیکھ کر چھوڑ دیا، وہ کشتی آگے بڑھ گئی اور کشتی والوں نے ایک لکڑی لگا کر اس کو درست کر لیا، اور چھوکرا کافر بنایا گیا تھا، اُس کے ماں باپ اس کو بہت چاہتے تھے، اگر وہ بڑا ہوتا تو اپنے ماں باپ کو بھی شرارت اور کفر میں پھنسا لیتا، اس لئے ہم نے چاہا کہ اللہ تم ان کو دوسرا چھوکرا بدل دیوے، جو اس سے بہتر ہو، اور اس سے زیادہ مہربان ہو، اور دیوار تو وہ دو یتیموں کی تھی، شہر میں اخیر تک

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ نَحْوَ حَدِیْثِہٖ ترجمہ وہی جو گذرا،

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ لَتَخِذْتَ عَلَیْہِ اَجْرًا،

ترجمہ:- ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا قرآن میں لتخذت علیہ اجرا،

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ تَمَارٰی ھُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَیْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِیُّ فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ھُوَ الْخَضِرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَمَرَّ بِھِمَا اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ الْاَنْصَارِیُّ فَدَعَاہُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ یَا اَبَا الطُّفَیْلِ ھَلُمَّ اِلَیْنَا فَاِنِّیْ قَدْ تَمَارَیْتُ اَنَا وَصَاحِبِیْ ھٰذَا فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ الَّذِیْ سَاَلَ السَّبِیْلَ اِلٰی لُقِیِّہٖ فَھَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ شَاْنَہٗ فَقَالَ اُبَیٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَمَا مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَہٗ ھَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمُ مِنْکَ قَالَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ بَلٰی عَبْدُنَا الْخَضِرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ فَسَاَلَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ السَّبِیْلَ اِلٰی لُقِیِّہٖ فَجَعَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ الْحُوْتَ اٰیَۃً وَقِیْلَ لَہٗ اِذَا افْتَقَدْتَ الْحُوْتَ

ترجمہ:- عبداللہ بن عباس سے روایت ہے انھوں نے اور حُر بن قیس نے جھگڑا کیا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں، ابن عباس نے کہا وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے، پھر وہاں ابی بن کعب نکلے تو ابن عباس نے اُن کو بلایا، اور کہا اے ابو الطفیل ادھر آؤ میں اور یہ جھگڑ رہے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں جن سے انھوں نے ملنا چاہا تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے، اُبی نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ایک بار موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم بھی جانتے ہو موسیٰ علیہ السلام نے کہا نہیں تب اللہ تعالیٰ نے اُن کو وحی بھیجی کہ ہمارا بندہ خضر تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ نے اُن سے ملنا چاہا اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو نشانی مقرر کی اور حکم ہوا کہ جب تو مچھلی کو کھو دے تو لوٹ، اس بندے سے ملے گا، پھر حضرت موسیٰ ؑ چلے، جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا، بعد اس کے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا

کہا حبیب کا رتبہ زیادہ ہے، کیوں کہ یہ صفت ہمارے پیغمبر کی ہے، اور بعضوں نے کہا خلت کا ایک زیادہ ہے، اور آپ کی خلت بھی اس حدیث سے ثابت ہے،

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ نَحْوًا مِّثْلَ حَدِیْثِ مَالِکٍ، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنَّہٗ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰہُ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلًا،

ترجمہ:۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو اپنا جانی دوست بناتا (سوا خدا کے) تو ابوبکر صدیق کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صحابی ہیں اور تمہارے صاحب کو اللہ نے خلیل بنایا ہے،

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ اُمَّتِیْ اَحَدًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ،

ترجمہ:۔ عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میں کسی کو اپنی امت میں سے اپنا جانی دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا،

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَۃَ ترجمہ وہی جو گذرا،

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ اَھْلِ الْاَرْضِ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَۃَ خَلِیْلًا وَّلٰکِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ، ترجمہ وہی جو گذرا، اس میں یہ ہے کہ تمہارے صاحب اللہ کے خلیل ہیں،

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلٰی کُلِّ خِلٍّ مِّنْ خِلِّہٖ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ،

ترجمہ:۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو میں کسی کی دوستی نہیں رکھتا (یعنی وہی دوستی جس میں اور کا خیال نہ رہے) اور جو میں ایسی دوستی کسی سے کرنیوالا ہوتا، تو ابوبکر سے کرتا، اور تمہارے صاحب اللہ کے دوست ہیں (صاحب سے مراد حضرت نے اپنے تئیں رکھا)،

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَۃُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْھَا قُلْتُ ثُمَّ

ترجمہ:۔ عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو ذات السلاسل کے لشکر کے ساتھ بھیجا (ذات السلاسل نواحی شام میں ایک پانی کا نام ہے وہاں کی لڑائی جمادی الآخر ۸ھ ہجری میں ہوئی) وہ آئے آپ کے پاس انھوں نے

اور شہادت مقبول ہو (نووی مختصراً)

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰی اَقْدَامِ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰی رُؤُسِنَا وَنَحْنُ فِی الْغَارِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ اَحَدَھُمْ نَظَرَ اِلٰی قَدَمَیْہِ اَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَیْہِ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّکَ بِاثْنَیْنِ اللّٰہُ ثَالِثُھُمَا۔

ترجمہ:۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے اپنے سروں پر اور ہم غار میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو ہم کو دیکھ لیگا آپ نے فرمایا اے ابوبکر تو کیا سمجھتا ہو اُن دونوں کو جن کے ساتھ تیسرا خدا بھی ہو،

فائدہ:۔ ساتھ ہونے سے یہ مراد ہو کہ مدد اور حفاظت سے ساتھ ہو، اور یہی مقصود ہو اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ سے اور اس حدیث میں بیان ہو آپ کے توکل عظیم کا، اور فضیلت ہو ابوبکر صدیق کے لئے کہ انھوں نے ایسے وقت میں آپ کا ساتھ دیا، اور گھر بار مال اسباب سب چھوڑ دیا، خاک پڑے اُن کے منہ پر جو ایسے جاں نثار وفادار ساتھی کی نسبت بُرے الفاظ نکالتے ہیں،

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ عَبْدٌ خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ زَھْرَۃَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَہٗ فَبَکٰی اَبُوْ بَکْرٍ وَّبَکٰی فَقَالَ فَدَیْنَاکَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا قَالَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ الْمُخَیَّرُ وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ اَعْلَمَنَا بِہٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ مَالِہٖ وَصُحْبَتِہٖ اَبُوْ بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَّلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقِیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا خَوْخَۃُ اَبِیْ بَکْرٍ،

ترجمہ:۔ ابوسعید سے روایت ہو ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے، اور فرمایا اللہ کا ایک بندہ ہو جسکو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہو چاہو دنیا کی دولت لیو چاہو اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کرے پھر اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کیا، یہ سنکر ابوبکر صدیق روئے، (سمجھ گئے کہ آپ کی وفات قریب ہو) اور روئے، پھر کہا ہمارے باپ دادا ہماری مائیں آپ پر سے صدقہ ہوں پھر معلوم ہوا کہ اس بندے سے مُراد خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، اور ابوبکر ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابوبکرؓ کا احسان ہو، مال کا بھی اور صحبت کا اور جو میں کسیکو خلیل بناتا (سوا خدا کے) تو ابوبکر کو خلیل بناتا، اب خلت تو نہیں ہو لیکن اسلام کی اخوت (برادری) ہو مسجد میں کسی کھڑکی نہ رہے (سب بند کر دیجاویں) اور ابوبکرؓ کے گھر کی کھڑکی قائم رکھو،

فائدہ:۔ نووی نے کہا خلت کہتے ہیں بالکل ایک کے خیال میں غرق ہو جانے کو اور غیر سے انقطاع کرنے کو، یہ بات حضرت ؐ کو سوا خدا کے کسی سے نہ تھی، البتہ محبت تھی، خدیجہ اور عائشہ اور ابوبکر اور اسامہ اور زید اور فاطمہ کی رضی اللہ عنہم، قاضی عیاض نے کہا ایک حدیث میں ہو کہ میں حبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا ہے کہ محبت کا مرتبہ زیادہ ہو یا خلت کا، بعضوں نے کہا دونوں ایک ہیں اور بعضوں نے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنِ اتَّبَعَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ مِسْكِیْنًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ اِمْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ،

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہوا ابوبکر نے کہا میں پھر آپ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا ابوبکر نے کہا میں، آپ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ابوبکر نے کہا میں نے، آپ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی پرسش کی یعنی عیادت کی ابوبکر نے کہا میں نے آپ نے فرمایا جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جاوے گا،

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَةً لَهٗ قَدْ حَمَلَ عَلَیْهَا اِلْتَفَتَتْ اِلَیْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ اِنِّیْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّیْ اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَعَجُّبًا وَفَزَعًا اَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا رَاعٍ فِیْ غَنَمِهٖ عَدَا عَلَیْهِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ حَتّٰی اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهٗ مَنْ لَهَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَیْسَ لَهَا رَاعٍ غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ،

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک بیل ہانک رہا تھا اس پر بوجھ لادے ہوئے بیل نے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا میں اس لئے نہیں پیدا ہوا ہوں تو کیت کیواسطے پیدا ہوا ہوں لوگوں نے کہا سبحان اللہ تعجب سے ڈر کر، بیل بات کرتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اس بات کو سچ جانتا ہوں، اور ابوبکر اور عمر بھی سچ جانتے ہیں، ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا، اتنے میں ایک بھیڑیا لپکا، اور ایک بکری لے گیا، چرواہے نے اس کا پیچھا کیا، اور بکری کو اس سے چھڑا لیا بھیڑیئے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا اُس دن کون بکری کو بچاویگا جس دن سوا میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا (وہ قیامت کا دن ہو یا عید کا دن جس دن جاہلیت والے کھیل کود میں مصروف رہتے اور بھیڑیئے بکریاں لیجاتے یا قیامت کے قریب آفت اور فتنہ کے دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کے فکر سے غافل ہو جاویں گے) لوگوں نے کہا سبحان اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اس کو سچ جانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی سچ جانتے ہیں (دوسری روایت میں ہے کہ ابوبکر اور عمر وہاں موجود نہ تھے، اس حدیث سے اُن کی بڑی فضیلت نکلی، کہ آپ کو اُن پر ایسا بھروسہ تھا کہ جو بات آپ سنتے ہیں وہ بھی ضرور مانیں گے،

مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا،

کہا یا رسول اللہ سب لوگوں میں آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے، آپ نے فرمایا عائشہ صدیقہ سے، انھوں نے کہا مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہے، آپ نے فرمایا اُن کے باپ سے انھوں نے کہا پھر اُن کے بعد کس سے آپ نے فرمایا عمر سے۔ یہاں تک کہ آپ نے کئی آدمیوں کا ذکر کیا،

فائدہ:۔ نووی نے کہا اس حدیث سے ابوبکر اور عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کی بڑی فضیلت نکلی، اور یہ اہلسنت کی دلیل ہے کہ ابوبکر عمر سے افضل ہیں،

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى هٰذَا،

ترجمہ:۔ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے سُنا اُن سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ کرتے تو کس کو کرتے (اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے کسی کی خلافت پر نص نہیں کیا بلکہ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی، اور شیعہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت علی کی خلافت پر آپ نے نص کیا تھا باطل اور بے اصل ہے، اور خود حضرت علی نے ان کی تکذیب کی (نووی) انھوں نے کہا ابوبکر کو کرتے، پھر پوچھا گیا اُن کے بعد کس کو کرتے انھوں نے کہا عمر کو پھر پوچھا گیا اُن کے بعد کس کو کرتے، انھوں نے کہا ابوعبیدہ بن الجراح کو، پھر خاموش ہو رہیں،

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ قَالَ أَبِي كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ،

ترجمہ:۔ جبیر بن مطعم سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا پھر آنا وہ بولی یا رسول اللہ اگر میں آؤں اور آپکو نہ پاؤں (یعنی آپ کی وفات ہو جاوے) آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پاوے تو ابوبکر کے پاس آنا،

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ مُوسَى، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ ادْعُي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ وَأَخَاكِ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولَ قَائِلٌ أَنَا أَوْلَى وَيَأْبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ.

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا بُلاؤ اپنے باپ ابوبکر کو اور اپنے بھائی کو تاکہ میں ایک کتاب لکھ دوں، میں ڈرتا ہوں کوئی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (خلافت کی) اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں اور اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے، اور مسلمان بھی انکار کرتے ہیں سوا ابوبکر کے اور کسی کی خلافت سے،

کی تعریف کرتے تھے، اور اُن کو خدا کا مقبول بندہ اور ان کے اعمال کو نیک سمجھتے تھے، یہاں تک کہ ویسے اعمال کی خود آرزو کرتے تھے، اب اُن بے ایمانوں کا مُنہ کالا ہو جو معاذ اللہ حضرت علی اور حضرت عمر میں خلاف بیان کرتے ہیں، تمام سیر اور تواریخ اور احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی سے کبھی کوئی جھگڑا نہیں ہوا، بلکہ حضرت عمر نے اپنی خلافت میں تمام اموال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی اور حضرت عباس کے سپرد کر دیئے، اور ہر ایک کام اور مشورے میں حضرت عمر حضرت علی کو شریک رکھتے تھے، اور بہت سے مسائل میں حضرت علی سے صلاح لیتے تھے، یہاں تک کہ حضرت علی رضؓ نے اپنی صاحبزادی اُم کلثوم کا نکاح حضرت عمر سے کر دیا باوجودے کہ حضرت عمر رضؓ بوڑھے تھے،

عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا مَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الدِّينَ،

ترجمہ:- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت میں میں سو رہا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کُرتے پہنے ہوئے ہیں، بعضوں کے کُرتے چھاتی تک ہیں اور بعضوں کے اس کے نیچے پھر عمر نکلے تو وہ اتنا نیچا کُرتا پہنے ہوئے تھے جو زمین پر گھسٹتا جاتا تھا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اسکی تعبیر کیا ہے آپؐ نے فرمایا دین،

فائدہ:- دین اور کُرتے میں یہ مناسبت ہے کہ جیسے کُرتا بدن کو چھپاتا ہے، سردی گرمی سے بچاتا ہے ویسے دین روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے، اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے، اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر کا دین نہایت کامل اور حد سے زیادہ تھا (تحفۃ الاخیار)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا أُتِيتُ بِهِ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ،

ترجمہ:- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا، سو تو میں ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا، جس میں دودھ تھا، میں نے اُس میں سے پیا یہاں تک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونوں سے نکلنے لگی، پھر جو بچا وہ میں نے عمر بن الخطاب کو دیدیا، لوگوں نے عرض کیا اس کی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا اس کی تعبیر علم ہے،

فائدہ:- اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ کھاتے پیتے خواب میں دیکھے اس کو علم نصیب ہوگا، اس واسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا، جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا، خصوصاً حالتِ طفولیت میں، اس حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب سے اُن کو خلافت اور مُلک داری میں وہ لیاقت تھی جو

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذِّئْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ،

ترجمہ وہی جو گذرا اس میں بیل کا ذکر نہیں ہے،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَقَالَا فِي حَدِيثِهِمَا فَإِنِّي أُومِنُ بِهٖ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عُمَرَ رضی

حضرت عمرؓ کی بزرگی کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى سَرِيرِهٖ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُثْنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبَيَّ مِنْ وَّرَائِي فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ مِنْكَ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذٰلِكَ إِنِّي كُنْتُ أُكْثِرُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جِئْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو وَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا،

ترجمہ: ابن عباس سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے (جب انتقال کیا) اور تابوت میں رکھے گئے تو لوگ اُن کے گرد ہو گئے دعا کرتے تھے اور تعریف کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے، اُن پر جنازہ اٹھائے جانے سے پہلے، میں بھی اُن لوگوں میں تھا میں نہیں ڈرا مگر ایک شخص سے جس نے میرا مونڈھا تھاما میرے پیچھے سے میں نے دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے انھوں نے کہا رحم کرے اللہ تعالیٰ حضرت عمرؓ پر، پھر کہا (ان کی طرف خطاب کرکے) اے عمر تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ ویسے اعمال پر مجھے اللہ سے ملنا پسند ہو تم سے زیادہ قسم اللہ کی میں سمجھتا تھا کہ اللہ تم کو تمھارے دونوں صاحبوں کے ساتھ کرے گا (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق کے) اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر سنا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میں آیا اور ابوبکر اور عمر آئے، اور میں اندر گیا اور ابوبکر اور عمر گئے اور میں نکلا اور ابوبکر اور عمر نکلے، اس لئے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ تم کو اُن دونوں کے ساتھ کرے گا،

فائدہ: چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں اور ہر بات میں ابوبکر رضا اور عمرؓ کو ساتھ رکھتے تو آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اُن کا ساتھ قائم رکھا، اور تینوں صاحب ایک ہی جگہ دفن ہوئے،

اس حدیث سے حضرت علیؓ کی محبت حضرت عمرؓ سے نکلی، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ

قَائِمٌ أُرِيتُ أَنِّي أَنْزِعُ عَلَى حَوْضِي أَسْقِي النَّاسَ جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرِيَحَنِي فَنَزَعَ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ أَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ أَقْوَى حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ مَلْآنُ يَنْفَجِرُ

حوض میں پانی کھینچ رہا ہوں، اور لوگوں کو پلا رہا ہوں پھر ابوبکر میرے پاس آئے انھوں نے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا، مجھے آرام دینے کو اور دو ڈول نکالے ناتوانی کے ساتھ اللہ اُن کو بخشے پھر خطاب کے بیٹے آئے انھوں نے ڈول ابوبکر کے ہاتھ سے لے لیا، تو میں نے ایسا زبردست کھینچنے کسی کا نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر چلے گئے اور حوض بھرپور ہو کر بہنے لگا،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ،

ترجمہ:- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں ایک کنویں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں اتنے میں ابوبکر آئے اور ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اور اللہ ان کو بخشے پھر عمر آئے اور پانی کھینچنا شروع کیا وہ ڈول بڑھ کر چرس ہو گیا، تو میں نے ایسا زبردست کام کرنیوالا نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ میں بٹھایا،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ. ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ أَوَعَلَيْكَ يُغَارُ،

ترجمہ:- جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا اور وہاں ایک گھر یا محل دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے، لوگوں نے کہا عمر بن خطاب کا، میں نے اندر جانا چاہا، پھر تمھاری غیرت کا مجھے خیال آیا یہ سنکر حضرت عمر روئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کے جانے سے میں غیرت کرتا،

فائدہ:- آپ کا تو گھر بار ہے اور میں خود آپ کا ہوں، اور بہشت بھی آپ ہی کا طفیل[1] ہے، اس حدیث سے حضرت عمر کی فضیلت ظاہر ہے، اور اُن کا جنتی ہونا یقینی ہے،

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرٍ، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا

ترجمہ:- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں جنت

[1] اس سے مراد آپ کی تابعداری و اطاعت ہے ۱۲ منہ

اور دوں کو نہ تھی اور اُن کی کارروائی اور تدبیر سیاست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدبیر اور سیاست کا نمونہ تھی انہی کی خلافت میں اسلام پھیلا اور مسلمانوں کو عزت اور عظمت اور حکومت اور شوکت حاصل ہوئی اچھا ہزار بڑے بڑے شہر فتح ہوئے، اور چار ہزار مسجدیں بنائی گئیں، اُن کا احسان قیامت تک ہر مسلمان کی گردن پر ہے، اور جو مسلمان حق شناس ہو وہ قیامت تک اُن کا شکر گذار ہو، راضی ہو اللہ تعالیٰ اُن سے۔

عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضُعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ،

ترجمہ:- ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت میں میں سوتا تھا میں نے اپنے تئیں دیکھا ایک کنویں پر کہ اُس پر ڈول پڑا ہے سو میں نے اُس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا، پھر اس کو ابوقحافہ کے بیٹے یعنی صدیق اکبر نے لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے اُن کے کھینچنے میں ناتوانی تھی، خدا اُن کو بخشے پھر ڈول بل (یعنی بڑا ڈول) ہو گیا اور اس کو عمر ابن الخطاب نے لیا تو میں نے لوگوں میں ایسا سردار شہ زور نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو، انھوں نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ اپنی اپنی اونٹوں کو سیراب کر کے آرام کی جگہ لے گئے،

فائدہ:- علماء نے کہا اس خواب میں تمثیل ہے حضرت ابوبکر اور عمر کی خلافت کی، اور اُن کے حسن سیرت کی، اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت تھی، اور آپ کی صحبت کا اثر تھا، تو پہلے آپ نے دین کو قائم کیا، اور پورا کیا، اور لوگ جوق جوق اس میں آنے لگے، پھر آپ کی وفات ہوئی، اور ابوبکر صدیق خلیفہ ہوئے، انھوں نے دو سال تک خلافت کی، اور یہی مراد ہے ایک یا دو ڈول سے، اور یہ راوی کا شک ہے، اور صحیح دو ڈول ہیں جیسے دوسری روایت میں ہے اُن کی خلافت میں مرتد مارے گئے، اور انکی جڑ کٹی، اور اسلام پھیلا، پھر حضرت عمر خلیفہ ہوئے، اور اسلام خوب پھیلا، اور یہ جو فرمایا کہ ابوبکر کے کھینچنے میں ناتوانی تھی اس سے اُن کی قدر کا گھٹانا مقصود نہیں ہے نہ حضرت عمر کا رتبہ اُن سے بڑھانا، بلکہ غرض بیان ہے مدت خلافت کا اور منافع خلافت کا، اور وہ زیادہ ہو حضرت عمر میں، اس حدیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ ابوبکر آپ کے نائب ہوں گے، اُن کے بعد عمر، راضی ہو اللہ تعالیٰ اُن سے (نووی مختصراً)

عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ صَالِحٍ قَالَ قَالَ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ يَنْزِعُ بِنَحْوِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، ترجمہ وہی جو اوپر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا

ترجمہ:- ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے سوتے میں دیکھا میں نے اپنے

جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ شیطان مجھ سے کم ڈرتا ہے، اور جو ایسا بھی ہو تو کیا عجائب ہے کوتوال سے جتنا چور ڈرتے ہیں بادشاہ سے اتنا نہیں ڈرتے، اس سے کوتوال کی فضیلت بادشاہ پر نہیں بڑھتی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نِسْوَةٌ قَدِ ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُنَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ قَدْ كَانَ یَكُوْنُ فِی الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَّكُنْ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْهُمْ اَحَدٌ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ تَفْسِیْرُ مُحَدَّثُوْنَ مُلْهَمُوْنَ

ترجمہ: ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ ہوا کرتے تھے (جن کی رائے ٹھیک ہوتی) گمان صحیح ہوتا یا فرشتے ان کو الہام کرتے، میری امت میں اگر ایسا کوئی ہو تو وہ عمر ابن الخطاب ہوں گے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ: وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلَاثٍ فِیْ مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ وَفِی الْحِجَابِ وَفِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا میں اپنے رب کے موافق ہوا تین باتوں میں، ایک مقام ابراہیم میں نماز پڑھنے میں (جب میں نے رائے دی کہ یا رسول اللہ آپ اس کو مصلے بنایئے ویسا ہی قرآن میں اترا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی) دوسرے عورتوں کے پردے میں، تیسرے بدر کے قیدیوں میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیِّ ابْنُ سَلُوْلَ جَاءَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ اَنْ یُّعْطِیَهٗ قَمِیْصَهٗ اَنْ یُّكَفِّنَ فِیْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّیْ عَلَیْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَیَّرَنِیَ اللّٰهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً وَسَاَزِیْدُهٗ عَلٰی سَبْعِیْنَ

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے وفات پائی (جو بڑا منافق تھا) تو اس کا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ اپنا کرتہ میرے باپ کے کفن کے لئے دیجئے، آپ نے دیدیا، پھر اس نے کہا آپ اس پر نماز پڑھئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اس پر نماز پڑھنے کے لئے، حضرت عمر کھڑے ہوئے اور آپ کا کپڑا تھاما اور فرمایا یا رسول اللہ کیا آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپکو منع کیا اس پر نماز پڑھنے سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اختیار دیا تو فرمایا تو ان کے لئے دعا کر یا نہ کر اگر ستر بار دعا کریگا اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشیگا تو میں ستر بار سے زیادہ دعا کروں گا، حضرت عمر نے کہا

ثَالِثٌ إِذْ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيعًا فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ،

میں دیکھا وہاں ایک عورت وضو کر رہی تھی ایک محل کے کونے میں، میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے لوگ بولے عمر ابن الخطاب کا یہ سنکر مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیٹھ موڑ کر پھرا، ابو ہریرہ نے کہا عمر نے جب یہ سنا تو روئے اور ہم سب مجلس میں تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، پھر حضرت عمر نے کہا میری ماں، باپ آپ پر صدقہ ہوں یا رسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت کروں گا،

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ،

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ سَعْدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ وَأَفَظُّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ،

میں سعد سے روایت ہے حضرت عمر نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اور آپ کے پاس اس وقت قریش کی عورتیں بیٹھی تھیں، آپ سے باتیں کر رہی تھیں، اور بہت بکوا کر رہی تھیں، انکی آوازیں بلند تھیں، جب حضرت عمر نے آواز دی تو اٹھ کر دوڑیں چھپنے کے لئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اجازت دی اور آپ ہنس رہے تھے، حضرت عمر نے کہا اللہ آپ کو ہنستا رکھے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مجھے تعجب ہوا ان عورتوں سے جو میرے پاس بیٹھی تھیں، تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں بھاگیں، حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سے ان کو زیادہ ڈرنا تھا، پھر ان عورتوں سے کہا اپنی جان کی دشمنو تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتیں، انھوں نے کہا ہاں تم سخت ہو اور غصیلے ہو بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اسکی جس کے قبضہ میں میری جان ہے شیطان جب تم کو سامنے کسی راہ میں چلتا ہوا تو اس راہ کو جس میں تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے،

فائدہ: کیوں کہ شیطان حضرت عمر سے بہت کانپتا تھا، اس حدیث پر بعض بے وقوفوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عمر سے زیادہ ڈرے، ان کا

حدیث میں راوی کو شک ہے رانیں کھلی تھیں یا پنڈلیاں، اور صحیح یہی ہے کہ ران عورت ہے (السراج الوہاج)

عَنْ عَائِشَةَ وَعُثْمَانَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اسْتَاْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ لَا بِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّهُوَ كَذٰلِكَ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ اجْمَعِيْ عَلَيْكِ ثِيَابَكِ فَقَضَيْتُ اِلَيْهِ حَاجَتِيْ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ لَمْ اَرَكَ فَزِعْتَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ

ترجمہ: حضرت عائشہ اور حضرت عثمان سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ لیٹے ہوئے تھے اپنے بچھونے پر حضرت عائشہ کی چادر اوڑھے ہوئے، آپ نے ابوبکر کو اجازت دی اسی حال میں وہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے، پھر عمر آئے انھوں نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی، اسی حال میں، وہ بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے عثمان نے کہا پھر میں نے اجازت مانگی تو آپ بیٹھ گئے، اور عائشہ سے فرمایا اپنے کپڑے اچھی طرح پہن لے، میں اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا، بعد اس کے عائشہ نے کہا یا رسول اللہ کیا سبب ہے آپ ابوبکر کے آنے سے نہ گھبرائے نہ عمر کے آنے سے جیسا عثمان کے آنے سے گھبرائے، آپ نے فرمایا عثمان حیادار مرد ہے اور میں ڈرا اگر اسی حال میں اُن کو اجازت دوں تو وہ اپنا کام نہ کر سکیں (شرم سے کچھ نہ کہیں اور چلے جاویں)

عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اسْتَاْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، ترجمہ: وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حَوَائِطِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ يَنْزَعُ بِعُوْدٍ مَعَهٗ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ اِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تَكُوْنُ قَالَ

ترجمہ: ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ میں تھے تکیہ لگائے ہوئے اور ایک لکڑی کو کیچڑ میں کھونس رہے تھے، اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کھلوایا آپ نے فرمایا کھول دے اسکو جنت کی خوشخبری دے میں جو کھولنے گیا تو ابوبکر تھے، میں نے دروازہ کھولا اور اُن کو جنت کی خوشخبری دی پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھلوایا آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو خوشخبری دے جنت کی، میں گیا تو عمر تھے میں نے دروازہ کھول دیا اور اُن کو جنت کی خوش خبری دی پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلوایا، آپ بیٹھ گئے آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو جنت کی خوش خبری دے

قَالَ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ،

وہ منافق تھا آخر آپ نے اُس پر نماز پڑھی تب یہ آیت اُتری، مت نماز پڑھ کسی منافق پر جو مر جاوے اور مت کھڑا ہو اس کی قبر پر (تو حضرت عمر کی رائے اللہ تعالیٰ نے پسند کی،

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ، ترجمہ وہی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہو کہ پھر آپ نے منافقوں پر نماز پڑھنا چھوڑ دیا،

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

حضرت عثمانؓ کی بزرگی کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهٖ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّلَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ وَلَمْ تَهْتَشْ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ،

ترجمہ: ام المومنین عائشہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں لیٹے ہوتے تھے، رانیں یا پنڈلیاں کھولے ہوتے اتنے میں ابوبکر نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اسی حال میں باتیں کرتے رہے پھر حضرت عمر نے اجازت چاہی اُن کو بھی اجازت دی اسی حال میں باتیں کرتے رہے، پھر حضرت عثمان نے اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اور کپڑے برابر کئے، پھر وہ آئے اور باتیں کیں، جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ نے کہا ابوبکر آئے آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر عمر آئے آپ نے کچھ خیال نہ کیا، پھر حضرت عثمان آئے تو آپ بیٹھ گئے، اور آپ نے کپڑے درست کئے، آپ نے فرمایا کیا میں شرم نہ کروں اس شخص سے جس شخص سے فرشتے شرم کرتے ہیں،

فائدہ: تو آپ نے حضرت عثمان رضی سے شرم کی کس لئے کہ عثمان مشہور تھے کثرتِ حیا کے ساتھ اسلئے آپ نے بھی اُن سے ویسا ہی برتاؤ کیا،

مصابیح میں انس سے مرفوعاً مروی ہے کہ سب سے زیادہ میری امت میں سچی شرم کرنیوالے عثمان ہیں، اور ملا نے ابن عمر سے روایت کیا کہ سب سے زیادہ شرم کرنیوالے اور سب سے زیادہ عزت والے عثمان ہیں، اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر عورت نہیں ہے، نووی نے کہا یہ دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ

بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ يُرِيدُ أَخَاهُ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ ائْذَنْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَعْنِي أَخَاهُ يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُهُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُمْ مِنْ شِقِّ الْآخَرِ قَالَ شَرِيكٌ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ،

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ خَرَجْتُ

ابو بکر آئے اور آپ کے داہنی طرف بیٹھے کنویں کی مینڈھ پر اور اپنے پاؤں لٹکا دیئے کنویں میں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور پنڈلیاں کھول دیں، میں لوٹا اور دروازے پر بیٹھا، اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا، وہ مجھ سے ملنے والا تھا میں نے دل میں کہا اگر خدا کو اس کی بہتری منظور ہے تو اس کو بھی لاویگا ایک ہی ایکا ایک آدمی نے دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے انھوں نے کہا عمر بن خطاب، میں نے کہا ٹھیرو اور میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور سلام کیا اور عرض کیا، عمر اجازت مانگتے ہیں، آپ نے فرمایا انکو اجازت دے اور جنت کی خوش خبری دے، میں عمر کے پاس آیا اور کہا اندر آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو جنت کی بشارت دی ہے وہ اندر آئے اور آپ کے بائیں طرف کنویں کی مینڈھ پر بیٹھے، اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا دیئے، میں لوٹا اور بیٹھا اور کہا اگر خدا کو فلانے کی یعنی میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو وہ بھی آوے گا، ایک آدمی آیا اور دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے اس نے کہا عثمان بن عفان، میں نے کہا ٹھیرو، اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور بیان کیا اور آپ نے فرمایا اُن کو اجازت دے اور جنت کی خوشخبری دے مگر اس کے ساتھ ایک آفت بھی ہے، میں آیا اور میں نے کہا اندر آؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں پر ایک آفت کے ساتھ وہ آئے انھوں نے دیکھا مینڈھ پر جگہ نہیں رہی تو وہ اُن کے سامنے دوسری طرف بیٹھے، شریک نے کہا سعید بن مسیب نے کہا میں نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ اُن کی قبریں بھی اسی طرح ہونگی اور ویسا ہی ہوا حضرت عثمان کو اس حجرہ میں جگہ نہ ملی وہ آپ کے سامنے بقیع میں دفن ہوئے

ترجمہ:- ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے میں نکلا رسول اللہ

فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ وَقُلْتُ الَّذِي قَالَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَبْرًا وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

اور اس پر ایک بلوی ہوگا میں گیا تو عثمان بن عفان تھے، میں نے دروازہ کھولا اور اُن کو جنت کی خوشخبری دی اور بلوی کا ذکر کیا انہوں نے کہا یا اللہ مجھ کو صبر دے اور تو ہی مددگار ہے

فائدہ: اس حدیث میں ایک بڑا معجزہ ہے کہ جیسے آپ نے پیشتر سے خبر دی ویسا ہی ہوا، حضرت عثمان پر بڑا بلوی ہوا، آخر انھوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے،

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَحْفَظَ الْبَابَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ،

ترجمہ: ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا تو دروازہ پر پہرہ دے، پھر بیان کیا حدیث اُسی طرح جیسے اوپر گذری،

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هٰذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا خَرَجَ وَجَّهَ هٰهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ عَلَى إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَى بِئْرِ أَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ

ترجمہ: ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے انھوں نے وضو کیا اپنے گھر میں، پھر نکلے اور کہنے لگے میں ملازمت کروں گا آج کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتھ رہوں گا آپ کے، وہ مسجد میں آئے اور پوچھا آپ کہاں ہیں، لوگوں نے کہا اس طرف گئے ہیں، ابو موسیٰ بھی آپ کے قدموں کے نشان پر پوچھتے ہوئے اسی طرف چلے، یہاں تک کہ بیر اریس پر پہنچے (بیر اریس ایک کنواں ہے مدینہ سے باہر) ابو موسیٰ نے کہا میں دروازے پر بیٹھ گیا، اُس کا دروازہ لکڑی کا تھا، یہاں تک کہ آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا تب میں آپ کے پاس گیا، آپ کنویں پر بیٹھے تھے اس کی مینڈھ پر پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکائے ہوئے، میں نے سلام کیا پھر میں لوٹا اور دروازہ پر بیٹھا، میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بواب (وہ شخص جو دروازے پر رہتا ہے) آج بنوں گا، اتنے میں ابو بکر صدیق آئے، اور دروازہ ٹھونکا، میں نے کہا کون ہے، انھوں نے کہا ابو بکر، میں نے کہا ٹھیرو، پھر میں گیا، اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر آئے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا اُن کو اجازت دے اور جنت کی خوشخبری دے میں آیا اور ابو بکر سے کہا اندر آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں

حدیث سے یہ نہیں نکلتا ہے کہ میری وفات کے بعد بھی تم ہی خلیفہ ہوگے، کیوں کہ ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ کی حیات میں انتقال کر چکے تھے، اور اُن کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے، غرض یہ کہ وجہ تشبیہ صرف ایک بھی کافی ہوتی ہے اور یہاں دو وجہیں موجود تھیں، ایک قرابت جیسے ہارون کو موسیٰ سے تھی، دوسری خلافت اپنی قوم پر، اب ساری باتوں میں ہارون کی مثل ہونا ضرور نہیں، مگر جب حدیث میں یہ مذکور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ اور باتوں میں ہارون کی مماثلت موجود ہے، اور ہارون کی ایک صفت یہ تھی کہ بعد حضرت موسیٰ ع کے سارے بنی اسرائیل سے افضل تھے، اور اس لحاظ سے حضرت علی رض کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر نکلتی ہے، لیکن اس صورت میں بھی شیخین کے خلافت میں کوئی قدح نہیں ہوتا، کس لئے کہ خلافت مفضول کے باوجود فاضل کے درست ہے، خاص کر اس صورت میں جب ابوبکر صدیق کی خلافت کا متعدد احادیث میں اشارہ ہے اور اجماع کیا اس پر صحابہ کرام نے حتیٰ کہ حضرت علی نے بھی چھ ماہ کے بعد بیعت کی، سراج الوہاج میں ہے کہ استدلال شیعہ کا اس حدیث سے مردود ہے، کیوں کہ خلافت اپنے گھر والوں میں بحالت حیات خلافت امت کو وفات کے بعد مقتضی نہیں، اور قیاس ٹوٹ جاتا ہے حضرت ہارون کی موت سے حضرت موسیٰ ع کے سامنے، اور ہارون ایک امر خاص میں خلیفہ ہوئے تھے، حضرت موسیٰ کی زندگی میں، پھر ایسا ہی حضرت علی کے لئے بھی سمجھنا چاہئے اور خلافت جزئیہ خصوصاً اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لئے عزیز کو دینا بہتر ہے، اس صورت میں حدیث حجت ہے شیعہ پر نہ شیعہ کے لئے، انتہیٰ مختصراً

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو خلیفہ کیا (مدینہ میں) جب آپ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا تم خوش نہیں ہوتے اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا تھا موسیٰ علیہ السلام کے پاس پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے،

عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ أَمَّرَ مُعَاوِيَةُ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ أَمَّا مَا ذُكِرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ وَقَدْ خَلَّفَهُ فِي

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو امیر کیا تو کہا تم کیوں برا نہیں کہتے ابوتراب کو، سعد نے کہا میں تین باتوں کی وجہ سے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائیں حضرت علی کو برا نہیں کہوں گا اگر اُن باتوں میں سے ایک بھی مجھ کو حاصل ہو تو وہ مجھے لال اونٹوں سے زیادہ پسند ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ نے کسی لڑائی پر

أُرِيدُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَكَ فِي الْأَمْوَالِ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِي الْقُفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيدٍ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈنے کے لئے میں نے دیکھا آپ باغوں کی طرف گئے ہیں، پھر میں نے آپ کو ایک باغ میں پایا آپ کنویں کی مینڈھ پر بیٹھے اور پنڈلیاں کھول دیں، اور اُن کو لٹکا دیا کنویں میں، اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری، اس میں سعید کا قول مذکور نہیں ہے،

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ يَبْتَغِي لِحَاجَتِهِ فَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلْتُ ذَلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا،

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

حضرت علیؓ کی بزرگی کا بیان

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي قَالَ سَعِيدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي بِهِ عَامِرٌ فَقَالَ أَنَا سَمِعْتُهُ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ قَالَ نَعَمْ وَإِلَّا فَاسْتَكَتَا۔

ترجمہ:- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، سعید نے کہا میں نے چاہا کہ یہ حدیث خود سعد سے سُن لوں تو میں سعد سے ملا اور جو عامر نے حدیث بیان کی تھی وہ اُن کو سنائی سعد نے کہا میں نے یہ حدیث سنی ہے میں نے کہا تم نے سُنی ہے انھوں نے انگلیاں اپنے دونوں کانوں پر رکھیں اور کہا جو نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جاویں،

فائدہ: اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے حضرت علی کی، کہ آپ کی امت میں اُن کو وہ مرتبہ ملا، جو بنی اسرائیل میں ہارون علیہ السلام کو تھا، مگر فرق اتنا ہے کہ ہارون پیغمبر بھی تھے، اور حضرت علی پیغمبر نہ تھے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء تھے آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں نہیں آسکتا، ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے، حضرت علی بھی آپ کے چچازاد بھائی تھے، اور یہ حدیث آپ نے اُس وقت فرمائی جب آپ تبوک کی لڑائی پر جانے لگے، اور حضرت علی کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے، انھوں نے کہا آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں، تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ تم خوش نہیں ہوتے کہ تمھارا حال ہارون کا سا ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام طور کو تشریف لے گئے تھے تو ہارون کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے، اس

هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ مَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَةَ اِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ اَنْ اُدْعٰى لَهَا قَالَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا وَقَالَ امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى مَاذَا اُقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ

کو دونگا جو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو۔ فتح دیگا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر۔ حضرت عمر نے کہا میں نے امارت کی آرزو کبھی نہیں کی مگر اسی دن۔ پھر میں آپ کے سامنے آیا اس امید سے کہ آپ بلاویں مجھ کو اس کام کے لئے لیکن آپ نے حضرت علی کو بلایا اور وہ جھنڈا انکو دیا اور فرمایا چلا جا اور اِدھر اُدھر مت دیکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو فتح دیگا۔ پھر انہوں نے چپکے سے کچھ عرض کیا بعد اس کے ٹھیرے اور کسی طرف نہیں دیکھا۔ پھر چلا کر بولے یا رسول اللہ کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں۔ آپ نے فرمایا لڑ اُن سے یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اس بات کی کہ کوئی حق معبود نہیں سوا خدا کے اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں۔ جب وہ یہ گواہی دیں تو انہوں نے بچا لیا تجھ سے اپنی جان اور مال کو مگر کسی حق کے بدلے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْا اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ

ترجمہ۔ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے دن البتہ دوں گا میں اس نشان کو اس شخص کو جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح دیگا وہ چاہتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو اور اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو چاہتے ہیں۔ پھر رات بھر لوگ ذکر کرتے رہے کہ دیکھیں یہ نشان آپ کس کو دیتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو سب کے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہر ایک کو یہ امید تھی کہ یہ نشان مجھ کو ملے گا۔ آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھیں دکھتی ہیں۔ پھر اُن کو بلا بھیجا۔ آپ نے اُن کی آنکھوں

فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي،

جاتے وقت اُن کو مدینہ میں چھوڑا، انھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا آپ نے فرمایا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمھارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا ہارون کا تھا، موسیٰ علیہ السلام کے پاس، پر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اور میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خیبر کے دن کل میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو محبت رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول سے، اور اللہ اور اس کا رسول بھی محبت رکھتا ہے اس سے، یہ سُنکر ہم انتظار کرتے رہے، آپ نے فرمایا علی کو بلاؤ وہ آئے تو ان کی آنکھیں دُکھتی تھیں، آپ نے اُن کی آنکھ میں تھوک دیا اور نشان اُن کے حوالہ کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی، اُن کے ہاتھ پر اور جب یہ آیت اُتری بلا دیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو (یعنی آیت مباہلہ) تو آپ نے بلایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو، پھر فرمایا یا اللہ یہ میرے اہل ہیں،

فائدہ: ابو تراب کنیت ہے حضرت مرتضیٰ علی کی، اس روایت سے معاویہ کی نسبت ایک قباحت عائد ہوتی ہے، کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور حضرت علی کی فضیلت کا مطلق خیال نہیں کیا، نووی نے کہا اس میں ایک صحابی پر الزام آتا ہے، اور اس کی تاویل ضرور ہے، اس طرح سے کہ معاویہ نے سعد کو بُرا کہنے کا حکم نہیں دیا، بلکہ بُرا نہ کہنے کا سبب پوچھا، گویا دریافت کیا کہ تم بُرا کہنے سے کیوں پرہیز کرتے ہو اُن کے ڈر سے یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو ٹھیک کرتے ہو، اور ہو اور کسی وجہ سے تو اس کا اور جواب ہے، اور شاید سعد اس گروہ میں ہوں جو حضرت علی کو بُرا کہتے ہوں، اور سعد نے بُرا نہ کہا ہو، اور اس سے انکار کیا ہو تو معاویہ نے اس کا سبب پوچھا اور شاید بُرا کہنے سے یہ مقصود ہو کہ تم ان کی خطائے اجتہادی کیوں نہیں بیان کرتے،

عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى،

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے تم خوش نہیں ہو اس بات سے کہ تمھارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا موسیٰ علیہ السلام کے پاس،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ

ترجمہ: ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے دن البتہ میں یہ جھنڈا اس شخص

يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَقَدُمَ عَهْدِيْ وَنَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ أَعِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْهُ وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَأُجِيْبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيْلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ نَعَمْ

کے ساتھ جہاد کیا آپ کے پیچھے نماز پڑھی تم نے بہت ثواب کمایا ہمیں کچھ حدیث بیان کرو جو تم نے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ زید نے کہا اے بھتیجے میرے میری عمر بہت بڑی ہوگئی اور مدت گذری اور بعض باتیں جن کو میں یاد رکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھول گیا تو میں جو بیان کروں اُس کو قبول کرو اور جو میں نہ بیان کروں اُس کے لئے مجھ کو تکلیف نہ دو۔ پھر زید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن خطبہ سُنانے کو کھڑے ہوئے ہم لوگوں میں ایک پانی پر جس کو خم کہتے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں۔ آپ نے اللہ کی حمد کی اور اسکی تعریف بیان کی اور وعظ اور نصیحت کی۔ پھر فرمایا بعد اس کے اے لوگو! میں آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا (موت کا فرشتہ) آوے اور میں قبول کروں۔ میں تم میں دو بڑی بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں پہلے تو اللہ کی کتاب اس میں ہدایت ہے اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو۔ غرض آپ نے رغبت دلائی اللہ کی کتاب کی طرف۔ پھر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ میں خدا یاد دلاتا ہوں تم کو اپنے اہل بیت کے باب میں۔ حصین نے کہا اہل بیت آپ کے کون ہیں اے زید! کیا آپ کی بی بیاں اہل بیت نہیں ہیں؟ زید نے کہا بی بیاں بھی اہل بیت میں داخل ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے۔ حصین نے کہا وہ کون لوگ ہیں؟ زید نے کہا وہ علی اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد ہیں۔ حصین نے کہا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ زید نے کہا ہاں۔

فائدہ۔ یہ حدیث حضرت نے ہجرت کے نویں سال جب حجۃ الوداع کرکے لوٹے

عَلٰی رِسْلِكَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

میں تھوکا اور اُن کے لئے دعا کی۔ وہ بالکل اچھے ہو گئے گویا ان کو کچھ شکوہ نہ تھا پھر آپ نے اُن کو جھنڈا دیا۔ حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اُن سے لڑوں گا یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں آپ نے فرمایا آہستہ چلا جا یہاں تک کہ اُن کے میدان میں اُتر پھر اُن کو بُلا اسلام کی طرف اور اُن سے کہہ جو اللہ کا حق اُن پر واجب ہے۔ قسم خدا کی اگر اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ایک شخص کو ہدایت کرے تو وہ بہتر ہے تیرے لئے سرخ اونٹوں سے۔

عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ فَتَحَهَا اللّٰهُ فِيْ صَبَاحِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ اَوْ لَيَاْخُذَنَّ بِالرَّايَةِ غَدًا رَجُلٌ يُّحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَّمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَلِيٌّ فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ۔ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے حضرت علی پیچھے رہ گئے خیبر کے دن۔ انکی آنکھیں دکھتی تھیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہوں (یہ کیسے ہو سکتا ہے) اور نکلے اور مل گئے آپ سے جب وہ رات ہوئی جس کی صبح کو فتح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہ جھنڈا اس کو دونگا کل یا یہ جھنڈا کل وہ شخص لے گا جسکو اللہ اور رسول چاہتے ہیں یا وہ اللہ اور رسول کو چاہتا ہے۔ اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح دیگا۔ پھر یکایک ہم نے حضرت علی کو دیکھا کہ ہمیں امید نہ تھی کہ انکو جھنڈا ملے گا۔ لوگوں نے کہا یہ علی ہیں اور ان ہی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی اُن کو۔

عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ حَيَّانَ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَحُصَيْنُ ابْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ ابْنُ مُسْلِمٍ اِلٰی زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ فَلَمَّا جَلَسْنَا اِلَيْهِ قَالَ لَهٗ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهٗ وَغَزَوْتَ مَعَهٗ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهٗ لَقَدْ لَقِيْتَ

ترجمہ۔ یزید بن حیان سے روایت ہے میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم زید بن ارقم کے پاس گئے۔ جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا اے زید تم نے تو بڑی نیکی حاصل کی، تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ کی حدیث سنی، آپ

ہوتا ہے کہ کل قریش اہل بیت نہیں ہیں ورنہ آپ کی کئی بی بیاں جیسے حضرت عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہن قرشی تھیں۔ اور ایک روایت میں زید نے ازواج مطہرات کو اہل بیت میں داخل کیا اور دوسری روایت میں خارج۔ ان دونوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ اہل بیت سے دو معنے مقصود ہیں ایک وہ اہل بیت جو گھر میں رہتے ہیں یعنی عیال جن کے اکرام اور احترام کا حکم ہے اُن میں ازواج مطہرات بھی داخل ہیں اور قرآن میں آیت تطہیر جو وارد ہے وہ اہل بیت اسی معنے میں وارد ہے۔ اور قرینہ اُس کا یہ ہے کہ اس آیت کے اول اور آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا ذکر ہے اور انہی کی طرف خطاب ہے اور حضرت ابراہیم کی بی بی کی نسبت قرآن میں اہل بیت کا لفظ موجود ہے۔ اور ایک معنے اہل بیت کا یہ ہے جن پر صدقہ حرام ہو اس میں بی بیاں داخل نہیں ہیں بلکہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں یا صرف بنی ہاشم (نووی مع زیادۃ)

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتُمَ عَلِيًّا قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ أَمَّا إِذَا أَبَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللَّهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ أَبُو تُرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ

ترجمہ۔ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک شخص مروان کی اولاد میں سے حاکم ہوا۔ اُس نے سہل کو بلایا اور حکم دیا حضرت علی کو گالی دینے کا۔ سہل نے انکار کیا۔ وہ شخص بولا اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ لعنت ہو اللہ کی ابو تراب پر۔ سہل نے کہا حضرت علی کو کوئی نام ابو تراب سے زیادہ پسند نہ تھا اور وہ خوش ہوتے تھے اس نام کے ساتھ پکارنے سے وہ شخص بولا اس کا قصہ بیان کرو اُن کا نام ابو تراب کیوں ہوا؟ سہل نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی کو گھر میں نہ پایا۔ آپ نے پوچھا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ وہ بولیں مجھ میں اور ان میں کچھ باتیں ہوئیں وہ غصہ ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا دیکھو حضرت علی کہاں ہیں۔ وہ آیا اور بولا یا رسول اللہ علی

فرمائی۔ اُس کے بعد آپ کا انتقال ہوا۔ آپ نے آخری وصیت تمام عرب کی قوموں کے سامنے یہ کی کہ قرآن پر جمے رہنا اُس سے ہدایت لینا اُس پر عمل کرنا۔ دوسرے میری اہل بیت کا خیال رکھنا اُن سے محبت کرنا اُن کو ایذا نہ دینا۔ اس نصیحت پر سوا اہل سنت اور جماعت کے کوئی فرقہ قائم نہیں ہے۔ خوارج نے اہل بیت کو چھوڑ دیا اُن کے دشمن ہو گئے۔ روافض نے قرآن سے منہ موڑ لیا۔

عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ کِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ الْهُدٰی وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰی وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ کی کتاب میں ہدایت ہے اور نور ہے جو اُس کو پکڑے رہے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔

عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ حَیَّانَ عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَرْقَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَیْهِ فَقُلْنَا لَهٗ لَقَدْ رَاَیْتَ خَیْرًا كَثِیْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّیْتَ خَلْفَهٗ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ اَبِیْ حَیَّانَ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا وَاِنِّیْ تَارِكٌ فِیْكُمُ الثَّقَلَیْنِ اَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰی وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ وَفِیْهِ فَقُلْنَا مَنْ اَهْلُ بَیْتِهٖ نِسَاؤُهٗ قَالَ لَا وَاَیْمُ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْاَةَ تَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ الْعُصُرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ یُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ اِلٰی اَبِیْهَا وَقَوْمِهَا اَهْلُ بَیْتِهٖ اَصْلُهٗ وَعَصَبَتُهُ الَّذِیْنَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ

ترجمہ۔ یزید بن حیان سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم زید بن ارقم کے پاس گئے اور ہم نے کہا تم نے بہت ثواب کمایا تم نے صحبت اٹھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور بیان کیا حدیث کو اُسی طرح جیسے اوپر گذری۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک تو اللہ کی کتاب وہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر ہو گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا گمراہ ہو جائے گا۔ اس روایت میں یہ ہے کہ ہم نے کہا اہل بیت کون لوگ ہیں بی بیاں آپ کی۔ زید نے کہا نہیں قسم خدا کی عورت ایک مدت تک مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اس کو طلاق دیدیتا ہے تو اپنے باپ اور قوم کی طرف چلی جاتی ہے۔ اہل بیت آپ کے دودھیال کے لوگ اور عصبہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے آپ کے بعد۔

فائدہ۔ نووی نے کہا ہمارے نزدیک وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں ان دونوں پر صدقہ حرام ہے اور مالک کے نزدیک صرف بنی ہاشم ہیں اور بعضوں نے کہا بنو قصی اور بعضوں نے کہا قریش۔ اس روایت میں جو بی بیوں کو اہل بیت سے خارج کیا اس سے معلوم

عَنْ عَائِشَةَ اَرِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ ابْنِ مَالِكٍ فَاِنَّهٗ جَعَلَ يَقُوْلُ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ

ترجمہ۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لئے جمع نہیں کیا (یعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں) مگر سعد بن مالک (یعنی سعد بن ابی وقاص) کے لئے آپ نے احد کے دن اُن سے فرمایا تیر مار اے سعد! فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے۔

عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ

ترجمہ۔ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا اپنے ماں باپ کو میرے لئے احد کے دن

عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهٗ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ اَحْرَقَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ قَالَ فَنَزَعْتُ لَهٗ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيْهِ نَصْلٌ فَاَصَبْتُ جَنْبَهٗ فَسَقَطَ وَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهٗ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى نَوَاجِذِهٖ

ترجمہ۔ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اُن کے لئے جمع کیا اپنے ماں باپ کو سعد نے کہا ایک شخص تھا مشرکوں میں سے جس نے جلا دیا تھا مسلمانوں کو (یعنی بہت مسلمانوں کو قتل کیا تھا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیر مار اے سعد فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے۔ میں نے اس کے لئے ایک تیر نکالا جس میں پیکان نہ تھا۔ وہ اس کی پسلی میں لگا اور گرا اور اس کی شرمگاہ کھل گئی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ دیکھ کر ہنسے یہاں تک کہ میں نے آپ کی کچلیوں کو دیکھا۔

عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ نَزَلَتْ فِيْهِ اٰيَاتٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ حَلَفَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَنْ لَّا تُكَلِّمَهٗ اَبَدًا حَتّٰى يَكْفُرَ بِدِيْنِهٖ وَلَا تَاْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ قَالَتْ زَعَمْتَ اَنَّ اللّٰهَ وَصّٰكَ بِوَالِدَيْكَ فَاَنَا اُمُّكَ وَاَنَا

ترجمہ۔ مصعب بن سعد سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہ ان کے باب میں قرآن کی کئی آیتیں اُتریں ان کی ماں نے قسم کھائی تھی کہ اُن سے کبھی بات نہ کرے گی جب تک وہ اپنا دین (یعنی اسلام کا

مسجد میں سو رہے ہیں۔ آپ علی کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر اُن کے پہلو سے الگ ہو گئی تھی اور ان کے بدن سے مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی پہنچنا شروع کی اور فرمانے لگے اُٹھ اے ابوتراب اُٹھ اے ابوتراب۔

فائدہ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا نام ابوتراب رکھا اس وجہ سے اُن کو یہ نام نہایت پسند تھا۔ اس حدیث سے حضرت علی کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسجد میں سونا جائز ہے۔ اور جو شخص خفا ہو گیا ہو اس کو ملانا اور اس کے پاس جانا مستحب ہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

سعد بن ابی وقاص کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَسَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا قَالَ سَعْدُ ابْنُ أَبِي وَقَّاصٍ يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ

ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی اور نیند اُچاٹ ہو گئی آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت شخص رات بھر میری حفاظت کرے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا اتنے میں ہم کو ہتھیاروں کی آواز معلوم ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے آواز آئی سعد بیٹا ابو وقاص کا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوا ہوں آپ کے پاس پہرہ دینے کے لئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سو گئے یہانتک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ سَعْدُ ابْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ فَقُلْنَا مَنْ هٰذَا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے پوچھا تم کیوں آئے۔ وہ بولے مجھے ڈر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو میں آیا آپ کی حفاظت کرنے کو۔ آپ نے اُن کے لئے وہ بھی پھر سو رہے۔

قَالَ فَاَخَذَ رَجُلٌ اَحَدَ لَحْيَيِ الرَّاْسِ فَضَرَبَنِيْ بِهٖ فَجَرَحَ بِاَنْفِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ يَعْفُوْنَ نَفْسَهٗ شَاْنِ الْخَمْرِ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ

تجھ سے پوچھتے ہیں لوٹ کی چیزوں کو۔ سعد نے کہا میں بیمار ہوا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا۔ آپ تشریف لائے میں نے کہا مجھ کو اجازت دیجئے میں اپنے مال کو بانٹ دوں جس کو چاہوں۔ آپ نے نہ مانا۔ میں نے کہا اچھا آدھا مال بانٹ دوں آپ نے نہ مانا۔ میں نے کہا اچھا تہائی مال بانٹ دوں۔ آپ چپ ہو رہے۔ پھر یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تک بانٹنا درست ہے۔ سعد نے کہا ایک بار میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا آؤ ہم تم کو کھانا کھلائیں گے اور شراب پلائیں گے اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی۔ میں اُن کے پاس گیا ایک باغ میں۔ وہاں ایک اونٹ کے سر کا گوشت بھونا گیا تھا اور شراب کی ایک مشک رکھی تھی۔ میں نے گوشت کھایا اور شراب پی اُن کے ساتھ۔ وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا۔ میں نے کہا مہاجرین انصار سے بہتر ہیں۔ ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور مجھے مارا۔ میرے ناک میں زخم لگا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری شراب اور جوا اور تھان اور پانسے یہ سب نجاست ہیں شیطان کے کام ہیں۔

عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ اُنْزِلَتْ فِيْ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَّزَادَ فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَالَ فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ اَوْجَرُوْهَا وَفِيْ حَدِيْثِهٖ اَيْضًا فَضَرَبَ بِهٖ اَنْفَ سَعْدٍ فَفَرَزَهٗ فَكَانَ اَنْفُ سَعْدٍ مَّفْرُوْرًا

ترجمہ۔ سعد نے کہا میرے باب میں چار آیتیں اُتریں۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری۔ شعبہ نے زیادہ کیا کہ سعد نے کہا آخر لوگ جب میری ماں کو کھانا کھلانا چاہتے تو اس کا منہ ایک لکڑی سے کھولتے پھر کھانا اس کے منہ میں ڈالتے اس روایت میں یہ ہے کہ سعد کی ناک پر مارا اور اُن کی ناک چر گئی۔ پھر انکی ناک ہمیشہ چری رہی۔

عَنْ سَعْدٍ فِيْ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ سِتَّةٍ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ مِّنْهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ قَالُوْا لَا تُدْنِيْ هٰؤُلَاءِ

ترجمہ۔ سعد سے روایت ہے یہ آیت مت دور کر ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے مالک کو صبح اور شام چھ آدمیوں کے باب میں اُتری۔ اُن میں میں تھا اور عبداللہ بن مسعود بھی تھے۔ مشرک کہتے تھے آپ ان لوگوں کو اپنے نزدیک رکھتے ہیں۔

عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ۔ سعد سے روایت ہے ہم چھ آدمی

أَمُرُكَ بِهٰذَا قَالَ مَكَثْتُ ثَلٰثًا حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهَا
مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنٌ لَهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ
فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلٰى سَعْدٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ
تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَوَصَّيْنَا
الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدٰكَ
عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا
تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا
قَالَ وَاَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ غَنِيْمَةً عَظِيْمَةً فَاِذَا فِيْهَا سَيْفٌ
فَاَخَذْتُهُ فَاَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَفِّلْنِيْ هٰذَا السَّيْفَ فَاَنَا
مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهُ فَقَالَ رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ
اَخَذْتَهُ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَرَدْتُ اَنْ اُلْقِيَهُ
فِي الْقَبَضِ لَاَمَتْنِيْ نَفْسِيْ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ
فَقُلْتُ اَعْطِنِيْهِ قَالَ فَشَدَّ لِيْ صَوْتَهُ رُدَّهُ
مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قَالَ وَمَرِضْتُ
فَاَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَتَانِيْ فَقُلْتُ دَعْنِيْ اَقْسِمْ مَالِيْ حَيْثُ
شِئْتُ قَالَ فَاَبٰى قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ
فَاَبٰى قُلْتُ فَالثُّلُثُ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ
الثُّلُثُ جَائِزًا قَالَ وَاَتَيْتُ عَلٰى نَفَرٍ مِنَ الْاَنْصَارِ
وَالْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالُوْا تَعَالَ نُطْعِمْكَ وَنُسْقِيْكَ
خَمْرًا وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ
فَاَتَيْتُهُمْ فِيْ حَشٍّ وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ فَاِذَا
رَاْسُ جَزُوْرٍ مَشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ وَزِقٌّ مِنْ
خَمْرٍ قَالَ فَاَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ قَالَ
فَذُكِرَتِ الْاَنْصَارُ وَالْمُهَاجِرِيْنَ عِنْدَهُمْ
فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُوْنَ خَيْرٌ مِنَ الْاَنْصَارِ

دین) نہ چھوڑیں گے اور نہ کھاوے گی نہ پیوے گی۔ وہ کہنے لگی اللہ تعالیٰ نے تجھے حکم دیا ہے ماں باپ کی اطاعت کرنے کا اور میں تیری ماں ہوں تجھ کو حکم کرتی ہوں اس بات کا۔ پھر تین دن تک یوں ہی رہی کچھ کھایا نہ پیا یہاں تک کہ اس کو غش آگیا آخر ایک بیٹا اس کا جس کا نام عمارہ تھا کھڑا ہوا اور اس کو پانی پلایا۔ وہ بددعا کرنے لگی سعد کے لئے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور ہم نے حکم دیا آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا لیکن وہ اگر زور ڈالیں تجھ پر کہ شریک کرے تو میرے ساتھ اس چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو مت مان اُنکی بات (یعنی شرک مت کر) اور رہ ان کے ساتھ دنیا میں دستور کے موافق اور ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سا غنیمت کا مال ہاتھ آیا اس میں ایک تلوار بھی تھی وہ میں نے لے لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔ میں نے عرض کیا یہ تلوار مجھ کو انعام دیدیجئے اور میرا حال آپ جانتے ہی ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو وہیں رکھ دے جہاں سے تو نے اٹھائی ہے۔ میں گیا اور میں نے قصد کیا کہ پھر اس کو گدام میں ڈالدوں لیکن میرے دل نے مجھے ملامت کی اور میں پھر آپ کے پاس لوٹا۔ میں نے عرض کیا کہ یہ تلوار مجھکو دیدیجئے۔ آپ نے سختی سے فرمایا رکھدے اُسی جگہ جہاں سے تو نے اٹھائی ہے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری

مَرَّةً فَانْظُرُ وَاُطَاطِئُ لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ اَعْرِفُ اَبِيْ اِذَا مَرَّ عَلٰى فَرَسِهٖ فِي السِّلَاحِ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ فَقَالَ وَرَاَيْتَنِيْ يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ اَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ

قلعہ میں تو کبھی وہ جھک جاتا میرے لئے میں دیکھتا اور کبھی میں جھک جاتا اس کیلئے وہ دیکھتا۔ میں اپنے باپ کو پہچان لیتا جب وہ گھوڑے پر نکلتے ہتھیار باندھے ہوئے بنی قریظہ کی طرف۔ پھر میں نے یہ ذکر کیا اپنے باپ سے۔ انہوں نے کہا بیٹا تو نے مجھے دیکھا تھا میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا قسم خدا کی اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے جمع کر دیا اپنے ماں باپ کو اور فرمایا فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ اَنَا وَعُمَرُ وَابْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ فِي الْاُطُمِ الَّذِيْ فِيْهِ النِّسْوَةُ يَعْنِيْ نِسْوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُرْوَةَ فِي الْحَدِيْثِ وَلٰكِنْ اَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِيْ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر تھے۔ اس کا پتھر ہلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھم جا اے حرا! تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید (نبی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور صدیق ابوبکر باقی سب شہید ہیں ظلم سے مارے گئے یہاں تک کہ طلحہ اور زبیر بھی)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى جَبَلِ حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ ابْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ اَبَوَاكَ وَاللّٰهِ مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ بن زبیر سے کہا اللہ کی قسم تمہارے

وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُوْنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ وَّبِلَالٌ وَّرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ مشرکوں نے کہا آپ اُن لوگوں کو اپنے پاس سے ہانک دیجئے یہ جرأت نہ کریں گے ہم پر اُن لوگوں میں میں تھا، ابن مسعود تھے اور ایک شخص ہذیل کا تھا اور بلال اور دو شخص اور تھے جن کا میں نام نہیں لیتا۔ آپ کے دل میں جو اللہ نے چاہا وہ آیا۔ آپ نے دل ہی دل میں باتیں کیں تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری مت ہنکا اُن لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام اور چاہتے ہیں اُس کی رضامندی۔

عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْاَيَّامِ الَّتِيْ قَاتَلَ فِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيْثِهِمَا

ترجمہ ابوعثمان سے روایت ہے اُن دنوں میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑتے تھے (کافروں سے) بعضے دن کوئی آپ کے ساتھ نہ رہا سوا طلحہ اور سعد کے۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ رض

حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ نَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرُ

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی۔ زبیر نے جواب دیا کہ حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر آپ نے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا۔ پھر آپ نے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا۔ آخر آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرا خاص مصاحب زبیر ہے۔

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَعَمْرُو ابْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ النِّسْوَةِ فِيْ اُطُمِ حَسَّانَ فَكَانَ يُطَاطِئُ لِيْ

ترجمہ۔ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے میں اور عمرو بن ابی سلمہ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ تھے حسان بن ثابت کے

وہ بیشک امانت دار ہے بے شک امانت دار ہے۔ راوی نے کہا لوگ منتظر رہے کہ کس کو بھیجتے ہیں آپ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بھیجا۔

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِلْحَسَنِ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَکَسِبِ مَنْ یُّحِبُّہٗ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام حسن علیہ السلام کے لئے یا اللہ میں اس کو چاہتا ہوں یعنی اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی محبت رکھ اس سے اور محبت رکھ اس سے جو محبت رکھے اس سے۔

فائدہ۔ یعنی امام حسن علیہ السلام سے جو کوئی محبت کرے اس سے بھی تو محبت کر۔ سبحان اللہ اہل بیت کی محبت ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی اللہ جل جلالہ کا محبوب بن جاتا ہے یا اللہ تو ہم کو قائم رکھ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت پر اور مار اُن کی محبت پر اور حشر کر اُن کی محبت پر۔ ہر چند مومن کو سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کی محبت نہ چاہیئے پر اللہ کے رسول کی اور رسول کے اہل بیت کی اور صحابہ کرام کی محبت درحقیقت اللہ کی محبت ہے تو اللہ سے محبت بالذات ہے اور اوروں سے بواسطہ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَۃٍ مِّنَ النَّھَارِ لَا یُکَلِّمُنِیْ وَلَا اُکَلِّمُہٗ حَتّٰی جَاءَ سُوْقَ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰی اَتٰی خِبَاءَ فَاطِمَۃَ فَقَالَ اَثَمَّ لُکَعُ اَثَمَّ لُکَعُ یَعْنِیْ حَسَنًا فَظَنَنَّا اَنَّہٗ اِنَّمَا تَحْبِسُہٗ اُمُّہٗ لِاَنْ تَغْسِلَہٗ وَتُلْبِسَہٗ سِخَابًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ یَسْعٰی حَتّٰی اعْتَنَقَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا صَاحِبَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا دن کو ایک وقت نہ آپ مجھ سے بات کرتے تھے نہ میں آپ سے بات کرتا تھا (یعنی خاموش چلے جاتے تھے) یہاں تک کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے۔ پھر آپ لوٹے اور حضرت فاطمہ زہرا کے گھر پر آئے اور پوچھا بچہ ہے بچہ ہے یعنی امام حسن علیہ السلام کو ہم سمجھے کہ اُن کی ماں نے اُن کو روک رکھا ہے نہلانے دھلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لئے لیکن تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام حسن علیہ السلام) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ

دونوں باپ (یعنی زبیر اور ابوبکر) ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اس آیت میں ہے اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ یعنی جن لوگوں نے اطاعت کی اللہ اور اس کے رسول کی زخمی ہونے پر بھی (ابوبکر عروہ کے باپ نہ تھے نانا تھے۔ نانا کو بھی باپ کہتے ہیں)

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ یَعْنِیْ اَبَا بَکْرٍ وَّالزُّبَیْرَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا اس میں دونوں باپ کا بیان ہے یعنی ابوبکر اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِیْ عَائِشَةُ کَانَ اَبَوَاكَ مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِیْ عُبَیْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ

ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی فضیلت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنًا وَّاِنَّ اَمِیْنَنَا اَیَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُوْعُبَیْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح ہیں (اگرچہ اور صحابہ بھی امین تھے پر ابوعبید رضی اللہ عنہ اوروں سے ممتاز تھے)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ الْیَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا یُّعَلِّمُنَا السُّنَّةَ وَالْاِسْلَامَ قَالَ فَاَخَذَ بِیَدِ اَبِیْ عُبَیْدَةَ فَقَالَ هٰذَا اَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ یمن کے لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجئے جو ہم کو حدیث اور اسلام سکھاوے تو آپ نے ابوعبیدہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ اس امت کا امانت دار ہے۔

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَیْنَا رَجُلًا اَمِیْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکُمْ رَجُلًا اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَیْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ

ترجمہ۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نجران کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجئے۔ آپ نے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجتا ہوں

اور یہ قول کہ آیت تطہیر لوگوں سے خاص ہے اور ازواج مطہرات اُس میں داخل نہیں ہیں سیاق و سباق قرآنی سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ اور اس میں زیادہ گفت گو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ امر بہر حال ثابت ہے کہ امام حسن اور امام حسین اور علی اور فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم آیت تطہیر میں داخل ہیں۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ زَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ وَابْنِهِ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

زید بن حارثہؓ اور اُسامہ بن زیدؓ کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ ابْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ ابْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے (اس وجہ سے کہ آپ نے ان کو متبنیٰ کیا تھا) یہاں تک کہ قرآن میں اُترا پکارو اُن کے باپوں کی طرف نسبت کرکے یہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَأَيْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا سردار اُسامہ بن زید کو کیا۔ لوگوں نے اس کی سرداری پر طعن کیا (کہ ایک نوجوان شخص کو بڑے بڑے مہاجرین اور انصار کا آپ نے افسر کیا) تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم طعنہ کرتے ہو اُسامہ کی سرداری میں تو البتہ تم طعنہ کر چکے ہو اُس کے باپ کی سرداری میں اس سے پہلے۔ اور قسم خدا کی اُس کا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ پیارا تھا اور اب اُسامہ اس کے بعد سب لوگوں میں مجھے پیارا ہے۔

فائدہ۔ پہلے آپ نے زید کو لشکر کا سردار کرکے بھیجا تھا وہ شام میں شہید ہوئے اس لئے حضرت نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری اُن کے بیٹے کو دی تاکہ ان کو باپ کا رنج کم ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ بہ نسبت اوروں کے لڑائی میں زیادہ کوشش کریں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت میں بڑا امر لیاقت ہے۔ اگر لیاقت نہ ہو تو قدامت اور سن بیکار ہے۔

یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور محبت رکھ اس شخص سے جو اس سے محبت رکھے۔

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ

ترجمہ۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے امام حسن علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے پر دیکھا اور آپ فرماتے تھے یا اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اِيَاسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتّٰى اَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهٗ وَهٰذَا خَلْفَهٗ

ترجمہ۔ ایاس نے اپنے باپ (سلمہ بن الاکوع) سے سنا انہوں نے کہا میں نے اس سفید خچر کو کھینچا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سوار تھے یہاں تک کہ انکو لے گیا حجرۂ نبوی تک ایک صاحبزادے آپ کے آگے تھے اور ایک پیچھے۔

عَنْ عَائِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهٗ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نکلے اور آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جسپر کجاووں کی صورتیں یا ہانڈیوں کی صورتیں بنی ہوئی تھیں کالے بادلوں کی۔ اتنے میں امام حسن علیہ السلام آئے۔ آپ نے اُن کو اُس چادر کے اندر کر لیا پھر امام حسینؑ آئے اُن کو بھی اندر کر لیا۔ پھر فاطمہ زہرا آئیں ان کو بھی اندر کر لیا پھر حضرت علی آئے اُن کو بھی اندر کر لیا۔ بعد اُس کے فرمایا اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے ناپاکی کو اور پاک کرے تم کو اے گھر والو!۔

فائدہ۔ یہ آیت تطہیر ہے اس کے اول اور آخر ازواج مطہرات کا بیان ہے اور اُن کی طرف خطاب ہے۔ اس آیت کے بعد یہ ہے وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ عطف کے ساتھ جو صریح ہے ازواج کے ساتھ خطاب کرنے میں اس صورت میں یہاں اہل بیت سے خاص ازواج مراد تھے پر آپ نے ان لوگوں کو بھی شریک کر لیا تاکہ پاکی میں وہ بھی شامل ہو جائیں

حَتّٰی دَخَلْنَا الْمَدِیْنَةَ | عنہما سے تو آپ نے ہم میں سے ایک کو سامنے بٹھایا اور ایک کو پیچھے یہاں تک کہ مدینہ میں آئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ خَلْفَهٗ فَاَسَرَّ اِلَیَّ حَدِیْثًا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور چپکے سے ایک بات فرمائی جس کو میں کسی سے بیان نکرونگا

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ خَدِیْجَةَ

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

عَنْ عَلِیٍّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَآئِهَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَآئِهَا خَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ قَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَّاَشَارَ وَکِیْعٌ اِلَی السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ

ترجمہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آسمان وزمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں سب میں مریم بنت عمران افضل ہیں۔ اور آسمان اور زمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں سب میں خدیجہ بنت خویلد افضل ہیں۔

فائدہ۔ یعنی ہر ایک اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے افضل ہے۔ اب رہا یہ امر کہ اُن دونوں میں کون افضل ہے اُس کو بیان نہیں کیا۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ غَیْرُ مَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاٰسِیَةَ امْرَاَةِ فِرْعَوْنَ وَ اِنَّ فَضْلَ عَآئِشَةَ عَلَی النِّسَآءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَآئِرِ الطَّعَامِ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں بہت کامل ہوئے لیکن عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی سوا مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی کے۔ اور عائشہ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت اور کھانوں پر۔ (نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ حضرت عائشہ حضرت مریم اور آسیہ سے افضل ہیں کیونکہ احتمال ہے کہ مراد فضیلت سے اس امت کی عورتوں پر ہوئے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے کہ یہ دونوں عورتیں نبی تھیں لیکن صحیح یہ ہے وہ نبی نہ تھیں بلکہ ولی تھیں اور منقول ہے اجماع اس پر کہ عورتیں نبی نہیں ہوتیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ | ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمَارَتِهٖ یُرِیْدُ اُسَامَةَ ابْنَ زَیْدٍ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِیْ اِمَارَةِ اَبِیْهِ مِنْ قَبْلِهٖ وَایْمُ اللّٰهِ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لِّلْاِمَارَةِ وَایْمُ اللّٰهِ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لِّلْاِمَارَةِ وَایْمُ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَایْمُ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَخَلِیْقٌ بِّاَنْ یُّحِبَّ اُسَامَةَ وَایْمُ اللّٰهِ اِنْ کَانَ لَاَحَبَّهُمْ اِلَیَّ مِنْ بَعْدِهٖ فَاَوْصِیْکُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِیْکُمْ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے تو میں وصیت کرتا ہوں اسامہ کے ساتھ سلوک کرنے کی وہ تم میں نیک بخت لوگوں میں سے ہے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا

عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَیْرِ اَتَذْکُرُ اِذْ تَلَقَّیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَکَکَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے عبداللہ بن جعفر نے عبداللہ بن زبیر سے کہا تم کو یاد ہے جب میں اور تم اور ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے تو آپ نے ہم کو سوار کر لیا اور تم کو چھوڑ دیا۔ (اس لئے کہ سواری پر زیادہ جگہ نہ ہوگی۔)

عَنْ حَبِیْبٍ ابْنِ الشَّهِیْدِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّةَ وَاِسْنَادِهٖ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّیَ بِصِبْیَانِ اَهْلِ بَیْتِهٖ قَالَ وَاِنَّهٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِیْ اِلَیْهِ فَحَمَلَنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ثُمَّ جِیْءَ بِاَحَدِ ابْنَیْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهٗ خَلْفَهٗ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِیْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰی دَابَّةٍ وَّاحِدَةٍ

ترجمہ۔ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو گھر کے بچے آپ کو جا کر ملتے۔ ایک بار آپ سفر سے آئے اور میں آگے گیا آپ سے ملنے کے لئے۔ آپ نے مجھ کو اپنے سامنے بٹھا لیا پھر حضرت فاطمہ زہرا کے ایک صاحبزادے آئے آپ نے اُن کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ پھر ہم تینوں ایک ہی جانور پر بیٹھے ہوئے مدینہ میں آئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّیَ بِنَا قَالَ فَتُلُقِّیَ بِیْ وَبِالْحَسَنِ اَوْ بِالْحُسَیْنِ قَالَ فَحَمَلَ اَحَدَنَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَالْاٰخَرَ خَلْفَهٗ

ترجمہ۔ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگوں سے ملتے۔ ایک بار مجھ سے ملے اور حسن یا حسین رضی اللہ تعالیٰ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلٰى خَدِيْجَةَ وَإِنِّيْ لَمْ أُدْرِكْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ يَقُوْلُ أَرْسِلُوْا بِهَا إِلٰى أَصْدِقَاءِ خَدِيْجَةَ قَالَتْ فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ خَدِيْجَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا

ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں پر رشک نہیں کیا البتہ خدیجہ پر کیا۔ اور میں نے اُن کو نہیں پایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے اس کا گوشت خدیجہ کے عزیزوں کو بھیجو۔ ایک دن میں نے آپ کو غصہ کیا اور کہا خدیجہ۔ آپ نے فرمایا مجھے ان کی محبت خدا نے تعالیٰ نے ڈالدی۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ أَبِيْ أُسَامَةَ إِلٰى قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى امْرَأَةٍ مِّنْ نِّسَاءِهِ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ إِيَّاهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اتنا رشک آپ کی کسی بی بی پر نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا کیونکہ آپ اُن کا ذکر بہت کرتے اور میں نے تو خدیجہ کو کبھی دیکھا بھی نہ تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَدِيْجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ پر دوسرا نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ وہ مرگئیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ فَغِرْتُ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِّنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ خَمْشَاءِ السَّاقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ فَأَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهَا

ترجمہ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہالہ بنت خویلد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن (آپ کی سالی) نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی۔ آپ کو خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آیا۔ آپ خوش ہوئے اور فرمایا یا اللہ ہالہ بیٹی خویلد کی۔ مجھے رشک آئی میں نے کہا آپ کیا یاد کرتے ہیں قریش کی بڑھیوں میں سے ایک بڑھیا کے سرخ مسوڑھوں والی (یعنی انتہا کی بڑھیا جس کے ایک دانت بھی نہ رہا ہو بڑی سرخی ہی سرخی ہو دانت کی سفیدی بالکل نہ ہو) پتلی پنڈلیوں والی وہ مرگئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُس سے بہتر عورت دی (جوان باکرہ جیسے میں ہوں۔ قاضی نے کہا عورتوں کو ایسی رشک معاف ہے کیونکہ یہ اُن کی طبعی ہے اور اسیواسطے آپ نے حضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْكَ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِيَ اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَدِيْثِ وَمِنِّيْ

حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہیں آپ کے پاس آتی ہیں ایک برتن لیکر اُس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا شربت ہے پھر جب وہ آویں تو آپ انکو سلام کہئے اُن کے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے اور انکو خوشخبری دیدیجئے ایک گھر کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے نہ اُس میں غل ہے نہ کوئی تکلیف ہے۔

عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ

ترجمہ۔ اسمٰعیل نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت میں؟ انہوں نے کہا ہاں آپ نے اُن کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت میں جو خولدار موتی کا ہے نہ اس میں غل پکار ہے نہ تکلیف ہے۔

عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَشَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ایک گھر کی جنت میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ اَنْ يَّتَزَوَّجَنِيْ بِثَلٰثِ سِنِيْنَ لِمَا كُنْتُ اَسْمَعُهٗ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ اَمَرَهٗ رَبُّهٗ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيْهَا اِلٰى خَلَائِلِهَا

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا۔ وہ میرے نکاح ہونے سے تین برس پہلے مر چکی تھیں اور یہ رشک میں اس وقت کرتی جب آپ خدیجہ کا ذکر کرتے (اور ان کی تعریف کرتے) اور پروردگار نے آپ کو حکم دیا تھا کہ خدیجہ کو خوشخبری دیں ایک مکان کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے۔ اور آپ بکری ذبح کرتے تھے پھر خدیجہ کی سہیلیوں کے پاس اس کا گوشت بھیجتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى نِسَاءِ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ تَاتِيْنِيْ صَوَاحِبِيْ فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ

روایت ہے وہ گڑیوں سے کھیلتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ انہوں نے کہا میری ہمجولیاں آتیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر غائب ہو جاتیں (شرم سے اور ڈر سے) آپ ان کو میرے پاس بھیجدیتے۔

فائدہ۔ قاضی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ گڑیوں سے کھیلنا درست ہے اور یہ مستثنےٰ ہیں تصویروں میں سے کیونکہ اس کھیل میں عورتوں کی تعلیم ہے خانہ داری کے امور کی۔ اور علماء نے جائز رکھا ہے گڑیوں کی بیع اور شراء کو اور امام مالک سے اس کی کراہت منقول ہے اور جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ اُن سے کھیلنا درست ہے اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے تصویروں کی حدیث سے (نووی)

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُنَّ اللُّعَبُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے لوگ میری باری کا انتظار کیا کرتے جس دن میری باری ہوتی تحفے بھیجتے تاکہ آپ خوش ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيْ فِيْ مِرْطِيْ فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِيْ اِلَيْكَ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِيْ ابْنَةِ اَبِيْ قُحَافَةَ وَاَنَا سَاكِتَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ بُنَيَّةُ اَلَسْتِ تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ فَقَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ قَالَتْ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِيْنَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے فاطمہ زہرا آپ کی صاحبزادی کو آپ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے اجازت مانگی۔ آپ لیٹے ہوئے تھے میرے ساتھ میری چادر میں۔ آپ نے اجازت دی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی بی بیوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے وہ چاہتی ہیں آپ انصاف کریں اُن کے ساتھ ابو قحافہ کی بیٹی میں (یعنی جتنی محبت اُن سے رکھتے ہیں اتنی ہی اوروں سے رکھیں۔ یہ امر اختیاری نہ تھا اور سب باتوں میں تو آپ انصاف کرتے تھے) اور

عائشہ کو ایسا کہنے سے منع نہ کیا اور میرے نزدیک اس کی وجہ یہ تھی کہ عائشہ کم سن تھیں اور شاید بالغ بھی نہ ہوئی ہوں اس وجہ سے آپ اُن پر خفا نہ ہوئے۔)

بَابُ فَضَائِلِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَنِيْ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ يَقُوْلُ هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُ عَنْ وَّجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَاَقُوْلُ اِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے خواب میں دیکھا تین راتوں تک (نبوت سے پہلے یا نبوت کے بعد) ایک فرشتہ تجھ کو ایک سفید حریر کے ٹکڑے میں لایا اور مجھے کہنے لگا یہ آپ کی عورت ہے۔ میں نے تیرا منہ کھولا تو وہ تو نکلی۔ میں نے کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا (یعنی یہ عورت مجھے ملے گی اگر کوئی اور تعبیر اس خواب کی نہ ہوئے۔)

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَّاِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں جان لیتا ہوں جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے اور جب ناخوش ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا کیونکر آپ جان لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تو خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم محمد کے رب کی اور جب ناراض ہو جاتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم ہے ابراہیم کے رب کی۔ میں نے عرض کیا بیشک قسم خدا کی یا رسول اللہ میں آپ کا نام چھوڑ دیتی ہوں (جب آپ سے ناراض ہوتی ہوں) (یہ غصہ حضرت عائشہ کا اُسی رشک کے باب سے ہے جو عورتوں کو معاف ہے اور وہ ظاہر میں ہوتا ہے۔ دل میں حضرت عائشہ اللہ تعالیٰ کے رسول سے کبھی ناراض نہ ہوتیں۔)

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا حِينَ أَلْحَحْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَسَّمَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے اجازت دی اُسی حال میں کہ آپ میری چادر میں تھے جس حال میں فاطمہ آئی تھیں۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کی بی بیاں انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں۔ پھر یہ کہہ کر مجھ پر آئیں اور زبان درازی کی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں جواب دینے کی یا نہیں یہاں تک کہ مجھ کو معلوم ہو گیا کہ آپ جواب دینے سے برا نہیں مانیں گے تب تو میں بھی اُن پر آئی اور تھوڑی ہی دیر میں ان کو بند کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا یہ ابوبکر کی بیٹی ہے (کسی ایسے ویسے کی لڑکی نہیں ہے جو تم سے دب جائے)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا أَنْ أَنْشَخْتُهَا غَلَبَةً ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَفَقَّدُ يَقُولُ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کرتے تھے (بیماری میں) اور فرماتے تھے کل میں کہاں ہوں گا۔ کل میں کہاں ہوں گا یہ خیال کر کے کہ ابھی میری باری میں دیر ہے۔ پھر میری باری کے دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا لیا میرے سینہ اور حلق میں (یعنی آپ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا ہوا تھا)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَى صَدْرِهَا وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وفات سے پہلے اور ٹیکا لگائے تھے میرے سینہ پر۔ میں نے کان لگایا آپ فرماتے تھے یا اللہ بخش دے مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا دے مجھ کو اپنے رفیقوں سے۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی نہیں مریگا یہاں تک کہ اس کو اختیار دیا جائے گا دنیا میں رہنے اور آخرت

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ
إِلَى أَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِيْ قَالَتْ وَبِالَّذِيْ قَالَ لَهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا
مَا رَأَيْنَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِيْ إِلَى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلِيْ لَهُ إِنَّ
أَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِيْ ابْنَةِ أَبِيْ قُحَافَةَ
فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللّٰهِ لَا أُكَلِّمُهُ فِيْهَا أَبَدًا
قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ
تُسَامِيْنِيْ مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا
فِي الدِّيْنِ مِنْ زَيْنَبَ وَأَتْقَى لِلّٰهِ وَأَصْدَقَ
حَدِيْثًا وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ
صَدَقَةً وَأَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ
الَّذِيْ تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ مَا
عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيْهَا تُسْرِعُ
مِنْهَا الْفَيْئَةُ قَالَتْ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِيْ مِرْطِهَا عَلَى
الْحَالِ الَّتِيْ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا
فَأَذِنَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِيْ
إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ أَبِيْ قُحَافَةَ قَالَتْ
ثُمَّ وَقَعْتُ بِيْ فَاسْتَطَالَتْ عَلَيَّ وَأَنَا أَرْقُبُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ
طَرْفَهُ هَلْ يَأْذَنُ لِيْ فِيْهَا قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ
زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

میں خاموش تھی۔ آپ نے فرمایا اے بیٹی!
کیا تو وہ نہیں چاہتی جو میں چاہوں۔ وہ بولیں
یا رسول اللہ میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ چاہیں
آپ نے فرمایا تو محبت رکھ عائشہ سے۔ یہ
سنتے ہی فاطمہ اٹھیں اور بی بیوں کے پاس
گئیں۔ اُن سے جا کر اپنا کہنا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا بیان کیا۔ وہ
کہنے لگیں ہم سمجھتی ہیں تم کچھ ہمارے کام دائیں
اس لئے پھر جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس اور کہو آپ کی بی بیاں انصاف
چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں
(ابو قحافہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے باپ
تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دادا
ہوئے۔ دادا کی طرف نسبت دے سکتے ہیں)
حضرت فاطمہ نے کہا قسم خدا کی میں تو حضرت
عائشہ کے مقدمہ میں اب کبھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے گفتگو نہ کروں گی۔ حضرت
عائشہ نے کہا آخر آپ کی بی بیوں نے ام
المومنین زینب بنت جحش کو آپ کے پاس
بھیجا اور میرے برابر کے مرتبہ میں آپ کے
سامنے وہی تھیں اور میں نے کوئی عورت
اُن سے زیادہ دیندار اور خدا سے ڈرنے والی
اور سچی بات کہنے والی اور ناتا جوڑنے والی
اور خیرات کرنے والی نہیں دیکھی اور نہ اُن سے
بڑھ کر کوئی عورت اپنے نفس پر زور ڈالتی تھی
اللہ تعالیٰ کے کام میں اور صدقہ میں فقط
اُن میں ایک تیزی تھی (یعنی غصہ تھا) اس سے
بھی وہ جلدی پھر جاتیں اور مل جاتیں اور
نادم ہو جاتیں) انہوں نے اجازت چاہی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ بِاللَّیْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَۃَ یَتَحَدَّثُ مَعَھَا فَقَالَتْ حَفْصَۃُ لِعَائِشَۃَ اَلَا تَرْکَبِیْنَ اللَّیْلَۃَ بَعِیْرِیْ وَ اَرْکَبُ بَعِیْرَکِ فَتَنْظُرِیْنَ وَاَنْظُرُ قَالَتْ بَلٰی فَرَکِبَتْ عَائِشَۃُ عَلٰی بَعِیْرِ حَفْصَۃَ وَرَکِبَتْ حَفْصَۃُ عَلٰی بَعِیْرِ عَائِشَۃَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی جَمَلِ عَائِشَۃَ وَ عَلَیْہِ حَفْصَۃُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَھَا حَتّٰی نَزَلُوْا فَافْتَقَدَتْہُ عَائِشَۃُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَھَا بَیْنَ الْاِذْخِرِ وَتَقُوْلُ یَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَیَّ عَقْرَبًا اَوْ حَیَّۃً تَلْدَغُنِیْ ھُوَ رَسُوْلُکَ وَلَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَقُوْلَ لَہٗ شَیْئًا

آیا ہم دونوں آپ کے ساتھ نکلیں اور آپ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ چلتے اُن سے باتیں کرتے ہوئے حفصہؓ نے عائشہؓ سے کہا آج کی رات تم میرے اونٹ پر چڑھو اور میں تمہارے اونٹ پر چڑھتی ہوں۔ تم دیکھو گی جو تم نہیں دیکھتی تھیں اور میں دیکھوں گی جو میں نہیں دیکھتی تھی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا اچھا اور وہ حفصہؓ کے اونٹ پر سوار ہوئیں اور حفصہؓ اُن کے اونٹ پر۔ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے اونٹ کی طرف آئے دیکھا تو اُس پر حفصہ ہیں آپ نے سلام کیا اور اُنہی کے ساتھ بیٹھ کر چلے یہاں تک کہ منزل پر اُترے اور حضرت عائشہؓ نے آپ کو نہ پایا (رات بھر) ان کو غیرت آئی۔ جب اُتریں تو وہ اپنے پاؤں اذخر (گھاس) میں ڈالتیں اور کہتیں یا اللہ مجھ پر مسلط کر ایک بچھو یا سانپ جو مجھ کو ڈس لیوے وہ تو تیرے رسول ہیں میں ان کو کچھ کہہ نہیں سکتی

فائدہ۔ یہ حضرت عائشہؓ نے رشک اور غیرت کی وجہ سے کہا اور وہ عورتوں کو معاف ہے جیسے اوپر گذر چکا۔ مہلب نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ باری باری رہنا ہر ایک عورت کے پاس آپ پر واجب نہ تھا ورنہ حفصہؓ ایسا کام کیوں کرتیں اور یہ کچھ ضروری نہیں اس لئے کہ اگر باری آپ پر واجب بھی ہو جب بھی سفر میں چلتے چلتے ہر عورت کے پاس جا سکتا ہے اسی طرح حضر میں بھی کچھ ضروری کام کے لئے اور بوسہ اور لمس کر سکتا ہے بشرطیکہ دیر نہ لگاوے (نووی)

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید (ایک کھانا ہے روٹی اور گوشت سے ملا کر بنایا جاتا ہے) کی فضیلت باقی کھانوں پر۔

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِھِمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ ابْنَ مَالِکٍ

بُحَّةً يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا قَالَتْ فَظَنَنْتُهُ خُيِّرَ حِينَئِذٍ

میں جانے کا۔ پھر میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بیماری میں جسمیں آپ نے وفات پائی اُس وقت آواز آپکی بھاری تھی آپ نے فرمایا اُن لوگوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت لوگوں میں سے اور اچھے رفیق ہیں یہ لوگ۔ اُس وقت میں سمجھی ان کو اختیار ملا۔

عَنْ سَعْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى۔

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تندرستی کی حالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہیں لیا اور اختیار نہیں ملا دنیا سے جانے کے لئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت آگیا تو آپ کا سر میری ران پر تھا۔ آپ ایک ساعت تک بیہوش رہے پھر ہوش میں آئے اور اپنی آنکھ چھت کی طرف لگائی اور فرمایا یا اللہ بلند رفیقوں کے ساتھ کر (یعنی پیغمبروں کے ساتھ جو اعلیٰ علیین میں رہتے ہیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اُس وقت میں نے کہا اب آپ ہم کو اختیار کرنے والے نہیں اور مجھے یاد آئی وہ حدیث جو آپ نے فرمائی تھی تندرستی کی حالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہاں تک کہ اُس نے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہ لیا ہو اور اس کو اختیار نہ ملا ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ آخر کلمہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ جَمِيعًا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو جاتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر۔ ایک بار قرعہ مجھ پر اور ام المومنین حفصہ پر

عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلِّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ أَرْنَبٌ وَالرِّيحُ زَرْنَبٌ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ وَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَى نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا

خفا ہو کر مجھ کو طلاق دیدیگا اور اس کو چھوڑنا پڑیگا)

تیسری عورت نے کہا میرا خاوند لمبا ہے (یعنی احمق) اگر میں اس کی برائی بیان کروں تو مجھ کو طلاق دیدے گا اور جو چپ رہوں تو ادھڑ رہونگی (یعنی نہ نکاح کے مزے اٹھاؤنگی نہ بالکل محروم رہونگی۔)

چوتھی نے کہا میرا خاوند تو ایسا ہے جیسے تہامہ (حجاز اور مکہ) کی رات نہ گرم ہے نہ سرد (یعنی معتدل المزاج ہے) نہ ڈر ہے نہ رنج (یہ اس کی تعریف کی یعنی اُس کے عمدہ اخلاق ہیں اور نہ وہ میری صحبت سے ملول ہوتا ہے۔)

پانچویں نے کہا میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے تو چیتا ہے (یعنی پڑکر سو جاتا ہے اور کسیکو نہیں ستاتا) اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے۔ اور جو مال اسباب گھر میں چھوڑ جاتا ہے اُس کو نہیں پوچھتا۔

چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب تمام کر دیتا ہے اور پیتا ہے تو تلچھٹ تک نہیں چھوڑتا اور لیٹتا ہے تو بدن لپیٹ لیتا ہے اور مجھ پر اپنا ہاتھ نہیں ڈالتا کہ میرا دکھ اور درد پہچانے (یہ بھی ہجو ہے یعنی سو اکھانے پینے کے بیل کی طرح اور کوئی کام کا نہیں عورت کی خبر تک نہیں لیتا)

ساتویں عورت نے کہا میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام نہیں کرنا جانتا سب جہاں بھر کے عیب اُس میں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونوں مروڑے۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَھَا اِنَّ جِبْرِیْلَ یَقْرَأُ عَلَیْکِ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُن سے (یعنی عائشہؓ سے) جبرئیل تم کو سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَھَا بِمِثْلِ حَدِیْثِھِمَا عَنْ زَکَرِیَّا بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی ہے وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشُ ھٰذَا جِبْرَئِیْلُ یُقْرِئُ عَلَیْکِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ قَالَ وَھُوَ یَرٰی مَا لَا اَرٰی

ترجمہ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ حضرت عائشہؓ نے کہا آپ دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھتی تھی۔

حَدِیْثُ اُمِّ زَرْعٍ

ام زرع کی حدیث کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّھَا قَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰی عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاھَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَّا یَکْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِھِنَّ شَیْئًا قَالَتِ الْاُوْلٰی زَوْجِیْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰی رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَھْلٍ فَیُرْتَقٰی وَلَا سَمِیْنٍ فَیُنْتَقٰی قَالَتِ الثَّانِیَةُ زَوْجِیْ لَا اَبُثُّ خَبَرَہٗ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ لَّا اَذَرَہٗ اَنْ اَذْکُرَہٗ اَذْکُرْ عُجَرَہٗ وَبُجَرَہٗ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِیَ الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْکُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِیْ کَلَیْلِ تِھَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قَرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِیْ اِنْ دَخَلَ فَھِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلَا یَسْاَلُ عَمَّا عَھِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِیْ اِنْ اَکَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا یُوْلِجُ الْکَفَّ لِیَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِیْ غَیَایَاءُ اَوْ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے گیارہ عورتیں بیٹھیں اور اُن سبھوں نے یہ اقرار کیا اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپاویں گی۔

پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دُبلے اونٹ کا گوشت ہے جو ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو نہ تو وہاں تک صاف راستہ ہے کہ کوئی چڑھ جاوے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے کہ لایا جاوے۔

دوسری عورت نے کہا میں اپنے خاوند کی خبر نہیں پھیلا سکتی۔ میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو پورا بیان نہ کر سکوں گی اس قدر اس میں عیوب ہیں ظاہری بھی اور باطنی بھی (اور بعضوں نے یہ معنے کئے ہیں کہ میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو اُس کو چھوڑ دونگی یعنی وہ

(گھی نکالنے کے واسطے) سو وہ ملا ایک عورت سے جس کے ساتھ اُس کے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اُس کی گود میں دو اناروں سے کھیلتے تھے۔ سو ابوزرع نے مجھے طلاق دیدی اور اس عورت سے نکاح کیا۔ پھر میں نے اُس کے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز۔ اُس نے مجھ کو چوپائے جانور بہت دیئے اور اُس نے مجھ کو ہر ایک مویشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اُس نے مجھ سے کہا کہ کہا لے ام زرع اور کھلا اپنے لوگوں کو سو اگر میں جمع کروں جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہنچے (یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کم ہے) حضرت عائشہ رضؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لئے (یعنی ویسی) تیری خاطر کرتا ہوں اور سب باتوں میں تشبیہ ضرور نہیں تو آپ نے طلاق نہیں دی حضرت عائشہ کو۔ اور یہ غیبت میں داخل نہیں جو عورتوں نے اپنے خاوندوں کا ذکر کیا کیونکہ انہوں نے اپنے خاوندوں کا نام نہیں لیا۔ اور جب تک نام لیکر کسی کی برائی نہ کرے وہ غیبت نہیں۔ دوسرے یہ کہ یہ عورتیں مجہول ہیں یہ اگر غیبت بھی کرتی ہوں تو کیا بعید ہے اور اس وقت میں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی برائی کرے اُن لوگوں کے سامنے جو اُس کے خاوند کو پہچانتے ہوں تو وہ غیبت ہو جائیگی گو نام نہ لیوے (نووی)

فائدہ - گیارہ عورتیں بیٹھیں اور ان سبھوں نے یہ اقرار اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپاوینگی اور ہر ایک اپنے خاوند کا حال بیان کریگی۔ نووی نے کہا خطیب بغدادی نے اپنی کتاب مبہمات میں لکھا ہے کہ اُن گیارہ عورتوں کے نام میں نہیں جانتا کسی نے لئے ہوں مگر ایک غریب طریق سے اُن کے نام مجھ کو پہنچے ہیں پھر کہا دوسری عورت کا نام عمرو بنت عمرو تھا اور تیسری کا حنی بنت کعب چوتھی کا ہند و بنت ابی مزرمہ پانچویں کا کبشہ چھٹی کا ہند ساتویں کا حنی بنت علقمہ آٹھویں کا بنت اوس بن عبد دسویں کا کبشہ بنت ارقم گیارہویں کا ام زرع بنت اکیہل بن ساعد انتہیٰ اور پہلی عورت کا نام مذکور نہیں۔ بعض کتابوں میں ہے کہ وہ بنت ابی مہزومہ تھی اور بعضوں نے اس ترتیب میں اختلاف بھی کیا ہے اور یہ عورتیں سب یمن کی تھیں۔

پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دبلے اونٹ کا گوشت ہے جو ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو نہ تو وہاں تک صاف راستہ ہے کہ کوئی چڑھ جاوے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے کہ لایا جائے تکلیف اٹھا کر مطلب یہ ہے کہ میرے خاوند میں کوئی خوبی نہیں اور اُس کے ساتھ مزاج میں غربت بھی نہیں بلکہ غرور اور نخوت ہے اور بد خلق بھی ہے۔

پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے تو چیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے۔ نووی نے کہا یہ بھی تعریف ہے اور چیتے سے یہ غرض ہے کہ بہت سوتا ہے اور

وَاَخَذَ خَطِيًّا وَاَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَاَعْطَانِيْ مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِي اُمَّ زَرْعٍ وَمِيْرِيْ اَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ اَعْطَانِيْ مَا بَلَغَ اَصْغَرَ اٰنِيَةِ اَبِيْ زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَاَبِيْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ

آٹھویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند بو میں زرنب ہے (زرنب ایک خوشبودار گھاس ہے) اور چھونے میں نرم جیسے خرگوش (یہ تعریف ہے یعنی اُس کا ظاہر اور باطن دونوں اچھے ہیں)

نویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لمبے پرتلے والا (یعنی قد آور) بڑی راکھ والا (یعنی سخی ہے۔ اُس کا باورچی خانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے تو راکھ بہت نکلتی ہے) اُس کا گھر نزدیک ہے مجلس اور مسافر خانہ سے (یعنی سردار اور سخی ہے اُس کا لنگر جاری ہے۔)

دسویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیا خوب مالک ہے مالک افضل ہے میری اس تعریف سے اُس کے اونٹوں کے بہت شتر خانے ہیں اور کمتر چراگاہیں ہیں (یعنی ضیافت میں اُس کے یہاں اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہیں اس سبب سے شتر خانوں سے جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں) جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہیں (ضیافت میں راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سُنکے اونٹوں کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا۔)

گیارہویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے۔ سو واہ کیا خوب ابوزرع ہے۔ اُس نے زیور سے میرے دونوں کان جھلائے اور چربی سے میرے دونوں بازو بھرے (یعنی مجھ کو موٹا کیا اور مجھ کو بہت خوش کیا) سو میری جان بہت چین میں رہی۔ مجھ کو اُس نے بھیڑ بکری والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اُس نے مجھ کو گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا (یعنی میں نہایت ذلیل اور محتاج تھی اُس نے مجھ کو باعزت اور مالدار کر دیا) میں اُس کی بات کرتی ہوں وہ مجھ کو برا نہیں کہتا۔ سوتی ہوں تو فجر کر دیتی ہوں (یعنی کچھ کام کرنا نہیں پڑتا) اور پیتی ہوں تو سیراب ہو جاتی ہوں۔ ماں ابوزرع کی سو کیا خوب ہے ماں ابوزرع کی اُس کی بڑی بڑی گٹھڑیاں کشادہ اور کشادہ گھر۔ بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہے بیٹا ابوزرع کا اُس کی خواب گاہ جیسے تلوار کا میان (یعنی نازنین بدن ہے) اُس کو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتھ (یعنی کم خور ہے) بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہے بیٹی ابوزرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کے بھرنے والی (یعنی موٹی ہے) اور اپنے سوت کی رشک (یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہے اس واسطے اس کی سوت اُس سے جلتی ہے۔ لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہے لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہیں کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہیں لیجاتی اٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہیں رکھتی کوڑے سے۔ ابوزرع باہر نکلا جب کہ مشکوں میں دودھ متھا جاتا تھا

أَتَيْتُهُ الْمِسْوَرُ ابْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ
إِلَيَّ حَاجَةٌ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ
لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ
الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَأَيْمُ اللَّهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ
لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي إِنَّ
عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ
عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ
عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ
فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَإِنِّي أَخْوَفُ أَنْ
تُفْتَنَ فِي دِينِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ
بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ
إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي
وَوَعَدَنِي فَأَوْفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ
حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا
تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ
مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا

پاس سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت
کے بعد تو ملے اُن سے مسور بن مخرمہ اور
پوچھا آپ کا کچھ کام ہو تو مجھ کو حکم فرمائیے
امام زین العابدین نے فرمایا کچھ نہیں۔ مسور
نے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار
مجھ کو دے دیتے کیونکہ میں ڈرتا ہوں لوگ
آپ سے زبردستی اس کو چھین نہ لیں۔
قسم خدا کی اگر وہ تلوار آپ مجھ کو دیدیں گے
تو کوئی اس کو نہ لے سکیگا جب تک میری جان
میں جان ہے۔ اور حضرت علی نے ابوجہل
کی بیٹی کو پیام دیا حضرت فاطمہؓ کے ہوتے ہوئے
تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سُنا آپ خطبہ سناتے تھے لوگوں کو اس
منبر پر اور اُن دنوں میں بالغ ہو چکا تھا آپ
نے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے
اور مجھے ڈر ہے کہ اُن کے دین پر کوئی آفت
آوے پھر بیان کیا اپنے ایک داماد کا جو عبد شمس
کی اولاد میں سے تھے (یعنی حضرت عثمان
بن عفانؓ کا) اور تعریف کی اُن کی رشتہ داری کی اور فرمایا انہوں نے جو بات مجھ سے کہی وہ
سچ کہی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا اور میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں۔
لیکن قسم خدا کی اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ جمع نہ ہونگی۔

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ
أَبِي جَهْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ
قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ
وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ

ترجمہ۔ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے
حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا اور
اُن کے نکاح میں حضرت فاطمہ تھیں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی۔ جب
فاطمہؓ نے یہ خبر سُنی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا آپ کے
لوگ کہتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لئے
غصہ نہیں ہوتے اور یہ علی ہیں جو ابوجہل

اپنے مال اور اسباب کے فکر سے غافل ہو جاتا ہے اور باہر شیر ہے یعنی شجاع اور بہادر ہے لڑائی میں۔ ابن ابی اویس نے کہا چیتے سے یہ غرض ہے کہ گھر میں آتے ہی چیتے کی طرح مجھ پر گرتا ہے اور جماع بہت کرتا ہے اور صحیح پہلا معنے ہے۔

عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَيَّابًا طَبَّاقًا وَلَمْ يَشُكَّ وَقَالَ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ وَصِفْرُ رِدَائِهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعَقْرُ جَارَتِهَا وَقَالَ وَلَا تُنْفِقُ مِيرَتَنَا تَنْقِيبًا وَقَالَ وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذَامِجَةٍ زَوْجًا ترجمہ وہی ہے جو گذرا کچھ لفظوں کا اختلاف ہے۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت

عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ بَنِي هِشَامِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي فِي أَنْ يَنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا

ترجمہ۔ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر آپ فرماتے تھے کہ ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کے لئے علی بن ابی طالب سے (یعنی ابوجہل کی بیٹی کا جس کے نکاح کے لئے حضرت علی نے پیام دیا تھا) تو میں اجازت نہ دوں گا نہ دوں گا نہ دوں گا البتہ اس صورت میں اجازت دیتا ہوں کہ علی میری بیٹی کو طلاق دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کریں اس لئے کہ میری بیٹی ایک ٹکڑا ہے میرا۔ شک میں ڈالتا ہے مجھ کو جو اس کو شک میں ڈالتا ہے اور ایذا ہوتی ہے مجھ کو جس سے اس کو ایذا ہوتی ہے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہر حال میں حرام ہے اگرچہ ایذا کا سبب امر مباح ہو دوسرا نکاح کرنا اگرچہ جائز تھا۔ پر جب فاطمہ کو اس کی وجہ سے رنج ہوتا اور آپ کو ان کے رنج کی وجہ سے رنج ہوتا اس لئے آپ نے منع کر دیا بوجہ کمال شفقت کے علی اور فاطمہ پر۔ دوسرے یہ کہ شاید حضرت فاطمہ کسی فتنہ میں پڑ جاتیں رشک کی وجہ سے جو عورتوں کا طبعی امر ہے۔)

عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ ابْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ

ترجمہ۔ امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ جب مدینہ میں آئے یزید بن معاویہ کے

يَا بُنَيَّةُ ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أُفْشِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرَئِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ وَإِنِّي لَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتِ

چلتی تھیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے۔ آپ نے جب اُن کو دیکھا تو مرحبا کہا اور فرمایا مرحبا میری بیٹی پھر اُنکو اپنے داہنی طرف بٹھایا یا بائیں طرف اور اُن کے کان میں چپکے سے کچھ فرمایا وہ بہت روئیں۔ جب آپ نے اُن کا یہ حال دیکھا تو دوبارہ اُن کے کان میں کچھ فرمایا وہ ہنسیں میں نے اُن سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص تم سے راز کی باتیں کیں پھر تم روئی ہو جب آپ کھڑے ہوئے تو میں نے اُن سے پوچھا کیا فرمایا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کا راز فاش کرنیوالی نہیں۔ جب آپ کی وفات ہوگئی تو میں نے اُن کو قسم دی اُس حق کی جو میرا اُن پر تھا اور کہا بیان کرو مجھ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا اب البتہ میں بیان کردوں گی۔ پہلی مرتبہ آپ نے میرے کان میں یہ فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال میں ایک بار یا دو بار مجھ سے قرآن کا دور کرتے اِس سال انہوں نے دوبار دور کیا اور میں خیال کرتا ہوں کہ میرا وقت قریب آگیا ہے (دنیا سے جانے کا) تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر میں تیرا بہت اچھا پیش خیمہ ہوں۔ یہ سُنکر میں رونے لگی جیسے تم نے دیکھا تھا۔ جب آپ نے میرا رونا دیکھا تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہ تو راضی نہیں ہے اس بات سے کہ مومنوں کی عورتوں کی یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو دے یہ سنکر میں ہنسی جیسے تم نے دیکھا۔

فائدہ۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتوں سے حضرت

حِيْنَ تَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَنْكَحْتُ اَبَا الْعَاصِ ابْنَ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِّنِّيْ وَاِنَّمَا اَنَا اَكْرَهُ اَنْ يَّفْتِنُوْهَا وَاِنَّهَا وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ اَبَدًا قَالَ فَتَرَكَهُ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ

کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ مسور نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا۔ پھر فرمایا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح (زینب کا) ابو العاص بن ربیع سے کیا۔ اُس نے جو بات مجھ سے کہی سچ کہی اور فاطمہ محمد کی بیٹی میرے گوشت کا ٹکڑا ہے اور مجھے برا لگتا ہے کہ لوگ اُس کے دین پر آفت لاویں (یعنی جب علی دوسرا نکاح کریں گے تو شاید فاطمہ رشک کی وجہ سے کوئی بات اپنے خاوند کے خلاف کہہ بیٹھیں یا اُن کی نافرمانی کریں اور گنہ گار ہوں) اور قسم خدا کی رسول اللہ کی لڑکی اور عدو اللہ (اللہ کے دشمن کی لڑکی دونوں ایک مرد کے پاس جمع نہ ہونگی۔ یہ سُنکر حضرت علی نے پیام چھوڑ دیا (یعنی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ موقوف کیا)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهٗ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ مَا هٰذَا الَّذِيْ سَارَّكِ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَيْتِ ثُمَّ سَارَّكِ فَضَحِكْتِ قَالَتْ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ بِمَوْتِهٖ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ مَنْ يَّتْبَعُهٗ مِنْ اَهْلِهٖ فَضَحِكْتُ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور کان میں ان سے بات کی وہ روئیں پھر کان میں کچھ اُن سے فرمایا وہ ہنسیں۔ میں نے اُن سے پوچھا، پہلے تم سے آپ نے کچھ فرمایا تو تم روئیں پھر کچھ فرمایا تو تم ہنسیں یہ کیا بات تھی۔ انہوں نے کہا پہلے آپ نے فرمایا کہ میری موت قریب ہے میں روئی۔ پھر فرمایا تو سب سے پہلے میرے اہل بیت میں سے میرا ساتھ دیگی تو میں ہنسی۔

فائدہ۔ سبحان اللہ حضرت فاطمہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا عشق تھا کہ خاوند اور بچوں کی مفارقت سے کچھ رنج نہ ہوا لیکن آپ سے ملنے کی خوشی ہوئی۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهٗ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِّشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَلَمَّا رَاٰهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ مَرْحَبًا

ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیاں آپ کے پاس تھیں (آپ کی بیماری میں) کوئی باقی نہ تھی جو نہ ہووے اتنے میں حضرت فاطمہ آئیں اُسی طرح

الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْسَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَضَحِكَتْ لِذٰلِكَ

فاش کرنے والی نہیں۔ جب آپ کی وفات ہوگئی تو میں نے پوچھا۔ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن شریف کا دور کرتے تھے، اس سال دو بار دور کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ میری موت قریب آن پہنچی ہے اور تو سب سے پہلے مجھ سے ملیگی اور میں تیرا اچھا پیش خیمہ ہوں۔ یہ سنکر میں روئی۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تو خوش نہیں ہوتی اس بات سے کہ تو مومنوں کی عورتوں کی سردار ہووے یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہووے یہ سنکر میں ہنسی۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا تَكُوْنَنَّ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَوَّلَ مَنْ يَّدْخُلُ السُّوْقَ وَلَا اٰخِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنْهَا فَاِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطٰنِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهٗ قَالَ وَاُنْبِئْتُ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتٰى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هٰذَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هٰذَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ قَالَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَيْمُ اللّٰهِ مَا حَسِبْتُهٗ اِلَّا اِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَنَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِيْ عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ

ترجمہ۔ سلمان رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے تجھ سے اگر ہوسکے تو سب سے پہلے بازار میں مت جا اور نہ سب کے بعد وہاں سے نکل کیونکہ بازار معرکہ ہے شیطان کا اور وہیں اُس کا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے پاس بی بی ام سلمہ تھیں۔ حضرت جبرئیل ع باتیں کرنے لگے پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا یہ کون شخص تھے۔ انہوں نے کہا دحیہ کلبی تھے۔ ام سلمہ نے کہا قسم خدا کی ہم تو اُن کو دحیہ کلبی سمجھے یہاں تک کہ میں نے خطبہ سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ ہماری خبر بیان کرتے تھے۔

فائدہ۔ یعنی آپ نے بیان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام آج میرے پاس آئے تھے اُس وقت معلوم ہوا کہ وہ شخص دحیہ کلبی نہ تھے بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اس حدیث سے حضرت بی بی ام سلمہؓ کی فضیلت نکلی کہ انہوں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی صورت بن سکتے ہیں اور اکثر جبرئیل علیہ السلام دحیہ کلبی کی صورت

فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا افضل ہیں بلکہ بعضوں نے اگلی بھی سب عورتوں سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ فاطمہ رضؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جزو ہیں اس وجہ سے اُن کے برابر کوئی عورت نہیں ہو سکتی۔ اور جمہور کا یہ قول ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کے بعد سب سے افضل ہیں کیونکہ حضرت مریم ع کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ سبحان اللہ حضرت کے اہل بیت علیہم السلام کا کتنا بڑا درجہ ہے۔ حضرت فاطمہ اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سب جوان جنتیوں کے سردار ہیں اور حضرت علی آپ کے بھائی ہیں دنیا اور آخرت میں راضی ہو اللہ تعالیٰ اُن سے اور ہمارا حشر اُن کے غلاموں میں کرے آمین یارب العالمین۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُغَادَرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةٌ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي فَأَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ أَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِيْنَ بَكَتْ أَخَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثِهِ دُوْنَنَا ثُمَّ تَبْكِيْنَ وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِيْ أَنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَانِيْ إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِيْ وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِيْ لُحُوْقًا بِيْ وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ لِذٰلِكَ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّنِيْ فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیاں جمع ہوئیں کوئی باقی نہ رہی پھر فاطمہ آئیں بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اُن کی چال تھی۔ آپ نے فرمایا مرحبا میری بیٹی اور اُن کو داہنی یا بائیں طرف بٹھایا پھر اُن کے کان میں ایک بات فرمائی وہ رونے لگیں۔ پھر ایک بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے کہا تم کیوں روتی ہو انہوں نے کہا میں آپ کا بھید کھولنے والی نہیں ہوں۔ میں نے کہا میں نے تو آج کی طرح کبھی خوشی نہیں دیکھی جو رنج سے اتنی نزدیک ہو (یعنی رنج کے بعد ہی اس کے متصل خوشی ہو) جب وہ روئیں تو میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو خاص کیا ہے اس بات سے اور ہم سے بیان نہ کی پھر تم روتی ہو (حالانکہ تمہارا درجہ ایسا بڑھ گیا کہ بی بیوں سے زیادہ رازدار ہو گئیں) اور میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا۔ انہوں نے یہی کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز

آپ نے اُس کو پھیر دیا۔ وہ چلانے لگیں اور غصہ کرنے لگیں آپ پر۔

فائدہ۔ کیونکہ وہ کہلائی تھیں آپ کی۔ ایک حدیث میں ہے کہ ام ایمن میری دوسری ماں ہے پہلی ماں کے بعد۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيْكِ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا اَبْكِيْ اَنْ لَّا اَكُوْنَ اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ہمارے ساتھ چلو ام ایمن کی ملاقات کے لئے ہم اس سے ملیں گے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جایا کرتے تھے ان سے ملنے کے لئے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ دونوں صاحبوں نے کہا تم کیوں روتی ہو اللہ جل جلالہ کے پاس جو سامان ہے اس کے رسول کیلئے وہ بہتر ہے رسول کے لئے۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا میں اس لئے نہیں روتی کہ یہ بات نہیں جانتی لیکن میں اس وجہ سے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے اس کہنے سے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بھی رونا آیا۔ وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کی زیارت کے لئے جانا مستحب ہے اور صالحین کی مفارقت پر رونا بھی درست ہے۔

بَابُ فَضَائِلِ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَّبِلَالٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

انس کی ماں حضرت ام سلیم اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهٖ اِلَّا اُمِّ سُلَيْمٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّيْ اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِيَ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کے گھر میں نہیں جاتے تھے سوا اپنی بی بیوں کے یا ام سلیم کے (جو انس کی ماں اور ابو طلحہ کی بی بی تھیں) آپ ام سلیم کے پاس جایا کرتے لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی۔ آپ نے فرمایا مجھے اُس پر بہت رحم آتا ہے اسکا بھائی میرے ساتھ مارا گیا۔

پر آیا کرتے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

اُمّ المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُكُنَّ لِحَاقًا بِيْ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی بی بیوں سے) فرمایا کہ تم سب میں پہلے وہ مجھ سے ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں تو سب بی بیاں اپنے اپنے ہاتھ ناپتیں تاکہ معلوم ہو کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم سب میں زینبؓ کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے۔ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور صدقہ دیتیں۔

فائدہ۔ تو لمبے ہاتھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سخاوت تھی اور سخاوت حضرت زینب رضی اللہ عنہا میں سب سے زیادہ تھی انہوں نے ہی سب سے پہلے انتقال کیا یعنی سنہ ۲۰ ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں۔ اور جو لمبے ہاتھ سے حقیقی معنے مراد ہوتے تو ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے لمبے تھے وہی سب سے پہلے مریں۔

اس حدیث میں آپؐ کے دو معجزے ہیں۔ ایک تو یہ فرمانا کہ میں تم سے پہلے مروں گا اور ایسا ہی ہوا۔ دوسرے حضرت زینب کی خبر دینا کہ وہ اور بی بیوں سے پہلے مریں گی۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کی فضیلت

فائدہ۔ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلائی تھیں۔ اُن کا نام برکت تھا اور یہ والدہ ہیں اسامہ بن زیدؓ کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مریں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أُمِّ أَيْمَنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَنَاوَلَتْهُ إِنَاءً فِيْهِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا أَدْرِيْ أَصَادَفَتْهُ صَائِمًا أَوْ لَمْ يُرِدْهُ فَجَعَلَتْ تَصُبُّ عَلَيْهِ وَتَدْعُوْ عَلَيْهِ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن کے پاس تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ گیا۔ وہ ایک برتن میں شربت لائیں۔ میں نہیں جانتا آپ روزے سے تھے یا کیا۔

الْمَدِيْنَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوْقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتُبِسَ عَلَيْهَا أَبُوْ طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ أَبُوْ طَلْحَةَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ إِنَّهُ يُعْجِبُنِيْ أَنْ أَخْرُجَ مَعَ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ وَأَدْخُلَ مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتُبِسْتُ بِمَا تَرَى قَالَ تَقُوْلُ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَجِدُ الَّذِيْ كُنْتُ أَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا قَالَ وَهِيَ بِهَا الْمَخَاضُ حِيْنَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ لِيْ أُمِّيْ يَا أَنَسُ وَلَا يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ مِيْسَمٌ فَلَمَّا رَآنِيْ قَالَ لَعَلَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَضَعَ الْمِيْسَمَ قَالَ وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حَجْرِهِ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَجْوَةٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلَاكَهَا فِيْ فِيْهِ حَتّٰى ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِيْ فِيْ الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا إِلٰى حُبِّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ قَالَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ

کہنے لگے تو نے مجھ کو خبر نہ کی یہاں تک کہ میں آلودہ ہوا (جنبی ہوا) اب مجھ کو خبر کی۔ وہ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر آپ کو خبر کی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو برکت دیوے تمھاری گذری ہوئی رات میں ام سلیم حاملہ ہوئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے۔ ام سلیم بھی آپ کے ساتھ تھیں اور آپ جب سفر سے مدینہ میں تشریف لاتے تو رات کو مدینہ میں داخل نہ ہوتے۔ جب لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو ام سلیم کو درد شروع ہوا۔ ابوطلحہ اُن کے پاس ٹھیرے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے ابوطلحہ کہتے تھے اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول کے ساتھ نکلنا پسند ہے جب وہ نکلے اور جانا پسند ہے جب وہ جاوے لیکن تو جانتا ہے میں جس وجہ سے رک گیا ہوں ام سلیم نے کہا اے ابوطلحہ اب میرے ویسا درد نہیں ہے جیسے پہلے تھا تو چلو ہم چلے جب میاں بی بی مدینہ میں آئے تو پھر ام سلیم کو درد زہ شروع ہوا اور وہ ایک لڑکا جنیں۔ میری ماں نے کہا اے انس اس کو کوئی دودھ نہ پلاوے جب تک تو صبح کو اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لیجاوے جب صبح ہوئی تو میں نے بچہ کو اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔ میں نے دیکھا تو آپ کے ہاتھ میں اونٹوں کے داغنے کا آلہ ہے۔ آپ نے جب مجھ کو دیکھا تو فرمایا شاید ام سلیم نے یہ لڑکا جنا۔ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے وہ آلہ ہاتھ مبارک سے رکھ دیا اور میں بچہ کو لے کر آیا اور آپ کی گود میں بٹھایا۔ آپ نے عجوہ کھجور مدینہ کی منگوائی اور اپنے منہ میں چبائی۔ جب وہ گھل گئی تو بچہ کے منہ میں ڈالی۔ بچہ اُسکو جوسنے لگا۔ آپ نے فرمایا دیکھو انصار کو کھجور سے کیسی محبت ہے پھر آپ نے اس کے منہ پر

فائدہ۔ نووی نے کہا ام سلیم اور ام حرام دونوں آپ کی خالہ تھیں رضاعی یا نسبی اور محرم تھیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم عورت کے پاس جانا درست ہے۔

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَسَمِعْتُ خَشْفَۃً فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا ھٰذِہِ الْغُمَیْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا وہاں میں نے آہٹ پائی (کسی کے چلنے کی آواز) میں نے پوچھا کون ہے لوگوں نے کہا غمیصا بنت ملحان (ام سلیم کا نام غمیصا یا رمیصا تھا) انس بن مالک کی ماں۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیْتُ الْجَنَّۃَ فَرَاَیْتُ امْرَاَۃَ اَبِیْ طَلْحَۃَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَۃً اَمَامِیْ فَاِذَا بِلَالٌ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت دکھلائی گئی تو میں نے وہاں ابو طلحہ کی بی بی ام سلیم کو دیکھا پھر میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی، دیکھا تو بلال ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ مِنْ اُمِّ سُلَیْمٍ فَقَالَتْ لِاَھْلِھَا لَا تُحَدِّثُوْا اَبَا طَلْحَۃَ بِابْنِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا اُحَدِّثُہٗ قَالَ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ اِلَیْہِ عَشَاءً فَاَکَلَ وَشَرِبَ قَالَ ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَہٗ اَحْسَنَ مَا کَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِکَ فَوَقَعَ بِھَا فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّہٗ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْھَا قَالَتْ یَا اَبَا طَلْحَۃَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوْا عَارِیَتَھُمْ اَھْلَ بَیْتٍ فَطَلَبُوْا عَارِیَتَھُمْ اَلَھُمْ اَنْ یَمْنَعُوْھُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَاحْتَسِبْ اِبْنَکَ قَالَ فَغَضِبَ فَقَالَ تَرَکْتِیْنِیْ حَتّٰی تَلَطَّخْتُ ثُمَّ اَخْبَرْتِیْنِیْ بِابْنِیْ فَانْطَلَقَ حَتّٰی اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا کَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکُمَا فِیْ غَابِرِ لَیْلَتِکُمَا قَالَ فَحَمَلَتْ قَالَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ وَھِیَ مَعَہٗ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ کا ایک بیٹا جو ام سلیم کے پیٹ سے تھا مر گیا۔ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا ابو طلحہ کو خبر نہ کرنا اُن کے بیٹے کی جب تک میں خود نہ کہوں۔ آخر ابو طلحہ آئے۔ ام سلیم شام کا کھانا سامنے لائیں۔ انہوں نے کھایا اور پیا۔ پھر ام سلیم نے اچھی طرح بناؤ اور سنگھار کیا اُن کے لئے یہاں تک کہ انہوں نے جماع کیا اُن سے۔ جب ام سلیم نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور اُن کے ساتھ صحبت بھی کر چکے اُس وقت انہوں نے کہا اے ابو طلحہ! اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر والوں کو مانگے پر دیویں پھر اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے اُس کو روک سکتے ہیں۔ ابو طلحہ نے کہا نہیں روک سکتے۔ ام سلیم نے کہا تو میں تم کو خبر دیتی ہوں تمہارے بیٹے کے مرنے کی۔ یہ سُنکر ابو طلحہ غصے ہوئے اور

مِنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ وَلُزُوْمِهِمْ لَهٗ

تو ایک زمانے تک ہم عبداللہ بن مسعود اور اُن کی ماں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے سمجھتے تھے اس وجہ سے کہ وہ بہت جاتے آپ کے پاس اور ساتھ رہتے آپ کے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی یَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُرٰی اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هٰذَا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں صرف عبداللہ کا ذکر ہے۔

عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ شَهِدْتُّ اَبَا مُوْسٰی وَاَبَا مَسْعُوْدٍ حِيْنَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَتُرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ فَقَالَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهٗ اِذَا حُجِبْنَا وَيَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا

ترجمہ۔ ابو الاحوص سے روایت ہے جب ابن مسعود مر گئے تو میں ابو موسٰے اور ابو مسعود کے پاس تھا۔ ایک نے دوسرے سے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ عبداللہ کے مثل اب کوئی ہے۔ دوسرے نے کہا تم یہ کہتے ہو اُن کا تو یہ حال تھا کہ ہم روکے جاتے اور اُن کو اجازت دی جاتی اور ہم غائب رہتے اور وہ حاضر رہتے۔

فائدہ۔ یعنی زندگی میں بھی کوئی اُن کے برابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقرب نہ تھا تو مرنے کے بعد اب کون اُن کا مثل ہوگا۔

عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ كُنَّا فِیْ دَارِ اَبِیْ مُوْسٰی مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فِیْ مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ مَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ بَعْدَهٗ اَعْلَمَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ هٰذَا الْقَائِمِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی اَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا وَيُؤْذَنُ لَهٗ اِذَا حُجِبْنَا

ترجمہ۔ ابو الاحوص سے روایت ہے کہ ہم ابو موسٰی کے گھر میں تھے اور وہاں عبداللہ بن مسعود کے کئی ساتھی تھے اور ایک قرآن مجید دیکھ رہے تھے اتنے میں عبداللہ کھڑے ہوئے ابو مسعود نے کہا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد قرآن کا جاننے والا اس شخص سے زیادہ کوئی چھوڑا ہو جو کھڑا ہے ابو موسٰی نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو (تو صحیح ہے) ان کا یہ حال تھا کہ یہ حاضر رہتے جب ہم غائب ہوتے اور اُن کو اجازت ملتی جب ہم روکے جاتے۔

عَنْ زَيْدِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُذَيْفَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ قُطْبَةَ اَتَمُّ وَاَكْثَرُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

ہاتھ پھیرا اور اُس کا نام عبداللہ رکھا۔

فائدہ - یہ حدیث کتاب الادب میں گذر چکی۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِاَبِي طَلْحَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ عِنْدَكَ فِي الْاِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَاِنِّيْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْاِسْلَامِ اَرْجٰى عِنْدِيْ مَنْفَعَةً مِّنْ اَنِّيْ لَا اَتَطَهَّرُ طُهُوْرًا تَامًّا فِيْ سَاعَةٍ مِّنْ لَيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ اَنْ اُصَلِّيَ

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال سے صبح کی نماز پڑھ اے بلال اور بیان کر مجھ سے وہ عمل جو تو نے کیا ہے اسلام میں جس کے فائدے کی تجھے زیادہ امید ہے کیونکہ میں نے آج کی رات تیری جوتیوں کی آواز سُنی اپنے سامنے جنت میں - بلال نے کہا میں نے کوئی عمل اسلام میں جس کے نفع کی امید بہت ہو اس سے زیادہ نہیں کیا کہ میں جب پورا وضو کرتا ہوں کسی وقت میں رات یا دن کو تو اس وضو سے نماز پڑھتا ہوں جتنی اللہ عزوجل نے میری قسمت میں لکھی ہے۔

فائدہ - نووی نے کہا اس حدیث سے وضو کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تحیۃ الوضو سنت ہے اور یہ نماز ہر وقت میں جائز ہے طلوع اور غروب اور دوپہر کے وقت بھی اور ہمارا مذہب یہی ہے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاُمِّهٖ رض

عبداللہ بن مسعود اور اُن کی والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِيْ اَنْتَ مِنْهُمْ

ترجمہ - عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اُتری جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام بجالائے اُن پر گناہ نہیں ہے اُس کا جو کھا چکے آخر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اُن لوگوں میں سے ہے (یعنی ایمان والوں اور نیک اعمال والوں میں سے)

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَكُنَّا حِيْنًا وَّمَا نَرٰى ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَّاُمَّهٗ اِلَّا

ترجمہ - ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آئے

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي عَبْدَ اللهِ ابْنَ عَمْرٍو نَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عِنْدَهُ فَذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَ اللهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ فَبَدَأَ بِهِ وَمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ

ترجمہ۔ مسروق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عمرو کے پاس جاتے اور اُن سے باتیں کرتے۔ ایک دن ہم نے عبداللہ بن مسعود کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا تم نے ایسے شخص کا ذکر کیا جس سے میں محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے ایک حدیث سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ میں نے سنا آپ فرماتے تھے تم قرآن سیکھو چار آدمیوں سے ام عبد کے بیٹے سے (یعنی عبداللہ بن مسعود سے) پہلے اُن ہی کا نام لیا۔ اور معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے اور سالم سے جو مولیٰ تھا ابو حذیفہ کا۔

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيْثًا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ نَفَرٍ مِنِ ابْنِ عَبْدٍ فَبَدَأَ بِهِ وَمِنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَحَرْفٌ لَمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَوْلَهُ يَقُوْلُهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيْرٍ وَوَكِيْعٍ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ أُبَيٍّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ أُبَيٍّ قَبْلَ مُعَاذٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِمْ وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِي تَسْيِيْقِ الْأَرْبَعَةِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ بَدَأَ بِهٰذَيْنِ لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا بَدَأَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ وَجَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ

اُبی بن کعب اور انصار کی ایک جماعت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فضیلت

عَنْ أَنَسٍ يَقُوْلُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ قَالَ عَلٰى قِرَاءَةِ مَنْ تَاْمُرُوْنِيْ اَنْ اَقْرَاَ فَلَقَدْ قَرَاْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَّ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَلَقَدْ عَلِمَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ لَرَحَلْتُ اِلَيْهِ قَالَ شَقِيْقٌ فَجَلَسْتُ فِيْ حِلَقِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَّرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعِيْبُهٗ

ترجمہ - عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے (اپنے یاروں سے) کہا (اپنے اپنے قرآن چھپا رکھو) اور جو کوئی چھپا رکھے گا کوئی شے وہ لاویگا اس کو قیامت کے دن پھر کہا تم مجھے کس شخص کی قرأت کی طرح قرآن پڑھنے کا حکم کرتے ہو میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ستر پر کئی سورتیں پڑھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہ جانتے ہیں کہ میں اُن سب میں زیادہ جانتا ہوں اللہ کی کتاب کو۔ اور اگر میں جانتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تو میں چلا جاتا اُس کے پاس۔ شقیق نے کہا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے حلقوں میں بیٹھا میں نے کسی سے نہیں سنا جس نے عبداللہ کی اس بات کو رد کیا ہو یا اُن پر عیب کیا ہو۔

فائدہ۔ عبداللہ بن مسعود کے مصحف میں بعض بعض مقاموں میں جمہور کے مخالف قرارت تھی۔ اُن کے یاروں کا مصحف بھی اُن ہی کی طرح تھا۔ لوگوں نے اسبات پر انکار کیا اور حکم کیا عبداللہ کو جمہور کے موافق پڑھنے کا اور طلب کیا ان کے مصحف کو جلانے کے لئے لیکن انہوں نے اپنا مصحف نہیں دیا اور اپنے یاروں سے بھی کہدیا چھپا ڈالو کیونکہ جو چھپاؤ گے وہ اس آیت کے بموجب قیامت میں لاؤ گے تو تم قیامت میں قرآن لیکر آؤ گے اس سے زیادہ کون سا شرف ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ انسان اپنی فضیلت اور علم کا ذکر کر سکتا ہے بشرطیکہ فخر اور تکبر کی راہ سے نہ ہو اور بہت سے بزرگوں نے ایسا کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ سُوْرَةٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ اٰيَةٍ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فِيْمَا اُنْزِلَتْ وَلَوْ اَعْلَمُ اَحَدًا هُوَ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ مِنِّيْ تَبْلُغُهُ الْاِبِلُ لَرَكِبْتُ اِلَيْهِ

ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا قسم اُس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اللہ کی کتاب میں کوئی ایسی سورت نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں اُتری اور کوئی آیت ایسی نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کس باب میں اُتری۔ اور جو میں جانتا کسیکو کہ وہ اللہ کی کتاب مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اُس تک اونٹ پہنچ سکتے تو میں سوار ہو کر اُس کے پاس جاتا (سبحان اللہ دین کے علم کا ایسا شوق تھا۔)

اللّٰہ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِیْ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَکٰی ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیٍّ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍؓ

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَنَازَۃُ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ اِھْتَزَّ لَھَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ سامنے رکھا تھا اُن کے واسطے پروردگار کا عرش جھوم گیا۔

فائدہ۔ یعنی اُن کے آنے کی خوشی سے اور شاید عرش میں تمیز اور ادراک ہو۔ اس سے کوئی امر مانع نہیں ہے۔ اکثر فلاسفہ نے افلاک میں نفوس ثابت کئے ہیں اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی مختار ہے۔ اور بعضوں نے کہا عرش ان کی موت سے ہل گیا اور عرش ایک جسم ہے اُس کا ہلنا جائز ہے اور بعضوں نے کہا مراد اہل عرش کا جھومنا ہے یعنی ملائکہ کا۔ انہوں نے سعد کے آنے کی خوشی کی۔ انتہٰی مختصراً من النووی۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِھْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا سعد بن معاذ کی موت سے

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَنَازَتُہٗ مَوْضُوْعَۃٌ یَعْنِیْ سَعْدًا اِھْتَزَّ لَھَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ ترجمہ انسؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسے پہلے گذری۔

عَنِ الْبَرَاءِ یَقُوْلُ اُھْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُلَّۃُ حَرِیْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُہٗ یَلْمَسُوْنَھَا وَیَعْجَبُوْنَ مِنْ لِیْنِھَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِیْنِ ھٰذِہٖ لَمَنَادِیْلُ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنْھَا وَاَلْیَنُ

ترجمہ۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ آیا۔ آپ کے اصحاب اُس کو چھونے لگے اور اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا تم اُس کی نرمی سے تعجب کرتے ہو۔ البتہ سعد بن معاذ کا توال (رومال) جنت میں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ نرم ہیں۔

كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ مُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي

علیہ وسلم کے زمانے میں چار شخصوں نے اور وہ چاروں انصاری تھے، معاذ بن جبلؓ اور ابی بن کعبؓ اور زید بن ثابتؓ اور ابو زیدؓ قتادہؓ نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا کہ انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں تھے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے بعض ملحدوں نے شبہ کیا ہے قرآن کے تواتر میں حالانکہ اس میں یہ نہیں ہے کہ سوا ان چار کے اور لوگ شریک نہ تھے۔ اور مازری نے پندرہ صحابیوں کو نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے۔ اور صحیح حدیث میں ہے کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے جمع کرنے والوں میں سے ستر آدمی شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی آپ کی وفات کے قریب واقع ہوئی تو کیوں کر گمان ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ شریک نہوں۔ اور خلفاء اربعہ کا ذکر اس روایت میں نہیں حالانکہ اُن کا جمع نکرنا بعید ہے عقل سے باوجودیکہ وہ حریص تھے بہ نسبت اوروں کے عبادت پر اور خیر پر۔ اور جو مان لیں کہ جمع میں یہی چار آدمی شریک تھے جب بھی تواتر میں خلل نہیں پڑتا کس لئے کہ اجزاء قرآن کے ہزاروں کو یاد تھے اور اس وجہ سے مجموع قرآن بھی متواتر ہوا اور اس میں کسی مسلمان یا ملحد نے خلاف نہیں کیا انتہیٰ۔

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا زَيْدٍ

ترجمہ۔ قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے کہا کس نے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں۔ انسؓ نے کہا چار آدمیوں نے انصار میں سے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ایک شخص نے انصار میں سے جس کو ابو زید کہتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ آللَّهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ اللَّهُ سَمَّاكَ لِي قَالَ فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب سے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ قرآن سناؤں تجھ کو۔ ابی نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا آپ سے؟ آپ نے فرمایا ہاں تیرا نام لیا۔ یہ سنکر ابی بن کعبؓ رونے لگے (خوشی سے یا یہ سمجھ کر کہ اس نعمت اور عزت بخشی کا شکر مجھ سے نہو سکے گا یا اپنا درجہ دیکھ کر اور خداوند کریم کی عظمت کا خیال کر کے)

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ إِنَّ

اُس تلوار سے چیرے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو ابْنِ حَرَامٍ وَّالِدِ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

جابرؓ کے باپ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت

عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جِيْءَ بِأَبِيْ مُسَجًّى وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ قَالَ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ فَرَفَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ أَوْ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقَالُوْا بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ وَلِمَ تَبْكِيْ فَمَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو میرا باپ لایا گیا۔ اُس پر کپڑا ڈھکا تھا اور اُن کے ناک کان ہاتھ پاؤں کاٹے گئے تھے (یعنی کافروں نے ان کو شہید کر کے اُن کے ساتھ مثلہ کیا تھا) میں نے کپڑا اُٹھانا چاہا تو لوگوں نے مجھ کو منع کیا (اس خیال سے کہ بیٹا باپ کا یہ حال دیکھ کر رنج کریگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو اُٹھا دیا یا آپ کے حکم سے اٹھایا گیا۔ آپ نے ایک رونے والے یا چلانیوالے کی آواز سُنی تو پوچھا یہ کس کی آواز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا عمرو کی بیٹی یا بہن ہے (یعنی شہید کی بہن یا پھوپھی ہے) آپ نے فرمایا کیوں روتی ہے؟ فرشتے اُس پر برابر سایہ کئے رہے یہاں تک کہ وہ اٹھایا گیا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أُصِيْبَ أَبِيْ يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَأَبْكِيْ وَجَعَلُوْا يَنْهَوْنِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِيْ قَالَ وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِيْهِ أَوْ لَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا باپ شہید ہوا احد کے دن تو میں اُس کے منہ پر سے کپڑا اُٹھاتا اور روتا لوگ مجھے منع کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع نہ کرتے اور فاطمہ عمرو کی بیٹی (یعنی میری پھوپھی) وہ بھی اُس پر رو رہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو روئے یا نہ روئے فرشتے اُس پر اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے تھے یہاں تک کہ تم نے اُس کو اُٹھایا۔

عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهٖ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَبُكَاءِ الْبَاكِيَةِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيْءَ بِأَبِيْ يَوْمَ أُحُدٍ مُجَدَّعًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ میرا باپ اُحد کے دن لایا گیا اُس کے ناک کان کٹے ہوئے تھے تو رکھا گیا رسول اللہ صلی اللہ

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبِ حَرِيْرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُبَيْدَةَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هٰذَا أَوْ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ شُعْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا كَرِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ مِّنْ سُنْدُسٍ وَّكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا قَالَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ إِنَّ مَنَادِيْلَ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سندس (ایک ریشمی کپڑا ہے) کا ایک جبہ تحفہ آیا۔ آپ منع کرتے تھے حریر سے لوگوں نے اُسے دیکھ کر تعجب کیا (اس کی نرمی اور خوبی سے) آپ نے فرمایا قسم اسکی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُوْمَةَ الْجَنْدَلِ أَهْدٰى إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اکیدر دومۃ الجندل کے بادشاہ نے آپ کے پاس ایک جوڑا تحفہ بھیجا۔ پھر بیان کیا اسی طرح۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ حریر سے منع کرتے تھے۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِيْ دُجَانَةَ سِمَاكِ ابْنِ خَرَشَةَ

ابودجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ مَنْ يَّأْخُذُ مِنِّيْ هٰذَا فَبَسَطُوْا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ يَقُوْلُ أَنَا أَنَا قَالَ فَمَنْ يَّأْخُذُهٗ بِحَقِّهٖ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ ابْنُ خَرَشَةَ أَبُوْ دُجَانَةَ أَنَا آخُذُهٗ بِحَقِّهٖ قَالَ فَأَخَذَهٗ فَفَلَقَ بِهٖ هَامَ الْمُشْرِكِيْنَ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار لی احد کے دن اور فرمایا یہ کون لیتا ہے مجھ سے لوگوں نے ہاتھ پھیلائے۔ ہر ایک کہتا تھا میں لوں گا میں لوں گا۔ آپ نے فرمایا اس کا حق ادا کرکے کون لیگا۔ یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافروں کا غلبہ تھا) سماک بن خرشہ ابودجانہ نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا اور لوں گا۔ پھر انہوں نے اس کو لے لیا اور مشرکوں کے سر

أُنَيْسٌ حَسَنَ الْيَدِ بِنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ
إِذَا خَرَجْتَ عَنْ أَهْلِكَ خَالَفَ إِلَيْهِمْ أُنَيْسٌ
فَجَاءَ خَالُنَا فَنَثَى عَلَيْنَا الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقُلْتُ
أَمَّا مَا مَضَى مِنْ مَعْرُوفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهُ
وَلَا جِمَاعَ لَكَ فِيمَا بَعْدُ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا
فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَقَطَّعَ خَالُنَا ثَوْبَهُ فَجَعَلَ
يَبْكِي فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ فَنَافَرَ
أُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَأَتَيَا
الْكَاهِنَ فَخَيَّرَا أُنَيْسًا فَأَتَانَا أُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا
وَمِثْلِهَا مَعَهَا قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ أَخِي
قَبْلَ أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِينَ قُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ
قُلْتُ فَأَيْنَ تَوَجَّهُ قَالَ أَتَوَجَّهُ حَيْثُ
يُوَجِّهُنِي رَبِّي أُصَلِّي عِشَاءً حَتَّى إِذَا كَانَ
مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أُلْقِيتُ كَأَنِّي خِفَاءٌ حَتَّى
تَعْلُونِي الشَّمْسُ فَقَالَ أُنَيْسٌ إِنَّ لِي حَاجَةً
بِمَكَّةَ فَاكْفِنِي فَانْطَلَقَ أُنَيْسٌ حَتَّى أَتَى مَكَّةَ
فَرَاثَ عَلَيَّ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ مَا صَنَعْتَ قَالَ
لَقِيتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلَى دِينِكَ يَزْعُمُ أَنَّ
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرْسَلَهُ قُلْتُ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ
قَالَ يَقُولُونَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَ
كَانَ أُنَيْسٌ أَحَدَ الشُّعَرَاءِ قَالَ أُنَيْسٌ
لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ
وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَفْرَاءِ الشُّعَرَاءِ
فَمَا يَلْتَئِمُ عَلَى لِسَانِ أَحَدٍ بَعْدِي أَنَّهُ
شِعْرٌ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ
قَالَ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ
قَالَ فَأَتَيْتُ مَكَّةَ فَتَصَعَّفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ
فَقُلْتُ أَيْنَ هَذَا الَّذِي تَدْعُونَهُ الصَّابِئَ

انیس اور ہماری ماں تینوں نکلے اور ایک ماموں
تھا ہمارا اُس کے پاس اُترے۔ اُس نے ہماری
خاطر کی اور ہمارے ساتھ نیکی کی۔ اُس کی قوم
نے ہم سے حسد کیا اور کہنے لگی (ہمارے
ماموں سے) جب تو اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے
تو انیس تیری بی بی کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ وہ
ہمارے پاس آیا اور اُس نے یہ بات مشہور
کردی (حماقت سے) میں نے کہا تو نے
جو ہمارے ساتھ احسان کیا وہ بھی خراب
ہوگیا اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔
آخر ہم اپنے اونٹوں کے پاس گئے اور اپنا
اسباب لادا۔ ہمارے ماموں نے اپنا
کپڑا اوڑھ کر رونا شروع کیا۔ ہم چلے یہاں تک
کہ مکہ کے سامنے اُترے۔ انیس نے ایک
شرط لگائی اُتنے اونٹوں پر جو ہمارے ساتھ
تھے اور اُتنے ہی اور پر۔ پھر دونوں کاہن
کے پاس گئے۔ کاہن نے انیس کو کہا کہ
یہ بہتر ہے انیس ہمارے اونٹ لایا اور
اُتنے ہی اور اونٹ لایا۔ ابوذر نے کہا اے
بیٹے میرے بھائی کے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے پہلے نماز
پڑھی ہے تین برس پہلے۔ میں نے کہا کس
کیلئے پڑھتے تھے۔ ابوذر نے کہا اللہ تعالےٰ
کیلئے۔ میں نے کہا منہ کدھر کرتے تھے۔
انہوں نے کہا منہ اُدھر کرتا تھا جدھر اللہ
تعالیٰ میرا منہ کردیتا تھا۔ میں عشاء کی نماز پڑھتا
جب اخیر رات ہوتی تو کمبل کی طرح پڑ جاتا تھا
یہاں تک کہ آفتاب میرے اوپر آتا۔ انیس نے
کہا مجھے مکہ میں کام ہے تم یہاں رہو میں جاتا ہوں

علیہ وسلم کے آگے

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ جُلَيْبِيْبٍ

جلیبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ فِیْ مَغْزًی لَّهٗ فَاَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَّ فُلَانًا وَّ فُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَّ فُلَانًا وَّ فُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا لَا قَالَ لٰكِنِّیْ اَفْقِدُ جُلَيْبِيْبًا فَاطْلُبُوْهُ فَطُلِبَ فِی الْقَتْلٰی فَوَجَدُوْهُ اِلٰی جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوْهُ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ قَالَ فَوَضَعَهٗ عَلٰی سَاعَدَيْهِ لَيْسَ لَهٗ اِلَّا سَاعِدَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحُفِرَ لَهٗ وَ وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ غُسْلًا

ترجمہ۔ ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد میں تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال دیا۔ آپ نے اپنے لوگوں سے فرمایا تم میں سے کوئی گم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں فلاں شخص گم ہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کوئی گم تو نہیں ہے۔ لوگوں نے عرض کیا البتہ فلاں فلاں فلاں شخص گم ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کوئی گم تو نہیں ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کوئی نہیں۔ آپ نے فرمایا میں جلیبیب کو نہیں دیکھتا۔ لوگوں نے اُن کو مُردوں میں ڈھونڈھا تو اُن کی لاش سات لاشوں کے پاس پائی جنکو جلیبیب نے مارا تھا۔ وہ سات کو مار کر مارے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس آئے اور وہاں کھڑے ہوئے پھر فرمایا اُس نے سات آدمیوں کو مارا بعد اُس کے مارا گیا۔ یہ میرا ہے میں اسکا ہوں۔ یہ میرا ہے میں اس کا ہوں (یعنی میں اور وہ ایک ہیں) پھر آپ نے اس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف آپ ہی نے اٹھایا۔ بعد اس کے گڑھا کھدوایا اور قبر میں رکھدیا اور غسل کا بیان نہیں کیا راوی نے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَّكَانُوْا يُحِلُّوْنَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَاَخِیْ اُنَيْسٌ وَّاُمُّنَا فَنَزَلْنَا عَلٰی خَالٍ لَّنَا فَاَكْرَمَنَا خَالُنَا

ترجمہ۔ عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ابوذر رضی نے کہا ہم اپنی قوم غفار میں سے نکلے وہ حرام مہینے کو بھی حلال سمجھتے تھے تو میں اور میرا بھائی

كُرِهَ أَنْ انْتَمَيْتُ إِلَى غِفَارٍ فَذَهَبْتُ آخُذُ
بِيَدِهِ فَقَدَّنِي صَاحِبُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ بِهِ
مِنِّي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ مَتَى كُنْتَ هٰهُنَا
قَالَ قَدْ كُنْتُ هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ
وَيَوْمٍ قَالَ فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ قَالَ قُلْتُ
مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ
حَتَّى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي وَمَا أَجِدُ عَلَى
كَبِدِي سُخْفَةَ جُوعٍ قَالَ إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ
إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
ائْذَنْ لِي فِي طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَ
انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ
يَقْبِضُ لَنَا مِنْ ذَبِيبِ الطَّائِفِ فَكَانَ
ذٰلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ مَا
غَبَرْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ وُجِّهَتْ لِي أَرْضٌ ذَاتُ
نَخْلٍ لَا أُرَاهَا إِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ
عَنِّي قَوْمَكَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ
وَيَأْجُرَكَ فِيهِمْ فَأَتَيْتُ أُنَيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتَ
قُلْتُ صَنَعْتُ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ
قَالَ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ فَإِنِّي قَدْ
أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَأَتَيْنَا أُمَّنَا فَقَالَتْ
مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ
وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتَّى أَتَيْنَا قَوْمَنَا
غِفَارًا فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ
إِيمَاءُ ابْنُ رَحَضَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ
سَيِّدَهُمْ وَقَالَ نِصْفُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
أَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تیس دن رہا اور کوئی کھانا میرے پاس نہ تھا
سوا زمزم کے پانی کے (میں جب بھوک
لگتی تو اُسی کو پی لیتا) پھر میں موٹا ہو گیا یہاں تک
کہ میرے پیٹ کی بٹیں جھک گئیں (مٹاپے
سے) اور میں نے اپنے کلیجہ میں بھوک کی
ناتوانی نہیں پائی۔ ایک بار مکہ والے چاندنی
رات میں سو گئے اس وقت بیت اللہ کا طواف
کوئی نہیں کرتا تھا صرف دو عورتیں اساف اور
نائلہ کو پکار رہی تھیں (اساف اور نائلہ دو بت
تھے مکہ میں۔ اساف مرد تھا اور نائلہ عورت
تھی۔ کفار کا یہ اعتقاد تھا کہ ان دونوں نے
وہاں زنا کیا تھا اس وجہ سے مسخ ہو کر بت
ہو گئے تھے) وہ طواف کرتی کرتی میرے سامنے
آئیں۔ میں نے کہا ایک کا نکاح دوسرے
سے کر دو (یعنی اساف کا نائلہ سے) یہ سنکر
بھی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں پھر میرے
نے صاف کہدیا اُن کے
فلاں میں لکڑی (یعنی یہ نحش اساف اور نائلہ
کی پرستش کی وجہ ہے) اور مجھے کنایہ نہیں
آتا (یعنی کنایہ اشارہ میں میں نے گالی نہیں دی
کھلم کھلا گالی دی اساف اور نائلہ کو اُن مردود
عورتوں کو غصہ دلانے کے لئے جو خدا تعالیٰ
کے گھر میں خدا کو چھوڑ کر اساف اور نائلہ کو
پکارتی تھیں) یہ سنکر وہ دونوں عورتیں چلاتی
اور کہتی ہوئی چلیں کاش اس وقت میں کوئی
ہمارے لوگوں میں سے ہوتا (جو اس شخص کو
بے ادبی کی سزا دیتا) راہ میں اُن عورتوں کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق ملے
اور وہ اُتر رہے تھے پہاڑ سے۔ انہوں نے

فَاَشَارَ اِلَیَّ فَقَالَ الصَّابِیُٔ فَمَالَ عَلَیَّ اَهْلُ الْوَادِیْ بِکُلِّ مَدَرَةٍ وَّعَظْمٍ حَتّٰی خَرَرْتُ مَغْشِیًّا عَلَیَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِیْنَ ارْتَفَعْتُ کَاَنِّیْ نُصُبٌ اَحْمَرُ قَالَ فَاَتَیْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّیْ الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَّاءِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ یَا ابْنَ اَخِیْ ثَلَاثِیْنَ بَیْنَ لَیْلَةٍ وَّیَوْمٍ مَّا کَانَ لِیْ طَعَامٌ اِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰی تَکَسَّرَتْ عُکَنُ بَطْنِیْ وَمَا وَجَدَ عَلٰی کَبِدِیْ سُخْفَةَ جُوْعٍ قَالَ فَبَیْنَا اَهْلُ مَکَّةَ فِیْ لَیْلَةٍ قَمْرَاءَ اِضْحِیَانٍ اِذَا ضُرِبَ عَلٰی اَسْمِخَتِهِمْ فَمَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ اَحَدٌ وَّامْرَأَتَانِ مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ اِسَافًا وَّنَائِلَةَ قَالَ فَاَتَتَا عَلٰی فِیْ طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ اَنْکِحَا اَحَدَهُمَا الْاٰخَرَ قَالَ فَمَا انْتَهَتَا عَلٰی قَوْلِهِمَا قَالَ فَاَتَتَا عَلَیَّ فَقُلْتُ هُنَّ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَیْرَ اَنِّیْ لَا اُکَنِّیْ فَانْطَلَقَتَا تَوْلُوْلَانِ وَتَقُوْلَانِ لَوْ کَانَ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنْ اَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّهُمَا هَابِطَانِ قَالَ مَا لَکُمَا قَالَتَا الصَّابِیُٔ بَیْنَ الْکَعْبَةِ وَاَسْتَارِهَا قَالَ مَا قَالَ لَکُمَا قَالَتَا اِنَّهٗ قَالَ لَنَا کَلِمَةً تَمْلَأُ الْفَمَ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَیْتِ هُوَ وَصَاحِبُهٗ ثُمَّ صَلّٰی فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَهٗ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ فَکُنْتُ اَنَا اَوَّلَ مَنْ حَیَّاهُ بِتَحِیَّةِ الْاِسْلَامِ فَقُلْتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ اَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَاَهْوٰی بِیَدِهٖ فَوَضَعَ اَصَابِعَهٗ عَلٰی جَبْهَتِهٖ فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ

وہ گیا۔ اُس نے دیر کی۔ پھر آیا۔ میں نے کہا تو نے کیا کیا۔ وہ بولا میں ایک شخص سے ملا مکہ میں جو تیرے دین پر ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھیجا ہے۔ میں نے کہا لوگ اسے کیا کہتے ہیں۔ اُس نے کہا لوگ اسکو شاعر کاہن جادوگر کہتے ہیں۔ اور انہیں خود بھی شاعر تھا۔ اُس نے کہا میں نے کاہنوں کی بات سنی ہے لیکن جو کلام یہ شخص پڑھتا ہے وہ کاہنوں کا کلام نہیں ہے اور میں نے اُس کا کلام شعر کے تمام بحروں پر رکھا تو وہ کسی کی زبان پر میرے بعد نہ جڑیگا شعر کی طرح۔ قسم خدا کی وہ سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں۔ میں نے کہا تم یہاں رہو۔ میں اُس شخص کو جاکر دیکھتا ہوں۔ پھر میں مکہ میں آیا۔ میں نے ایک ناتواں شخص کو مکہ والوں میں سے چھانٹا (اس لئے کہ زبردست شخص شاید مجھے تکلیف پہنچاوے) اور اس سے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جسکو تم صابی کہتے ہو (یعنی دین بدلنے والا۔ عرب کے کفار معاذ اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صابی کہتے تھے۔) اُس نے میری طرف اشارہ کیا اور کہا یہ صابی ہے (جب تو صابی کو پوچھتا ہے) یہ سنکر تمام وادی والے ڈھیلے ہڈیاں لیکر مجھ پر پلے یہاں تک کہ میں بیہوش ہو کر گرا۔ جب میں ہوش میں آکر اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں گویا میں لال بُت ہوں (یعنی سر سے پیر تک خون سے لال ہوں) پھر میں زمزم کے پاس آیا اور میں نے سب خون دھویا اور زمزم کا پانی پیا تو اے بھتیجے میرے میں وہاں تیس راتیں یا

اور آدھی قوم نے یہ کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائیں گے تو ہم مسلمان ہوں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور آدھی قوم جو باقی تھی وہ بھی مسلمان ہوگئی۔ اور اسلم (ایک قوم ہے) کے لوگ آئے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم بھی اپنے بھائیوں غفاریوں کی طرح مسلمان ہوتے ہیں۔ وہ بھی مسلمان ہوئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کو اللہ نے بخش دیا اور اسلم کو اللہ نے بچا دیا (قتل اور قید سے)

فائدہ۔ انیس نے ایک شرط لگائی۔ وہ شرط یہ تھی کہ دو آدمی دعوی کرتے ہر ایک یہ کہتا میں بہتر ہوں۔ پھر جس کو کاہن کہہ دیوے کہ یہ بہتر ہے وہ شرط کا مال لے لیتا ایسی ہی شرط انیس نے کسی سے کی اور مال یہ ٹھیرا کہ انیس کے پاس جو اونٹ ہیں وہ دیئے جاویں اور اتنے ہی اور۔

عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتّٰى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ قَالَ نَعَمْ وَكُنْ عَلٰى حَذَرٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوا لَهُ وَتَجَهَّمُوا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ اچھا جا لیکن اہل مکہ سے بچارہ وہ دشمن ہیں اس شخص کے اور منہ بناتے ہیں واسطے اُس کے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا ابْنَ أَخِي صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ كُنْتَ تُوَجِّهُ قَالَ حَيْثُ وَجَّهَنِي اللّٰهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَنَنْفَرُ إِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْكُهَّانِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ أَخِي أُنَيْسٌ يَتَمَدَّحُهُ حَتّٰى غَلَبَهُ قَالَ فَأَخَذْنَا صِرْمَتَهُ فَضَمَمْنَاهَا إِلٰى صِرْمَتِنَا وَقَالَ أَيْضًا فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَإِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَقَالَ مُذْ كَمْ أَنْتَ هٰهُنَا قَالَ قُلْتُ مُذْ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِيهِ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الْجُمَحِيُّ بِضِيَافَتِهِ اللَّيْلَةَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے آپ کی نبوت سے دو برس پہلے نماز پڑھی اور یہ ہے کہ دونوں ایک کاہن کے پاس گئے۔ انیس نے اس کاہن کی تعریف شروع کی یہاں تک کہ اُس پر غالب آیا اور ہم نے اُس کے اونٹ بھی لیکر اپنے اونٹوں میں ملا لئے۔ اور یہ ہے کہ نماز پڑھی آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے اور میں سب سے پہلے وہ شخص ہوں جس نے آپ کو مسلمانی کا سلام کیا۔ اور یہ ہے کہ میں نے کہا کہ میں پندرہ دن سے یہاں ہوں اور ابو بکر رضی نے کہا مجھے عزت دیجئے اُن کی ضیافت سے آج کی رات۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلٰى هٰذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ابوذر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی مکہ میں خبر پہنچی تو انہوں نے

وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِيْ وَجَاءَتْ اَسْلَمُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِخْوَتُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِيْ اَسْلَمُوْا عَلَيْهِ فَاَسْلَمُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ

اُن عورتوں سے پوچھا کیا ہوا؟ وہ بولیں ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردوں میں چھپا ہے۔ انہوں نے کہا وہ صابی کیا بولا وہ بولیں ایسی بات بولا جس سے منہ بھر جاتا ہے (یعنی اس کو زبان سے نکال نہیں سکتیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف کیا اپنے صاحب کے ساتھ پھر نماز پڑھی۔ جب نماز پڑھ چکے تو ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے ہی اول اسلام کی سنت ادا کی اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ۔ پھر آپ نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا غفار کا ایک شخص ہوں۔ آپ نے ہاتھ جھکایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر رکھیں (جیسے کوئی ذکر کرتا ہے) میں نے اپنے دل میں کہا شاید آپ کو برا معلوم ہوا یہ کہنا کہ میں غفار میں سے ہوں۔ میں لپکا آپ کا ہاتھ پکڑنے کو لیکن آپ کے صاحب نے (ابوبکر رضی اللہ عنہ نے) جو مجھ سے زیادہ آپ کا حال جانتا تھا مجھے روکا۔ پھر آپ نے سر اُٹھایا اور فرمایا تو یہاں کب آیا۔ میں نے عرض کیا میں یہاں تیس رات یا دن سے ہوں۔ آپ نے فرمایا تجھے کھانا کون کھلاتا ہے۔ میں نے کہا کھانا وغیرہ کچھ نہیں سوا زمزم کے پانی کے۔ پھر میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بٹ مڑ گئے اور میں اپنے کلیجہ میں بھوک کی ناتوانی نہیں پاتا۔ آپ نے فرمایا زمزم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کھانا بھی ہے پیٹ بھر دیتا ہے کھانے کی طرح۔ ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ آج کی رات مجھے اجازت دیجئے اس کو کھلانے کی۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چلے اور ابوبکرؓ بھی اُن دونوں کے ساتھ چلا۔ ابوبکر نے ایک دروازہ کھولا اور اُس میں سے طائف کی سوکھے انگور نکالنے لگے۔ یہ پہلا کھانا تھا جو میں نے کھایا مکہ میں۔ پھر رہا میں جب تک رہا۔ بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا مجھے دکھلائی گئی ایک زمین کھجور والی میں سمجھتا ہوں وہ کوئی زمین نہیں ہے سوا یثرب کے (یثرب مدینہ طیبہ کا نام تھا) تو تو میری طرف سے اپنی قوم کو دین کی دعوت دے شاید اللہ تعالیٰ اُن کو نفع دیوے تیری وجہ سے اور تجھے ثواب دیوے۔ میں انیس کے پاس آیا۔ اُس نے پوچھا تو نے کیا کیا۔ میں نے کہا میں اسلام لایا اور میں نے تصدیق کی آپ کی نبوت کی۔ وہ بولا تمہارے دین سے مجھے بھی نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لایا اور میں نے بھی تصدیق کی۔ پھر ہم دونوں اپنی ماں کے پاس آئے۔ وہ بولی مجھے بھی تم دونوں کے دین سے نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لائی اور میں نے بھی تصدیق کی۔ پھر ہم نے اونٹوں پر اسباب لادا یہاں تک کہ ہم اپنی قوم غفار میں پہنچے۔ آدھی قوم مسلمان ہو گئی اور اُن کا امام ایماء بن رحضہ غفاری تھا وہ اُن کا سردار بھی تھا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَاَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ اِلٰى قَوْمِكَ فَاَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَكَ اَمْرِيْ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰى اَضْجَعُوْهُ وَاَتَى الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَيْلَكُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مِنْ غِفَارٍ وَاَنَّ طَرِيْقَ تُجَّارِكُمْ اِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَاَنْقَذَهٗ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا وَثَارُوْا اِلَيْهِ فَضَرَبُوْهُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَاَنْقَذَهٗ

نے کہا اگر تم مجھ سے عہد اور اقرار کرتے ہو کہ میں راہ بتلاؤں گا تو میں کہتا ہوں۔ انہوں نے اقرار کیا۔ ابوذر رضؓ نے سب حال بیان کیا حضرت علی نے کہا وہ شخص سچے ہیں اور وہ بیشک اللہ کے رسول ہیں اور تم صبح کو میرے ساتھ چلنا اور اگر میں کوئی خوف کی بات دیکھونگا جس میں تمہاری جان کا ڈر ہو تو میں کھڑا ہو جاؤنگا جیسے کوئی پانی بہاتا ہے اور جو میں چلا جاؤں تو تم بھی میرے پیچھے پیچھے چلے آنا۔ جہاں میں گھسوں تم بھی گھس آنا۔ ابوذر رضؓ نے ایسا ہی کیا اُن کے پیچھے چلے یہاں تک کہ حضرت علی رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور ابوذر بھی اُن کے ساتھ پہنچے۔ پھر ابوذر نے آپ کی باتیں سُنیں اور اسی جگہ مسلمان ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جا اور ان کو دین کی خبر کر یہاں تک کہ میرا حکم تجھے پہنچے۔ ابوذر رضؓ نے کہا قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو یہ بات (یعنی دین کی دعوت) مکہ والوں کو پکار کر سُنا دوں گا۔ پھر ابوذر نکلے اور مسجد میں آئے اور چلا کر بولے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور لوگوں نے اُن پر حملہ کیا اور ان کو مارتے مارتے لٹا دیا۔ حضرت عباس وہاں آئے اور ابوذر پر جھکے اور لوگوں سے کہا خرابی ہو تمہاری تم نہیں جانتے یہ شخص غفار کا ہے اور تمہارا راستہ سوداگری کا شام کو غفار کے ملک پر سے ہے (تو وہ تمہاری تجارت بند کر دیں گے) پھر ابوذر کو اُن لوگوں سے چھڑا لیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے دوسرے روز پھر ایسا ہی کیا اور لوگ دوڑے اور مارا۔ اور حضرت عباس آڑے آئے اور اُن کو چھڑا لیا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ جَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضؓ

جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

عَنْ جَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا ضَحِكَ

ترجمہ۔ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی نہیں روکا اندر آنے سے جب سے

هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ
مِنَ السَّمَاءِ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي
فَانْطَلَقَ الْآخَرُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَ مِنْ
قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ
بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ
فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي فِيمَا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ
وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ
فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ
عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ يَعْنِي اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ
فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَآهُ
تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ
عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ
وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ
وَلَا يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ
فَقَالَ مَا آنَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ
فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ وَلَا يَسْأَلُ
وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا
كَانَ يَوْمُ الثَّالِثَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَأَقَامَهُ
عَلِيٌّ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي
أَقْدَمَكَ هٰذَا الْبَلَدَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي
عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِّي فَعَلْتُ
فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي
فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ
قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ
فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ
فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ

اپنے بھائی سے کہا اس وادی کو جا سوار
ہو کر اور اُس شخص کو دیکھ کر آ جو کہتا ہے
مجھے آسمان سے خبر آتی ہے۔ اُن کی بات
سُن پھر میرے پاس آ۔ وہ روانہ ہوا یہاں تک
کہ مکہ میں آیا اور آپ کا کلام سُنا پھر ابوذرؓ
کے پاس لوٹ کر گیا اور بولا میں نے اُس
شخص کو دیکھا وہ حکم کرتا ہے اچھی خصلتوں
کا اور ایک کلام سناتا ہے جو شعر نہیں ہے
ابوذرؓ نے کہا اس سے مجھ کو تسکین نہیں
ہوئی۔ پھر انہوں نے توشہ لیا اور ایک مشک
لی پانی کی یہاں تک کہ مکہ میں آئے اور مسجد حرام
میں داخل ہوئے۔ وہاں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈا۔ وہ آپ کو پہچانتے
نہ تھے۔ اور انہوں نے پوچھنا بھی مناسب
نہ جانا یہاں تک کہ رات ہو گئی۔ وہ لیٹ رہے
حضرت علیؓ نے اُن کو دیکھا اور پہچانا کہ کوئی
مسافر ہے پھر اُن کے پیچھے گئے لیکن کسی نے
دوسرے سے بات نہیں کی یہاں تک کہ صبح ہوئی
پھر وہ اپنا توشہ اور مشک مسجد میں اٹھا لائے
اور سارا دن وہاں رہے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو شام تک نہ دیکھا پھر وہ اپنے سونے
کی جگہ میں چلے آئے۔ وہاں حضرت علیؓ گذرے
اور کہا ابھی وہ وقت نہیں آیا جو اس شخص
کو اپنا ٹھکانا معلوم ہو۔ پھر اُن کو کھڑا کیا اور
اُن کے ساتھ گئے لیکن کسی نے دوسرے
سے بات نہ کی یہاں تک کہ تیسرا دن ہوا۔ اُس
دن بھی ایسا ہی کیا اور حضرت علیؓ نے اُن کو
اپنے ساتھ کھڑا کیا پھر کہا تم مجھ سے کیوں نہیں
کہتے جس لئے تم اس شہر میں آئے ہو۔ ابوذر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتَكَ حَتّٰى تَرَكْنَاهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ فَبَرَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

کو انگارے سے جلا دیا۔ بعد اُس کے ایک شخص جس کا نام ابو ارطاۃ تھا خوش خبری کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روانہ کیا۔ وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا ہم دو خلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح چھوڑ کر آئے (خارشتی اونٹ پر کالا روغن ملتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ بھی جل کر کالا ہو گیا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑوں اور مردوں کیلئے برکت کی دعا کی پانچ مرتبہ۔

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ مَرْوَانَ فَجَاءَ بَشِيرُ جَرِيرٍ أَبُو أَرْطَاةَ حُصَيْنُ ابْنُ رَبِيعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ میں تشریف لے گئے میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی رکھا۔ جب آپ نکلے تو پوچھا یہ پانی کس نے رکھا ہے۔ لوگوں نے کہا یا میں نے کہا ابن عباس نے۔ آپ نے فرمایا یا اللہ اس کو سمجھدار کر دے دین میں۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ وَلَيْسَ مَكَانٌ أُرِيدُ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ قَالَ فَقَصَصْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهُ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلًا صَالِحًا

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے خواب میں دیکھا میرے ہاتھ میں استبرق کا ایک ٹکڑا ہے (استبرق ایک ریشمی کپڑا ہے) اور میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ ٹکڑا مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔ یہ خواب میں نے اپنی بہن ام المومنین حفصہ رض سے بیان کیا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا میں عبداللہ کو سمجھتا ہوں نیک آدمی ہے۔

میں مسلمان ہوا اور کبھی مجھے نہیں دیکھا مگر آپ ہنسے (یعنی خندہ روئی اور کشادہ پیشانی سے ملے۔)

عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میں نے آپ سے شکایت کی میں گھوڑے پر نہیں جمتا۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا یا اللہ جما دے اس کو اور اس کو راہ بتانے والا راہ پایا ہوا کر دے۔

عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهٗ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ وَالشَّامِيَةِ فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِيْ مِائَةٍ وَخَمْسِيْنَ مِنْ اَحْمَسَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهٗ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ قَالَ فَدَعَا لَنَا وَلِاَحْمَسَ

ترجمہ۔ جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جاہلیت کے زمانہ میں ایک بت خانہ تھا یمن میں) جسکو ذو الخلصہ کہتے تھے اور کعبہ یمانی یا کعبہ شامی بھی اس کا نام تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے جریر تو مجھے بیفکر کرتا ہے ذو الخلصہ اور کعبہ یمانی اور شامی کی طرف سے (یعنی اس کو تباہ اور برباد کر کہ لوگ شرک سے چھٹیں) میں ایک سو پچاس آدمی احمس قبیلے کے اپنے ساتھ لیکر گیا اور ذو الخلصہ کو توڑا اور جتنے لوگوں کو وہاں پایا قتل کیا۔ پھر میں لوٹ کر آیا اور آپ سے بیان کیا۔ آپ نے ہمارے لئے اور احمس کے قبیلے کے لئے دعا کی۔

عَنْ جَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَرِيْرُ اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ بَيْتٍ لِخَثْعَمَ كَانَ يُدْعٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهٗ فِيْ صَدْرِيْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا قَالَ فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيْرًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُبَشِّرُهٗ يُكْنٰى اَبَا اَرْطَاةَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ۔ جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے جریر تو مجھ کو آرام نہیں دیتا ذو الخلصہ سے جو بت خانہ تھا خثعم کا (ایک قبیلہ ہے) اُس کو کعبہ یمانی بھی کہتے تھے۔ جریر نے کہا میں ڈیڑھ سو سوار لیکر وہاں گیا اور میں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا۔ میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا اللہ اس کو جما دے اور اس کو راہ دکھانے والا راہ پایا ہوا کر دے۔ پھر جریر گئے اور ذو الخلصہ

اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ

ہے اس کے لئے دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا یا اللہ بہت مال اور بہت اولاد دے اُس کو اور جو تو دیوے اُس کو برکت دے اُس میں۔

عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَادِمُكَ اَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَاُمِّيْ وَاُمُّ حَرَامٍ خَالَتِيْ فَقَالَتْ اُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُوَيْدِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ فَدَعَا لِيْ بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِيْ اٰخِرِ مَا دَعَا لِيْ بِهٖ اَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْهِ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے۔ اُس وقت گھر میں کوئی نہ تھا سوا میرے اور میری ماں ام سلیم اور میری خالہ ام حرام کے میری ماں نے کہا یا رسول اللہ آپ کا چھوٹا خادم (انس)، دعا کیجئے اس کے لئے۔ آپ نے دعا کی ہر ایک بھلائی کے لئے اور آخر میں یہ دعا کی یا اللہ بہت کر اسکا مال اور بہت کر اس کی اولاد اور برکت دے اس میں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَتْ بِيْ اُمِّيْ اُمُّ اَنَسٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَزَّرَتْنِيْ بِنِصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّتْنِيْ بِنِصْفِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اُنَيْسٌ اِبْنِيْ اَتَيْتُكَ بِهٖ يَخْدِمُكَ فَادْعُ اللّٰهَ لَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَقَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَاِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میری ماں مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور اپنی سر بندھن (اوڑھنی یا دوپٹہ) کو پھاڑ کر اُس میں سے آدھی کی ازار بنا دی تھی اور آدھی کی چادر مجھ کو، تو کہنے لگی یا رسول اللہ یہ چھوٹا انس میرا بیٹا ہے آپ کی خدمت کرے گا آپ اس کے لئے دعا کیجئے آپ نے فرمایا یا اللہ بہت کر اس کا مال اور بہت کر اس کی اولاد۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا تو قسم خدا کی میرا مال بہت ہے اور میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهٗ فَقَالَتْ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنَيْسٌ قَدْ عَلَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِيْ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے تو میری ماں ام سلیم نے آپ کی آواز سُنی اور کہنے لگی میرے ماں باپ آپ پر صدقہ ہوں یہ چھوٹا انس ہے آپ نے میرے لئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لِي لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی خواب دیکھتا تو آپ سے بیان کرتا۔ مجھے بھی آرزو تھی کوئی خواب دیکھوں اور آپ سے بیان کروں اور میں لڑکا تھا جوان مجرد۔ میں مسجد میں سویا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں۔ میں نے خواب میں دیکھا جیسے دو فرشتوں نے مجھے پکڑا ہے اور جہنم کی طرف لے گئے دیکھا تو وہ پیچ در پیچ گہری ہے کنویں کی طرح اور اُس پر دو لکڑیاں ہیں جیسے کنویں پر ہوتی ہیں۔ اس میں کچھ لوگ ہیں جنکو میں نے پہچانا۔ میں نے کہنا شروع کیا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔ اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔ پھر اور ایک فرشتہ ملا اور وہ بولا تجھے کچھ خوف نہیں۔ یہ خواب میں نے حضرت حفصہ رضہ سے بیان کیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھا کرے۔ سالم نے کہا عبداللہ اُس کے بعد رات کو نہیں سوتے تھے مگر تھوڑی دیر (اور تہجد پڑھتے تھے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَهْلٌ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا انْطُلِقَ بِي إِلَى بِئْرٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت

عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ

ترجمہ۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ انس آپ کا خادم

أَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيهَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ إِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ قَالَ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتُنِي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعُشْبَهَا وَخُضْرَتَهَا وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ مِّنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَقُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَجَاءَنِي مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ فَقَالَ بِثِيَابِي مِنْ خَلْفِي وَوَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِيَدِهِ فَرَقِيتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي أَعْلَا الْعَمُودِ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لِي اسْتَمْسِكْ فَلَقَدِ اسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَاكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ

یہ جنتی ہے یہ جنتی ہے۔ اُس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر چلا یہیں بھی اس کے پیچھے گیا۔ وہ اپنے مکان میں گیا۔ میں بھی اس کے ساتھ اندر گیا اور باتیں کیں۔ جب دل لگ گیا تو میں نے اس سے کہا تم جب مسجد میں آئے تھے تو ایک شخص ایسا ایسا بولا (یعنی تم جنتی ہو) اُس نے کہا سبحان اللہ کسی کو نہیں چاہیئے وہ بات کہنی جو نہیں جانتا اور میں تجھ سے بیان کرتا ہوں لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں۔ میں نے ایک خواب دیکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں۔ وہ خواب میں نے آپ سے بیان کیا۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں (جس کی وسعت اور پیداوار اور سبزی کا حال اس نے بیان کیا) اس باغ کے بیچ میں ایک ستون ہے لوہے کا وہ نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک گیا ہے۔ اس کی بلندی پر ایک حلقہ ہے۔ مجھ سے کہا گیا اسپر چڑھ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا۔ پھر ایک خدمت گار آیا اُس نے میرے کپڑے پیچھے سے اُٹھائے اور بیان کیا کہ اُس نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیچھے سے اٹھایا۔ میں چڑھ گیا یہاں تک کہ اُس ستون کی بلندی پر پہنچ گیا اور حلقہ کو میں نے تھام لیا۔ مجھ سے کہا گیا اسکو تھامے رہو۔ پھر میں جاگا اور وہ حلقہ اس وقت تک میرے ہاتھ ہی میں تھا۔ یہ خواب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا وہ باغ اسلام ہے اور یہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے دین کا اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک۔ قیس نے کہا وہ شخص عبداللہ بن سلام تھے۔

عَنْ قَيْسِ ابْنِ عَبَّادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ ابْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللّٰهِ

ترجمہ قیس بن عباد نے کہا میں ایک جماعت میں تھا جس میں سعد بن مالک اور عبداللہ بن عمر

الدُّنْيَا وَأَنَا أَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ

تین دعائیں کیں۔ دو تو میں دنیا میں پا چکا اور ایک کی آخرت میں امید ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِي إِلَى حَاجَةٍ فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ قُلْتُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ قُلْتُ إِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَالَ أَنَسٌ وَاللهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ نے ہم کو سلام کیا پھر مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔ میں اپنی ماں کے پاس دیر سے گیا۔ جب گیا تو میری ماں نے کہا تو نے کیوں دیر کی۔ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کے لئے بھیجا تھا۔ وہ بولی کیا کام تھا۔ میں نے کہا وہ بھید ہے میری ماں بولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید کسی سے نہ کہنا۔ انس رضی نے کہا قسم خدا کی اگر وہ بھید میں کسی سے کہتا تو اے ثابت تجھ سے کہتا۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ أَسَرَّ إِلَيَّ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي عَنْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک راز کی بات مجھ سے کہی۔ میں نے اس کو کسی سے بیان نہیں کیا یہاں تک کہ میری ماں ام سلیم نے پوچھا۔ میں نے اس سے بھی بیان نہیں کیا۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ سَلَامٍ رض

عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

عَنْ سَعْدٍ يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمْشِي إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللهِ ابْنِ سَلَامٍ

ترجمہ۔ سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی زندہ شخص کے لئے جو چلتا پھرتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے مگر عبداللہ بن سلام کے لئے۔

عَنْ قَيْسِ ابْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ فِيهِمْ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ أَثَرٌ مِنْ خُشُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ

ترجمہ۔ قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ میں تھا کچھ لوگوں میں جن میں بعض صحابہ بھی تھے ایک شخص آیا اس کے چہرے پر خدا کے خوف کا اثر تھا۔ بعض لوگ کہنے لگے

فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَإِذَا أَنَا بِجَوَادٍ عَنْ شِمَالِي قَالَ فَأَخَذْتُ لِآخُذَ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَأْخُذْ فِيهَا فَإِنَّهَا طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَإِذَا جَوَادٌ مُنْهَجٌ عَلَى يَمِينِي فَقَالَ لِي خُذْ هَاهُنَا قَالَ فَأَتَى بِي جَبَلًا فَقَالَ لِي اصْعَدْ قَالَ فَجَعَلْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلَى إِسْتِي قَالَ حَتَّى فَعَلْتُ ذَلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى أَتَى بِي عَمُودًا رَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَأَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ فِي أَعْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ لِي اصْعَدْ فَوْقَ هَذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْعَدُ هَذَا وَرَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَرَجَلَ بِي قَالَ فَإِذَا أَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُودَ فَخَرَّ قَالَ فَبَقِيتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَأَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهِ حَتَّى تَمُوتَ

معلوم ہوا تمھارے ساتھ رہنا۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ جانتا ہے جنت والوں کو اور میں تجھ سے وجہ بیان کرتا ہوں لوگوں کے یہ کہنے کی۔ میں ایک بار سو رہا تھا خواب میں ایک شخص آیا اور اُس نے کہا کھڑا ہو پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا۔ میں اس کے ساتھ چلا۔ مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ملیں میں نے اُن میں جانا چاہا وہ بولا ان میں مت جا، یہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں (یعنی کافروں کی) پھر داہنی طرف کی راہیں ملیں۔ وہ شخص بولا ان راہوں میں جا۔ پھر ایک پہاڑ ملا وہ شخص بولا اس پر چڑھ۔ میں نے جو چڑھنا چاہا تو چوتڑ کے بل گرا۔ کئی بار میں نے قصد کیا چڑھنے کا لیکن ہر بار گرا۔ پھر وہ مجھے لے چلا یہاں تک کہ ایک ستون ملا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور تہ زمین میں۔ اس کے اوپر ایک حلقہ لگا تھا۔ مجھ سے کہا اس ستون کے اوپر چڑھ جا۔ میں نے کہا میں اس پر کیوں کر چڑھوں اس کا سرا تو آسمان میں ہے۔ آخر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اچھال دیا میں جو دیکھتا ہوں تو اُس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہوں۔ پھر اس شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں صبح تک اُسی حلقہ میں لٹکتا رہا (اس وجہ سے کہ اترنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا۔) جب میں جاگا تو جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے یہ خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں وہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں اور جو راہیں داہنی طرف دیکھیں وہ داہنی طرف والوں کی راہیں ہیں اور پہاڑ وہ شہیدوں کا درجہ ہے تو وہاں تک نہ پہنچ سکے گا اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ وہ اسلام کا حلقہ ہے۔ تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک (اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو جنت کا یقین ہے اس وجہ سے لوگ مجھے جنتی کہتے ہیں۔)

ابْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّ عَمُودًا وُضِعَ فِي وَسَطِ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَرَقِيتُهُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى

بھی تھے۔ انہیں عبداللہ بن سلام نکلے۔ لوگوں نے کہا یہ جنت والوں میں سے ہیں۔ میں کھڑا ہوا اور میں نے اُن سے کہا تمہارے باب میں لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ انکو وہ بات نہ کہنی چاہیے جسکو وہ نہیں جانتے۔ میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو ایک سبز باغ کے بیچا بیچ رکھا گیا۔ اُس کے سر پر ایک حلقہ لگا تھا اور اس کے نیچے ایک خدمت گار کھڑا تھا۔ مجھ سے کہا گیا اسپر چڑھو۔ میں چڑھا یہاں تک کہ حلقہ کو تھام لیا۔ پھر میں نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا عبداللہ مرے گا اسی مضبوط حلقہ کو تھامے ہوئے (یعنی دین اسلام پر)

عَنْ خَرَشَةَ ابْنِ الْحُرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَتَّبِعَنَّهُ فَلَأَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا فَأَعْجَبَنِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَأُحَدِّثُكَ مِمَّ قَالُوا ذَاكَ إِنِّي بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي

ترجمہ۔ خرشہ بن حر سے روایت ہے میں ایک حلقہ میں بیٹھا مدینہ کی مسجد میں۔ وہاں ایک بوڑھا تھا خوبصورت معلوم ہوا کہ وہ عبداللہ بن سلام ہیں وہ لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کر رہے تھے جب وہ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ جس کو بھلا لگے جنتی کو دیکھنا وہ اس کو دیکھے میں نے (اپنے دل میں) کہا قسم خدا کی میں اُن کے ساتھ جاؤں گا اور اُن کا گھر دیکھونگا پھر میں اُن کے پیچھے ہوا۔ وہ چلے یہاں تک کہ قریب ہوئے شہر سے باہر نکل جاویں۔ پھر اپنے مکان میں گئے۔ میں نے بھی اجازت چاہی اندر آنے کی۔ انہوں نے اجازت دی پھر پوچھا اے بھتیجے میرے کیا کام ہے تیرا میں نے کہا لوگوں سے میں نے سُنا جب تم کھڑے ہوئے وہ کہتے تھے جس کو خوش لگے کسی جنتی کا دیکھنا وہ ان کو دیکھے تو مجھے اچھا

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَسَّانَ ابْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَبَّبَتْهُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِيْ دَعْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حسان بن ثابت نے بہت باتیں کیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ میں نے ان کو برا کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جانے دے اے بھانجے میرے کیونکہ حسان جواب دیتا تھا (کافروں کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ ابْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِاَبْيَاتٍ لَهٗ فَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ ۔ وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَاْذَنِيْنَ لَهٗ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ فَقَالَتْ فَاَيُّ عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى فَقَالَتْ اِنَّهٗ كَانَ يُنَافِحُ اَوْ يُهَاجِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ مسروق سے روایت ہے کہ میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اُنکے پاس حسان بن ثابت بیٹھے تھے ایک شعر سُنا رہے تھے اپنی غزل میں سے جو چند بیتوں کی انہوں نے کہی تھی وہ شعر یہ ہے ؎

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ ۔ وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ

پاکہ ہیں اور عقل والی اُنپہ کچھ تہمت نہیں ۔ صبح کو اُٹھتی ہیں بھوکی غافلوں کے گوشت سے

(یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں کیونکہ غیبت کرنا گویا اس کا گوشت کھانا ہے) حضرت عائشہ نے حسان سے کہا لیکن تو ایسا نہیں ہے (یعنی تو لوگوں کی غیبت کرتا ہے) مسروق نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے کہا تم حسان کو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی شان میں فرمایا وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ یعنی جس شخص نے اُن میں سے بیڑا اُٹھایا بڑی بات کا (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگانے کا) اُس کے واسطے بڑا عذاب ہے (حسان بن ثابت ان لوگوں میں شریک تھے جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی پھر آپ نے اُنکو حد ماری) حضرت عائشہ رضی نے کہا اس سے زیادہ عذاب کیا ہوگا کہ وہ اندھا ہو گیا اور کہا کہ حسان جواب دہی کرتا تھا یا ہجو کرتا تھا کافروں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔

عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ قَالَتْ كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَصَانٌ رَزَانٌ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ حَسَّانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بِقَرَابَتِيْ

بَابُ فَضَائِلِ حَسَّانِ ابْنِ ثَابِتٍ رض

حَسَّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

(یہ شاعر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جواب دیتے تھے مشرکوں کا جو ہجو کرتے تھے آپ کی)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ وَ هُوَ یُنْشِدُ الشِّعْرَ فِی الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ اِلَیْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اُنْشِدُ وَفِیْهِ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ اَیِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ حسانؓ بن ثابت پر گذرے وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے (معلوم ہوا کہ عمدہ اشعار جو اسلام کی تعریف اور کافروں کی برائی یا جہاد کی ترغیب میں ہو مسجد میں پڑھنا درست ہے) حضرت عمر نے انکی طرف دیکھا حسان نے کہا میں تو مسجد میں اشعار پڑھتا تھا جب مسجد میں تم سے بہتر شخص موجود تھے پھر ابوہریرہ کی طرف دیکھا اور کہا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری طرف سے جواب دے اے حسان! یا اللہ مدد کر اس کی روح القدس سے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے یا اللہ تو جانتا ہے۔

عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ حَسَّانَ قَالَ قَالَ فِیْ حَلْقَةٍ فِیْهِمْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَنْشُدُ اللّٰهَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ حَسَّانَ ابْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیَّ یَسْتَشْهِدُ اَبَا هُرَیْرَةَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَیِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ نَعَمْ

ترجمہ۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حسان بن ثابت انصاری سے سنا وہ ابوہریرہؓ کو گواہ کر رہے تھے میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دے۔ یا اللہ مدد کر حسان کی روح القدس سے۔ ابوہریرہؓ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ اُهْجُهُمْ اَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِیْلُ مَعَكَ

ترجمہ۔ براء بن عازب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسان بن ثابت سے کافروں کی ہجو کر اور جبرئیل تیرے ساتھ ہیں۔

وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَفْرِیَنَّهُمْ بِلِسَانِیْ فَرْیَ الْاَدِیْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْجَلْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمُ قُرَیْشٍ بِاَنْسَابِهَا فَاِنَّ لِیْ فِیْهِمْ نَسَبًا حَتّٰی یَلْخَصَ لَكَ نَسَبِیْ فَاَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ لَخَّصَ لِیْ نَسَبَكَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَسُلَّنَّكَ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِیْنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی (قَالَ حَسَّانُ)

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ ۔۔۔ وَعِنْدَ اللّٰهِ فِیْ ذَاكَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِیًّا ۔۔۔ رَسُوْلَ اللّٰهِ شِیْمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَتِیْ وَعِرْضِیْ ۔۔۔ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
تَكِلْتُ بِنِیَّتِیْ اِنْ لَمْ تَرَوْهَا ۔۔۔ تُثِیْرُ النَّقْعَ غَایَتُهَا كَدَاءُ
یُبَارِیْنَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ ۔۔۔ عَلٰی اَكْتَافِهَا الْاَسَلُ الظِّمَاءُ
تَظَلُّ جِیَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ ۔۔۔ تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ
فَاِنْ اَعْرَضْتُمْ عَنَّا اعْتَمَرْنَا ۔۔۔ وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ
وَاِلَّا فَاصْبِرُوْا لِضِرَابِ یَوْمٍ ۔۔۔ یُعِزُّ اللّٰهُ فِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ اَرْسَلْتُ عَبْدًا ۔۔۔ یَقُوْلُ الْحَقَّ لَیْسَ بِهٖ خِفَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ یَسَّرْتُ جُنْدًا ۔۔۔ هُمُ الْاَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ
لَنَا فِیْ كُلِّ یَوْمٍ مِنْ مَّعَدٍّ ۔۔۔ سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَاءُ
فَمَنْ یَّهْجُوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْكُمْ ۔۔۔ وَیَمْدَحُهٗ وَیَنْصُرُهٗ سَوَاءُ
وَجِبْرِیْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْنَا ۔۔۔ وَرُوْحُ الْقُدُسِ لَیْسَ لَهٗ كِفَاءُ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجو کرو قریش کی کیونکہ ہجو اُن کو زیادہ ناگوار ہے تیروں کی بوچھاڑ سے۔ پھر آپ نے ایک شخص کو بھیجا ابن رواحہ کے پاس اور فرمایا ہجو کر قریش کی۔ اُس نے ہجو کی لیکن آپ کو پسند نہ آئی۔ پھر کعب بن مالک کے پاس بھیجا پھر حسان بن ثابت کے پاس بھیجا۔ جب حسان آپ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا تم کو آگیا وہ وقت کہ تم نے بلا بھیجا اُس شیر کو جو اپنی دم سے مارتا ہے (یعنی زبان سے لوگوں کو قتل کرتا ہے گویا میدان فصاحت اور شعر گوئی کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اس کو ہلانے لگے اور عرض کیا قسم اُس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں کافروں کو اس طرح پھاڑ ڈالوں گا جیسے چمڑے کو پھاڑ ڈالتے ہیں اپنی زبان سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حسان

مِنْهُ قَالَ وَالَّذِیْ اَکْرَمَكَ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِیْرِ فَقَالَ حَسَّانُ

وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ ∴ بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَّوَالِدُكَ الْعَبْدُ

قَصِیْدَتُهٗ هٰذِهٖ ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حسان نے کہا یارسول اللہ اجازت دیجئے مجھے ابوسفیان کی ہجو کہنے کی (یہ ابوسفیان حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور اسلام سے پہلے آپ کی ہجو کرتے تھے اور یہ آپ کے چچازاد بھائی تھے۔) آپ نے فرمایا وہ تو میرے ناتے والا ہے۔ حسان نے کہا قسم اُس شخص کی جس نے آپ کو عزت دی میں آپ کو اُن میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے بال خمیر میں سے نکال لیا جاتا ہے پھر حسان نے یہ شعر کہا شعر

وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ ∴ بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَّوَالِدُكَ الْعَبْدُ

فائدہ۔ آپ کا یہ مطلب تھا کہ جب ابوسفیان میرا چچازاد بھائی ہے اور تو اُس کی ہجو کریگا تو میری بھی ہجو ہو جائیگی کیونکہ میرے اور اُس کے دادا ایک ہیں۔ حسان نے یہ کہا کہ میں آپ کو بچا کر اسی کی ہجو کروں گا۔ حسان کا یہ شعر ایک قصیدہ کا ہے جو ابوسفیان کی ہجو میں حسان نے کہا تھا۔ اس کے بعد یہ شعر ہے

وَمَنْ وَّلَدَتْ اَبْنَاءُ زُهْرَةَ مِنْهُمْ ∴ كِرَامٌ وَّلَمْ یَقْرَبْ عَجَائِزَكَ الْمَجْدُ

یعنی بزرگی اور شرافت ہاشم کی اولاد میں بنت مخزوم کے بیٹوں کو ہے اور بنت مخزوم فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں جو ماں تھیں حضرت عبداللہ اور زبیر اور ابوطالب کی اور تیرا باپ تو غلام تھا کیونکہ حارث کی ماں سمیہ بنت موہب تھی اور موہب غلام تھا بنی عبدمناف کا اور ابوسفیان کی ماں بھی لونڈی تھی۔ پھر کہتا ہے اور شریف وہ ہیں جو زہرہ کی بیٹیاں بنی ہاشم میں سے اور زہرہ سے مراد ہالہ بنت وہب بن عبدمناف ہے حمزہ اور صفیہ کی ماں اور تیری بڑھیوں کے پاس تو شرافت بھٹکی بھی نہیں۔

عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ حَسَّانُ ابْنُ ثَابِتٍ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِیْنَ وَلَمْ یَذْكُرْ اَبَا سُفْیَانَ وَقَالَ بَدَلَ الْخَمِیْرِ الْعَجِیْنَ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ حسان نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے ہجو کرنے کی اور ابوسفیان کا ذکر نہیں کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اهْجُوْا قُرَیْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَیْهَا مِنْ رَّشْقٍ بِالنَّبْلِ فَاَرْسَلَ اِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ یَرْضَ فَاَرْسَلَ اِلٰى كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى حَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ اٰنَ لَكُمْ اَنْ تُرْسِلُوْا اِلٰى هٰذَا الْاَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهٖ ثُمَّ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ فَجَعَلَ یُحَرِّكُهٗ فَقَالَ

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا یَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَتَاْبٰی عَلَیَّ فَدَعَوْتُهَا الْیَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْكَ مَا اَكْرَهُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّهْدِیَ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ اِلَی الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ قَدَمَیَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا وَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُهٗ وَاَنَا اَبْكِیْ مِنَ الْفَرَحِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَدٰی اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَقَالَ خَیْرًا قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ یُّحَبِّبَنِیْ اَنَا وَاُمِّیْ اِلٰی عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیُحَبِّبَهُمْ اِلَیْنَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَیْدَكَ هٰذَا یَعْنِیْ اَبَا هُرَیْرَةَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا میں اپنی ماں کو بلاتا تھا اسلام کی طرف وہ مشرک تھی۔ ایک دن میں نے اُس سے مسلمان ہونے کے لئے کہا۔ اُس نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں وہ بات سُنائی جو مجھ کو ناگوار گذری۔ میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا تھا۔ وہ نہ مانتی تھی۔ آج اُس نے آپ کے حق میں وہ بات مجھ کو سُنائی جو مجھے ناگوار ہے تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت کر۔ میں خوش ہو کر نکلا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے۔ جب گھر پر آیا اور دروازہ پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سُنی اور بولی ذرا ٹھیرا رہ۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سُنی۔ غرض میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کُرتا پہنا اور جلدی سے اوڑھنی اوڑھی پھر دروازہ کھولا اور بولی اے ابوہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کوئی برحق معبود نہیں ہے سوا خدا کے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

جلدی مت کر کیونکہ ابوبکر قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں اور میرا بھی نسب قریش ہی میں ہے تو وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کر دیں گے۔ پھر حسان ابوبکر کے پاس آئے۔ بعد اُس کے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر نے آپ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا۔ قسم اُس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں آپ کو قریش میں سے ایسے نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے حسان سے روح القدس ہمیشہ تیری مدد کرتے رہیں گے جب تک تو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے جواب دیتا رہے گا۔ اور حضرت عائشہ رضؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے حسان نے قریش کی ہجو کی تو تسکین دی مومنوں کے دلوں کو اور تباہ کر دیا کافروں کی عزتوں کو۔ حسان نے کہا (ان شعروں کو جو اوپر گذرے اون کا ترجمہ یہ ہے)

(۱) تو نے برائی کی محمدؐ کی۔ میں نے اس کا جواب دیا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا۔

(۲) تو نے برائی کی محمدؐ کی جو نیک ہیں پرہیزگار ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ وفاداری اُنکی خصلت ہے۔

(۳) میرے ماں اور باپ اور میری آبرو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آبرو بچانے کیلئے صدقہ ہیں۔

(۴) میں اپنی جان کو کھوؤں اگر تم نہ دیکھو اُس کو کہ اُڑا دے گا غبار کو کدار کے دونوں جانب سے (کدار ایک گھاٹی ہے مکہ کے دروازہ پر)

(۵) ایسی اونٹنیاں جو باگوں پر زور کریں گی اپنی قوت اور طاقت سے اوپر چڑھتی ہوئیں اُن کے مونڈھوں پر وہ برچھے ہیں جو باریک ہیں یا خون کی پیاسی ہیں۔

(۶) اور ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ اُن کے منہ عورتیں پوچھتی ہیں اپنے سر بندھن سے۔

(۷) اگر تم ہم سے نہ بولو تو ہم عمرہ کریں گے اور فتح ہو جائیگی اور پردہ اُٹھ جائیگا۔

(۸) نہیں تو صبر کرو اُس دن کی مار کے لئے جس دن اللہ تعالیٰ عزت دیگا جس کو چاہے گا۔

(۹) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک بندہ بھیجا جو سچ کہتا ہے، اُس کی بات میں کچھ شبہ نہیں۔

(۱۰) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک لشکر تیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جن کا کھیل کافروں سے مقابلہ کرنا ہے۔

(۱۱) ہم تو ہر روز ایک نہ ایک طیاری میں ہیں۔ گالی گلوچ ہے کافروں سے یا لڑائی ہے یا ہجو ہے کافروں کی۔

(۱۲) جو کوئی تم میں ہجو کرے اللہ کے رسول کی اور اُنکی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب برابر ہیں۔

(۱۳) جبرئیل اللہ کے رسول ہم میں ہیں اور روح القدس جن کا کوئی مثل نہیں۔

سَلَّمَ يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرْضِهِمْ وَأَمَّا إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هٰذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ وَلَوْلَا آيَتَانِ أَنْزَلَهُمَا اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ

میرے حجرے کے ایک طرف بیٹھے حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں سُن رہی تھی لیکن میں تسبیح پڑھتی تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے چلدیئے اگر میں اُن کو پاتی تو اُن کا رد کرتی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو۔ ابوہریرہ نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ نے بہت حدیثیں بیان کیں اور اللہ تعالیٰ جانچنے والا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار ابوہریرہ کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے اور میں تم سے اسکا سبب بیان کرتا ہوں۔ میرے بھائی انصاری جو تھے وہ اپنی زمین کی خدمت میں مشغول رہتے اور جو مہاجرین تھے وہ بازار کے معاملوں میں اور میں اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تو میں حاضر رہتا اور وہ غائب ہوتے اور میں یاد رکھتا وہ بھول جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن کون تم میں سے اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری حدیث سنتا ہے پھر اس کو اپنے سینے سے لگاوے تو جو بات سنے گا وہ نہ بھولیگا۔ میں نے اپنی چادر بچھادی یہانتک کہ آپ حدیث سے فارغ ہوئے پھر میں نے اُس چادر کو سینے سے لگالیا اُس دن سے میں کسی بات کو جو آپ نے بیان کی نہیں بھولا۔ اور اگر یہ دو آیتیں نہ ہوتیں جو قرآن مجید میں اُتری ہیں تو میں کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا اُن آیتوں کا ترجمہ یہ ہے جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے اتاریں نشانیاں اور ہدایت کی باتیں اُنپر لعنت ہے آخر تک۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي

روتا ہوا آیا خوشی سے اور عرض کیا یا رسول اللہ خوش ہو جائیے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت کی۔

آپ نے اللہ کی تعریف اور اس کی صفت کی اور بہتر بات کہی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ میری اور میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور اُنکی محبت ہمارے دلوں میں ڈالدے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اپنے بندوں کی یعنی ابوہریرہ اور انکی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈالدے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈالدے پھر کوئی مومن ایسا نہیں پیدا ہوا جس نے میرے کو سُنا ہو یا دیکھا ہو مگر محبت رکھی اس نے مجھ سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِينًا أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ ثَوْبِي حَتَّى قَضَى حَدِيثَهُ ثُمَّ ضَمَمْتُهُ إِلَيَّ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے تم سمجھتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بہت بیان کرتے ہیں اور اللہ حساب لینے والا ہے (اگر میں جھوٹ بولتا ہوں یا تم میرے اوپر غلط گمان کرتے ہو) میں ایک مسکین شخص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت پیٹ بھرے پر کیا کرتا تھا اور مہاجروں کو بازاروں میں معاملہ کرنے سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے مالوں کی حفاظت اور خدمت میں مصروف رہتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا بچھاوے وہ جو مجھ سے سنے گا نہ بھولے گا۔ میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا یہاں تک کہ آپ حدیث بیان کر چکے۔ پھر میں نے اُس کپڑے کو اپنے (سینے سے لگا لیا اور کوئی بات نہ بھولا جو آپ سے سُنی تھی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا انْتَهَى حَدِيثُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرِّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ إِلَى آخِرِهِ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

ترجمہ۔ عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تم تعجب نہیں کرتے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

اطَّلَعَ عَلٰی اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ ذِكْرُ الْاٰيَةِ وَجَعَلَهَا اِسْحَاقُ فِيْ رِوَايَتِهٖ مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ

رشتہ دار قریش میں بہت ہیں جن کی وجہ سے انکے گھر بار کا بچاؤ ہوتا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ میرا ناتا تو قریش سے ہے نہیں میں بھی کوئی کام اُن کا ایسا کر دوں جس سے میرے ناتے والوں کا بچاؤ ہو جائے۔ اور میں نے یہ کام اس وجہ سے نہیں کیا کہ میں کافر ہو گیا ہوں یا مرتد ہو گیا ہوں کفر سے خوش ہو کر مسلمان ہونے کے بعد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب نے سچ کہا۔ حضرت عمرؓ نے کہا آپ چھوڑیئے یا رسول اللہ میں اس منافق کی گردن ماروں۔ آپ نے فرمایا یہ تو بدر کی لڑائی میں شریک تھا اور تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جھانکا اور فرمایا تم جو اعمال چاہو کرو (بشرطیکہ کفر تک نہ پہنچیں) میں نے تم کو بخش دیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری اے ایمان والو میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے آپ کا اور یہ نکلا کہ جاسوس کو پکڑنا اور اُس کا پردہ کھولنا درست ہے اور جاسوس کافر نہیں ہوتا مگر ایسی جاسوسی جو مسلمانوں کے خلاف میں ہو سخت کبیرہ گناہ ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک اس کا قتل بھی جائز ہے اگرچہ توبہ کرے۔ اور شافعی کے نزدیک اس کو سزا دیں قتل نہ کریں۔ اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونے سے یہ مطلب ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا مگر دنیا میں ان سے مواخذہ ہوا اور مسطح کو حد پڑی وہ بدری تھا انتہے ملخصاً۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ ابْنَ الْعَوَّامِ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا امْرَاَةً مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مَعَهَا كِتَابٌ مِّنْ حَاطِبٍ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِّحَاطِبٍ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب کا ایک غلام اُنکی شکایت کرتا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ حاطب ضرور دوزخ میں جائے گا۔ آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے حاطب دوزخ میں نہ جاوے گا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ حَاطِبِ ابْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ وَاَهْلِ بَدْرٍ رض

حاطب بن ابی بلتعہ اور اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فضیلت

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ وَّهُوَ كَاتِبُ عَلِیٍّ فَقَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا وَّهُوَ یَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَیْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ اِیْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِیْنَةً مَّعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَیْلُنَا فَاِذَا نَحْنُ بِالْمَرْاَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِیَ كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِیَنَّ الثِّیَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَیْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِیْهِ مِنْ حَاطِبِ ابْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ یُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا حَاطِبُ مَا هٰذَا قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ اَمْرًا مُّلْصَقًا فِیْ قُرَیْشٍ قَالَ سُفْیٰنُ كَانَ حَلِیْفًا لَّهُمْ وَلَمْ یَكُنْ مِّنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ یَّحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِیْهِمْ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِیْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِیْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِیْهِمْ یَدًا یَّحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِیْ وَلَمْ اَفْعَلْهُ كُفْرًا وَّلَا رِدَّةً وَّلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ

ترجمہ۔ عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے وہ منشی تھے حضرت علی کے۔ انہوں نے کہا میں نے سُنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا شفقا کے باغ میں جاؤ وہاں ایک عورت شتر سوار ہے اُس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لیکر آؤ۔ ہم چلے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ناگاہ وہ عورت ہم کو ملی۔ ہم نے اس سے کہا خط نکال۔ وہ بولی میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا خط نکال یا اپنے کپڑے اُتار۔ پھر میں نے وہ خط اس کے جُوڑے سے نکالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا۔ اُس میں لکھا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے بعض مشرکین کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض باتوں کا ذکر تھا (ایک روایت میں ہے کہ حاطب نے اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تیاری اور فوج کی آمادگی اور مکہ کی روانگی سے کافروں کو مطلع کر دیا) آپ نے فرمایا اے حاطب تو نے یہ کیا کیا۔ وہ بولا آپ جلدی نہ فرمائیے یا رسول اللہ (یعنی فوراً مجھے سزا نہ دیجئے میرا حال سن لیجئے) میں ایک شخص تھا قریش سے ملا ہوا یعنی اُن کا حلیف تھا اور قریش میں سے نہ تھا۔ اور آپ کے ساتھ مہاجرین جو ہیں اُن کے

كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا فَقَالَا قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَتْهُمَا أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا مِمَّا فِيْ إِنَائِكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً

متوجہ ہوئے ابو موسیٰ اور بلال کی طرف غصہ کی شکل پر اور فرمایا اس نے رد کیا خوشخبری کو تم قبول کرو۔ دونوں نے کہا ہم نے قبول کیا۔ پھر آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے اور اس میں تھوکا پھر دونوں سے کہا اس پانی کو پی لو اور اپنے منہ اور سینے پر ڈالو اور خوش ہو جاؤ۔ اُن دونوں نے پیالہ لے کر ایسا ہی کیا۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو پردے کی آڑ سے آواز دی اپنی ماں کے لئے بھی کچھ بچا ہوا پانی لاؤ۔ انہوں نے اُن کو بھی کچھ بچا ہوا پانی دیا۔

عَنْ أَبِيْ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلٰى جَيْشٍ إِلٰى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ ابْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدُ ابْنُ الصِّمَّةِ وَهَزَمَ اللّٰهُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى وَبَعَثَنِيْ مَعَ أَبِيْ عَامِرٍ قَالَ فَرُمِيَ أَبُوْ عَامِرٍ فِيْ رُكْبَتِهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِيْ رُكْبَتِهِ فَأَتَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ أَبُوْ عَامِرٍ إِلٰى أَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ قَاتِلِيْ تَرَاهُ ذَاكَ الَّذِيْ رَمَانِيْ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى فَقَصَدْتُ لَهُ فَأَعْتَمَدْتُهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِيْ وَلّٰى عَنِّيْ ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُوْلُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِيْ أَلَسْتَ عَرَبِيًّا أَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَالْتَقَتُّ أَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا أَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلٰى أَبِيْ عَامِرٍ فَقُلْتُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هٰذَا

ترجمہ۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو لشکر دیکر اوطاس پر بھیجا اُن کا مقابلہ کیا درید ابن الصمہ نے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو قتل کیا اور اس کے لوگوں کو شکست دی۔ ابو موسیٰ نے کہا مجھ کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عامر کے ساتھ بھیجا تھا۔ پھر ابو عامر کو تیر لگا گھٹنے میں۔ وہ تیر بنی جشم کے ایک شخص نے مارا تھا اُن کے گھٹنے میں جم گیا میں اُن کے پاس گیا اور پوچھا اے چچا یہ تیر تم کو کس نے مارا۔ ابو عامر نے مجھ کو بتلایا کہ اس شخص نے مجھ کو قتل کیا اسی شخص نے مجھ کو تیر مارا۔ ابو موسیٰ نے کہا میں نے اس شخص کا پیچھا کیا اور اس سے جا کر ملا۔ اُس نے جب مجھے دیکھا تو پیٹھ موڑ کر بھاگا۔ میں اس کے پیچھے ہوا اور میں نے کہنا شروع کیا

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ

شجرۂ رضوان کے تلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنیوالوں کی فضیلت

عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ مِّنَ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا قَالَتْ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝

ترجمہ۔ ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اُس نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس اگر اللہ چاہے تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی جہنم میں نہ جاویگا یعنی جن لوگوں نے بیعت کی اُس درخت کے تلے۔ انہوں نے کہا کیوں نہ جاوینگے یارسول اللہ۔ آپ نے اُن کو جھڑکا۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو جہنم پر نہ جاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد یہ ہے ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝ یعنی پھر ہم نجات دیں گے پرہیزگاروں کو اور چھوڑ دیں گے ظالموں کو اُن کے گھٹنوں کے بل اُس میں۔

فائدہ۔ مطلب یہ ہے کہ اچھے اور بُرے سب پُل صراط پر سے گذریں گے اور وہ پُل جہنم پر ہے۔ پھر اچھے لوگ پار اُتر جائیں گے اور بُرے اُس پر سے گھٹنوں کے بل جہنم میں گریں گے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ عَامِرِ الْاَشْعَرِيَّيْنِ

ابوموسیٰ اور ابوعامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُ لِيْ يَا مُحَمَّدُ مَا وَعَدْتَنِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ فَقَالَ لَهُ الْاَعْرَابِيُّ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنَ الْبُشْرٰى فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ آپ جعرانہ میں اترے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آپ کے ساتھ بلال تھے۔ اتنے میں ایک گنوار آپ کے پاس آیا اور بولا یارسول اللہ اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے آپ نے فرمایا خوش ہو جا۔ وہ بولا آپ بہت فرماتے ہیں خوش ہو جا۔ پھر آپ

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ الْأَشْعَرِيِّيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

اشعری لوگوں کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِّنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِیَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِیْ يَاْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اشعریوں کی آواز قرآن پڑھنے میں پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو آتے ہیں اور رات کو انکی آواز سے اُن کا ٹھکانا بھی پہچان لیتا ہوں اگرچہ دن کو ان کا ٹھکانا نہ دیکھا ہو جب وہ دن کو اترے ہوں اور انہی لوگوں میں سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافروں کے سواروں سے یا دشمنوں سے ملتا ہے تو اُن سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہیں ذرا ہم کو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو آتے ہیں (تو اپنے تئیں دانائی اور حکمت سے بچا لیتا ہے کیونکہ دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اکیلا نہیں ہے بلکہ اُس کے ساتھ اور لوگ ہیں۔)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِیْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں انکے جورو بچوں کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اس کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے ہیں پھر آپس میں برابر بانٹ لیتے ہیں۔ یہ لوگ میرے ہیں اور میں اُن کا ہوں (یعنی میں ان سے راضی ہوں اور ایسے اتفاق کو پسند کرتا ہوں۔)

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِیْ سُفْيَانَ صَخْرِ ابْنِ حَرْبٍ

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰی اَبِیْ سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُوْنَهٗ فَقَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ ثَلَاثٌ اَعْطِنِيْهِنَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ عِنْدِیْ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان ابوسفیان کی طرف دھیان نہیں کرتے تھے نہ اس کے ساتھ بیٹھتے تھے (کیونکہ ابوسفیان کئی مرتبہ

السَّهْمَ فَنَزَعَهُ فَنَزَأَ مِنْهُ الْمَاءُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ أَبُو عَامِرٍ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ وَاسْتَعْمَلَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَنْبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ يَسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ أَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي يَا رَسُولَ اللهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللهِ ابْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ أَبُو بُرْدَةَ إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى

اے بے حیا! کیا تو عرب نہیں ہے تو ٹھیرتا نہیں۔ یہ سن کر وہ ٹھیر گیا۔ پھر میرا اُس کا مقابلہ ہوا۔ اس نے بھی وار کیا میں نے بھی وار کیا۔ آخر میں نے اُسکو تلوار سے مار ڈالا۔ پھر لوٹ کر ابو عامر کے پاس آیا اور میں نے کہا اللہ نے تمہارے قاتل کو مارا ابو عامر نے کہا اب یہ تیر نکال لے۔ میں نے اُس کو نکالا تو تیر کی جگہ سے پانی نکلا (خون نہ نکلا شاید وہ تیر زہر آلود تھا) ابو عامر نے کہا اے بھتیجے میرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور میری طرف سے سلام کہہ اور یہ کہہ کہ ابو عامر کی بخشش کی دعا کیجئے۔ ابو موسیٰ نے کہا ابو عامر نے مجھ کو لوگوں کا سردار کر دیا اور تھوڑی دیر زندہ رہے پھر مر گئے جب میں لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ کے پاس گیا۔ آپ ایک کوٹھڑی میں تھے بان کے ایک پلنگ پر جسپر فرش تھا (صحیح روایت یہ ہے کہ فرش نہ تھا اور ما کا لفظ رہ گیا ہے) اور بان کا نشان آپ کی پیٹھ اور پسلیوں پر بن گیا تھا۔ میں نے یہ خبر بیان کی اور ابو عامر کا حال بھی بیان کیا اور میں نے کہا ابو عامر نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ میرے لئے دعا کیجئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا یا اللہ بخش دے عبید ابو عامر کو (عبید بن سلیم اُن کا نام تھا) یہاں تک کہ میں نے آپ کے دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر فرمایا یا اللہ ابو عامر کو قیامت کے دن بہت لوگوں کا سردار کر دیو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور میرے لئے دعا فرمائیے بخشش کی۔ آپ نے فرمایا بخش دے یا اللہ عبد اللہ بن قیس کے (یہ نام ہے ابو موسیٰ کا) گناہ کو اور قیامت کے دن اسکو عزت کے مکان میں لے جا۔ ابو بردہؓ نے کہا ایک دعا ابو عامر کے لئے کی اور ایک ابو موسیٰ کے لئے۔

ابن حزم کا رد کیا اور کہا یہ دلیری ہے ابن حزم کی اور عکرمہ بن عمار کو کسی نے وضع کی تہمت نہیں کی بلکہ وکیع اور یحییٰ بن معین نے اس کو ثقہ کہا ہے اور وہ مستجاب الدعوۃ تھا اور ابوسفیان کا مطلب اس سے تجدید عقد ہوگا یا وہ یہ سمجھتا ہوگا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کی مرضی کے ناجائز ہے اس لئے آپ نے صرف اچھا فرمایا نہ تجدید عقد کیا نہ ابوسفیان سے یہ فرمایا کہ تجدید عقد ضروری ہے۔ انتہیٰ مختصراً۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ جَعْفَرٍ وَّاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَّاَهْلِ سَفِيْنَتِهِمْ

جعفر بن ابیطالب اور اسماء بنت عمیس اور انکی کشتی والوں کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ اِلَيْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِیْ اَنَا اَصْغَرُهُمَا اَحَدُهُمَا اَبُوْبُرْدَةَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْرُهْمٍ اِمَّا قَالَ بِضْعًا وَّاِمَّا قَالَ ثَلَاثَةً وَّخَمْسِيْنَ اَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِيْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِیْ قَالَ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا اِلَی النَّجَاشِیِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَصْحَابَهٗ عِنْدَهٗ فَقَالَ جَعْفَرٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هٰهُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِيْمُوْا مَعَنَا قَالَ فَاَقَمْنَا مَعَهٗ حَتّٰی قَدِمْنَا جَمِيْعًا قَالَ فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْ قَالَ اَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا مَنْ شَهِدَ مَعَهٗ اِلَّا لِاَصْحَابِ سَفِيْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَّاَصْحَابِهٖ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ لَنَا يَعْنِیْ لِاَهْلِ السَّفِيْنَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ قَالَ فَدَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَّهِیَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰی حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے یمن میں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے تو ہم بھی آپ کی طرف نکلے ہجرت کر کے میں تھا اور دو میرے چھوٹے بھائی تھے۔ ایک کا نام ابوبردہ تھا اور دوسرے کا نام ابورہم اور چند آدمی ترپن یا باون آدمی ہماری قوم کے تھے تو ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ وہ کشتی حبش کی طرف چلی گئی جہاں کا بادشاہ نجاشی تھا وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب اور انکے ساتھی ملے۔ جعفر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہاں بھیجا ہے اور فرمایا ہے یہاں ٹھیرو تو تم بھی ہمارے ساتھ ٹھیرو۔ ابوموسیٰ نے کہا ہم انہیں کے ساتھ ٹھیرے رہے یہاں تک کہ ہم سب لوگ مل کر مدینہ کو آئے اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تھا تو ہمارا حصہ لگایا وہاں کی لوٹ میں سے۔ اور جو شخص خیبر کی لڑائی سے غائب تھا اُس کو حصہ نہ ملا سوا ہماری کشتی والوں کے جو جعفر اور ان کے اصحاب کے ساتھ تھے۔ آپ نے اُن کا حصہ لگایا۔ بعض لوگ کہنے لگے ہم سے ہم تم سے پہلے

أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَزْوِجْكَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ تُؤَمِّرُنِي حَتَّى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ وَلَوْلَا أَنَّهُ طَلَبَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ نَعَمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑا تھا اور مسلمانوں کا سخت دشمن تھا) ایک بار وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا اے نبی اللہ کے تین باتیں مجھے عطا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ ابو سفیان بولا میرے پاس وہ عورت ہے کہ تمام عربوں میں حسین اور خوبصورت ہے ام حبیبہ میری بیٹی ہیں اسکا نکاح آپ سے کر دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ دوسری یہ کہ میرے بیٹے معاویہ کو آپ اپنا منشی بنائیے۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ تیسرے مجھ کو حکم دیجئے کافروں سے لڑوں (جیسے اسلام سے پہلے) مسلمانوں سے لڑتا تھا۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ ابو زمیل نے کہا اگر وہ ان باتوں کا سوال آپ سے نہ کرتا تو آپ نہ دیتے کس لئے کہ ابو سفیان جس بات کا سوال آپ سے کرتا آپ ہاں فرماتے اور قبول کرتے۔

فائدہ - یہ آپ کا حسن خلق تھا اور مصلحت بھی تھی کیونکہ ابو سفیان کافروں کا سردار تھا اس کی تالیف قلب بھی ضروری تھی۔ ہر چند ابو سفیان کا اسلام پہلے پہل جان کے ڈر سے تھا مگر بعد کو شاید پختہ ہو گیا ہو گا۔ اور جب آدمی اسلام لایا تو اُس کے قصور کفر کے وقت کے سب معاف ہو جاتے ہیں۔ اور آپ نے وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کیا اسپر بھی ابو سفیان کا خاندان خاندان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ دشمن رہا۔ ابو سفیان عمر بھر حضرت سے لڑتا رہا اور صدہا مسلمانوں کو اُس نے شہید کیا اور اس کے بیٹے معاویہ بن ابی سفیان نے جناب امیر المومنین خلیفہ برحق علی مرتضےٰ شیر خدا کا مقابلہ کیا اور جنگ صفین میں ہزاروں مسلمانوں کا خون کیا۔ اُن کے بیٹے یزید پلید نے تو ستم ہی ڈھایا امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا اور امام حسین علیہ السلام کو ایسے ظلم سے شہید کرایا جس کے حال لکھنے سے قلم کانپتا ہے۔ پھر یزید کے بعد بھی سارے خلفائے بنو امیہ سوا عمر بن عبد العزیز کے خاندان نبوی کے دشمن رہے اور ہمیشہ درپے ایذا اور تصدیع رہے اور دنیائے دنی کے واسطے اپنی آخرت کو تباہ کرتے رہے لاحول ولا قوۃ ۔ نووی نے کہا اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ ابو سفیان فتح مکہ کے دن ۸ سنہ ہجری میں اسلام لایا اور ام حبیبہ سے آپ نے ۶ سنہ یا ۷ سنہ میں نکاح فرمایا مدینہ میں یا حبشہ میں اور یہ نکاح عثمان نے کیا یا خالد بن سعید نے یا نجاشی بادشاہ حبش نے۔ ابن حزم نے کہا مسلم کی روایت میں وہم ہے راوی کا کیونکہ اسپر اتفاق ہے کہ آپ نے ام حبیبہ سے فتح سے پہلے نکاح کیا جب اُن کے باپ کافر تھے۔ ابن حزم نے یہ بھی کہا کہ یہ روایت موضوع ہے اور اسکا بنانے والا عکرمہ بن عمار ہے اور شیخ ابن صلاح نے

رَأَيْتُ أَبَا مُوسَىٰ وَإِنَّهُ لَيَسْتَعْبِدُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنِّي

اللہ تعالیٰ کے عمر نے ایسا ایسا کہا۔ آپ نے فرمایا وہ زیادہ حق نہیں رکھتے تم سے بلکہ انکی

اور اُن کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے (مکہ سے مدینہ کو) اور تمھاری سب کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں (ایک مکہ سے حبش کو دوسری حبش سے مدینہ طیبہ کو) اسمار نے کہا میں نے ابو موسیٰ اور کشتی والوں کو دیکھا وہ گروہ گروہ میرے پاس آتے اور اس حدیث کو سنتے اور دنیا میں کوئی چیز ان کو اتنی خوشی کی نہ تھی نہ اتنی بڑی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے سے زیادہ۔ ابو بردہ نے کہا اسمار نے کہا میں نے ابو موسیٰ کو دیکھا وہ مجھ سے دوہراتے تھے اس حدیث کو (خوشی کے لئے)

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَبِلَالٍ وَصُهَيْبٍ

حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فضیلت

عَنْ عَائِذِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَىٰ عَلَىٰ سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللَّهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللَّهِ مَأْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَأَتَاهُمْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَخِي

ترجمہ۔ عائذ بن عمرو سے روایت ہے ابو سفیان سلمان اور صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس آیا اور بھی چند لوگ بیٹھے تھے انہوں نے کہا اللہ کی تلواریں خدا کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہ پہنچیں (یعنی یہ خدا کا دشمن نہ مارا گیا) ابو بکر رضی نے کہا تم قریش کے بوڑھے اور سردار کے حق میں ایسا کہتے ہو (ابو بکر رضی نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہیں ابو سفیان ناراض ہو کر اسلام بھی قبول نکرے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اے ابو بکر تم نے شاید ناراض کیا اُن لوگوں کو (یعنی سلمان اور صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کو) اگر تم نے انکو ناراض کیا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا۔ یہ سنکر ابو بکر رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے اے بھائیو! میں نے تم کو ناراض کیا۔ وہ بولے نہیں اللہ تم کو بخشے اے ہمارے بھائی۔

فائدہ۔ نووی نے کہا یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ابو سفیان کافر تھا اور صلح کر کے مسلمانوں میں آیا تھا۔ اور اس میں فضیلت ہے سلمان اور ان کے ساتھیوں کی اور حکم ہے ضعفاء اور اہل دین کی خاطر داری اور دل رکھنے کا۔

زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ
هَاجَرَ إِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَ
أَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ
مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ
عُمَرُ آلْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ فَقَالَتْ
أَسْمَاءُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ
فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً كَذَبْتَ يَا عُمَرُ
كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ
وَكُنَّا فِي دَارٍ أَوْ فِي أَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ
فِي الْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللّٰهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا
وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذَى
وَنُخَافُ وَسَأَذْكُرُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ وَاللّٰهِ لَا أَكْذِبُ
وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا
جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ
وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِينَةِ
هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسٰى
وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونَنِي أَرْسَالًا
يَسْأَلُونِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا
شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ
مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ

ہجرت کر چکے تھے۔ پھر اسمار بنت عمیس جو ہمارے
ساتھ آئی تھیں ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا
کی ملاقات کو۔ انہوں نے بھی ہجرت کی تھی۔
نجاشی بادشاہ حبش کی طرف اور ساتھیوں میں
حضرت عمر حفصہ کے پاس گئے وہاں اسمار
موجود تھیں۔ حضرت عمر نے جب اسمار کو دیکھا
تو پوچھا یہ کون ہے؟ وہ بولیں اسمار بنت
عمیس۔ حضرت عمر نے کہا حبش والی دریا والی
یہی عورت ہے۔ اسمار نے کہا ہاں۔ حضرت
عمر نے کہا ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی تو ہم زیادہ
حق رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
طرف تم سے۔ یہ سنکر اسمار غصہ ہوئیں اور
بولیں اے عمر! تم نے یہ غلط کہا۔ ہرگز نہیں
قسم خدا کی تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھے تمہارے بھوکے کو کھانا دیتے اور تمہارے
جاہل کو نصیحت کرتے۔ آپ اور ہم ایک دور
دراز دشمن ملک میں تھے (یعنی کافروں کے
ملک میں کیونکہ سوا نجاشی کے وہاں کوئی مسلمان
نہ تھا اور وہ بھی اپنی قوم سے چھپ کر مسلمان
ہوا تھا) صرف خدا کے لئے اور اس کے
رسول کے لئے۔ اور قسم خدا کی میں نہ کھانا
کھاؤنگی نہ پانی پیونگی جب تک جو تم نے کہا
ہے اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے نہ کروں گی اور ہم کو حبش میں ایذا ہوتی
تھی ڈر بھی تھا میں اسکا ذکر آپ سے کرونگی
اور آپ سے پوچھونگی۔ قسم خدا کی میں جھوٹ
نہ بولونگی نہ بے راہ چلونگی نہ زیادہ کہوں گی
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے تو اسمار نے عرض کیا اے نبی

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَلَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپ نے اس سے تنہائی کی (شاید وہ محرم ہو گی جیسے ام سلیم یا ام حرام تھیں یا تنہائی سے یہ مراد ہے کہ اس نے لوگوں سے علیحدہ کوئی بات آپ سے پوچھی) اور فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو۔ تین بار یہ فرمایا۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاَنْصَارَ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَاِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار میری انتڑیاں اور میری گٹھریاں ہیں (کپڑا رکھنے کی یعنی میرے خاص معتمد اور اعتباری لوگ ہیں) اور لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار گھٹتے جائیں گے تو قبول کرو اُنکے نیک کو اور معاف کرو اُنکے بُرے کو۔

عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ

ترجمہ۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے (جنہوں نے حضرت کو اپنے گھروں میں اُتارا اور سب سے پہلے آپ کی رفاقت کی) پھر بنی عبد اشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا۔ اور انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے۔ سعد بن عبادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر فضیلت دی اور وہ کیونکہ سعد بنی ساعدہ میں سے تھے) لوگوں نے کہا تم کو فضیلت دی بہتوں پر۔

عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَ سَعْدٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ وَدَارُ بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَاللّٰهِ لَوْ كُنْتُ مُؤْثِرًا

ترجمہ۔ ابو اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے اور بنی عبد اشہل کا اور بنی حارث بن خزرج کا اور بنی ساعدہ کا

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ الْاَنْصَارِ

انصار کی فضیلت

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فِيْنَا نَزَلَتْ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا بَنُوْ سَلِمَةَ وَبَنُوْ حَارِثَةَ وَمَا يُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جب دو گروہ نے تم میں سے قصد کیا ہمت ہار دینے کا اور اللہ مالک ہے ان دونوں کا ہم لوگوں کے باب میں اُتری بنی سلمہ اور بنی حارثہ میں۔ اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ آیت نہ اُترتی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ مالک ہے اُن دونوں کا۔

فائدہ۔ تو اس جملہ سے ایسی خوشی ہے کہ پچھلے لفظ کے اترنے سے کوئی رنج نہ رہا بنو سلمہ خزرج میں سے اور بنو حارثہ اوس میں سے تھے اور یہ دونوں قبیلے انصار کے ہیں۔ جسوقت آپ بدر کی لڑائی کے لیے نکلے تو عبداللہ بن ابی منافق تہائی آدمیوں کو اپنے ساتھ لیکر راہ سے پھر گیا اور ان دونوں قبیلوں نے بھی اسکا ساتھ دینا چاہا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو بچالیا۔

عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَ لِاَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَآءِ اَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ

ترجمہ۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ بخش دے انصار کو اور انصار کے بیٹوں کو اور پوتوں کو۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اسْتَغْفَرَ لِلْاَنْصَارِ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْاَنْصَارِ لَا اَشُكُّ فِيْهِ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی انصار کی بخشش کے لئے اور انصار کی اولاد اور غلاموں کے لئے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى صِبْيَانًا وَّنِسَآءً مُّقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثَلًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے دیکھا تو آپ سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تم سب لوگوں سے زیادہ میرے کو محبوب ہو اے لوگو تم سب لوگوں سے زیادہ میرے کو محبوب ہو یعنی انصار کو فرمایا۔

قَالَ بَنُو الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ثُمَّ فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَامَ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ مُغْضَبًا فَقَالَ أَنَحْنُ آخِرُ الْأَرْبَعِ حِينَ سَمَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَهُمْ فَأَرَادَ كَلَامَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنْ قَوْمِهِ اجْلِسْ أَلَا تَرْضَى أَنْ سَمَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَكُمْ فِي الْأَرْبَعِ الدُّورِ الَّتِي سَمَّى فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمِّ أَكْثَرُ مِمَّنْ سَمَّى فَانْتَهَى سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر کونسا گھر۔ آپ نے فرمایا بنی نجار لوگوں نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا بنی حارث بن خزرج۔ لوگوں نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا بنی ساعدہ لوگوں نے کہا پھر کون یارسول اللہ؟ آپ نے فرمایا انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے۔ یہ سن کر سعد بن عبادہ غصہ سے کھڑے ہوئے اور کہا کیا ہم چاروں کے اخیر میں ہیں۔ جب انہوں نے آپ کا فرمانا سنا تو چاہا آپ کی بات پر اعتراض کرنا۔ انکی قوم کے لوگوں نے کہا بیٹھ تو اس بات سے راضی نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرا گھرانہ ان چاروں میں رکھا جنکو بیان کیا۔ اور جن گھروں کو بیان نہ کیا وہ بہت سے ہیں تو سعد بن عبادہ چپ ہو رہے۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَيْتَ أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ زَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِمَا وَكَانَ جَرِيرٌ أَكْبَرَ مِنْ أَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ أَسَنَّ مِنْ أَنَسٍ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جریر بن عبد اللہ بجلی کے ساتھ نکلا سفر میں۔ وہ میری خدمت کرتے تھے۔ میں نے کہا تم میری خدمت مت کرو کیونکہ تم بڑے ہو (انہوں نے کہا میں نے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ کام کرتے دیکھا کہ میں نے قسم کھائی کہ جب کسی انصاری کے ساتھ ہونگا تو اسکی خدمت کروں گا اور جریر انس سے بڑے تھے۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ غِفَارٍ وَأَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ وَمُزَيْنَةَ وَتَمِيمٍ وَدَوْسٍ وَطَيِّئٍ

غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم، دوس اور طی رضی اللہ عنہم کی فضیلت

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ

ترجمہ۔ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور اسلم کو بچا لیا۔

بِهَا اَحَدًا لَاٰثَرْتُ بِهَا عَشِيْرَتِيْ

قسم خدا کی اگر میں انصار پر کسیکو اختیار کروں تو اپنے کنبے والوں کو اختیار کروں (اور کوئی اُن سے بہتر نہیں ہے)

عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ يَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ ابْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ اَتَّهِمُ اَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَأْتُ بِقَوْمِيْ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ قَالَ خُلِّفْنَا فَكُنَّا اٰخِرَ الْاَرْبَعِ اَسْرَجُوْا لِيْ حِمَارِيْ اٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ ابْنُ اَخِيْهِ سَهْلٌ فَقَالَ اَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمُ اَوَلَيْسَ حَسْبُكَ اَنْ تَكُوْنَ رَابِعَ اَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ وَاَمَرَ بِحِمَارِهٖ فَحُلَّ عَنْهُ

ترجمہ۔ ابو اسید انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر گھر انصار میں بنی نجار کا ہے پھر بنی عبد اشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے۔ ابو سلمہ نے کہا ابو اسید نے کہا کیا میں تہمت کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اگر میں جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا۔ یہ خبر سعد بن عبادہ کو پہنچی اُن کو رنج ہوا اور کہنے لگے ہم چاروں کے اخیر میں ہوئے۔ میرے گدھے پر زین کسو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا۔ سہل کے بھتیجے نے ان سے کہا تم جاتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات رد کرنے کو حالانکہ آپ خوب جانتے ہیں۔ کیا تم کو یہ کافی نہیں کہ چار میں سے چوتھے تم ہو یہ سن کر سعد لوٹے اور فرمایا اللہ اور اُس کا رسول خوب جانتا ہے اور حکم دیا گدھے کے زین کھول ڈالنے کا۔

عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ الْاَنْصَارِ اَوْ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ فِيْ ذِكْرِ الدُّوْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ ابْنِ عُبَادَةَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسٍ عَظِيْمٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی ایک بڑی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا میں تم کو انصار کا بہتر گھر بتلاؤں لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا بنو عبد اشہل۔ لوگوں نے کہا

فائدہ۔ یہ چھ نام عرب کی قوموں کے ہیں یہ سچے مومن اور محب رسول تھے۔ عبداللہ کی اولاد سے بنو عبدالعزیٰ مراد ہیں جو شاخ ہیں غطفان کی آپ نے انکا نام بنی عبداللہ رکھا عرب انکو محولہ کہنے لگے کیونکہ اُن کے باپ کا نام بدل گیا (نووی)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَمُزَیْنَةُ وَجُهَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَهُمْ مَوْلًی دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور مزینہ اور جہینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع دوست ہیں اور انکا حامی کوئی نہیں سوا اللہ اور اس کے رسول کے۔

عَنْ سَعْدِ ابْنِ اِبْرَاهِیْمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ سَعْدٌ فِیْ بَعْضِ هٰذَا فِیْمَا اَعْلَمُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَیْنَةَ اَوْ جُهَیْنَةُ خَیْرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَبَنِیْ عَامِرٍ وَالْحَلِیْفَیْنِ اَسَدٍ وَّغَطَفَانَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور اسد اور غطفان سے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَغِفَارُ وَاَسْلَمُ وَمُزَیْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَیْنَةَ اَوْ قَالَ جُهَیْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَیْنَةَ خَیْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَّطَیِّئٍ وَّغَطَفَانَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اسد اور طئ اور غطفان سے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَیْءٌ مِّنْ مُزَیْنَةَ وَجُهَیْنَةُ اَوْ شَیْءٌ مِّنْ جُهَیْنَةَ وَمُزَیْنَةُ خَیْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَّغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِیْمٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ الْاَقْرَعَ ابْنَ حَابِسٍ جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا بَایَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِیْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَیْنَةَ وَاَحْسِبُ جُهَیْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِیْ شَكَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

ترجمہ۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ سے بیعت کی حاجیوں کے لٹیروں نے اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کے لوگوں کو کہا

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ائْتِ قَوْمَکَ فَقُلْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا۔ ترجمہ۔ آپ نے فرمایا اسلم کو خدا سلامت رکھے اور غفار کو خدا بخشے۔

عَنْ شُعْبَۃَ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَقُلْھَا وَلٰکِنْ قَالَھَا اللّٰہُ ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو خدا نے سلامت رکھا اور غفار کو خدا تعالیٰ نے بخشا۔ یہ نہیں میں کہتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

عَنْ خِفَافِ ابْنِ اِیْمَاءَ الْغِفَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃٍ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ وَرِعْلًا وَّذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ عَصَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ

ترجمہ۔ خفاف بن ایماء غفاری رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میں دعا کی یا اللہ لعنت کر بنی لحیان کو اور رعل کو اور ذکوان کو اور عصیہ کو جنہوں نے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اور بخش دیا اللہ تعالیٰ نے غفار کو اور اسلم کو بچا دیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ وَعُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کو خدا بخشے اور اسلم کو سلامت رکھے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے رسول کی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ وَفِیْ حَدِیْثِ صَالِحٍ وَّاُسَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِکَ عَلَی الْمِنْبَرِ ترجمہ وہی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ منبر پر آپ نے یہ فرمایا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مِثْلَ حَدِیْثِ ھٰؤُلَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ وَمُزَیْنَۃُ وَجُھَیْنَۃُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ وَمَنْ کَانَ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مَوَالِیَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مَوْلَاھُمْ ترجمہ۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار اور مزینہ اور جہینہ اور غفار اور اشجع اور جو عبداللہ کی اولاد ہے میرے دوست ہیں نہ اور لوگ اور خدا اور خدا کا رسول اُنکا دوست اور حمایتی ہے۔

طی کا صدقہ تھا (طی ایک قبیلہ ہے) میں اسکو لیکر آیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَدِمَ الطُّفَیْلُ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ دَوْسًا قَدْ کَفَرَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَیْهَا فَقِیْلَ هَلَکَتْ دَوْسٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل اور اُن کے ساتھی آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ دوس نے کفر اختیار کیا اور انکار کیا مسلمان ہونے سے تو بددعا کیجئے دوس کیلئے۔ کہا گیا تباہ ہوئے دوس کے لوگ۔ آپ نے فرمایا یا اللہ ہدایت کر دوس کو اور اُن کو میرے پاس لے کر آ۔

عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَکَانَتْ سَبِیَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقِیْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ

ترجمہ۔ ابوزرعہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے جو میں نے سنیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ میں نے سنا آپ فرماتے تھے وہ سب سے زیادہ سخت ہیں میری امت میں دجال پر اور اُنکے صدقے آئے تو آپ نے فرمایا یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں اور ایک عورت اُن میں کی قیدی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی۔ آپ نے فرمایا اسکو آزاد کر دے یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُهَا فِیْهِمْ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَنِیْ تَمِیْمٍ لَا اَزَالُ اُحِبُّهُمْ بَعْدَهٗ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰی غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ هُمْ اَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِی الْمَلَاحِمِ وَلَمْ یَذْکُرِ الدَّجَّالَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ بنی تمیم کے لوگ معرکوں میں سب لوگوں سے زیادہ لڑنے والے ہیں اور دجال کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ خِیَارِ النَّاسِ

بہتر لوگ کون ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں کا حال بھی کانوں کی طرح ہے

وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَاَحْسِبُ جُهَيْنَةَ خَيْرًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَّبَنِيْ عَامِرٍ وَّاَسَدٍ وَّغَطَفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِّنْهُمْ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ مُحَمَّدُ الَّذِيْ شَكَّ

آپ نے فرمایا اگر اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو یہ لوگ (یعنی بنی تمیم وغیرہ) ٹوٹے میں رہے اور نامراد ہوئے۔ وہ بولا ہاں۔ آپ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ (یعنی اسلم اور غفار وغیرہ) بہتر ہیں اُن سے (یعنی بنی تمیم وغیرہ سے)

عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ الضَّبِّيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ وَجُهَيْنَةُ وَلَمْ يَقُلْ اَحْسِبُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَّمِنْ بَنِيْ عَامِرٍ وَّالْحُلَيْفَيْنِ بَنِيْ اَسَدٍ وَّغَطَفَانَ

ترجمہ۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بنی اسد اور غطفان سے جو حلیف ہیں ایک دوسرے کے۔

عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَّبَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ ابْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ فَاِنَّهُمْ خَيْرٌ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ

ترجمہ۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو اگر جہینہ اور اسلم اور غفار بہتر ہو بنی تمیم سے اور بنی عبداللہ بن غطفان سے اور عامر بن صعصعہ سے اور بلند آواز سے فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس صورت میں بنی تمیم وغیرہ ٹوٹے میں رہے اور نقصان پایا۔ آپ نے فرمایا وہ بہتر ہیں اُن سے۔

عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِيْ اِنَّ اَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوْهَ اَصْحَابِهٖ صَدَقَةُ طَيِّءٍ جِئْتُ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا سب سے پہلے صدقہ جس نے چمکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے منہ کو (یعنی خوش کر دیا ان کو)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَرْعَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَلَمْ يَقُلْ يَتِيمٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ قَالَ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذَلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ حضرت مریم بنت عمران کبھی اونٹ پر نہیں چڑھیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَلِي عِيَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ تُوَدُّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ہانی ابوطالب کی بیٹی سے (حضرت علی کی بہن سے) نکاح کا پیام دیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور میرے بچے بھی ہیں تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ بہتر عورتیں اخیر تک۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ هَذَا سَوَاءً ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ مُوَاخَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحابؓ میں ایک دوسرے کو بھائی بنا دینے کا بیان

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا ابوعبیدہ بن الجراحؓ اور ابوطلحہؓ میں۔

عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ قِيلَ لِأَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ بَلَغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ أَنَسٌ قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

ترجمہ۔ عاصم احول سے روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تم نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے۔ انسؓ نے کہا کہ

فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الْأَمْرِ أَكْرَهَهُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِيهِ وَتَجِدُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

(بعض کان سونے کی ہے بعض لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہیں کسی کا خاندان عمدہ ہے اصل اچھی ہے کوئی برا ہے۔) تو بہتر آدمیوں میں اسلام کی حالت میں بھی وہی ہیں جو جاہلیت کی حالت میں بہتر تھے جب دین میں سمجھدار ہو جائیں اور تم بہتر اس کو پاؤ گے اسلام میں جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اسلام سے مسلمان ہونے سے پہلے (یعنی جو کفر میں مضبوط تھا وہ اسلام لانے کے بعد اسلام میں بھی ایسا ہی مضبوط ہوا جیسے حضرت عمر اور خالد بن ولید وغیرہ۔ یا مراد یہ ہے کہ جو خلافت سے نفرت رکھے اُسی کی خلافت عمدہ ہوگی) اور تم سب سے برا اس کو پاؤ گے جو دو رویہ ہو اِنکے پاس ایک منہ لیکر آوے اور اُنکے پاس دوسرا منہ لیکر جاوے۔

فائدہ۔ یعنی رکابی مذہب اور خوشامد باز ایسا شخص کسی کام کا نہیں کوئی اُسپر بھروسا نہیں کر سکتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ وَالْأَعْرَجِ تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتَّى يَقَعَ فِيهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ

قریش کی عورتوں کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ قَالَ أَحَدُهُمَا صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْآخَرُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى يَتِيمٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اُن عورتوں میں جو اونٹ پر سوار ہوئیں نیک بخت عورتیں ہیں قریش کی سب سے زیادہ مہربان بچہ پر جب وہ چھوٹا ہو اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی۔

فائدہ۔ یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب ام ہانی سے آپ نے نکاح کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میرے بچے چھوٹے چھوٹے ہیں۔ میں نہیں چاہتی کہ آپ کے بستر پر وہ روئیں اور چلائیں اور میں بڈھی بھی ہو گئی ہوں۔ اونٹ پر چڑھنے والی عورتوں سے عرب کی عورتیں مراد ہیں۔ معلوم ہوا کہ عورت میں بھی بڑی دو صفتیں عمدہ ہیں ایک اولاد پر مہربان ہونا دوسرے خاوند کے مال کی محافظت کرنا۔

أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ

ٹھیک کیا پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور اکثر آپ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے

پھر فرمایا تارے بچاؤ ہیں آسمان کے جب تارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر بھی جس بات کا وعدہ ہے وہ آجاویگی (یعنی قیامت آجائیگی اور آسمان بھی پھٹ کر خراب ہو جائیگا۔) اور میں بچاؤ ہوں اپنے اصحاب کا۔ جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر بھی وہ وقت آجائے گا جسکا وعدہ ہے (یعنی فتنہ اور فساد اور لڑائیاں) اور میرے اصحاب بچاؤ ہیں میری امت کے۔ جب اصحاب چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آجائیگا جسکا وعدہ ہے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اصحاب کے جانے سے بدعتیں پیدا ہونگی دین میں نئی باتیں نکلیں گی، فتنے ہونگے۔ شیطان کا سینگ نمودار ہوگا۔ نصاریٰ کا غلبہ ہوگا۔ مدینہ اور مکہ کی بیحرمتی ہوگی۔ یہ سب باتیں واقع ہوئیں اور یہ حدیث معجزہ ہے آپ کا۔

بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آوے گا کہ جہاد کریں گے آدمیوں کے جھنڈ تو اُن سے پوچھیں گے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے کہ ہاں تو فتح ہو جاویگی انکی۔ پھر جہاد کریں گے لوگوں کے گروہ تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی ہے تم میں سے جس نے دیکھا ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی کو یعنی تابعین میں سے کوئی ہے۔ لوگ کہیں گے ہاں پھر انکی فتح ہو جاویگی۔ پھر جہاد کریں گے آدمیوں کے لشکر تو اُن سے پوچھا جاویگا کہ کوئی ہے تم میں ایسا جس نے صحابی کے صاحب کو دیکھا ہو یعنی تبع تابعین میں سے۔ لوگ کہیں گے ہاں تو اُن کی فتح ہو جائیگی۔

فائدہ۔ اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ انکی برکت سے فتح نصیب ہوگی۔ (تحفۃ الاخیار)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِهٖ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حلف کرائی قریش اور انصار میں اپنے گھر میں۔

فائدہ پہلے حلف اس طرح ہوتی کہ ایک دوسرے کا بھائی بن جاتا قسم کھا کر پھر وہ اسکا وارث ہوتا۔ یہ طریقہ قرآن سے منسوخ ہوگیا۔ قرآن میں اُترا کہ وارث ناتے والے ہی ہوں گے پر وہ حلف جو ایک دوسرے کی مدد اور محبت اور دین کی تقویت کے لئے ہو اب تک باقی ہے منسوخ نہیں ہوئی (نووی)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِيَ الَّتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلف کرائی قریش اور انصار میں میرے گھر میں جو مدینہ میں تھا۔

عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ وَاَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً

ترجمہ۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کے زمانے کی قسم کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو قسم جاہلیت کے زمانے میں نیک بات کیلئے کی ہو وہ اسلام سے اور مضبوط ہوگئی۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَانٌ لِّاَصْحَابِهٖ وَبَقَاءُ اَصْحَابِهٖ اَمَانٌ لِّلْاُمَّةِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے صحابہ کو امن تھا اور صحابہ کی ذات سے اُمت کو امن تھا

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا زِلْتُمْ هٰهُنَا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ اَحْسَنْتُمْ اَوْ اَصَبْتُمْ قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مِّمَّا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتٰى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے مغرب کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی پھر ہم نے کہا اگر ہم آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا۔ پھر ہم بیٹھے رہے اور آپ باہر تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا تم یہیں بیٹھے رہے۔ ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم نے کہا اگر بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا۔ آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا اور

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ كَانُوْا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے لوگ بہتر ہیں آپ نے فرمایا میرے قرن کے پھر جو اُن سے نزدیک ہیں۔ پھر جو اُن سے نزدیک ہیں۔ پھر وہ لوگ آویں گے جن کی قسم گواہی سے پہلے جلدی کرے گی اور گواہی قسم سے پہلے جلدی کریگی۔ ابراہیم نے کہا ہم بچے تھے اُس وقت لوگ ہم کو منع کرتے تھے گواہی اور قسم ساتھ کرنے کے۔

عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَجَرِيْرٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ فَلَا اَدْرِيْ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ ثُمَّ يَخْلُفُ بَعْدَهُمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر لوگ میرے قرن کے ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں۔ میں نہیں جانتا آپ نے تیسری بار میں فرمایا یا چوتھی بار میں۔ پھر وہ لوگ نالائق پیدا ہوں گے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہو اور قسم گواہی سے پہلے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِيْ الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا قَالَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ قَبْلَ اَنْ يُسْتَشْهَدُوْا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت میں وہ قرن ہے جس میں میں بھیجا گیا پھر وہ قرن ہے جو اُس کے بعد ہے۔ معلوم نہیں تیسرے کا بھی آپ نے ذکر کیا یا نہیں۔ پھر فرمایا وہ لوگ پیدا ہوں گے جو فریبی اور مٹاپے پر مریں گے گواہی دیں گے گواہی چاہی جانے سے پہلے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اکثر موٹے ہونگے اور بُرائی اُس کی ہے جو موٹا ہونا پسند کرے نہ اُس کی جو خلقۃً موٹا ہو۔ اور غرض یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھائے اور پیئے تاکہ موٹا ہو۔ یا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ فریب کریں گے اور دعوٰی کریں گے اُن اوصاف کا جو اُن میں نہونگی یا مال بہت اکٹھا کریں گے اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے اُس

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَبْعَثُ مِنْھُمُ الْبَعْثُ فَیَقُوْلُوْنَ انْظُرُوْا ھَلْ تَجِدُوْنَ فِیْکُمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ الرَّجُلُ فَیُفْتَحُ لَھُمْ بِہٖ ثُمَّ یَبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِیْ فَیَقُوْلُوْنَ ھَلْ فِیْھِمْ مَنْ رَّاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یَبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَیُقَالُ انْظُرُوْا ھَلْ تَرَوْنَ فِیْھِمْ مَنْ رَّاٰی مَنْ رَّاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَکُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَیُقَالُ انْظُرُوْا ھَلْ تَرَوْنَ فِیْھِمْ اَحَدًا رَاٰی مَنْ رَّاٰی اَحَدًا رَاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ الرَّجُلُ فَیُفْتَحُ لَہٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِیْ الْقَرْنُ الَّذِیْنَ یَلُوْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَجِیْئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَھَادَۃُ اَحَدِھِمْ یَمِیْنَہٗ وَیَمِیْنُہٗ شَھَادَتَہٗ لَمْ یَذْکُرْ ھَنَّادٌ الْقَرْنَ فِیْ حَدِیْثِہٖ وَقَالَ قُتَیْبَۃُ ثُمَّ یَجِیْئُ اَقْوَامٌ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت میں میرے زمانہ کے متصل لوگ ہیں (یعنی صحابہ) پھر جو اُن سے نزدیک ہیں (یعنی تابعین) پھر جو اُن سے نزدیک ہیں (یعنی تبع تابعین) پھر ان تینوں کے بعد وہ لوگ آویں گے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا صحیح قول جس پر جمہور علماء ہیں یہ ہے کہ جس مسلمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اگرچہ ایک ساعت بھی وہ صحابی ہے اور حدیث میں تفضیل سے مجموع قرن کی تفضیل دوسرے مجموع قرن پر مراد ہے نہ فرداً فرداً ہر ایک کی دوسرے پر۔ اس صورت میں صحابی کی فضیلت انبیاء پر نہ نکلے گی نہ عورتوں کی فضیلت حضرت مریم اور آسیہ پر۔ قاضی نے کہا قرن سے کیا مراد ہے۔ اس میں اختلاف ہے۔ مغیرہ نے کہا آپ کا قرن آپ کے اصحاب ہیں۔ اُن کے بعد کا قرن اُن کے بیٹے۔ اُن کے بعد کا قرن اُنکے بیٹے۔ اور شہر نے کہا آپ کا قرن جب تک ہے جب تک کوئی آپ کا دیکھنے والا باقی رہا پھر دوسرا قرن جب تک ہے کہ صحابی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا۔ پھر تیسرا قرن جب تک ہے کہ تابعی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا۔ اور قرن بعضوں کے نزدیک ساٹھ برس کا ہوتا ہے اور بعضوں کے نزدیک سو برس کا۔ غرض پہلا قرن یعنی صحابہ کا ایک سو بیس برس تک رہا سب سے اخیر صحابی ابوالطفیل ہیں جن کا سنہ ۱۲۰ ہجری میں انتقال ہوا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر ۱۷۰ میں آخر ہوا۔ اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ۲۲۰ ہجری تک رہا۔ اس کے بعد فرمایا وہ لوگ ہونگے جو گواہی کے ساتھ قسم بھی کھاوینگے بعض مالکیہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جو شہادت کے ساتھ حلف کرے اُس کی شہادت مردود ہے اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہ جمع کرے گا حلف اور شہادت کو تو کبھی حلف پہلے کرے گا کبھی شہادت (نووی مع زیادۃ)

زمانوں میں نہ تھا وہ بدعت ہے کیونکہ اُن کے بعد پھر گمراہی اور فساد کا زمانہ ہے بعد کے لوگوں کا ایسا اعتبار نہیں کہ اُن کا قول یا فعل بغیر دلیل شرعی کے قابل اعتبار ہو۔ اور فضیلت سے مراد وہی فضیلت مجموعی ہے اور مجموع کے پس یہ ضرور نہیں کہ ہر ایک تابعی تبع تابعی سے افضل ہو یا ہر ایک تبع تابعی بعد کے سب لوگوں سے افضل ہو۔ تبع تابعین کے بعد بھی امت محمدی میں ایسے ایسے بڑے بڑے عالم اور ولی گذرے ہیں جن کو تبع تابعین پر فضیلت ہے اور حدیث سے یہ بھی غرض نہیں ہے کہ ان قرنوں کے بعد سب لوگ بُرے ہونگے اس لئے کہ ہر ایک قرن میں امت محمدی اچھے لوگوں سے خالی نہ ہوگی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر قائم رہے گا اور وہ گروہ اہل حدیث اور قرآن کا ہے۔ اللہ رحمت کرے اُن پر اور ہم کو دنیا اور آخرت میں اسی گروہ میں شامل رکھے۔

بَابُ بَيَانِ لَا يَبْقَى عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ أَحَدٌ مِمَّنْ هُوَ مَوْجُودٌ الْآنَ

صدی کے آخیر تک کسی کے نہ رہنے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز پڑھی ہمارے ساتھ اپنی آخر عمر میں۔ جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا اب سے سو برس کے آخر پر زمین والوں میں سے کوئی نہ رہے گا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ لوگوں نے اس حدیث میں غلطی کی جو بیان کرتے ہیں سو برس کا بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ آج جو لوگ موجود ہیں اُن میں سے کوئی نہ رہے گا یعنی یہ قرن تمام ہو جاویگا۔

فائدہ۔ اور یہ مطلب نہیں کہ سو برس کے بعد کوئی نہ رہے گا اور قیامت آجائیگی یہ حدیث صحیح نکلی اور ایسا ہی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اُس تاریخ سے سو برس کے بعد کوئی نہ رہا سب سے آخری صحابی جو ابو الطفیل تھے وہ بھی بقول صحیح ۱۱۰ھ ہجری میں گذر گئے۔ نووی نے کہا مراد زمین والوں سے آدمی ہیں نہ فرشتے وہ تو رہیں گے۔ اور اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے خضر کی موت پر لیکن

حدیث کے جسمیں فرمایا کہ بہتر گواہ وہ ہے جو پوچھنے سے پہلے گواہی دیدیوے۔ اور وجہ تطبیق یہ ہے کہ برائی کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جو صاحب حق کو معلوم ہو مگر صاحب حق کی درخواست سے پہلے دیجاوے اور تعریف کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جس کا علم صاحب حق کو نہ ہو اور اس کا حق ڈوبا جاتا ہو پھر اُس سے بیان کیجاوے اسکا حق بچانے کے لئے اسی طرح وہ شہادت جو حقوق اللہ کے لئے ہو مگر جس صورت میں کہ گواہی حد کی ہو اور چھپانا بہتر معلوم ہو (انتہی مختصراً)

عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ شُعْبَةَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَلَا اَدْرِیْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خَیْرَکُمْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ ابْنُ حُصَیْنٍ فَلَا اَدْرِیْ اَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنِهٖ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ یَکُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ یَشْهَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْهَدُوْنَ وَیَخُوْنُوْنَ وَلَا یَؤْتَمَنُوْنَ وَیَنْذِرُوْنَ وَلَا یُوْفُوْنَ وَیَظْهَرُ فِیْهِمُ السِّمَنُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ پھر وہ لوگ پیدا ہوں گے جو بن گواہ کئے گواہی دیں گے، چور ہونگے امانت داری نہ کریں گے، نذر کریں گے لیکن پوری نہ کرینگے اُن میں مٹاپا پھیلے گا۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهِمْ قَالَ فَلَا اَدْرِیْ اَذَکَرَ بَعْدَ قَرْنِهٖ قَرْنَیْنِ اَوْ ثَلَاثَةً وَفِیْ حَدِیْثِ شَبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُهْدَمَ ابْنَ مُضَرِّبٍ وَجَاءَنِیْ فِیْ حَاجَةٍ عَلٰی فَرَسٍ فَحَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ سَمِعَ عِمْرَانَ ابْنَ حُصَیْنٍ وَفِیْ حَدِیْثِ یَحْیٰی وَشَبَابَةَ یَنْذِرُوْنَ وَلَا یَفُوْنَ وَفِیْ حَدِیْثِ بَهْزٍ یُوْفُوْنَ کَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ خَیْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِیْ بُعِثْتُ فِیْهِمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ زَادَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَةَ قَالَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَکَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا بِمِثْلِ حَدِیْثِ زُهْدَمٍ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَیَحْلِفُوْنَ وَلَا یُسْتَحْلَفُوْنَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ قسم کھائینگے بن قسم دلائے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ الْقَرْنُ الَّذِیْ اَنَا فِیْهِ ثُمَّ الثَّانِیْ ثُمَّ الثَّالِثُ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون لوگ بہتر ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ قرن جسمیں میں ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا۔

فائدہ۔ ان ہی تینوں قرنوں کو قرونِ ثلاثہ کہتے ہیں۔ پس جو فعل یا قول دین میں ان

فائدہ۔ پھر اس وقت جتنے لوگ ہیں انکی قیامت سو برس کے اندر آجاویگی کیونکہ موت بھی میت کے حق میں قیامت ہے گو قیامت کبریٰ نہیں۔ اور قیامت کبریٰ کب آویگی اس کا علم سوا خدا کے کسیکو نہیں ہے۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ فَقَالَ سَالِمٌ ثَنَا اَكْرَنَا ذٰلِكَ عِنْدَهُ اِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ يَوْمَئِذٍ

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص سو برس تک نہ جیئے گا۔ سالم نے کہا ہم نے اسکا ذکر کیا جابر کے سامنے مراد وہ شخص ہے جو اس دن پیدا ہو چکا تھا جب آپ نے یہ حدیث بیان کی

بَابُ تَحْرِيمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ

صحابہ کو برا کہنا حرام ہے

فائدہ۔ نووی نے کہا صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے گو وہ صحابہ ہو جو لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں شریک تھے اس لئے کہ وہ مجتہد تھے اس لڑائی کے بارہ میں اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے۔ ہمارا اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جو ایسا کرے اسکو سزا دیجائے پر قتل نہ کیا جائے اور بعض مالکیہ کے نزدیک قتل کیا جائے (انتہیٰ مختصراً)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب کو، مت برا کہو میرے اصحاب کو قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی تم میں احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے (خدا تعالیٰ کی راہ میں) تو اُن کے مد (سیر بھر) یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔

فائدہ۔ کیونکہ انہوں نے ایسے وقت پر صرف کیا جب نہایت ضرورت تھی اور دین کی جڑ انکی تائید سے قائم ہوئی۔ اُن کا احسان قیامت تک ہر مسلمان پر ہے۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ولی یا بزرگ یا پیر ادنیٰ صحابی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خالد بن ولید اور عبدالرحمٰن بن عوف میں کچھ جھگڑا ہوا تو خالد نے انکو برا کہا۔

جمہور یہ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور وہ دریا والوں میں ہیں نہ زمین والوں میں یا خضر علیہ السلام اس میں سے مستثنیٰ ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد جو بابا رتن نے صحابی ہونے کا دعویٰ کیا وہ محض غلط اور جھوٹ تھا۔ البتہ جنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والے باقی ہونگے برادر معظم مولوی حاجی بدیع الزماں صاحب مرحوم نے ایک حدیث شاہ سکندر سے روایت کی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی ویسا ہی منقول ہے واللہ اعلم۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيثِهِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ تَسْأَلُونِّي عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللهِ وَأُقْسِمُ بِاللهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ وفات سے ایک مہینہ آگے فرماتے تھے تم مجھ سے قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم تو خدا کو ہے اور میں قسم کھاتا ہوں اللہ تعالیٰ کی کوئی جان نہیں (یعنی آدمیوں میں) جسپر سو برس تمام ہوں (آج کی تاریخ سے اور وہ زندہ رہے)

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَسَّرَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ نَقَصَ الْعُمُرُ

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک مہینہ آگے یا کچھ ایسا ہی فرمایا جو جان آج کے دن ہے اُس پر سو برس نہ گذریں گے کہ وہ مرجائیگی عبدالرحمٰن نے اس کی تفسیر یہ کی کہ عمر گھٹ گئی (ورنہ اگلے لوگ سو برس سے زیادہ بھی جیتے تھے)

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةُ الْيَوْمَ

ترجمہ۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے تو آپ سے پوچھا قیامت کو۔ آپ نے فرمایا سو برس گذرنے پر اسوقت کا کوئی شخص زندہ نہ رہے گا۔

التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ

سے آپ فرماتے تھے بہترین تابعین ایک شخص ہے جس کو اُویس کہتے ہیں اسکی ایک ماں ہے اور اسکو ایک سفیدی تھی تم اس سے کہنا کہ تمھارے لئے دعا کرے۔

عَنْ أُسَيْرِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ أَفِيكُمْ أُوَيْسُ ابْنُ عَامِرٍ حَتَّى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ فَقَالَ أَنْتَ أُوَيْسُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ ابْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا قَالَ أَكُونُ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ ابْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ

ترجمہ۔ اسیر بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے پاس جب یمن سے مدد کے لوگ آتے (یعنی وہ لوگ جو ہر ملک سے اسلام کے لشکر کی مدد کے لئے آتے ہیں جہاد کرنے کیلئے) تو وہ اُن سے پوچھتے تم میں اویس بن عامر بھی کوئی شخص ہے یہاں تک کہ حضرت عمر خود اویس کے پاس آئے اور پوچھا کہ تمھارا نام اویس بن عامر ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ حضرت عمر نے کہا تم مراد قبیلہ سے ہو انہوں نے کہا ہاں۔ پوچھا قرن میں سے ہو انہوں نے کہا ہاں۔ پوچھا تم کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں پوچھا تمھاری ماں ہے۔ انہوں نے کہا ہاں تب حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تمھارے پاس اویس بن عامر آوے گا یمن والوں کی فوج کے ساتھ وہ مراد قبیلہ کا ہے جو شاخ ہے قرن کی۔ اُس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے۔ اس کی ایک ماں ہے اس کا یہ حال ہے کہ اگر خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اس کو سچا کرے۔ پھر اگر تجھ سے ہو سکے دعا کرانا اس سے تو دعا کرا اپنے لئے تو دعا کر و میرے لئے۔ اویس نے حضرت عمر کے لئے دعا کی بخشش کی۔ حضرت عمر نے اُن سے پوچھا تم کہاں جانا چاہتے ہو انہوں نے کہا کوفہ میں۔ حضرت عمر نے کہا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب میں سے کسی کو اس لئے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو اُن کے مد یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ وَوَكِيعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ ابْنِ الْوَلِيدِ ترجمہ وہی جو گذرا۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ

اُویس قرنیؓ کی فضیلت

فائدہ۔ ان کا نام اُویس بن عامر ہے یا اُویس بن مالک یا اویس بن عمرو۔ کنیت انکی ابو عمرو تھی صفین کی جنگ میں مارے گئے۔ اور قرنی منسوب ہے قرن کی طرف۔ بنی قرن ایک شاخ ہے مراد کی اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں موجود تھے اور اسلام لا چکے تھے پر آپ کی صحبت سے مشرف نہیں ہوئے اس لئے تابعین میں ان کا شمار ہے اور اُن کا درجہ تمام تابعین سے افضل ہے۔

عَنْ أُسَيْرِ ابْنِ جَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا إِلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّينَ فَجَاءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ

ترجمہ۔ اسیر بن جابر سے روایت ہے کوفہ کے لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اُن میں ایک شخص تھا جو اویسؓ سے ٹھٹھا کیا کرتا (کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اولیاء اللہ میں سے ہیں اور اویس اپنا حال چھپاتے تھے۔ نووی نے کہا عارفوں کا یہی طریقہ ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہاں قرن کا بھی کوئی آدمی ہے وہ شخص آیا تب حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایک شخص آئے گا یمن سے اُس کا نام اویس ہے اور وہ یمن میں کسیکو نہ چھوڑے گا (اپنے عزیزوں میں سے) سوا اپنی ماں کے اُس کو (برص کی) سفیدی ہو گئی تھی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اللہ نے دور کر دی وہ سفیدی اُس کے بدن سے مگر ایک دینار یا درم برابر باقی ہے جو کوئی تم میں سے اسکو ملے تو اپنے لئے دعا کرا دے اُس سے۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ

ترجمہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو وہاں سے بھاگو۔ پھر ابو ذر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ربیعہ اور عبد الرحمٰن بن شرحبیل ایک اینٹ کی جگہ پر لڑ رہے ہیں تو ابو ذر وہاں سے نکل گئے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُسَمّٰی فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْھَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰی اَھْلِھَا فَاِنَّ لَھُمْ ذِمَّۃً وَّرَحِمًا اَوْقَالَ ذِمَّۃً وَّصِھْرًا فَاِذَا رَاَیْتَ رَجُلَیْنِ یَخْتَصِمَانِ فِیْھَا فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَاخْرُجْ مِنْھَا قَالَ فَرَاَیْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ شُرَحْبِیْلَ ابْنِ حَسَنَۃَ وَاَخَاہُ رَبِیْعَۃَ یَخْتَصِمَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَخَرَجْتُ مِنْھَا ترجمہ۔ وہی مضمون ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اُن سے دامادی کا بھی رشتہ ہے (وہ رشتہ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادہ کی ماں ماریہؓ مصر کی تھیں۔)

بَابُ فَضْلِ اَھْلِ عُمَانَ

عُمان والوں کی فضیلت

فائدہ۔ عمان ایک شہر ہے بحرین میں۔

عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اِلٰی حَیٍّ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوْہُ وَضَرَبُوْہُ فَجَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَتَیْتَ اَھْلَ عُمَانَ مَا سَبُّوْکَ وَلَا ضَرَبُوْکَ

ترجمہ۔ ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا عرب کے کسی قبیلہ کی طرف۔ اُن لوگوں نے اُس کو برا کہا اور مارا۔ وہ آپ کے پاس آیا اور یہ حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اگر تو عمان والوں کے پاس جاتا تو وہ تجھے برا نہ کہتے نہ مارتے (کیونکہ وہاں کے لوگ اچھے ہیں)

بَابُ ذِکْرِ کَذَّابِ ثَقِیْفٍ وَّمُبِیْرِھَا

ثقیف کے جھوٹے اور ہلاکو کا بیان

فائدہ۔ ثقیف ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اُس میں ایک کذاب پیدا ہوگا یعنی جھوٹا وہ مختار بن ابی عبید ثقفی تھا جس نے نبوت تک کا دعویٰ کیا اور معلوم نہیں کیا کیا جھوٹ بنائے۔ پہلے پہل اس مختار نے اچھے کام کئے اور ابن زیاد بدنہاد اور شمر اور ابن سعد اور قاتلین امام حسین علیہ السلام سے عوض لیا۔ آخر میں خراب ہوگیا۔ آخر مصعب بن زبیر کے مقابلہ میں مارا گیا۔ دوسرا ہلاکو یعنی لوگوں کو مارنے والا وہ حجاج بن یوسف ثقفی تھا۔ اس مردود نے وہ ظلم کیا کہ معاذ اللہ ہزاروں کو ناحق قتل کیا مکہ معظمہ کی بیحرمتی کی ابن زبیر کو شہید کیا۔

أَحْدَثْتُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اسْتَغْفِرْ لِي أَنْتَ أَحْدَثْتُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ أُسَيْرٌ وَكِسْوَتُهُ بُرْدَةٌ فَكَانَ كُلَّمَا رَآهُ إِنْسَانٌ قَالَ مِنْ أَيْنَ لِأُوَيْسٍ هٰذِهِ الْبُرْدَةُ

میں ایک خط تم کو لکھدوں کوفہ کے حاکم کے نام۔ انہوں نے کہا مجھے خاکساروں میں رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ جب دوسرا سال آیا تو ایک شخص نے کوفہ کے رئیسوں میں سے حج کیا۔ وہ حضرت عمرؓ سے ملا۔ حضرت عمر نے اس سے اویس کا حال پوچھا۔ وہ بولا میں نے اویس کو اس حال میں چھوڑا کہ ان کے گھر میں اسباب کم تھا اور وہ تنگ تھے (خرچ سے) حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اویس بن عامر تمہارے پاس آویگا یمن والوں کے امدادی لشکر کے ساتھ وہ مراد میں سے ہے پھر قرن میں سے اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا صرف درم برابر باقی ہے اسکی ایک ماں ہے جس کے ساتھ وہ نیکی کرتا ہے اگر اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کرے پھر اگر تجھ سے ہو سکے کہ وہ دعا کرے تیرے لئے تو دعا کرا اس سے۔ وہ شخص یہ سنکر اویس کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے لئے دعا کرو۔ اویس نے کہا تو ابھی نیک سفر کر کے آرہا ہے (یعنی حج سے) میرے لئے دعا کر۔ پھر وہ شخص بولا میرے لئے دعا کرو۔ اویس نے یہی جواب دیا۔ پھر پوچھا تو حضرت عمر سے ملا۔ وہ شخص بولا ہاں ملا۔ اویس نے اس کے لئے دعا کی۔ اس وقت لوگ اویس کا درجہ سمجھے۔ وہ وہاں سے سیدھے چلے۔ اسیر نے کہا اُن کا لباس ایک چادر تھا جب کوئی آدمی انکو دیکھتا تو کہتا اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آیا۔

بَابُ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَهْلِ مِصْرَ

مصر والوں کا بیان

عَنْ أَبِي ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُذْكَرُ فِيهَا الْقِيرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَمَرَّ بِرَبِيعَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَيْ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا

ترجمہ۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فتح کروگے ایک ملک کو جہاں قیراط کا رواج ہوگا (قیراط ایک ٹکڑا ہے درم اور دینار کا اور مصر میں اسکا رواج بہت تھا) وہاں کے لوگوں سے بھلائی کرنا کیونکہ ان کا حق ہے تم پر اور اُن کا ناتا بھی ہے تم سے (اس لئے کہ حضرت ہاجرہ اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں مصر کی تھیں اور وہ ماں ہیں عرب کی) جب تم دو شخص کو وہاں دیکھو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوئے

كَذَّابًا وَمُبِيْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا

حجاج کے پاس آنے سے انکار کیا۔ حجاج نے پھر بلا بھیجا اور کہا تم آتی ہو تو آؤ ورنہ میں ایسے شخص کو بھیجونگا جو تمھارا چونڈا پکڑ کر لاوے

(خدا سمجھے اُس مردود سے جس نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن سے ایسی بے ادبی کی) انہوں نے جب بھی آنے سے انکار کیا اور کہا قسم خدا کی میں تیرے پاس نہ آؤنگی جب تک تو میرے پاس اسکو نہ بھیجے جو میرے بال کھینچتا ہوا مجھ کو لاوے۔ آخر حجاج نے کہا میری جوتیاں لاؤ اور جوتیاں پہنکر اکڑتا ہوا چلا یہاں تک کہ اسمار کے پاس پہنچا اور کہنے لگا تم نے دیکھا قسم خدا کی میں نے کیا کیا اللہ تعالیٰ کے دشمن سے (یہ حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق عبداللہ بن زبیر کو کہا ورنہ وہ مردود خود خدا کا دشمن تھا) اسمار نے کہا میں نے دیکھا تو نے عبداللہ بن زبیر کی دنیا بگاڑ دی اور اس نے تیری آخرت بگاڑی۔ میں نے سنا ہے تو عبداللہ بن زبیر کو کہتا تھا دو کمر بند والی کا بیٹا۔ بیشک قسم خدا کی میں دو کمر بند والی ہوں۔ ایک کمر بند میں تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کا کھانا اُٹھاتی تھی کہ جانور اس کو نہ کھائیں اور ایک کمر بند وہ تھا جو عورت کو درکار ہے (اسمار نے اپنے کمر بند کو پھاڑ کر اُس کے دو ٹکڑے کر لئے تھے۔ ایک سے تو کمر بند باندھتی تھیں اور دوسرے کا دسترخوان بنایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے لئے تو یہ فضیلت تھی اسمار کی جسکو حجاج مردود عیب سمجھتا تھا اور عبداللہ بن زبیر کو ذلیل کرنے کیلئے اُن کو دو کمر بند والی کا بیٹا کہتا تھا) تو خبردار رہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا تھا کہ ثقیف میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک ہلاکو تو جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا اور ہلاکو میں نہیں سمجھتی سوا تیرے کسیکو۔ یہ سنکر حجاج کھڑا ہوا اور اسمار کو کچھ جواب نہ دیا۔

فائدہ۔ میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے اور جھگڑے کرنے سے لیکن تم نے نہ مانا اور اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ مارے گئے۔ سراج الوہاج میں ہے کہ اس حدیث سے سماع موتی اور ان کا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ خطاب بیکار ہوگا۔

میں جہاں تک جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے۔ نووی نے کہا عبداللہ بن عمر نے عبداللہ بن الزبیر کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہیں کیا۔ اس میں عبداللہ بن عمر کی بھی منقبت نکلی اور غرض عبداللہ بن عمر کی یہ تھی کہ حجاج نے جو برائیاں عبداللہ بن زبیر کی مشہور کی ہیں وہ غلط ہیں اور لوگوں پر انکی فضیلت ظاہر کی اور اہل حق کا مذہب یہی ہے کہ عبداللہ بن زبیر مظلوم تھے اور حجاج اور اس کے رفقاء ظالم اور باغی تھے اور اس سے یہ بھی نکلا کہ بعض اہل تاریخ جو کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر بخیل تھے یہ غلط ہے کتاب الاجواد میں انکو سخی لکھا ہے۔

عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ
عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ
تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ ابْنُ
عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا
خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ
عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كُنْتُ
أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ
عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ
عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللهِ إِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا
قَوَّامًا وَصُولًا لِلرَّحِمِ أَمَا وَاللهِ لَأُمَّةٌ
أَنْتَ أَشَرُّهَا لَأُمَّةٌ خَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللهِ
ابْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللهِ وَ
قَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ
فَأُلْقِيَ فِي قُبُورِ الْيَهُودِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّهِ
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ
عَلَيْهَا الرَّسُولَ لَتَأْتِيَنِّي أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ
مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُونِكِ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَ
اللهِ لَا آتِيكَ حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي
بِقُرُونِي قَالَ فَقَالَ أَرُونِي سِبْتَتِي فَأَخَذَ
نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا
فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللهِ قَالَتْ
رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ
عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ لَهُ يَا ابْنَ
ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ
أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ
مِنَ الدَّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ
الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ أَمَّا إِنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ

ترجمہ۔ ابو نوفل سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کو مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا (یعنی مکہ کا وہ نالہ جو مدینہ کی راہ ہے) قریش کے لوگ اُنپر سے گذرتے تھے اور اور لوگ بھی (اُن کو حجاج مردود نے سولی دیکر اُسی پر رہنے دیا تھا) یہاں تک کہ عبداللہ بن عمر بھی اُنپر سے نکلے وہاں کھڑے ہوئے اور السلام علیک اباخبیب (ابو خبیب کنیت ہے عبداللہ بن زبیر کی خبیب انکے بڑے بیٹے تھے اور ابو بکر اور ابو بکیر بھی اُن کی کنیت ہے۔) السلام علیک اباخبیب السلام علیک ابا خبیب (اس سے معلوم ہوا کہ میت کو تین بار سلام کرنا مستحب ہے) قسم خدا کی میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے قسم خدا کی میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے قسم خدا کی میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے (یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے) قسم خدا کی میں جہانتک جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے۔ قسم خدا کی وہ گروہ جس کے بُرے تم ہو عمدہ گروہ ہے (یہ انہوں نے برعکس کہا بطریق طنز کے یعنی برا گروہ ہے۔ اور ایک روایت میں صاف ہے کہ وہ برا گروہ ہے یہ خبر عبداللہ بن عمر کی حجاج کو پہنچی۔ اُس نے انکو سولی پر سے اتروالیا اور یہود کے مقبرہ میں پھنکوا دیا (اور مردود یہ نہ سمجھا کہ اس سے کیا ہوتا ہے انسان کہیں بھی گرے پر اُسکے اعمال اچھے ہونا ضروری ہے) پھر حجاج نے انکی ماں اسماء بنت ابی بکر کو بلا بھیجا۔ انہوں نے

کے حاصل کرنے کے لئے اتنی مشقت نہیں اٹھائی۔ پس اس حدیث کا مصداق اگر خدا چاہے ائمہ حدیث ہیں اور جماعت سنت سلف اور خلف راضی ہو اللہ اُن سے انتہیٰ۔

بَابُ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَّا تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً

آدمیوں کی مثال اونٹوں کے ساتھ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ الرَّجُلَ فِيْهَا رَاحِلَةً

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم آدمیوں کو ایسا پاتے ہو جیسے اونٹ کہ سو اونٹوں میں ایک بھی چالاک عمدہ سواری کے قابل نہیں ملتا (اسی طرح عمدہ مہذب عاقل نیک، نیک بخت خوش اخلاق یا صالح پرہیزگار یا موحد دیندار سو آدمیوں میں ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا۔)

كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْاَدَبِ

نیکی اور سلوک اور ادب کے مسائل

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ وَفِيْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ سب لوگوں میں کس کا زیادہ حق ہے مجھ پر سلوک کرنے کیلئے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا۔ وہ بولا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا وہ بولا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں کا۔ وہ بولا پھر کون؟ فرمایا تیرے باپ کا (آپ نے ماں کو مقدم کیا کس لئے کہ ماں بچہ کے ساتھ بہت محنت کرتی ہے حمل نو مہینے پھر جننا پھر دودھ پلانا پھر پالنا بیماری دکھ میں خبر لینا۔ حارث محاسبی نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ ماں مقدم ہے باپ پر نیک سلوک کرنے میں اور بعضوں نے دونوں کو برابر کہا ہے اور صواب ماں کی تقدیم ہے۔)

فائدہ۔ نووی نے کہا سلوک کرنے میں ناتے داروں کی ترتیب یہ ہے پہلے ماں پھر باپ پھر اولاد پھر دادا نانا دادی نانی پھر بھائی بہن پھر اور محرم جیسے چچا پھوپھی ماموں خالہ اور نزدیک مقدم ہے بعید پر اور حقیقی مقدم ہے علاتی اور اخیافی پر پھر وہ ناتے والا جو محرم نہیں

بَابُ فَضْلِ فَارِسَ

فارس والوں کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ الدِّیْنُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَذَهَبَ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ اَوْ قَالَ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ حَتّٰی یَتَنَاوَلَهٗ

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دین ثریا پر ہوتا (ثریا پروین کو کہتے ہیں یعنی وہ چھوٹے چھوٹے تارے جو گچھے کی طرح معلوم ہوتے ہیں وہ زمین سے نہایت دور ہیں اُن کے بُعد کا اندازہ براہین ہندسہ سے بھی نہیں ہوسکتا) تو یہی فارس کا ایک آدمی اُسے لے جاتا یا لے لیتا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ یُرَاجِعْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَاَلَهٗ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اتنے میں سورہ جمعہ اُتری جب آپ نے یہ آیت پڑھی وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی پاک ہے وہ خدا جس نے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اوروں کی طرف جو ابھی عرب سے نہیں ملے۔ ایک شخص نے پوچھا یہ لوگ کون ہیں جو عرب کے سوا ہیں یارسول اللہ۔ آپ نے اس کو جواب نہ دیا یہاں تک کہ اُس نے ایک بار یا دو بار یا تین بار پوچھا اُس وقت ہم لوگوں میں سلمانؓ فارسی بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنا ہاتھ اُنپر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بھی ان کی قوم میں سے کچھ لوگ اُس تک پہنچ جاتے۔

فائدہ - سراج الوہاج میں ہے کہ بعض حنفیہ نے اس حدیث سے اپنے امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت پر استدلال کیا ہے اور یہ استدلال ضعیف ہے کس لئے کہ حدیث میں اہل فارس کی فضیلت مذکور ہے یعنی سلمان رضی اللہ عنہ کی قوم کی اور امام صاحب کی اصل کابل سے ہے اور کابل بلاد فارس میں نہیں ہے۔ علاوہ اس کے حدیث میں رجال کا لفظ مذکور ہے جو صیغہ جمع ہے البتہ اس حدیث میں فضیلت ہے ائمہ حدیث جیسے بخاری اور مسلم وغیرہما رحمہما اللہ کی کیونکہ اکثر ائمہ حدیث اہل عجم سے ہیں اور انہوں نے تکلیف اُٹھائی ایک ایک حدیث کے حاصل کرنے میں مہینوں کی راہ کا سفر کرنے کی تو گویا دین کو انہوں نے ثریا سے لیا جو زمین سے نہایت دور ہے اور فقہا اور اہل الرائے میں سے کسی نے سنت

أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ قَالَ فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا

بیعت کرتا ہوں ہجرت اور جہاد پر اللہ سے اسکا ثواب چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے۔ وہ بولا دونوں زندہ ہیں۔ آپ نے فرمایا تو اللہ سے ثواب چاہتا ہے۔ وہ بولا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو لوٹ جا اپنے ماں باپ کے پاس اور نیک سلوک کر اُن سے۔

بَابُ تَقْدِيمِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلَاةِ

نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ فَجَاءَتْ أُمُّهُ قَالَ حُمَيْدٌ فَوَصَفَ لَنَا أَبُو رَافِعٍ صِفَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ لِصِفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّهُ حِينَ دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ كَلِّمْنِي فَصَادَفَتْهُ يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَ فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ فَكَلِّمْنِي قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا جُرَيْجٌ وَهُوَ ابْنِي وَإِنِّي كَلَّمْتُهُ فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي اللَّهُمَّ فَلَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ الْمُومِسَاتِ قَالَ وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُفْتَنَ لَفُتِنَ قَالَ وَكَانَ رَاعِي ضَأْنٍ يَأْوِي إِلَى دَيْرِهِ قَالَ فَخَرَجَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِي فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيلَ لَهَا مَا هَذَا قَالَتْ مِنْ صَاحِبِ هَذَا الدَّيْرِ قَالَ فَجَاءُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَنَادَوْهُ فَصَادَفُوهُ يُصَلِّي فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ قَالَ فَأَخَذُوا يَهْدِمُونَ دَيْرَهُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جریج (ایک عابد تھا بنی اسرائیل میں) عبادت کر رہا تھا عبادت خانہ میں۔ اتنے میں اسکی ماں آئی۔ حمید نے کہا ابو رافع نے بیان کیا ابوہریرہ نے جیسے بیان کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اسکی ماں نے اپنا ہاتھ ابرو پر رکھا اور سر اٹھایا جریج کو پکارنے کو تو بولی اے جریج میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر۔ جریج اس وقت نماز میں تھا وہ بولا (اپنے دل میں) یا اللہ! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں پھر وہ اپنی نماز میں رہا۔ اس کی ماں لوٹ گئی دوسرے دن پھر آئی اور بولی اے جریج! میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر۔ وہ کہنے لگا اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں۔ آخر وہ نماز پڑھ گئے۔ وہ بولی یا اللہ یہ جریج ہے اور میرا بیٹا ہے میں نے اس سے بات کی لیکن اس نے بات کرنے سے انکار کیا۔ یا اللہ مت مارو اسکو جب تک بدکار عورتوں کو نہ دیکھ لیوے۔ آپ نے

جیسے چچا کا بیٹا بیٹی ماموں کی اولاد خالہ کی اولاد پھر نکاحی رشتہ والے پھر غلام پھر ہمسائے تھے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصَّحَابَةِ قَالَ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کون زیادہ حق دار ہے نیک سلوک کرنے کا؟ آپ نے فرمایا ماں پھر ماں پھر باپ پھر جو قریب ہو قریب ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ جَرِيرٍ وَزَادَ فَقَالَ نَعَمْ وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے وہ شخص بولا اچھا آپ کے باپ کی قسم آپ کو خبر پہنچے گی (نووی نے کہا باپ کی قسم سے قسم کھانا مقصود نہیں ہے بلکہ یہ ایک کلمہ ہے جو عادتاً زبان پر جاری ہوتا ہے)

عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ مَنْ أَبَرُّ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ ابْنِ طَلْحَةَ أَيُّ النَّاسِ أَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اجازت چاہی آپ سے جہاد پر جانے کی۔ آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہیں وہ بولا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو اُن ہی میں جہاد کر۔

فائدہ۔ آپ نے فرمایا تو اُنہی میں جہاد کر یعنی انہی کی خدمت کر۔ نووی نے کہا اس حدیث سے والدین کی خدمت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جہاد پر مقدم ہے۔ علماء نے کہا یہ اُس حالت میں ہے جب والدین مسلمان ہوں۔ اور جو کافر ہوں تو جہاد کے لئے ان سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح جس حالت میں کافر سامنے آجائیں اُس وقت بھی اجازت ضروری نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو الْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ ابْنُ فَرُّوخَ الْمَكِّيُّ عَنْ حَبِيبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میں آپ سے

شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ قَالَتْ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ
فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي
إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ
عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ
جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ
وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا
زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ
أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى
أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ
فِي بَطْنِهِ قَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانٌ
الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُونَهُ
وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ
مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ
كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْتَضِعُ مِنْ
أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ
وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللّٰهُمَّ
اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ
وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ
لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ
فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ
بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ
وَمُرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ
زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ
نِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ
ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا
فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَهُنَالِكَ تَرَاجَعَا
الْحَدِيثَ فَقَالَتْ حَلَقَ مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ
فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ

عورتوں کا منہ نہ دیکھے۔ پھر بنی اسرائیل
نے جریج کا اور اس کی عبادت کا چرچا
شروع کیا۔ اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار
عورت تھی جس کی خوبصورتی سے مثال دیتے
تھے۔ وہ بولی اگر تم کہو تو میں جریج کو بلا میں
ڈالدوں۔ پھر وہ عورت جریج کے سامنے
گئی لیکن جریج نے اس طرف خیال بھی نہ کیا۔
آخر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج
کے عبادت خانہ کے پاس ٹھیرا کرتا تھا اور اجازت
دی اُس کو اپنے سے صحبت کرنے کی۔ اُس نے
صحبت کی۔ وہ پیٹ سے ہوئی۔ جب بچہ جنا تو
بولی کہ یہ بچہ جریج کا ہے۔ لوگ یہ سنکر جریج
کے پاس آئے اور اس سے کہا اُتر اور اسکا
عبادت خانہ گرادیا اور اس کو مارنے لگے۔ وہ
بولا کیا ہوا تم کو۔ انہوں نے کہا تو نے زنا کیا
اس بدکار عورت سے وہ ایک بچہ بھی جنی ہے
تجھ سے۔ جریج نے کہا وہ بچہ کہاں ہے؟
لوگ اس کو لائے۔ جریج نے کہا ذرا مجھ کو
چھوڑو میں نماز پڑھ لوں۔ پھر نماز پڑھی اور
آیا اس بچہ کے پاس اور اُس کے پیٹ کو
ایک ٹھونسا دیا اور بولا اے بچے تیرا باپ کون
ہے۔ وہ بولا فلانا چرواہا ہے۔ یہ سُنکر
لوگ دوڑے جریج کی طرف اور اس کو چومنے
چاٹنے لگے اور کہنے لگے تیرا عبادت خانہ
ہم سونے سے بنا دیتے ہیں۔ وہ بولا نہیں
مٹی سے پھر بنا دو جیسا تھا لوگوں نے بنا دیا۔
تیسرا ایک بچہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پی رہا
تھا اتنے میں ایک سوار نکلا عمدہ جانور پر ستھری
پوشاک والا۔ اس کی ماں نے کہا یا اللہ میرے

فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ نَزَلَ اِلَیْھِمْ فَقَالُوْا لَہٗ سَلْ
ھٰذِہٖ قَالَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَ الصَّبِیِّ
فَقَالَ مَنْ اَبُوْکَ فَقَالَ اَبِیْ رَاعِی الضَّاْنِ فَلَمَّا
سَمِعُوْا ذٰلِکَ مِنْہُ قَالُوْا نَبْنِیْ مَا ھَدَمْنَا
مِنْ دَیْرِکَ بِالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ قَالَ لَا
وَلٰکِنْ اَعِیْدُوْہُ تُرَابًا کَمَا کَانَ ثُمَّ عَلَاہُ

فرمایا کہ اگر وہ دعا کرتی جریج کسی فتنہ میں پڑے البتہ پڑ جاتا (پر اس نے صرف اسی قدر دعا کی کہ بدکار عورتوں کو دیکھے) ایک چرواہا تھا بھیڑوں کا جو جریج کے عبادت خانہ کے پاس ٹھیرا کرتا تھا تو گاؤں سے ایک عورت باہر نکلی۔ وہ چرواہا اُس پر چڑھ بیٹھا۔ اسکو پیٹ رہ گیا۔ ایک لڑکا جنا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی۔ وہ بولی اِس عبادت خانہ میں جو رہتا ہے اس کا لڑکا ہے۔ یہ سُنکر (بستی کے لوگ) اپنی کدالیں اور پھاوڑے لیکر آئے اور جریج کو آواز دی۔ وہ نماز میں تھا اس نے بات نہ کی۔ لوگ اسکا عبادت خانہ گرانے لگے جب اس نے یہ دیکھا تو اُترا۔ لوگوں نے اُس سے کہا اس عورت سے پوچھ کیا کہتی ہے۔ جریج ہنسا اور اس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔ جب لوگوں نے بچہ سے یہ بات سنی تو کہنے لگے جتنا عبادت خانہ ہم نے تیرا گرایا ہے وہ سونے اور چاندی سے بنا دیتے ہیں۔ جریج نے کہا نہیں مٹی ہی سے درست کردو جیسا پہلے تھا۔ پھر چڑھ گیا اس کے اوپر۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِی الْمَھْدِ اِلَّا ثَلٰثَۃٌ عِیْسَی
ابْنُ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَصَاحِبُ جُرَیْجٍ
وَکَانَ جُرَیْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَۃً
فَکَانَ فِیْھَا فَاَتَتْہُ اُمُّہٗ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَقَالَتْ
یَا جُرَیْجُ فَقَالَ یَا رَبِّ اُمِّیْ وَصَلٰوتِیْ فَاَقْبَلَ
عَلٰی صَلٰوتِہٖ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدِ
اَتَتْہُ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَقَالَتْ یَا جُرَیْجُ فَقَالَ
یَا رَبِّ اُمِّیْ وَصَلٰوتِیْ فَاَقْبَلَ عَلٰی صَلٰوتِہٖ
فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْہُ
فَقَالَتْ یَا جُرَیْجُ فَقَالَ یَا رَبِّ اُمِّیْ وَصَلٰوتِیْ
فَاَقْبَلَ عَلٰی صَلٰوتِہٖ فَقَالَتْ اَللّٰھُمَّ لَا تُمِتْہُ
حَتّٰی یَنْظُرَ اِلٰی وُجُوْہِ الْمُوْمِسَاتِ فَتَذَاکَرَ
بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ جُرَیْجًا وَعِبَادَتَہٗ وَکَانَتِ
امْرَاَۃٌ بَغِیٌّ یُتَمَثَّلُ بِحُسْنِھَا فَقَالَتْ اِنْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی لڑکا جھولے میں (یعنی چھٹپنے میں) نہیں بولا مگر تین لڑکے۔ ایک تو عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام، دوسرے جریج کا ساتھی۔ اور جریج کا قصہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد شخص تھا سو اس نے ایک عبادت خانہ بنایا اسی میں رہتا تھا۔ اس کی ماں آئی۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا او جریج۔ وہ بولا اے رب میرے ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا۔ اس کی ماں پھر گئی۔ پھر جب دوسرا دن ہوا پھر آئی اور پکارا او جریج وہ بولا یا اللہ میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا۔ اس کی ماں بولی یا اللہ اس کو مت مار یو جب تک چھنال

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَیْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرَ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَیْهِمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ ترجمہ وہی مضمون ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ فَضْلِ صِلَةِ اَصْدِقَاءِ الْاَبِ وَالْاُمِّ

ماں باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنیکی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ لَقِیَهٗ بِطَرِیْقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَحَمَلَهٗ عَلٰی حِمَارٍ كَانَ یَرْكَبُهٗ وَاَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلٰی رَاْسِهٖ فَقَالَ ابْنُ دِیْنَارٍ فَقُلْنَا لَهٗ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ وَاِنَّهُمْ یَرْضَوْنَ بِالْیَسِیْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِیْهِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر کو ایک گنوار ملا مکہ کی راہ میں۔ عبداللہ نے اسکو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار ہوتے تھے اُسپر سوار کیا اور اپنے سر کا عمامہ اس کو دیا۔ عبداللہ بن دینار نے کہا خدا تم سے نیکی کرے گنوار تھوڑے میں خوش ہو جاتے ہیں (اس کو اسقدر دینا کیا ضروری تھا) عبداللہ بن عمر نے کہا اس کا باپ دوست تھا عمر بن خطاب (میرے باپ) کا اور میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِیْهِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ احسان کرے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰی مَكَّةَ كَانَ لَهٗ حِمَارٌ یَتَرَوَّحُ عَلَیْهِ اِذَا مَلَّ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةٌ یَشُدُّ بِهَا رَاْسَهٗ فَبَیْنَا هُوَ یَوْمًا عَلٰی ذٰلِكَ الْحِمَارِ اِذْ مَرَّ بِهٖ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ قَالَ بَلٰی فَاَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ ارْكَبْ هٰذَا

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جب مکہ کو جاتے تو ایک گدھا رکھتے اپنے ساتھ تفریح کے لئے اسپر چڑھتے جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے اور ایک عمامہ رکھتے جو سر میں باندھتے۔ ایک دن وہ گدھے پر جا رہے تھے اتنے میں ایک

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ وَمَرَّ وَبِهٰذِهِ الْاَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا قَالَ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ وَاِنَّ هٰذِهِ يَقُوْلُوْنَ لَهَا زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا

بیٹے کو ایسا کرنا۔ بچہ نے یہ سنکر چھاتی چھوڑ دی اور اس سوار کی طرف دیکھا اور کہا یا اللہ مجھ کو ایسا نہ کرنا پھر چھاتی میں جھکا اور دودھ پینے لگا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا گویا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت اس بچہ کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمہ کی انگلی اپنے منہ میں ڈالکر چوستے تھے۔ حضرت نے فرمایا پھر لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے جس کو مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے تو نے زنا کرایا اور چوری کی۔ وہ کہتی تھی اللہ مجھے کفایت کرتا ہے اور وہی میرا وکیل ہے۔ بچہ کی ماں بولی یا اللہ میرے بچہ کو اس لونڈی کی طرح نہ کیجیو۔ یہ سنکر بچہ نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لونڈی کی طرف دیکھا اور کہنے لگا یا اللہ مجھ کو اس لونڈی کی طرح کیجیو۔ اس وقت ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی۔ ماں نے کہا او سر منڈے جب ایک شخص اچھی صورت کا نکلا اور میں نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو ایسا کرنا تو تو نے کہا یا اللہ مجھ کو ایسا نہ کرنا۔ اور یہ لونڈی کو لوگ مارتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی تو میں نے کہا یا اللہ میرے بچہ کو اس کی طرح نہ کرنا تو کہتا ہے یا اللہ مجھ کو اس کی طرح کرنا (یہ کیا بات ہے) بچہ بولا وہ سوار ایک ظالم شخص تھا میں نے دعا کی یا اللہ مجھ کو اس کی طرح نہ کرنا اور اس لونڈی پر لوگ تہمت کرتے ہیں کہتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی حالانکہ نہ اس نے زنا کیا ہے نہ چوری کی ہے تو میں نے کہا یا اللہ مجھ کو اس کے مثل کرنا۔

فائدہ - نووی نے کہا جریج کی حدیث سے کئی فائدے نکلے۔ ایک تو والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی فضیلت۔ دوسرے ماں کے حق کی تاکید۔ تیسرے یہ کہ ماں جب بلاوے تو جواب دینا چاہیئے۔ چوتھے یہ کہ جب دو امر جمع ہوں تو ضروری کو پہلے کرنا چاہیئے۔ پانچویں یہ کہ مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے لئے راہ نکال دیتا ہے اور دعا کے وقت نماز پڑھنا اور نماز سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے اور وضو ہم سے پہلی امتوں میں بھی تھا اور کرامات اولیاء حق ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا انتہیٰ مختصراً۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاک آلودہ ہو ناک اُس کی پھر خاک آلودہ ہو ناک اُس کی پھر خاک آلودہ ہو ناک اُس کی جو اپنے ماں باپ کو بوڑھا پاوے دونوں کو یا ایک کو اُن میں سے پھر جنت میں نہ جائے (اُنکی خدمت گذاری کرکے)

ہجرت کرلیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ پوچھتا (برخلاف مسافروں کے انکو پوچھنے کی اجازت تھی) میں نے پوچھا آپ سے بھلائی اور برائی کو۔ آپ نے فرمایا بھلائی اور نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور لوگوں کو اس کی خبر ہونا برا لگے تجھ کو۔

بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ وَتَحْرِيمِ قَطِيعَتِهَا

ناتا توڑنا حرام ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَذٰلِكَ لَكِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ○ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ ○ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلٰى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ○

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ خدائے تعالیٰ نے خلق کو بنایا۔ پھر جب انکے بنانے سے فراغت پائی تو ناتا کھڑا ہوا اور بولا یہ مقام اُسکا ہے (یعنی بزبان حال یا کوئی فرشتہ اس کی طرف سے بولا اور یہ تاویل ہے اور ظاہری معنے ٹھیک ہے کہ خود ناتا بولا اور کوئی مانع نہیں ہے ناتے کی زبان ہونے سے اُس عالم میں) جو ناتا توڑنے سے پناہ چاہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں تو اس بات سے خوش نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھ کو ملاوے اور اس سے کاٹوں جو تجھ کو کاٹے۔ ناتا بولا میں راضی ہوں اس سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس تجھ کو یہ درجہ حاصل ہوا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمھارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو خدائے تعالیٰ منافقوں سے فرماتا ہے اگر تم کو حکومت ہو جاوے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور ناتوں کو توڑو۔ یہ لوگ وہ ہیں جنپر اللہ نے لعنت کی۔ انکو بہرا کردیا (حق بات کے سننے سے) اور انکی آنکھوں کو اندھا کردیا۔ کیا غور نہیں کرتے قرآن میں کیا اُن کے دلوں پر قفل پڑے ہیں آخر تک۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللهُ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناتا عرش سے لٹکا ہوا ہے کہتا ہے جو مجھ کو ملاوے اللہ اسکو اپنے سے ملاویگا اور جو مجھ کو کاٹے اللہ اُس کو اپنے سے کاٹے گا۔

وَالْعِمَامَةَ قَالَ اشْدُدْ بِهَا رَاْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ اَصْحَابِهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اَعْطَيْتَ هٰذَا الْاَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرْوَحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَاْسَكَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ وَاِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ صَدِيْقًا لِعُمَرَ

گنوار نکلا۔ عبداللہ نے کہا تو فلاں کا بیٹا ہے فلاں کا پوتا۔ وہ بولا ہاں۔ عبداللہ نے اس کو گدھا دیدیا اور کہا اس پر چڑھ اور عمامہ بھی دیدیا اور کہا اپنے سر پر باندھ عبداللہ کے بعضے ساتھی بولے تم نے اپنی تفریح کا گدھا دیدیا اور عمامہ بھی دیدیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے اللہ تم کو بخشے۔ انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی سلوک کرے اپنے باپ کے دوستوں سے باپ کے مرجانے کے بعد اور اس گنوار کا باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔

بَابُ تَفْسِيْرِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ

بھلائی اور برائی کے معنی

عَنِ النَّوَّاسِ ابْنِ سَمْعَانَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

ترجمہ۔ نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بھلائی اور برائی کو۔ آپ نے فرمایا بھلائی حسن خلق کو کہتے ہیں (یعنی خوش مزاجی سے ملنا لوگوں کی دلداری اور دلجوئی کرنا حتی المقدور دنیاوی امور میں کسیکو ناراض نہ کرنا) اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں چبھے اور تجھ کو برا لگے کہ لوگ اس سے مطلع ہوں۔

فائدہ۔ سبحان اللہ کیا عمدہ تعریف ہے کہ تمام گناہ اس میں آ گئے۔

عَنِ النَّوَّاسِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ اَقَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ الْهِجْرَةِ اِلَّا الْمَسْئَلَةُ كَانَ اَحَدُنَا اِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْئَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

ترجمہ۔ نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا مدینہ میں ایک سال تک (اس طرح جیسے کوئی آپ کی ملاقات کے لئے دوسرے ملک سے آتا اور اپنے ملک میں پھر جانے کا ارادہ رکھتا ہے) اور میں نے ہجرت نہ کی (یعنی اپنے ملک میں جانے کا ارادہ موقوف نہ کیا) مگر اس وجہ سے کہ جب کوئی ہم میں سے

جب تک تو اس حالت پر رہے گا۔

فائدہ۔ جلتی راکھ ڈالتا ہے یعنی اُن کیلئے جہنم کا عذاب ہے یا شرمندگی اور ذلت کو جلتی راکھ سے تعبیر کیا۔ اس حدیث سے صلہ رحم کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ فرشتے صلہ رحم کرنیوالے کی مدد میں رہتے ہیں۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ

حسد اور بغض اور دشمنی کا حرام ہونا

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَّلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت بغض رکھو ایک دوسرے سے مت حسد کرو ایک دوسرے سے مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے اور رہو اللہ کے بندو! بھائیوں کی طرح اور نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دیوے اپنے بھائی کی ملاقات تین دن سے زیادہ۔

فائدہ۔ حسد کہتے ہیں دوسرے کی نعمت کے زوال چاہنے کو یہ سخت حرام ہے اور بڑی بلا ہے حاسد کبھی خوش نہیں رہتا اور حسد کی بیماری اس کو کھا لیتی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَلَا تَقَاطَعُوْا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مت کاٹو ناتے کو یا دوستی اور محبت کو۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا رِوَايَةُ يَزِيْدَ عَنْهُ فَكَرِوَايَةِ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْاَرْبَعَ جَمِيْعًا وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ رہو بھائیوں کی طرح جیسے تم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا (قرآن میں)

بَابُ تَحْرِيمِ الْهِجْرَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ بِلَا عُذْرٍ شَرْعِيٍّ

بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ

ترجمہ۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ

ترجمہ۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جاویگا جنت میں وہ جو ناتے کو توڑیگا۔

فائدہ۔ یعنی جو ناتا توڑنا حلال سمجھیگا وہ تو کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو حلال نہ سمجھے گا وہ پہلی بار میں نہ جاویگا بلکہ روکا جاوے گا تھوڑی مدت تک ناتے توڑنیکے عذاب میں (نووی)

عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو بھلا لگے کہ اُس کی روزی بڑھے اور اس کی عمر دراز ہو تو اپنے ناتے کو ملاوے

فائدہ۔ یعنی ناتے داروں کے ساتھ سلوک کرے۔ یہاں یہ اشکال ہے کہ عمر تو پہلے ہی سے معین کیجاتی ہے پھر وہ بڑھے گی کیسے۔ اُس کا جواب یہ ہے کہ عمر بڑھنے سے یہ غرض ہے کہ اس کی عبادت میں برکت ہوگی اور اس کی عمر ضائع نہ ہوگی یا عمر معلق مراد ہے کہ اگر ناتا جوڑے تو اتنی عمر ہے ورنہ اتنی ہے یا یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اسکا ذکر خیر قائم رہیگا تو گویا عمر بڑھ گئی (نووی مختصراً)

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ ترجمہ۔ جو چاہے اپنی روزی بڑھنا اپنی عمر دراز ہونا تو ناتا ملاوے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرے کچھ ناتے والے ہیں میں اُن سے احسان کرتا ہوں اور وہ برائی کرتے ہیں۔ میں ناتا ملاتا ہوں اور وہ توڑتے ہیں میں بردباری کرتا ہوں اور وہ جہالت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر حقیقت میں تو ایسا ہی کرتا ہے تو ان کے منہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک فرشتہ رہیگا جو تم کو انپر غالب رکھے گا

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَهَاجَرُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَّكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو ایک دوسرے کو اور مت دشمنی کرو اور مت کان لگاؤ کسی کا راز سننے کو اور مت بیچو ایک دوسرے کی بیع پر اور ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت حسد کرو اور مت بغض کرو اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت کان لگاؤ کسی کا بھید سننے کو اور مت لڑو پاپن کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ

ترجمہ۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطع نہ کرو اور دشمنی اور بغض نہ کرو اور حسد نہ کرو اور جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے اس کے بندے بن جاؤ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بغض رکھو اور مت دشمنی رکھو اور مت رشک کرو ایک دوسرے سے اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا

ترجمہ۔ مت کاٹو ناتے یا دوستی کو، مت دشمنی کرو مت بغض رکھو مت حسد کرو۔ ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی۔

بَابُ تَحْرِيْمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهٖ

مسلمان پر ظلم کرنا یا اسکو ذلیل کرنا حرام ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت حسد کرو مت لڑو پاپن کرو مت بغض رکھو مت دشمنی کرو۔ کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اسپر ظلم کرے

يَهْجُرُ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

- فرمایا کسی مسلمان کو درست نہیں اپنے بھائی مسلمان کا چھوڑ دینا تین راتوں سے زیادہ اس طرح پر کہ دونوں ملیں یہ اِدھر منہ پھیر لے وہ اُدھر منہ پھیر لے - بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام کرے -

فائدہ - حدیث سے معلوم ہوا کہ تین رات تک چھوڑ دینا درست ہے کیونکہ اکثر غصہ وغیرہ سے آدمی مجبور ہو جاتا ہے - پس تین دن تک چھوڑ دینا معاف ہوا - اس سے زیادہ درست نہیں اور بعضوں نے کہا تین دن تک بھی چھوڑنا درست نہیں اور جب سلام علیک ہونے لگے تو چھوڑنا جاتا رہا بشرطیکہ اسکو ایذا نہ دے - اسی طرح اگر اسکو خط لکھے یا پیام بھیجے تب بھی چھوڑنے کا گناہ جاتا رہے گا (نووی مختصراً)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ إِلَّا قَوْلَهُ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِ غَيْرَ مَالِكٍ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا ترجمہ وہی ہے جو گذرا -

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

ترجمہ - عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہے مومن کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن کے بعد چھوڑنا نہیں ہے -

بَابُ تَحْرِيمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَالتَّنَاجُشِ وَنَحْوِهَا

بدگمانی و ٹوہ لگانا اور رشک کرنا اور لاڑیاں حرام ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مت کان لگاؤ کسی کی باتوں پر اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت رشک کرو (دنیا میں لیکن دین میں درست ہے) اور مت حسد کرو اور مت بغض رکھو اور مت دشمنی کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَفَعَهٗ مَرَّةً قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِیْ کُلِّ یَوْمِ خَمِیْسٍ وَّاثْنَیْنِ فَیَغْفِرُ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ لِکُلِّ امْرِئٍ لَّا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا امْرَأً کَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اُرْکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا اُرْکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو اور یہ ہے کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ مَّرَّتَیْنِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیَغْفِرُ لِکُلِّ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اُتْرُکُوْا اَوْ اُرْکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَفِیْئَا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں ہر جمعہ میں دو بار پیر اور جمعرات کو پھر مغفرت ہوتی ہے ہر مسلمان بندہ کی مگر اس بندہ کی جس کو کینہ ہو اپنے بھائی سے تو کہا جاتا ہے چھوڑ دو یا ٹھیرائے رہو ان دونوں کو یہاں تک کہ مل جاویں۔

بَابُ فَضْلِ الْحُبِّ فِی اللّٰهِ تَعَالٰی

اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّیْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیگا کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج کے دن میں اُن کو اپنے سایہ میں رکھوں گا۔ اور آج کے دن کوئی سایہ نہیں ہے سوا میرے سایہ کے۔

فائدہ۔ سوا میرے سایہ کے یعنی میری پناہ کے یا میری نعمت کے یا میرے عرش کے سایہ کے۔ اللہ جل جلالہ کے لئے محبت وہ ہے جو اس کی تعمیل حکم اور اس کی رضامندی کیلئے ہو نہ جیسے محبت رکھنا دینداروں سے عالموں سے پرہیزگاروں سے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَکًا فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْهِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَیْهِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو ایک دوسرے گاؤں کی طرف گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں ایک فرشتہ کو کھڑا کر دیا جب وہ وہاں

بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ

نہ اسکو ذلیل کرے نہ اس کو حقیر جانے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری یہاں ہے اور اشارہ کیا آپ نے اپنے سینے کی طرف تین بار (یعنی ظاہر میں عمدہ اعمال کرنے سے آدمی متقی نہیں ہوتا جب تک سینہ اس کا صاف نہو) کافی ہے آدمی کو برائی کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر سمجھے مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون مال عزت اور آبرو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ دَاوُدَ وَزَادَ وَنَقَصَ وَمِمَّا زَادَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَادِكُمْ وَلَا اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ اِلٰى صَدْرِهٖ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نہ تمہارے جسموں کو اور نہ تمہاری صورتوں کو دیکھیگا بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھیگا اور اشارہ کیا آپ نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینہ کی طرف۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھنے کا لیکن تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھے گا۔

بَابُ الشَّحْنَاءِ

کینہ رکھنے کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اُنْظُرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اُنْظُرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کے دن پھر ایک بندہ کی مغفرت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر وہ شخص جو کینہ رکھتا ہے اپنے بھائی سے اس کی مغفرت نہیں ہوتی اور حکم ہوتا ہے اُن دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جاویں۔ اُن دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جاویں۔ (جب مل جاویں انکی مغفرت ہو۔)

عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ اِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ مِنْ رِّوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ اِلَّا الْمُهْتَجِرَيْنِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس روایت میں یہ ہے کہ ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جنہوں نے ترک ملاقات کیا ہو۔

كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيْكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ

خبر لیتا تو مجھ کو پاتا اس کے نزدیک۔ اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھ کو کھانا نہ دیا۔ وہ کہے گا اے رب میں تجھ کو کیسے کھلاتا تو تو مالک ہے سارے جہاں کا۔ پروردگار فرمائیگا کیا تو نہیں جانتا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اسکو نہ کھلایا اگر تو اس کو کھلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا۔ اے بیٹے آدم کے میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھکو پانی نہ پلایا۔ بندہ بولیگا میں تجھے کیونکر پلاتا تو مالک ہے سارے جہان کا۔ پروردگار فرماویگا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اس کو نہیں پلایا اگر پلاتا تو اس کا بدلہ میرے پاس پاتا۔

بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيْمَا يُصِيْبُهُ مِنْ مَرَضٍ أَوْ حُزْنٍ

مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچے تو اسکا ثواب

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ مَكَانَ الْوَجَعِ وَجَعًا

ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی پر میں نے بیماری کی سختی نہیں دیکھی۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسَسْتُهُ بِيَدِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنِّيْ أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ إِنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا وَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو بخار آیا تھا۔ میں نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کو سخت بخار آتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں مجھ کو اتنا بخار آتا ہے جتنا تم میں سے دو کو آوے۔ میں نے کہا آپ کو دو اجر ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کوئی ایسا مسلمان نہیں جسکو تکلیف پہنچی بیماری کی یا اور کچھ مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ گرا دیتا ہے

مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ

پہنچا تو اُس فرشتے نے پوچھا کہاں جاتا ہے وہ بولا اس گاؤں میں میرا ایک بھائی ہے میں اسکو دیکھنے کو جاتا ہوں۔ فرشتہ نے کہا اُس کا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جسکو سنبھالنے کیلئے تو اس کے پاس جاتا ہے۔ وہ بولا نہیں کوئی احسان اس کا مجھ پر نہیں ہے صرف اللہ کیلئے میں اسکو چاہتا ہوں۔ فرشتہ بولا تو میں اللہ تعالیٰ کا ایلچی ہوں اور اللہ تجھ کو چاہتا ہے جیسے تو اُسکی راہ میں اپنے بھائی کو چاہتا ہے۔

بَابُ فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

بیمار پرسی کا ثواب

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدُ الْمَرِيْضِ فِيْ مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ

ترجمہ۔ ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیمار کا پوچھنے والا (اُس کے مکان پر جاکر) جنت کے باغ میں ہے جب تک وہ لوٹے۔

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا ترجمہ وہی مضمون ہے

عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائیگا قیامت کے دن اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تو نے میری خبر نہ لی۔ وہ کہے گا اے پروردگار میں تیری کیونکر خبر لیتا تو تو مالک ہے سارے جہاں کا۔ پروردگار فرمائیگا تجھ کو معلوم نہیں میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اس کی خبر نہ لی اگر تو اُس کی

يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حَزَنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهَمُّهُ إِلَّا كَفَّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ

فرمایا مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا ہو یا بیماری ہو یا رنج ہو یہاں تک کہ فکر جو اسکو ہوتی ہے تو اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا أَوِ الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری جو کوئی برائی کرے گا اس کا اسکو بدلہ ملے گا تو مسلمانوں پر بہت سخت گذرا (کہ ہر گناہ کے بدلے ضرور عذاب ہوگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور ٹھیک راستہ کو ڈھونڈو اور مسلمان کو ہر ایک مصیبت کفارہ ہے یہاں تک کہ ٹھوکر اور کانٹا بھی (تو بہت سے گناہوں کا بدلہ دنیا ہی میں ہو جائیگا اور امید ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہو)

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ مَا لَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ قَالَتِ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

ترجمہ۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام السائب یا ام المسیب کے پاس گئے تو پوچھا اے ام السائب یا ام المسیب تو لرز رہی ہے کیا ہوا تجھ کو۔ وہ بولی بخار ہے خدا اسکو برکت نہ دے۔ آپ نے فرمایا مت برا کہہ بخار کو کیونکہ وہ دور کر دیتا ہے آدمیوں کے گناہوں کو جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے

عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكِ قَالَتْ أَصْبِرُ قَالَتْ فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا

ترجمہ۔ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کیا میں تجھ کو ایک جنتی عورت دکھلاؤں۔ میں نے کہا دکھلاؤ انہوں نے کہا یہ کالی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بولی مجھے مرگی کا عارضہ ہے۔ اس حالت میں میرا بدن کھل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے میرے لئے آپ نے فرمایا اگر تو صبر کرتی ہے تو تیرے لئے جنت ہے اور جو تو کہے تو میں دعا کرتا ہوں خدا تجھ کو تندرست کر دیگا۔ وہ بولی میں صبر کرتی ہوں۔ پھر بولی میرا بدن کھل جاتا ہے تو

لَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَمَسَسْتُهُ بِيَدِي

جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بِمِنًى وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكُمْ قَالُوا فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ قَالَتْ لَا تَضْحَكُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ

ترجمہ۔ اسود سے روایت ہے قریش کے چند جوان لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے وہ منیٰ میں تھیں۔ وہ لوگ ہنس رہے تھے۔ حضرت عائشہ رضی نے کہا کیوں ہنستے ہو انہوں نے کہا فلاں شخص خیمہ کی طناب پر گرا اُسکی گردن یا آنکھ جاتے جاتے بچی۔ حضرت عائشہ رضی نے کہا مت ہنسو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو اگر ایک کانٹا لگے یا اس سے زیادہ کوئی دکھ پہنچے تو اس کے لئے ایک درجہ بڑھے گا اور ایک گناہ اس کا مٹ جاویگا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ ایک درجہ بڑھے گا یا ایک گناہ مٹے گا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا نَقَصَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ ترجمہ ایک کانٹا یا اس سے زیادہ کچھ صدمہ ہو تو اللہ اس کی وجہ سے ایک گناہ کاٹ دیگا۔

عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ حَتَّى الشَّوْكَةِ إِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ أَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ لَا يَدْرِي يَزِيدُ أَيَّتَهُمَا قَالَ عُرْوَةُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ حَتَّى الشَّوْكَةِ تُصِيبُهُ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً أَوْ حَطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا

ترجمہ۔ ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ

پھر مجھ سے مانگنا شروع کریں اور میں ہر ایک کو جو مانگے سو دوں تب بھی میرے پاس جو کچھ ہے وہ کم نہ ہوگا مگر اتنا جیسے دریا میں سوئی ڈبو کر نکال لو (تو دریا کا جتنا پانی کم ہو جاتا ہے اُتنا بھی میرا خزانہ کم نہ ہوگا اسلئے کہ دریا کتنا ہی بڑا ہو آخر محدود ہے اور میرا خزانہ بے انتہا ہے پر یہ صرف مثال ہے) اے بندو میرے یہ تو تمھارے ہی اعمال ہیں جنکو تمھارے لیے شمار کرتا رہتا ہوں پھر تم کو اُن اعمال کا پورا بدلہ دوں گا سو جو شخص بہتر بدلہ پاوے تو چاہیئے کہ خدا کا شکر کرے (کہ اُسکی کمائی بیکار نہ گئی اور جو برا بدلہ پاوے تو اپنے ہی تئیں برا سمجھے (کہ اس نے جیسا کیا ویسا پایا)

فائدہ۔ قرآن میں آیت الکرسی اور احادیث میں یہ حدیث خداوند عالی جاہ بے پرواہ کی عظمت اور دبدبہ کے بیان میں بے مثل ہے۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ خدا کی بادشاہی بندوں کی سی بادشاہی نہیں بلکہ خداوند کریم محض بے پرواہ ہے اور اسکو کسی سے رتی برابر بھی ڈر اور خوف نہیں ہے کوئی کیسا ہی مقبول بندہ ہو اور کیسا ہی عزت اور درجہ والا ہو مگر اسکی درگاہ میں سوا گڑگڑانے کے اور عاجزی کرنے کے کچھ نہیں کر سکتا۔ سب بندے اُس کے غلام ہیں وہ شہنشاہ بے پرواہ ہے۔ دنیا میں بھی وہی کھلاتا پلاتا ہے اور آخرت میں بھی وہی چاہے تو بیڑا پار ہو۔ اُس کے سوا نہ کوئی مالک ہے نہ کوئی مددگار اسکی سلطنت اور بے پرواہی اس درجہ پر ہے کہ اگر تمام جہاں پیغمبروں کی طرح متقی ہو جاوے تو اُس کی حکومت کی کچھ رونق نہ بڑھے گی اور جو تمام جہاں فرعون اور ہامان کی طرح بدکار ہو جاوے تو اسکی سلطنت میں کچھ نقصان نہ ہوگا یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ اچھے بندے خدا کی درگاہ میں سفارش کریں گے مراد اس سفارش سے وہی سفارش ہے جو غلام بادشاہ کی مرضی پاکر اس کی اجازت اور حکم سے کسی گنہگار کی سفارش کرتا ہے نہ وہ سفارش جو دنیا کے بادشاہوں کے پاس زور ڈالکر کیجاتی ہے یا جس میں بادشاہ کو لحاظ ہوتا ہے کہ اگر میں یہ سفارش قبول نہ کروں گا تو میرے کاموں میں خلل آجاوے گا معاذ اللہ خدا تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں چلتا اُس کے حکم میں کسی کی مجال نہیں ہے کہ چون وچرا کرے کسی کی مخالفت یا خفگی کی اس کو رتی برابر بھی پرواہ نہیں۔ تمام جہاں کے پیغمبر اور ملائکہ اور اولیاء اللہ اگر بفرض محال خدا کے خلاف ہو جاویں تو ایک رتی برابر اس کی سلطنت میں کچھ فتور نہیں کر سکتے وہ ایک دم میں اُن سب کو فنا کر کے خاک میں ملا سکتا ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ مَرْوَانَ اَتَمَّهُمَا حَدِيْثًا قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اِبْنَا بِشْرٍ وَّ مُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيٰى قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَّبِّهٖ اِنِّيْ حَرَّمْتُ

خدا تعالیٰ سے دعا کیجئے میرا بدن نہ کھلے۔ آپ نے دعا کی اس عورت کے لئے (چنانچہ اسکا بدن اُس حالت میں ہرگز نہ کھلتا تھا۔ معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنے کا بدلہ بہشت ہے)

بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ

ظلم کرنا حرام ہے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا رَوٰی عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مَّا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْئَلَتَہٗ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ یَا عِبَادِیْ اِنَّمَا ھِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْھَا لَکُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاھَا فَمَنْ وَّجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَمَنْ وَّجَدَ

ترجمہ۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے سنا فرمایا اُس نے اے بندو میرے میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور تم پر بھی حرام کیا تو تم مت ظلم کرو آپس میں ایک دوسرے پر۔ اے بندو میرے تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں راہ بتلاؤں تو مجھ سے راہ مانگو میں تم کو راہ بتلاؤنگا۔ اے بندو میرے تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں تو مجھ سے کھانا مانگو میں تم کو کھلاؤں گا۔ اے بندو میرے تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں پہناؤں تو کپڑا مانگو مجھ سے میں پہناؤں گا تم کو۔ اے بندو میرے تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں سب گناہوں کو بخشتا ہوں تو بخشش چاہو مجھ سے میں بخشوں گا تم کو۔ اے بندو میرے تم میرا نقصان نہیں کر سکتے اور نہ مجھ کو فائدہ پہنچا سکتے ہو۔ اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایسے ہو جاویں جیسے تم میں کا بڑا پرہیزگار شخص تو میری سلطنت میں کچھ افزایش نہ ہو گی اور اگر تم میں کے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات اور سب ایسے ہو جاویں جیسے تم میں کا بڑا بدکار شخص تو میری سلطنت میں سے کچھ کم نہ ہو گا اے بندو میرے اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایک میدان میں کھڑے ہوں

حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يَّقْضِيَ مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ

کھالیا ہوگا چوتھے کا خون کیا ہوگا پانچویں کو مارا ہوگا پھر اُن لوگوں کو (یعنی جنکو اُس نے دنیا میں ستایا) اُس کی نیکیاں ملجاویں گی اور جو اس کی نیکیاں اس کے گناہ ادا ہونے سے پہلے ختم ہوجاوینگی تو ان لوگوں کی برائیاں اُسپر ڈالی جائیں گی آخر وہ جہنم میں ڈالدیا جاویگا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حقداروں کے حق ادا کروگے قیامت کے دن یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جاویگا (گو جانوروں کو عذاب و ثواب نہیں پر قصاص ضرور ہوگا)

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِيْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ جل جلالہ مہلت دیتا ہے ظالم کو (اس کی باگ ڈھیلی کرتا ہے تاکہ خوب شرارت کرلے اور عذاب کا مستحق ہوجاوے) پھر جب پکڑتا ہے اسکو تو نہیں چھوڑتا۔ بعد اس کے آپ نے یہ آیت پڑھی اسی طرح تیرا رب پکڑتا ہے جب پکڑتا ہے بستیوں کو یعنی ان بستیوں کو جو ظلم کرتی ہیں بیشک اُس کی پکڑ دُکھ والی ہے سخت۔

بَابُ نَصْرِ الْاَخِ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا

اپنے بھائی کی مدد ظالم ہو یا مظلوم ہر حال میں کرنے سے کیا مراد ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ اَوِ الْمُهَاجِرُوْنَ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ وَنَادَى الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا دَعْوٰى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَقَالَ لَا بَاْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ اَخَاهُ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا اِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهٗ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو لڑکے لڑے ایک مہاجرین میں سے تھا ایک انصار میں سے۔ مہاجر نے اپنے مہاجروں کو پکارا اور انصاری نے انصار کو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے (کہ ہر ایک اپنی قوم میں سے مدد لیتا ہے اور دوسری قوم سے لڑتا ہے اسلام میں سب مسلمان ایک ہیں) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (کچھ بڑا مقدمہ نہیں)

عَلٰی نَفْسِی الظُّلْمَ وَعَلٰی عِبَادِیْ فَلَا تَظَالَمُوْا وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِہٖ وَحَدِیْثُ اِدْرِیْسَ الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ اَتَمُّ مِنْہُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَھْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَمَلَھُمْ عَلٰی اَنْ سَفَکُوْا دِمَاءَھُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَھُمْ

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم ظلم سے کیونکہ ظلم تاریکیاں ہیں قیامت کے دن (ظالم کو راہ نہ ملے گی قیامت کے دن بوجہ تاریکی اور اندھیرے کے) اور بچو تم بخیلی سے کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کیا بخیلی کی وجہ سے (مال کی طمع ہوئی انہوں نے خون کئے اور حرام کو حلال کیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے تاریکیاں ہونگی قیامت کے دن

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ بِھَا کُرْبَۃً مِّنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہے مسلمان کا نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو تباہی میں ڈالے۔ جو شخص اپنے بھائی کے کام میں رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام میں رہے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت دور کریگا اللہ تعالیٰ اُس پر سے قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی پردہ پوشی کرے گا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوْا اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْھَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوۃٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا وَقَذَفَ ھٰذَا وَاَکَلَ مَالَ ھٰذَا وَسَفَکَ دَمَ ھٰذَا وَضَرَبَ ھٰذَا فَیُعْطٰی ھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ وَھٰذَا مِنْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو مفلس کون ہے۔ لوگوں نے عرض کیا مفلس ہم میں وہ ہے جس کے پاس روپیہ اور اسباب نہو۔ آپ نے فرمایا مفلس میری امت میں قیامت کے دن وہ ہوگا جو نماز لاویگا اور روزہ اور زکوٰۃ لیکن اُس نے دنیا میں ایک کو گالی دی ہوگی دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی تیسرے کا مال

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مومن کے لئے ایسا ہے جیسے عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رہتی ہے (اسی طرح ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے۔

فائدہ۔ ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے گو وہ مومن کتنا ہی دور ہو اور دوسرے ملک میں رہتا ہو مگر جہاں تک ہو سکے اس کی مدد کرنا چاہیئے خصوصًا اُس حالت میں جب کافر اُسکو ستاویں تو ایک مومن کے لئے تمام دنیا کے مومنوں کو لڑنا چاہیئے۔

عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى

ترجمہ۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں کی مثال اُنکی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں ایسی ہے جیسے ایک بدن کی (یعنی سب مومن ملکر ایک قالب کی طرح ہیں) بدن میں سے جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اُس میں شریک ہو جاتا ہے نیند نہیں آتی بخار آجاتا ہے (اسی طرح ایک مومن پر آفت آوے خصوصًا وہ آفت جو کافروں کی طرف سے پہنچے تو سب مومنوں کو بے چین ہونا چاہیئے اور اسکا علاج کرنا چاہیئے۔)

عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَّى وَالسَّهَرِ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَإِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السِّبَابِ

گالی دینے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص جب گالی گلوج کریں تو دونوں کا گناہ اسی پر ہوگا جو ابتدا کریگا جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔

فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ دو لڑکے لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا۔ آپ نے فرمایا تو کچھ ڈر نہیں (میں تو سمجھا تھا کوئی بڑا فساد ہے) چاہیئے کہ آدمی اپنے بھائی کی مدد کرے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اگر ظالم ہے تو اس کی مدد یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے (اور ظالم کے پنجہ سے چھڑا دے)

عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوهَا وَاللهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جہاد میں تو ایک مہاجر نے ایک انصار کی سرین پر مارا (ہاتھ سے یا تلوار سے) انصاری نے آواز دی اے انصار دوڑو۔ اور مہاجر نے آواز دی اے مہاجرین دوڑو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو جاہلیت کا پکارنا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا چھوڑو اس بات کو یہ گندی بات ہے۔ یہ خبر عبداللہ بن ابی کو پہنچی (جو منافق تھا) وہ بولا مہاجرین نے ایسا کیا قسم خدا کی اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو ہم میں کا عزت والا شخص ذلیل شخص کو وہاں سے نکالدیگا (معاذ اللہ اس منافق نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلیل کہا) حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس منافق کی گردن مارنے دیجئے۔ آپ نے فرمایا جانے دے اے عمر لوگ یہ نہ کہیں محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں (گو وہ مردود اسی قابل تھا پر آپ نے مصلحت سے اسکو سزا نہ دی۔)

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ الْقَوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ فِي رِوَايَتِهِ عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا مجھ کو قصاص دلوائیے۔

بَابُ تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَعَاضُدِهِمْ

مومنوں کا آپس میں اتحاد اور ایک دوسری کا مددگار ہونا

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

فائدہ - نووی نے کہا غیبت غرض شرعی سے درست ہے اور وہ چھ سبب سے ہوتی ہے۔ ایک تو ظلم تو مظلوم کو ظالم کی غیبت کرنا بادشاہ یا قاضی کے سامنے درست ہے یعنی یہ بیان کرنا کہ فلاں نے مجھ پر یہ ظلم کیا۔ دوسرے کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو میٹنے کے لئے دوسرے سے فریاد کرنا اور جس کو قدرت ہے اُس سے کہنا کہ فلاں شخص ایسا کام کرتا ہے اُسکو باز رکھو اس سے۔ تیسرے فتویٰ لینے کیلئے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ نام نہ لیوے یا فرضی نام بیان کرے پر نام بیان کرنا بھی درست ہے کیونکہ ہند نے اپنے خاوند ابو سفیان کا نام لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے۔ چوتھے مسلمانوں کو بچانے کے لئے شر سے جیسے حدیث کے راویوں اور گواہوں کی جرح اور مصنفین کی اور یہ جائز ہے بالاجماع بلکہ واجب ہے حفظ شریعت کے لئے۔ اسی طرح نکاح کے مشورے میں عیب بیان کرنا یا کوئی شخص کوئی چیز عیب دار مول لے رہا ہو یا چور غلام یا زانی غلام خرید کر رہا ہو تو مشتری کی خیر خواہی کے لئے نہ دوسرے کی ایذا و فساد کی نیت سے اسکا عیب بیان کر دینا اور اسی میں داخل ہے کسی عہدہ دار اور صاحب حکومت کا عیب بیان کرنا حاکم علی کے سامنے تاکہ وہ دھوکہ نہ کھاوے۔ پانچویں یہ کہ وہ شخص علانیہ فسق کرتا ہو جیسے علانیہ شراب پیتا ہو یا بدعت کرتا ہو لوگوں سے جرمانہ لیتا ہو ظلم کرتا ہو تو جو بات علانیہ کرتا ہو اس کو بیان کر دینا نہ اور باتوں کو۔ چھٹے یہ کہ وہ مشہور ہو گیا ہو کسی لقب سے مثلاً اعمش اعرج ازرق قصیر اعمیٰ اقطع وغیرہ سے تو بغرض تعریف اسکا لقب بیان کرنا درست ہے نہ بغرض توہین۔ اور جو اور طرح سے تعریف کرے تو بہتر ہے (نووی)

بَابُ مَنْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا الخ

اللہ نے جسکی دُنیا میں پردہ پوشی کی آخرت میں بھی کرے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص دنیا میں کسی بندہ کا عیب چھپاوے گا اللہ تعالیٰ اُس کا عیب چھپاوے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ مُدَارَاةِ مَنْ يُتَّقٰى فُحْشُهٗ

جسکی بُرائی کا ڈر ہو اُسکی ظاہر میں خاطر داری کرنا

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ

فائدہ۔ دونوں کا گناہ اسی پر ہوگا جو ابتدا کرے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے یعنی ابتدا کرنے والیکو اُس سے زیادہ سخت نہ سناوے۔ اگر اتنا ہی جواب دیوے تو جائز ہے بنص قرآنی وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ اور وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝ لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور معاف کر دیوے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ اور مسلمان کو ناحق گالی دینا حرام ہے اور جس کو گالی دیجائے وہ اتنا ہی جواب دے سکتا ہے بشرطیکہ کذب یا قذف یا اُسکے بزرگوں کو گالی نہو تو مباح یہی ہے کہ ظالم یا احمق یا جفاکار کہے اور جب جواب دیدیا تو اس کا حق جاتا رہا اور ابتدا کرنے والے پر ابتدا کا گناہ رہا اور بعضوں کے نزدیک اس کا بھی گناہ جاتا رہا (نووی)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُعِ

عفو اور عاجزی کی فضیلت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے سے کوئی مال نہیں گھٹتا اور جو بندہ معاف کر دیتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ الْغِيْبَةِ

غیبت حرام ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے اس طرح پر کہ (اگر وہ سامنے ہو) اسکو ناگوار ہو۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ہمارے بھائی میں وہ عیب موجود ہو۔ آپ نے فرمایا جب ہی تو غیبت ہوگی نہیں تو بہتان اور افترا ہے۔

قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! اللہ نرمی (اور خوش خلقی) پسند کرتا ہے اور خود بھی نرم ہے اور دیتا ہے نرمی پر جو نہیں دیتا سختی پر اور نہ کسی چیز پر۔

فائدہ۔ نرم ترجمہ ہے رفیق کا اور رفیق اس حدیث میں اللہ تعالیٰ پر وارد ہے۔ اور جو نام حدیث یا قرآن میں اللہ پر وارد ہے اسکا اطلاق درست ہے اور اپنے دل سے کسی نام کا اطلاق درست نہیں یہی صحیح ہے

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ

ترجمہ۔ ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کسی میں نرمی ہو تو اس کی زینت ہو جاتی ہے اور جب نرمی نکلجاوے تو عیب ہو جاتا ہے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ شُرَيْحٍ ابْنِ هَانِئٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيرًا فَكَانَتْ فِيهِ صُعُوبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک اونٹ پر چڑھیں وہ منہ زور تھا اسکو پھرانے لگیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تجھ کو نرمی کرنا چاہیے۔

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ

ترجمہ۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تھی وہ تڑپی عورت نے اسپر لعنت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور فرمایا اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ اتار لو اور اسکو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو گویا اس وقت دیکھ رہا ہوں وہ پھرتا تھا لوگوں میں کوئی اس سے نہ بولتا۔

عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِ إِسْمٰعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِهِ إِلَّا فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَاعْرُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں وہ خاکی رنگ کی اونٹنی تھی۔ آپ نے فرمایا جو کچھ اس پر ہے اتار لو اور اس کو ننگا کر دو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ الَّذِيْ قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ

عنہا سے روایت ہے ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی۔ آپ نے فرمایا اجازت دو اسکو برا شخص ہے اپنے کنبہ میں۔ جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے باتیں کیں نرمی سے حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو اُس کو ایسا فرمایا تھا۔ پھر اس سے باتیں کیں نرمی سے۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ برا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت میں وہ ہوگا جسکو لوگ رخصت کریں یا چھوڑ دیں اسکی بدگمانی کی وجہ سے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا یہ شخص عیینہ بن حصن تھا اس وقت تک مسلمان نہ ہوا تھا اگرچہ اسلام کا دعویٰ کرتا تھا۔ آپ نے اس کا حال بیان کر دیا تاکہ اور مسلمانوں کو دھوکا نہ ہو اور ایسا ہی ہوا کہ یہ شخص آپ کے بعد مرتد ہو گیا اور قید ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ نے اس سے نرمی کی تالیف قلب کے لئے۔ اس سے یہ نکلا کہ جس کی برائی سے ڈر ہو تو ظاہر میں اس کی مدارات منع نہیں اور فاسق معلن کی غیبت درست ہے اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے اس کی تعریف کی صرف نرمی کی جو مقتضائے مصلحت تھی۔

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِئْسَ أَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيْرَةِ هٰذَا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ فَضْلِ الرِّفْقِ

نرمی کی فضیلت

عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ

ترجمہ۔ جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ بھلائی سے محروم ہے۔

عَنْ جَرِيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حُرِمَ الرِّفْقَ حُرِمَ الْخَيْرَ أَوْ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ

اَنَّ اُمَّ الدَّرْدَاءِ سَمِعَتْكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ خَادِمَكَ حِيْنَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

عبد الملک نے اس پر لعنت کی۔ جب صبح ہوئی تو ام درداء نے عبد الملک سے کہا کہ میں نے سنا رات کو تو نے اپنے خادم پر بلاتے وقت لعنت کی اور میں نے سنا ابو الدرداء سے وہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے نہ گواہ ہوں گے۔

فائدہ۔ جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے نہ گواہ ہونگے اس واسطے کہ لعنت کے معنے دور کرنا اللہ کی رحمت سے۔ اور یہ بد دعا مومنین کے اخلاق سے بعید ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے جانی دوست ہیں۔ پھر جس نے اپنے بھائی مسلمان پر لعنت کی تو گویا انتہائی دشمنی کی اس سے اور اسی واسطے صحیح حدیث میں ہے کہ مومن پر لعنت کرنا گویا اس کو قتل کرنا ہے پس ایسا شخص جو مومنوں سے ایسی عداوت رکھے قیامت کے دن اُن کا شفیع اور شہید کیونکر ہو سکتا ہے۔

عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ حَفْصِ ابْنِ مَيْسَرَةَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بد دعا کیجیے مشرکوں پر۔ آپ نے فرمایا میں اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ لعنت کروں لوگوں پر بلکہ میں بھیجا گیا رحمت کا سبب بن کر (تو میرے آنے سے خدا کی رحمت لوگوں زیادہ ہوگی نہ لعنت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝)

بَابُ مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ وَلَيْسَ هُوَ اَهْلًا لَّهَا فَهِيَ لَهُ زَكٰوةٌ وَّاَجْرٌ

جس پر آپ نے لعنت کی اور وہ لعنت کے لائق نہ تھا تو اس پر رحمت ہوگی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بِشَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَاَغْضَبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ اَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے معلوم نہیں آپ سے کیا باتیں کیں۔ آپ کو غصہ آیا آپ نے اُن دونوں

کیونکہ وہ ملعون ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ بَیْنَمَا جَارِیَۃٌ عَلٰی نَاقَۃٍ عَلَیْھَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ اِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَضَایَقَ بِھِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلْ اَللّٰھُمَّ الْعَنْھَا قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَۃٌ عَلَیْھَا لَعْنَۃٌ

ترجمہ۔ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار ایک چھوکری اونٹنی پر سوار تھی اُس پر لوگوں کا اسباب بھی تھا یکایک اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور راستہ میں پہاڑ کی راہ تنگ تھی وہ چھوکری بولی حَل (یہ آواز ہے اونٹ کے ہانکنے کی) یا اللہ لعنت کر اس پر تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جسپر لعنت ہے۔

عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ الْمُعْتَمِرِ لَا اَیْمُ اللّٰہِ لَا تُصَاحِبُنَا رَاحِلَۃٌ عَلَیْھَا لَعْنَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ اَوْ کَمَا قَالَ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ قسم خدا کی ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہے اللہ کی طرف سے۔

فائدہ۔ یہ آپ نے فرمایا زجر کے واسطے تاکہ لوگ لعنت کرنے کی عادت چھوڑیں۔ معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا درست نہیں (تحفۃ الاخیار)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق کو لعنت کرنے والا نہ ہونا چاہیے۔

فائدہ۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک بار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی۔ صدیق اس ولی کامل کو کہتے ہیں جس کے دل میں ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی نے کچھ حضرت سے معجزہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر جان کر ایمان لائے۔ بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کے درجوں میں صدیقی کے برابر کوئی رتبہ نہیں (تحفۃ الاخیار)

عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِکِ ابْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ اِلٰی اُمِّ الدَّرْدَاءِ بِاَرْجَاءٍ مِّنْ عِنْدِہٖ فَلَمَّا اَنْ کَانَتْ ذَاتَ لَیْلَۃٍ قَامَ عَبْدُ الْمَلِکِ مِنَ اللَّیْلِ فَدَعَا خَادِمَہٗ فَکَاَنَّہٗ اَبْطَاَ عَلَیْہِ فَلَعَنَہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَتْ

ترجمہ۔ زید بن اسلم سے روایت ہے عبد الملک بن مروان نے ام الدرداء کے پاس گھر کی آرایش کا سامان اپنے پاس سے بھیجا۔ ایک رات کو عبد الملک اُٹھا اور اُس نے اپنے خادم کو بلایا۔ خادم نے آنے میں دیر کی

وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُّهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَیْكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں تجھ سے عہد لیتا ہوں جسکا تو خلاف نکریگا میں آدمی ہوں تو جس مومن کو ایذا دوں گالی دوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کے لئے رحمت کر اور پاکی اور نزدیکی اپنے ساتھ قیامت کے دن۔

عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اَوْ جَلَدْتُّهٗ قَالَ اَبُوالزِّنَادِ وَهِیَ لُغَةُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاِنَّمَا هِیَ جَلَدْتُّهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ یَغْضَبُ كَمَا یَغْضَبُ الْبَشَرُ وَاِنِّیْ قَدِ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا اَنْ تُخْلِفَنِیْهِ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ اٰذَیْتُهٗ اَوْ سَبَبْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُّهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ كَفَّارَةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَیْكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ترجمہ ان سب روایتوں کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ فَاَیُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهٗ قُرْبَةً اِلَیْكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ جس مسلمان بندہ کو میں برا کہوں تو اس کو نزدیکی دے اپنی قیامت کے دن

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْهِ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُّهٗ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ كَفَّارَةً لَّهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں نے تجھ سے عہد لیا ہے تو اسکا خلاف مجھ سے نہ کرے گا جس مومن کو میں برا کہوں یا ماروں تو تو اسکو کفارہ کردے اس کے گناہوں کا قیامت کے دن

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنِّیْ اشْتَرَطْتُ عَلٰی رَبِّیْ اَیُّ عَبْدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ سَبَبْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ اَنْ یَّكُوْنَ ذٰلِكَ لَهٗ زَكٰوةً وَّاَجْرًا ترجمہ۔ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَیْمٍ یَتِیْمَةٌ وَّهِیَ اُمُّ اَنَسٍ فَرَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْیَتِیْمَةَ فَقَالَ اَنْتِ هِیَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَ سِنُّكِ فَرَجَعَتِ

ترجمہ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی جس کو ام انس کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو دیکھا

شَيْئًا مِمَّا أَصَابَهُ هٰذَانِ قَالَ وَمَاذَاكَ قَالَ قُلْتُ لَعَنْتَهُمَا وَسَبَبْتَهُمَا قَالَ أَوَمَا عَلِمْتَ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّي قُلْتُ اَللّٰهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ أَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكٰوةً وَّأَجْرًا

پر لعنت کی اور برا کہا اُن کو۔ جب وہ باہر نکلے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان دونوں کو کچھ فائدہ نہوگا۔ آپ نے فرمایا کیوں۔ میں نے عرض کیا اس وجہ سے کہ آپ نے ان پر لعنت کی اور ان کو بُرا کہا۔ آپ نے فرمایا تجھے معلوم نہیں میں نے جو شرط کی ہے اپنے پروردگار سے۔ میں نے عرض کیا ہے اے مالک میرے میں آدمی ہوں تو جس مسلمان پر میں لعنت کروں یا اس کو بُرا کہوں اسکو پاک کر اور ثواب دے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری ہیں وہ آپ میں بھی موجود تھے جیسے غصہ وغیرہ۔ پر آپ غصہ میں سوا حق کے اور کچھ نہ فرماتے۔ اور یہ آپ کی کمال شفقت ہے اپنی امت پر کہ لعنت کو بھی اُن کے حق میں رحمت کر دیا یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰى نَبِيِّكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَّقَالَ فِي حَدِيثِ عِيسٰى فَخَلَوْا بِهِ فَسَبَّهُمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَخْرَجَهُمْ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ انہوں نے تنہائی کی آپ کے ساتھ آپ نے اُن کو بُرا کہا اور اُنپر لعنت کی اور انکو نکال دیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ أَوْ لَعَنْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكٰوةً وَّرَحْمَةً

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں آدمی ہوں تو جس مسلمان کو میں برا کہوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کو پاک کر دے اور اس پر رحمت کر۔

فائدہ۔ یہ مسلمان سے خاص ہے مگر کافر اور منافق کا یہ حکم نہیں ہے۔ اُن کیلئے آپ کی لعنت رحمت نہیں ہے اور لعن یا سب مسلمان پر بسبب ظاہر حال کے ہے کیونکہ دل کا حال اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے یا عادتاً ہے جیسے کہتے ہیں تَرِبَتْ يَمِينُكَ یا حَلْقٰى یا عَقْرٰى یا لَا كَثُرَتْ سِنُّكَ یا لَا أَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهُ جیسا معاویہ کی حدیث میں ہے کیونکہ ان کلمات سے حقیقتاً بددعا منظور نہیں ہوتی (نووی مختصراً)

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ فِيهِ زَكٰوةً وَّأَجْرًا ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت ہے۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ مِّثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسٰى جَعَلَ وَأَجْرًا فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاجْعَلْ وَرَحْمَةً فِي حَدِيثِ جَابِرٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کھانا کھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا خدا اسکا پیٹ نہ بھرے۔

فائدہ۔ یہ آپ نے عادتاً فرمایا جیسے اوپر گذر چکا یا حقیقت میں عقوبت کے لئے کیونکہ انہوں نے آنے میں دیر کی اور چاہیے یہ تھا کہ کھانا چھوڑ کر آتے کیونکہ قرآن مجید میں صاف موجود ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ اور امام مسلم نے یہ خیال کیا کہ معاویہ بددعا کے لائق نہ تھے اسی واسطے یہ حدیث اس باب میں لائے۔ اور بعضوں نے اسکو مناقب معاویہ میں ذکر کیا ہے کیونکہ فی الحقیقت یہ اُن کے لئے دعا ہوئی بموجب آپ کے فرمانے کے کہ میں جس کے لئے بددعا کروں تو اسکو قربت اور اجر کر اس کے لئے۔ امام نسائی نے خوارج کے ہاتھ سے اسی حدیث پر مار کھائی جب انہوں نے منبر پر کہا کہ معاویہ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی سوا اس حدیث کے لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَبَاَتُ مِنْهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ ذِمِّ ذِی الْوَجْهَیْنِ

دو منہ والے کی مذمت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا لوگوں میں تم اس کو پاتے ہو جو دو منہ رکھتا ہو ان لوگوں کے پاس ایک منہ لیکر آتا ہے اور اُن لوگوں کے پاس دوسرا منہ لیکر جاتا ہے۔

فائدہ۔ اس حدیث کی شرح اوپر گذری۔ مراد وہ شخص ہے جو منافق ہو جہاں جاوے وہیں کی سی بات کہے ہر ایک طرف ملا رہے شرعاً اور اخلاقاً یہ صفت نہایت مذموم ہے اور انسانیت کا مقتضے راست بازی اور دیانت داری ہے یہ صفت اُس کے بالکل برخلاف ہے۔ اس زمانہ میں بعض بیوقوف دنیادار اس صفت کو ہنر اور چالاکی سمجھتے ہیں حالانکہ اگر غور کریں تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے کس لئے کہ خوشامدی آدمی کا جب حال معلوم ہو جاتا ہے تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور اسکا اعتبار بالکل نہیں رہتا اور کوئی فریق اس پر بھروسا نہیں کرتا۔ ہر فرقہ یہ کہتا ہے کہ وہ تو ہرجائی اور رکابی مذہب ہے اسکا کیا اعتبار ہے۔ آخر وہی مثل صادق آتی ہے دھوبی کا گدھا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ جو اخلاق پیغمبروں اور اگلے حکیموں نے مدتوں غور کرکے بڑے تجربہ کے بعد قائم کئے ہیں وہی عمدہ ہیں اور انہی پر چلنے میں عزت اور بہتری ہے۔ ان دنیادار بیوقوفوں کی بات پر چلنا سراسر نادانی ہے فقط

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو

الْيَتِيمَةِ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ شَكَتْ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَالَكِ يَا بُنَيَّةُ قَالَتِ الْجَارِيَةُ دَعَا عَلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنِّي فَالْآنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّي أَبَدًا أَوْ قَالَتْ قَرْنِي فَخَرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوثُ خِمَارَهَا حَتَّى لَقِيَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ ادْعُ عَلَى يُتَيْمَتِي قَالَ وَمَا ذَاكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ زَعَمَتْ أَنَّكَ دَعَوْتَ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنُّهَا أَوْ لَا يَكْبُرَ قَرْنُهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرْطِي عَلَى رَبِّي إِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي فَقُلْتُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ أَنْ تَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ أَبُو مَعْنٍ يُتَيْمَةً بِالتَّصْغِيرِ فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثِ مِنَ الْحَدِيثِ

تو فرمایا تو ہے وہ لڑکی تو بڑی ہو گئی۔ خدا کرے تیری عمر بڑی نہ ہو۔ وہ لڑکی یہ سنکر ام سلیم کے پاس گئی روتی ہوئی۔ ام سلیم نے کہا بیٹی تجھے کیا ہوا۔ وہ بولی مجھ پر دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری عمر بڑی نہ ہو۔ اب میں کبھی بڑی نہ ہونگی یا یوں فرمایا تیری چھوٹی بڑی نہ ہو۔ یہ سنکر ام سلیم جلدی سے نکلیں اپنی اوڑھنی اوڑھتی ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملیں۔ آپ نے فرمایا کیا ہے ام سلیم۔ وہ بولیں اے نبی اللہ کے آپ نے بد دعا کی میری یتیم لڑکی کو۔ آپ نے پوچھا کیا بد دعا۔ ام سلیم بولیں وہ کہتی ہے آپ نے فرمایا اسکی یا اسکی چھوٹی کی عمر دراز نہ ہو۔ یہ سنکر آپ ہنسے اور فرمایا اے ام سلیم تو نہیں جانتی میں نے شرط کی ہے اپنے پروردگار سے میری شرط یہ ہے کہ میں نے عرض کیا اے پروردگار میں ایک آدمی ہوں خوش ہوتا ہوں جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصہ ہوتا ہوں جیسے آدمی غصہ ہوتا ہے تو جس کسی پر میں دعا کروں اپنی امت میں سے ایسی دعا جس کے وہ لائق نہیں تو اس کے لئے پاکی کرنا اور طہارت اور قربت اپنی قیامت کے دن۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَأَنِي حَطْأَةً وَقَالَ اذْهَبْ ادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ لَا أَشْبَعَ اللهُ بَطْنَهُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ لِأُمَيَّةَ مَا حَطَأَنِي قَالَ قَفَدَنِي قَفْدَةً

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں لپک دروازہ کے پیچھے چھپ گیا۔ آپ نے ہاتھ سے مجھے تھپکا (پیار سے) اور فرمایا جا معاویہ کو بلا لا۔ میں گیا پھر لوٹ کر آیا اور میں نے کہا وہ کھانا کھاتے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا جا اور معاویہ کو بلا لا۔ میں پھر لوٹ کر آیا اور کہا وہ

صالح وَقَالَتْ لَمْ اَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ يُمْتَلُ مَا جَعَلَهُ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهِ وَنَهٰى خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ

چغل خوری حرام ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو میں تم کو بتلاتا ہوں کہ بہتان قبیح کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو لوگوں میں عداوت ڈالے اور آپ نے فرمایا کہ آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

بَابُ قُبْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ وَفَضْلِهِ

جھوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے سچائی کی فضیلت جھوٹ کی مذمت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي اِلَى الْفُجُورِ وَاِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ نیکی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کو لیجاتی ہے۔ اور آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کو لیجاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

فائدہ یعنی سچوں اور جھوٹوں کی فہرست میں اس کا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ وَاِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ وَبَيَانِ مَا يُبَاحُ مِنْهُ

جھوٹ حرام ہے لیکن کس جا پر درست ہے اُسکا بیان

عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ ابْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَكَانَتْ فِي الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ يُرَخَّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ الْحَرْبُ وَالْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا

ترجمہ۔ حمید بن عبد الرحمٰن نے اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے سنا جو مہاجرات اول میں سے تھیں جنہوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کراوے اور بہتر بات کہے یا لگاوے۔ ابن شہاب نے کہا میں نے نہیں سنا کسی جھوٹ میں رخصت دی گئی ہو مگر تین مقاموں میں ایک تو لڑائی میں دوسرے لوگوں میں صلح کرانے کو۔ تیسرے خاوند کو بی بی سے اور بی بی کو خاوند سے

فائدہ۔ قاضی نے کہا ان صورتوں میں بالاتفاق جھوٹ بولنا جائز ہے اور ان کے سوا بھی بعضوں نے مطلقاً مصلحت کے لئے جائز رکھا ہے اور یہ کہا ہے کہ کذب مذموم وہ ہے جس سے ضرر ہو اور دلیل انکی قول ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ اور إِنِّي سَقِيمٌ اور إِنَّهَا أُخْتِي اور منادی یوسف کا قول إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ انہوں نے کہا اس میں کسیکا خلاف نہیں ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہے اور وہ چھپا ہوا ایک شخص کے پاس تو چھپانے والے کو جھوٹ بولنا واجب ہے کہ وہ نہیں جانتا وہ شخص کہاں ہے اور بعض علماء نے کہا اُن میں سے ہیں طبری کہ جھوٹ بولنا مطلقاً کسی حال میں درست نہیں اور یہ جھوٹ مذکور ہوئے بر طریق توریہ ہیں اور تعریض نہ کذب صریح اور اصلاح کے لئے جھوٹ یہ ہے کہ ہر فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو عمدہ باتیں پہنچاوے اسی طرح لڑائی میں مثلاً یوں کہے تمہارا سردار مر گیا اور مراد سردار سے کوئی اگلے زمانہ کا سردار رکھے۔ اور زوج زوجہ کا وہ جھوٹ درست ہے جو از دیا دمحبت کے واسطے کیا جائے نہ مکر و فریب جس سے کسی کی حق تلفی ہو وہ تو حرام ہے بالاجماع (نووی)

عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مُسْلِمِ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ

خدا کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس واسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسی کا لڑکا مر گیا اور اس نے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اس کے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماں باپ کی شفاعت بھی کرے گا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جس کا لڑکا نہیں مرا اُس کو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر میں اولاد ہوئی تو اس کے کس کام کی۔ اسی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب نہونے دے اگرچہ ظاہر میں کمزور ہو۔ اس قسم کے پہلوان بہت کم نکلیں گے اور ویسے پہلوان جو ڈیڑھ سیر کھانے والے ہیں ہزاروں ہیں۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی میں غالب آئے۔ پہلوان وہ ہے جو اپنے اوپر اختیار رکھے غصہ کے وقت (یعنی زبان اس کے قابو میں ہے۔)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ قَالُوْا فَالشَّدِیْدُ اَیُّ هُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَیْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ اَوْدَاجُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِیْ یَجِدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَقَالَ الرَّجُلُ وَهَلْ تَرٰی بِیْ مِنْ جُنُوْنٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ وَهَلْ تَرٰی وَلَوْ یَدْرِیْ الرَّجُلُ

ترجمہ۔ سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو شخصوں نے گالی گلوچ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک کی آنکھیں لال ہوگئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں۔ آپ نے فرمایا مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ اس کو کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے۔ وہ کلمہ یہ ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وہ شخص یہ سنکر بولا کیا آپ سمجھتے ہیں میں دیوانہ ہوں (حقیقت میں دیوانہ تھا جب تو نیک بات نہ سنی) نووی نے کہا شاید وہ منافق ہوگا یا بیوقوف سخت گنوار ہوگا وہ یہی سمجھا کہ اعوذ باللہ صرف جنون ہی کا علاج ہے۔)

عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ یہاں تک اللہ تعالیٰ اس کو لکھ لیتا ہے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا ہمارے شہروں میں جو بخاری مسلم کے نسخ موجود ہیں اس میں یہ حدیث اسی قدر ہے اور ایسا ہی نقل کیا اسکو قاضی اور حمیدی نے لیکن ابو مسعود دمشقی نے اتنی زیادتی نقل کی ہے کہ شَرُّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ وَاِنَّ الْكَذِبَ لَا يَصْلُحُ مِنْهُ جِدٌّ وَلَا هَزْلٌ وَلَا يَعِدُ الرَّجُلُ صَبِيَّهُ ثُمَّ يُخْلِفُهُ یعنی برے نقل کرنے والے وہ ہیں جو جھوٹ نقل کرتے ہیں اور جھوٹ جائز نہیں کسی طرح دل لگی سے یا بے دل لگی سے اور آدمی اپنے لڑکے سے وعدہ نہ کرے (جھوٹا) پھر اس پر قسم کھاوے۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

غصہ کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الرُّقُوْبَ فِيْكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يُوْلَدُ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ بِالرُّقُوْبِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نگوڑا نا ٹھا (بے اولاد) تم کس کو سمجھتے ہو لوگوں نے عرض کیا اس کو جس کے اولاد نہیں ہوتی (یعنی جیتی نہیں) آپ نے فرمایا وہ نگوڑا نا ٹھا نہیں ہے (اس کی اولاد تو آخرت میں اس کی مدد کرنے کو موجود ہے) نگوڑا نا ٹھا حقیقت میں وہ شخص ہے جس نے اپنی اولاد میں سے اپنے آگے کچھ نہ بھیجا (یعنی جس کے روبرو کوئی اس کا لڑکا نہ مرے) آپ نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو۔ ہم نے کہا پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکیں۔ آپ نے فرمایا وہ کچھ نہیں۔ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے تئیں سنبھال لے (یعنی زبان سے کوئی بات مصلحت کے خلاف نہ کہے)

فائدہ۔ یعنی ہر چند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہیں جو تم نے کہا لیکن

عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُکُمْ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَّقِ الْوَجْهَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فَلَا یَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ ترجمہ۔ جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو منہ پر طمانچہ نہ مارے۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِی حَدِیْثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اس کا حکم کتاب الایمان میں وضاحت سے بیان ہو چکا ہے اور بعض علماء ایسی احادیث کی تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم اُن پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ حق ہیں اور ان کا ظاہری معنےٰ مراد نہیں ہے بلکہ ایسا معنے مراد ہے جو لائق ہے خدا کی صفت ہونے کے۔ اور یہ بھی مذہب ہے جمہور سلف کا اور اسی میں احتیاط ہے اور سلامتی ہے اور بعض انکی تاویل کرتے ہیں جیسی لائق ہے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کے کیونکہ اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے۔ مازری نے کہا یہ حدیث اس لفظ سے ثابت ہے اور بعضوں نے یوں روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ نے آدم کو رحمان کی صورت پر بنایا اور یہ لفظ اہلحدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہے اور شاید یہ غلطی نقل بالمعنیٰ سے پیدا ہوئی۔ مازری نے کہا ابن قتیبہ نے اس حدیث میں غلطی کی اور اس کو ظاہر پر چلایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے لیکن اور صورتوں کی طرح نہیں اور یہ قول ظاہر الفساد ہے اس واسطے کہ صورت سے ترکیب لازم آتی ہے اور ہر مرکب حادث ہے اور اللہ عزوجل حادث نہیں ہے تو صورت دار بھی نہیں ہوگا اور یہ قول ان کا مجسمہ کی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم ہے نہ اور اجسام کی طرح۔ انہوں نے دیکھا کہ اہل سنت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ شے ہے نہ اور اشیاء کی طرح تو بڑھا دیا اور کہنے لگے وہ جسم ہے نہ اور اجسام کی طرح حالانکہ شے اور جسم میں بڑا فرق ہے شے حدوث کو مقتضی نہیں ہے اور جسم و صورت ترکیب کو مقتضی ہیں اور ترکیب سے حدوث لازم آتا ہے۔ اور تعجب ہے ابن قتیبہ سے کہ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی صورت ہے نہ اور صورتوں کی طرح حالانکہ ظاہر حدیث کا اُن کی رائے پر یہ مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا تو دونوں صورتیں نظیر ہوئیں ایک دوسرے کی۔ پھر یہ کہنا کہ اُسکی صورت اور صورتوں کی طرح نہیں تھی تناقض ہے اور ان سے کہا جائیگا کہ صورت ہے نہ اور صورتوں کی طرح اس سے کیا مراد ہے۔ اگر یہ غرض ہے کہ وہ مرکب نہیں ہے تو صورت نہ ہوئی حقیقۃً اس صورت میں یہ لفظ ظاہر پر نہ رہا اور تاویل ہوگئی۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے اسکی تاویل میں بعض کہتے ہیں ضمیر صورت میں

يَغْضَبُ وَتَحْمَرُّ وَجْهُهُ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَامَ إِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنِفًا قَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَمَجْنُونٌ تَرَانِي

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنکر جاکر اس شخص سے بیان کیا (جو غصہ ہوا تھا) وہ بولا کیا تو مجھ کو مجنون سمجھتا ہے۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ خَلْقِ الْإِنْسَانِ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ

انسان اسطرح سے پیدا ہوا کہ اختیار نہیں رکھ سکتا

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت میں تو اس کو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اس کا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اس کے گرد گھومنا اور اس کی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ اسطرح پیدا کیا گیا ہے جو تھم نہ سکیگا (یعنی شہوت اور غضب میں اپنے تئیں سنبھال نہ سکے گا یا وسوسوں سے اپنے تئیں بچا نہ سکے گا۔ نووی)

عَنْ حَمَّادٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ

منہ پر مارنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے۔

فائدہ۔ اس کے منہ سے بچا رہے یعنی منہ پر نہ مارے اس لئے کہ منہ کی مار سے بعض وقت عقل میں فتور آجاتا ہے اور کبھی عیب ہو جاتا ہے جو ہر وقت نمایاں رہتا ہے اسی طرح بچہ یا بی بی یا غلام لونڈی کو مارتے وقت منہ پر نہ مارنا چاہیئے۔ (نووی)

منہ سے بچا رہے (یعنی منہ پر نہ مارے)

بَابُ الْوَعِيدِ الشَّدِيدِ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ

جو شخص لوگوں کو ناحق ستاوے اُسکا عذاب

عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَكِيمِ ابْنِ حِزَامٍ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أُنَاسٍ وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيلَ يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

ترجمہ۔ ہشام بن حکیم بن حزام شام کے ملک میں کچھ لوگوں پر گذرے وہ دھوپ میں کھڑے کئے گئے تھے اور ان کے سروں پر تیل ڈالا گیا تھا۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا سرکاری محصول دینے کیلئے انکو سزا دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ عذاب کرے گا اُن لوگوں کو جو دنیا میں لوگوں کو عذاب کرتے ہیں (یعنی ناحق تو اس میں وہ عذاب داخل نہیں ہے جو حدًا یا قصاصًا یا تعزیرًا ہو)

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ ابْنُ حَكِيمِ ابْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بِالْأَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَأْنُهُمْ قَالُوا حُبِسُوا فِي الْجِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ عجم کے کاشتکار تھے اور تیل ڈالنے کا ذکر نہیں ہے۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَأَمِيرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ ابْنُ سَعْدٍ عَلَى فِلَسْطِينَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ فَأَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اُن دنوں حاکم وہاں کا عمیر بن سعد تھا جو والی تھا فلسطین کا (فلسطین کہتے ہیں بیت المقدس اور اس کے اطراف کے شہروں کو) ہشام بن حکیم اس کے پاس گئے اور یہ حدیث بیان کی۔ اُس نے حکم دیا۔ وہ لوگ چھوڑ دیئے گئے۔

عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ ابْنَ حَكِيمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ النَّبَطِ فِي أَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا ترجمہ وہی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ ہشام بن حکیم نے ایک شخص کو دیکھا جو حمص کا حاکم تھا وہ کاشتکاروں کو دھوپ میں عذاب دے رہا تھا جزیہ دینے کے لئے۔

اُس شخص کی طرف پھرتی ہے جس کو مار پڑی تو مطلب صاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اس شخص کی صورت پر بنایا تھا اور بعضوں نے کہا آدم علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو بنایا اس کی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر اور یہ تاویل ضعیف ہے اور بعضوں نے کہا ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف پھرتی ہے اور اضافت تشریف اور اختصاص کے لئے جیسے کہتے ہیں ناقۃ اللہ تعالیٰ کا اور کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے اور احادیث صفات اور اس کے ظاہری معنے پر ہمارا ایمان ہے اور ہم تاویل نہیں کرتے سلف کا یہی مذہب ہے اور امام نووی نے جو ظاہر معنے کی نفی سلف سے نقل کی اس سے ظاہر متعارف کی نفی منظور ہے جو مخلوقات سے خاص ہے نہ ظاہر معنے لغوی ورنہ یہ نقل غلط ہے اور انتہار فی الاستوار میں ہم نے ائمہ سلف کے بہت قول نقل کئے ہیں جو کہتے ہیں احادیث صفات اپنے ظاہر پر محمول ہیں۔ اور مازری کا اعتراض ابن قتیبہ پر غلط ہے اس لئے کہ وہ صورت جو پروردگار کی ہے ایسی ہی ہے جیسے پروردگار خود یا اسکا سمع یا بصر یا ہاتھ یا قدم جیسے اُن اشیاء سے ترکیب لازم نہیں آتی ویسے صورت سے بھی لازم نہیں آتی اور جسم کا اطلاق خداوند تعالیٰ پر احادیث میں نہیں آیا پس ہم کیونکر اپنے دل سے اطلاق کرینگے اور ہم جسم کی نفی بھی نہیں کرتے اس لئے کہ جو صفت پروردگار کے لئے نہیں آئی اُسکا اثبات اور اسکی نفی دونوں بے دلیل ہیں اور جسم کی نفی اگر اس وجہ سے ہے کہ اُس سے حدوث یا ترکیب لازم آتی ہے تو اور صفات سے بھی جیسے اُترنا چڑھنا بات کرنا آنا جانا ہنسنا سننا دیکھنا ان صفات سے بھی لازم آتی ہے حالانکہ ان صفات کے ثبوت پر اہل سنت کا اجماع ہے۔ اب یہ اعتراض مازری کا کہ جب صورت اللہ تعالیٰ کی لاکالصور ہوئی تو آدم اس کی صورت پر کیونکر ہونگے ناسمجھی سے ہے کس لئے کہ تشبیہ صرف اطلاق لفظ میں ہے نہ مراد اور حقیقت میں جیسے کوئی کہے اللہ بھی سنتا ہے آدمی بھی سنتا ہے۔ اللہ کا بھی ہاتھ ہے آدمی کا بھی ہاتھ ہے۔ اور یہ تشبیہ درحقیقت تشبیہ نہیں ہے بلکہ صرف اشتراک لفظ ہے حدیث میں مجازاً اس کو کاف تشبیہ سے تعبیر کیا ورنہ یہ حدیث لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ کے مخالف ہو جاویگی۔ امام شوکانی نے اس حدیث میں عَلٰى صُوْرَتِهٖ کی ضمیر آدم کی طرف پھیری ہے اور ایک قول یہ بھی لکھا ہے کہ صُوْرَتِهٖ سے صفت مراد ہے پر یہ تاویل کچھ نہیں ہے کس لئے کہ ایسی تاویلات سے حدیث کا مضمون خراب ہوتا ہے۔ اور وجہ پر نہ مارنے کی کوئی وجہ نہیں نکلتی سراج الوہاج میں علامہ ابوالطیب نے فرمایا کہ راجح طریقہ سلف یہ ہے یعنی جاری کرنا ان احادیث کا اپنے ظاہری معنوں پر بغیر تاویل اور تعطیل اور تکییف اور تمثیل کے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے واللہ اعلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے

اَوْقَالَ لِيَقْبِضْ عَلٰى نِصَالِهَا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسِّلَاحِ إِلٰى مُسْلِمٍ

کسی مسلمان کو ہتھیار سے ڈرانے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَشَارَ إِلٰى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتّٰى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی کو لوہے سے ڈراوے (یعنی ہتھیار سے) اُس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک اُس سے باز نہ آوے اگرچہ وہ اُسکا سگا بھائی ہو (اور اُس کا مارنا منظور نہو لیکن صرف ڈرانے میں اتنا بڑا گناہ ہے معاذ اللہ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلٰى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعَ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو نہ دھمکاوے ہتھیار سے معلوم نہیں شیطان اس کے ہاتھ کو ڈگاوے (اور ہاتھ چل جاوے) پھر جہنم کے گڑھے میں جاوے۔

بَابُ فَضْلِ إِزَالَةِ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ

راہ میں سے موذی چیز ہٹانیکا ثواب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راہ میں جا رہا تھا۔ اس نے راہ پر ایک شاخ دیکھی کانٹوں کی تو اُس کو سرکا دیا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اُس کو بخش دیا۔ (نووی نے کہا مسلمانوں کو ہر ایک طرح کا فائدہ دینے میں یہی ثواب ہے۔)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا ایک شخص نے راہ میں کانٹوں کی ڈالی دیکھی تو کہا قسم خدا کی میں اُسکو

بَابُ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِي مَسْجِدٍ أَوْ سُوقٍ أَمْسَكَ بِنِصَالِهَا

مجمع میں ہتھیار لے جاوے تو اُس کی احتیاط رکھے

عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص تیر لیکر مسجد میں آیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی پیکانوں کو پکڑ لے۔

فائدہ۔ ان کی پیکانوں کو پکڑ لے تاکہ کسی کو صدمہ نہ پہنچے۔ نووی نے کہا جس سے ضرر کا احتمال ہو اسکا یہی حکم ہے۔ ہمارے زمانہ میں بندوق یا تفنگچہ مجمع میں بھر کر نہ لیجانا چاہیے

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ أَبْدَى نُصُولَهَا فَأَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا كَيْلَا تَخْدِشَ مُسْلِمًا

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں تیر لیکر آیا انکی پیکانیں کھولے ہوئے۔ آپ نے فرمایا انکی پیکانیں تھام لے تاکہ کسی مسلمان کو چرکہ نہ لگے

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک شخص کو تیر بانٹتا تھا مسجد میں کہ تیر لے کر جب نکلے تو اُن کی پیکان تھام لیا کرے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سُوقٍ وَبِيَدِهِ نَبْلٌ فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَاللهِ مَا مُتْنَا حَتَّى سَدَدْنَا بَعْضُنَا فِي وُجُوهِ بَعْضٍ

ترجمہ۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے مسجد یا بازار میں گذرے اور ہاتھ میں تیر ہوں تو چاہیے کہ اُن کے گانسے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیوے پھر گانسے پکڑ لیوے پھر گانسے پکڑ لیوے (تین بار فرمایا تاکید کے لئے) ابو موسیٰ نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں مرے یہاں تک کہ ہم نے تیر کو لگایا ایک دوسرے کے منہ پر (یعنی آپس میں لڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف کیا۔)

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ

لَاهِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا وَلَاهِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ

جس کو اس نے قید کیا تھا یہاں تک کہ وہ مرگئی پھر وہ عورت جہنم میں گئی۔ اُس عورت نے اُس بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی قید میں اور نہ چھوڑا کہ زمین کے کیڑوں کو کھاتی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ جُوَيْرِيَةَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ أَوْثَقَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا اسمیں یہ ہے کہ اُس بلی کو باندھ دیا تھا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا أَوْهِرٍّ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کے سبب سے جسکو اُس نے باندھ دیا تھا پھر نہ اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے چباتی یہاں تک کہ دُبلی ہو ہو کر مرگئی۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ

غرور کرنا حرام ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِزُّ إِزَارُهُ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ

ترجمہ۔ ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عزت پروردگار کی ازار ہے اور بزرگی اس کی چادر ہے (یعنی یہ دونوں اسی کی صفتیں ہیں) پھر پروردگار فرماتا ہے جو کوئی یہ دونوں صفتیں اختیار کرے میں اسکو عذاب دونگا (نووی نے کہا اس حدیث سے غرور پر سخت وعید نکلی اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے اور یہ صفت خاص پروردگار کی ہے ؎

مر اورا رسد کبریا و منی ∴ کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

تفسیر سورۂ فاتحہ ۲۵۲ صفحات کی ضخیم کتاب مجلد صرف چار روپے میں منگائیے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ مکتبہ سعودیہ۔ بنس روڈ۔ کراچی

وَاللّٰهِ لَاُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ

ہٹاؤں گا مسلمانوں کے آنے جانے کی راہ سے تاکہ اُن کو تکلیف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کیا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت میں ایک شخص کو مزے اُڑاتے دیکھا جس نے ایک درخت کو راہ میں سے کاٹ دیا تھا جس سے تکلیف ہوتی تھی لوگوں کو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِيْنَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اور وہ درخت کاٹ ڈالا وہ جنت میں گیا۔

عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اَعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ

ترجمہ۔ ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا اے نبی اللہ کے مجھ کو کوئی بات ایسی بتلایئے جس سے فائدہ اٹھاؤں۔ آپ نے فرمایا مسلمانوں کی راہ سے کوڑا ہٹا دے۔

عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّ اَبَا بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ اَنْ اُتَوَفّٰى وَاَبْقٰى بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِيْ شَيْئًا يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْعَلْ كَذَا اِفْعَلْ كَذَا اَبُوْ بَكْرٍ نَسِيَهٗ وَاَمَرَ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

ترجمہ۔ ابوبرزہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں نہیں جانتا شاید آپ کی وفات ہو جائے اور میں آپ کے بعد زندہ رہوں تو کوئی بات ایسی بتلایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھ کو نفع دیوے۔ آپ نے فرمایا ایسا کر ایسا کر۔ راوی بھول گیا اور حکم کیا ایذا دینے والی چیز کو راہ سے ہٹانے کا۔

بَابُ تَحْرِيْمِ تَعْذِيْبِ الْهِرَّةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْحَيَوَانِ الَّذِيْ لَا يُؤْذِيْ

جو جانور ستاتا نہ ہو اسکو تکلیف دینا حرام ہے جیسے بلی کو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کیلئے

شراب خور یا مدک یا بھنگ پینے والے ڈاڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں۔ دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالیٰ کو پسند ہے (تحفۃ الاخیار)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ هَلَكَ النَّاسُ

یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہوئے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ لَا اَدْرِیْ اَهْلَكَهُمْ بِالنَّصْبِ اَوْ اَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی یہ کہے لوگ ہلاک ہوئے (حقارت سے اپنے تئیں عمدہ جانکر اور جو افسوس یا رنج سے دین کی خرابی پر کہے تو منع نہیں ہے) تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

عَنْ سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی ہے جو گذرا

بَابُ الْوَصِیَّةِ بِالْجَارِ

ہمسایہ کا حق

عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا زَالَ جِبْرَئِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ لَیُوَرِّثُهٗ

ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام مجھ کو نصیحت کرتے رہے ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنے کی یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ ہمسایہ کو وارث بنادیں گے۔

فائدہ۔ یعنی یہاں تک ہمسائے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہو جاویگا۔ اس حدیث میں حق ہمسائگی کی نہایت تاکید ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُوَرِّثُهٗ ترجمہ۔ ابن عمر سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِیْرَانَكَ

ترجمہ۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! جب تو گوشت پکاوے تو شوربا بہت رکھ اور خیال رکھ اپنے ہمسایوں کا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِیْلِیْ اَوْصَانِیْ اِذَا

ترجمہ۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقْنِيطِ الْإِنْسَانِ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى

اللہ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا حرام ہے

عَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللهُ لِفُلَانٍ وَاَنَّ اللهَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَاَلَّى عَلَيَّ اَنْ لَا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ

ترجمہ۔ جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص بولا قسم اللہ کی اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا اللہ تعالےٰ نے فرمایا کون ہے وہ جو قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا۔ میں نے اسکو بخشدیا اور اُس کے (جس نے قسم کھائی تھی) اعمال لغو کر دیئے (بیکار)

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اگر چاہے تو بے توبہ کے بھی گناہ معاف ہو سکتے ہیں اور معتزلہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ کبائر سے اعمال صالحہ حبط ہو جاتے ہیں اور اہل سنت کا یہ مذہب ہے کہ اعمال صرف کفر سے حبط ہوتے ہیں اور اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اسکی نیکیاں برائیوں کے سامنے گر گئیں یا اُس نے اور کوئی کام ایسا کیا ہوگا جس سے وہ کافر ہو گیا ہوگا یا یہ حکم اگلی امتوں کے لئے تھا انتہےٰ۔

بَابُ فَضْلِ الضُّعَفَاءِ وَالْخَامِلِيْنَ

ناتوانوں اور گمنام شخصوں کی فضیلت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهٗ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت لوگ پریشان بال غبار آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے ایسے ہیں کہ اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو خدا اُن کی قسم کو سچا کر دیوے۔

فائدہ۔ یعنی بعض بندگان خدا ظاہر کے تو ایسے ذلیل اور بُرے ہیں کہ کوئی دروازہ پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور باطن کے ایسے صاف ہیں کہ خدا جل جلالہ کو انکی خاطر داری منظور رہتی ہے۔ اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے۔ اول یہ کہ کسی مسلمان بدظاہر کو حقیر نہ جانے ؎

خاکساران جہاں را بحقارت منگر ∴ تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

مگر یہ بھی نہ چاہیئے کہ خلاف شرع فقیروں کو ولی اور قطب عوام کی طرف اعتقاد کرے اس واسطے کہ حضرتؐ نے اس حدیث میں بعض پریشان مو خاکساروں کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ

جَلِيسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيْحًا خَبِيْثَةً

اور بد مصاحب کی مثال ایسی ہے جیسے مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی۔ مشک والا یا تو تجھے یونہی دیگا (تحفہ کے طور پر سونگھنے کیلئے) یا تو اس سے خرید لیگا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دیگا یا بُری بو تجھ کو سونگھنی پڑیگی۔

فائدہ۔ یعنی عطار کے پاس جو کوئی بیٹھے تو فائدہ سے خالی نہیں۔ اگر عطر نہ خریدے تو خوشبو ہی سہی، یہی مثال نیک شخص کی ہے کہ عالم یا درویش یا حکیم کی صحبت میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہو رہتا ہے اور بھٹی پھونکنے والا بد شخص کی طرح ہے۔ بد کی صحبت میں نقصان ضرور ہوتا ہے اگر بدی نہ سیکھے جب بھی اس کا اثر ضرور ہوتا ہے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ نیکی اور عبادت کی لذت کم ہو جاتی ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مشک پاک ہے اور اسپر اجماع ہے علماء کا لیکن شیعہ سے اُس کی نجاست منقول ہے اور ان کا قول باطل ہے حدیث سے اور اجماع سے اور ہمیشہ مسلمان مشک لگاتے ہوئے آئے اور بیچتے ہوئے انتہیٰ مختصراً۔

بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ

بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيْثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ

ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اسکی دو بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں۔ اُس نے مجھ سے سوال کیا۔ میرے پاس کچھ نہ تھا ایک کھجور تھی وہی میں نے اس کو دیدی۔ اُس نے وہ کھجور لیکر دو ٹکڑے کئے اور ایک ایک ٹکڑا دونوں بیٹیوں کو دیا اور آپ کچھ نہ کھایا پھر اُٹھی اور چلی۔ بعد اُس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے اُس عورت کا حال آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا جو مبتلا ہو بیٹیوں میں (یعنی اسکی بیٹیاں ہوں) پھر وہ ان کے ساتھ نیکی کرے (انکو پالے دین کی تعلیم کرے نیک شخص سے نکاح کر دے) تو وہ قیامت کے دن اُسکی

طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ

میرے جانی دوست نے مجھ کو وصیت کی کہ جب گوشت پکائے تو شوربا بہت رکھ اور اپنے ہمسایہ کے گھر والوں کو دیکھ۔ اُن کو اُس میں سے بھیج (جانی دوست سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں)

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

ملاقات کے وقت کشادہ پیشانی سے ملنا

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ

ترجمہ۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احسان اور نیکی کو کم مت سمجھ (یعنی ثواب سے خالی نہیں) اور یہ بھی ایک احسان ہے کہ اپنے بھائی سے ملے کشادہ پیشانی کے ساتھ۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ

اچھے کام میں سفارش کرنا مستحب ہے

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبَّ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی حاجت لیکر آتا تو آپ اپنے ساتھیوں سے فرماتے سفارش کرو تم کو ثواب ہوگا اور اللہ تعالیٰ تو اپنے پیغمبر کی زبان پر وہی حکم کرے گا جو چاہتا ہے۔

فائدہ یعنی میں تو وہی کروں گا جو حق ہے لیکن تم اپنا ثواب مت کھو سفارش کرو نووی نے کہا شفاعت یعنی سفارش بادشاہ اور حاکم اور ہر شخص کے پاس درست ہے اگرچہ ظلم روکنے کے لئے یا سزا کو معاف کرنے کیلئے یا کسی کو کچھ دلوانے کے لئے ہو لیکن حدود میں سفارش حرام ہے اسی طرح ناحق کرنے کے لئے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِينَ

نیک صحبت کا حکم

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ جَلِيسِ الصَّالِحِ وَ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک مصاحب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا یَمُوْتُ لِاَحَدٍ اَکُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَیَحْتَسِبُهٗ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اَوِاثْنَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَوِاثْنَانِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے فرمایا تم میں سے جس کے تین لڑکے مرجاویں اور وہ خدا کی رضامندی کے واسطے صبر کرے تو جنت میں جاویگی۔ ایک عورت بولی یا رسول اللہ اگر دو بچے مریں آپ نے فرمایا دو ہی سہی۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِیْثِكَ فَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ نَّفْسِكَ یَوْمًا نَاْتِیْكَ فِیْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ قَالَ اجْتَمِعْنَ یَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ مِنْ امْرَاَةٍ تُقَدِّمُ بَیْنَ یَدَیْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلَاثَةً اِلَّا كَانُوْا لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَاثْنَیْنِ وَاثْنَیْنِ وَاثْنَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاثْنَیْنِ وَاثْنَیْنِ وَاثْنَیْنِ

ترجمہ۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ساری باتیں آپ کی مرد ہی سنا کرتے ہیں تو ہمارے لئے بھی ایک دن مقرر کیجئے جس دن ہم آپ کے پاس آیا کریں اور آپ ہم کو وہ باتیں سکھا دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھلائیں۔ آپ نے فرمایا اچھا فلاں دن تم جمع ہونا۔ وہ جمع ہوئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے پھر فرمایا تم میں سے جس عورت نے اپنے آگے تین بچے بھیجے (یعنی تین بچے اُس کے مرگئے) تو وہ اس کی آڑ ہو جائیں گے جہنم سے۔ ایک عورت بولی اور دو بچے دو بچے دو بچے۔ آپ نے فرمایا اور دو بچے دو بچے دو بچے (یعنی اُن کا بھی یہی حکم ہے)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَّمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ تین بچے سیانے نہ ہوئے ہوں۔

عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّهٗ قَدْ مَاتَ لِیْ ابْنَانِ فَمَا اَنْتَ مُحَدِّثِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِیْثٍ تُطَیِّبُ بِهٖ اَنْفُسَنَا عَنْ مَّوْتَانَا قَالَ قَالَ نَعَمْ صِغَارُهُمْ دَعَامِیْصُ الْجَنَّةِ یَتَلَقّٰی اَحَدُهُمْ اَبَاهُ اَوْ قَالَ اَبَوَیْهِ فَیَاْخُذُ بِثَوْبِهٖ اَوْ قَالَ یَدِهٖ كَمَا اٰخُذُ اَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هٰذَا فَلَا یَتَنَاهٰی

ترجمہ۔ ابوحسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا میرے دو بیٹے مر گئے تو تم مجھ سے حدیث نہیں بیان کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس سے ہمارا دل خوش ہو انہوں نے کہا اچھا چھوٹے بچے تو جنت کے کیڑے ہیں (یعنی جنت سے جدا نہ ہونگے جیسے پانی کا کیڑا پانی سے جدا نہیں ہوتا) وہ

آڑ ہونگی جہنم سے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَاَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ اِلٰى فِيْهَا تَمْرَةً لِتَاْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِيْ كَانَتْ تُرِيْدُ اَنْ تَاْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَاَعْجَبَنِيْ شَاْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِيْ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ اَوْ اَعْتَقَهَا مِنَ النَّارِ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک فقیرنی میرے پاس آئی اپنے دونوں بیٹوں کو لئے ہوئے۔ میں نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ اُس نے ہر ایک بچی کو ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کھانے کیلئے منہ سے لگائی اتنے میں اسکی بیٹیوں نے (وہ کھجور بھی مانگی کھانے کو) اُس نے اُس کھجور کے جس کو خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کئے۔ مجھے یہ حال دیکھ کر تعجب ہوا میں نے جو اُس نے کیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سبب سے اس کے لئے جنت واجب کردی یا اس کو جہنم سے آزاد کردیا۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ وَضَمَّ اَصَابِعَهُ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کو پالے اُن کے جوان ہونے تک قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح سے آویں گے اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ملایا (یعنی میرا اُس کا ساتھ ہوگا قیامت کے دن۔ مسلمان کو چاہئے کہ اگر خود اسکی لڑکیاں ہوں تو خیر ورنہ دو یتیم لڑکیوں کو پالے اور جوان ہوئے پر اُن کا نکاح کردیوے تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ اس کو نصیب ہو۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمُوْتُ لَهُ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبُهُ

جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مرجاویں اسکو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اتارنے کے لئے (یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے نہ گذرے اس وجہ سے اسکا بھی گذر دوزخ پر سے ہوگا پر اور کسی طرح عذاب نہ ہوگا)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهِ اِلَّا اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ فَيَلِجَ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ اللهُ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ إِنِّي أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ فَيُبْغِضُونَهُ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ

اس سے اور آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلاں سے تم بھی محبت کرو اس سے پھر آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔ بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں کا دشمن ہوں تو بھی اسکا دشمن ہو پھر وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر منادی کر دیتے ہیں آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس سے دشمنی رکھو۔ وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں اُس کی دشمنی جم جاتی ہے (یعنی زمین میں بھی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اس کے دشمن رہتے ہیں۔ سچ ہے ؎

(خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت ::. از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت)

عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ الْعَلَاءِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ إِنِّي أَرَى اللهَ تَعَالَى يُحِبُّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ لِمَا أَلْقَى مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ قَالَ يَا بُنَيَّ أَنْتَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ

ترجمہ۔ ابو صالح سے روایت ہے ہم عرفات میں تھے تو عمر بن عبد العزیز جو حاجیوں کے سردار تھے نکلے۔ لوگ کھڑے ہو گئے انکے دیکھنے کو میں نے اپنے باپ سے کہا اے بابا میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے عمر بن عبد العزیز کو۔ باپ نے پوچھا کیوں۔ میں نے کہا اس واسطے کہ لوگوں کے دلوں میں انکی محبت پڑ گئی ہے انہوں نے کہا قسم ہے تیرے باپ (کے پیدا کرنیوالے) کی میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا

بَابُ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ

روحوں کے جھنڈ جھنڈ ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روحوں کے جھنڈ جھنڈ ہیں۔ پھر جنہوں نے اُن میں سے ایک دوسرے کی پہچان کی تھی وہ دنیا میں بھی دوست ہوتی ہیں اور جو وہاں الگ تھیں یہاں بھی الگ رہتی ہیں۔

أَوْ قَالَ يَنْتَهِي حَتّٰى يُدْخِلَهُ اللّٰهُ وَآبَاءَهُ الْجَنَّةَ
وَفِي رِوَايَةِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو السُّلَيْلِ

اپنے باپوں سے ملیں گے یا ماں باپ سے اور اُن کا کپڑا پکڑیں گے یا ہاتھ جیسے میں اس وقت تیرے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوں۔ پھر نہ چھوڑیں گے یہاں تک کہ اللہ ان کو اور ان کے باپوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

عَنِ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تُطَيِّبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً فَقَالَ دَفَنْتِ ثَلَاثَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ قَالَ عُمَرُ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ جَدِّهِ وَقَالَ الْبَاقُونَ عَنْ طَلْقٍ لَمْ يَذْكُرُوا الْجَدَّ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت ایک بچہ لیکر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اے نبی اللہ کے دعا کیجئے اس کیلئے (عمر دراز ہونے کی) کیونکہ میں تین بچوں کو گاڑ چکی ہوں۔ آپ نے فرمایا تو نے تین بچوں کو گاڑا۔ وہ بولی ہاں آپ نے فرمایا تو نے ایک مضبوط آڑ کرلی جہنم سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ يَشْتَكِي وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ قَالَ زُهَيْرٌ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكُنْيَةَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے اس بیٹے کے لئے دعا فرمایئے وہ بیمار ہے اور میں ڈرتی ہوں کہیں مر نہ جائے میں تین بچوں کو گاڑ چکی ہوں۔ آپ نے فرمایا تو نے تو ایک مضبوط روک کرلی جہنم کی۔

بَابُ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَبَّبَهُ أَهْلَ السَّمَاءِ

جب خداوند کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں محبت کرتا ہوں فلاں بندے سے تو بھی اس سے محبت کر پھر جبرئیل علیہ السلام محبت کرتے ہیں

یہ ہے کہ اس گنوار نے کہا میں نے تو قیامت کے لئے کوئی بڑا سامان نہیں کیا ہے جس پر اپنی تعریف کروں۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَاَنَا اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِهِمْ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہے۔ آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے کیا تیار کیا ہے۔ وہ بولا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کو۔ آپ نے فرمایا تو تو اُسی کیساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔ انس نے کہا ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوئے۔ انس نے کہا میں تو محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسولؐ سے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ سے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں اُن کے ساتھ ہونگا گو میں نے اُن کے سے اعمال نہیں کئے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَنَسٍ فَاَنَا اُحِبُّ وَمَا بَعْدَهٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا كَثِيْرَ صَلٰوةٍ وَّلَا صِيَامٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَّلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مسجد سے نکل رہے تھے اتنے میں ایک شخص ہمکو ملا مسجد کے سائبان کے پاس اور بولا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی۔ آپ نے فرمایا تو نے کیا سامان تیار کیا ہے قیامت کیلئے یہ سنکر وہ شخص دب گیا پھر بولا یا رسول اللہ میں نے تو کچھ بہت نماز اور روزہ اور صدقہ تیار نہیں کیا البتہ میں محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے۔ آپ نے فرمایا تو اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

فائدہ - پہچان سے یہ غرض ہے کہ ایک صفات کی تھیں یا سعادت اور شقاوت میں موافق تھیں غرض یہ کہ اچھی روحیں دنیا میں بھی آپس میں دوست ہوتی ہیں اور بری بروں کی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِحَدِیْثٍ یَرْفَعُهٗ قَالَ النَّاسُ مَعَادِنُ کَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا وَالْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کی بھی مثال ایسی ہے جیسے کانوں کی سونے اور چاندی کی۔ جاہلیت کے زمانے میں جو لوگ بہتر تھے اسلام کے زمانے میں بھی وہی بہتر ہیں (یعنی جو اس وقت میں شریف اور نیک ذات اور خوش خلق تھے یا شجاع اور بہادر تھے وہ اسلام میں بھی ایسے ہیں) جب سمجھدار ہوں اور روحوں کے جھنڈ جھنڈ الگ ہیں۔ پھر جن روحوں کو ایک دوسرے سے وہاں پہچان تھی دنیا میں بھی اُن میں الفت ہوئی اور جو وہاں غیر تھیں وہ یہاں بھی غیر رہیں۔

بَابُ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے دوستی رکھے

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

ترجمہ - انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہے۔ آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے کیا سامان کیا ہے؟ وہ بولا اللہ اور اُس کے رسول کی محبت۔ آپ نے فرمایا تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے (گو اور اعمال کم ہوں)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ وَمَا اَعْدَدْتَّ لَهَا فَلَمْ یَذْکُرْ کَثِیْرًا قَالَ وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس گنوار نے بہت سامان بیان نہ کیا اور کہا لیکن میں محبت رکھتا ہوں اللہ اور اس کے رسول سے

فائدہ - نووی نے کہا اللہ اور اسکے رسول کی محبت کی فضیلت یہ ہے کہ اُن دونوں کے حکم پر چلے اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہے اور شرع پر قائم رہے اور محبت میں صالحین کی یہ ضروری نہیں کہ ان کے برابر اعمال کرے ورنہ وہ تو انکے مثل ہو جائیگا **بیت**

اُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ ∴ لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا مِنْ کَبِیْرِ اَحْمَدُ عَلَیْهِ نَفْسِیْ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں

الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهِ وَعَمَلِهِ وَأَجَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا

پھر چالیس دن میں لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے۔ پھر چالیس دن میں گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر خدا تعالیٰ اُس کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اُس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کا اسکو حکم ہوتا ہے کہ اسکی روزی لکھتا ہے (یعنی محتاج ہوگا یا مالدار) اور اس کی عمر لکھتا ہے (کہ کتنا جیئے گا) اور اس کے عمل لکھتا ہے (کہ کیا کیا کرے گا) اور یہ لکھتا ہے کہ نیک بخت (بہشتی) ہوگا یا بدبخت (دوزخی) ہوگا۔ سو میں قسم کھاتا ہوں اسکی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اُس میں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے (یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے) پھر تقدیر کا لکھا اُسپر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے۔ اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ دوزخ میں اور اس میں سوائے ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اُسپر غالب ہوتا ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے۔

فائدہ۔ اس حدیث میں انسان کی ابتداء انتہاء اور تقدیر کا بیان ہے۔ عوام لوگ اسکا مطلب خصوصاً تقدیر کا بھید نہیں سمجھ سکتے اس کے سمجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیئے لیکن اتنا دریافت کیا چاہیئے کہ جب خاتمہ پر مدار ٹھیرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نہ کرے اس واسطے کہ خاتمہ کا حال کیا معلوم ہے کہ کیا ہوگا اور کسی گنہ گار کو یقینی دوزخی نہ جاننا چاہیئے شاید کہ مرتے وقت اسکا خاتمہ بخیر ہو۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ جب خاتمہ پر بات رہی تو جوانی میں عیش کیا چاہیئے ضعیفی میں توبہ کرلیں گے سو یہ شیطان نے ان کو دھوکا دیا ہے اسواسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہاں سے یقین ہوا شاید جوانی میں موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے۔ عاقل آدمی اگر غور کرے تو اس کو کسیوقت خدا سے غافل ہونا لازم نہیں اس واسطے کہ ہمیں نفس نفس واپسیں بود الٰہی اپنے کرم سے ہم کو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین (تحفۃ الاخیار)

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَمَّا فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى أَرْبَعِينَ يَوْمًا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

حُذَيْفَةَ ابْنِ أَسِيدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ

ترجمہ۔ حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو محبت رکھے ایک قوم سے اور اُس قوم کے سے عمل نہ کرے آپ نے فرمایا آدمی اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ ترجمہ ابوموسیٰ رضؓ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

بَابُ الثَّنَاءِ عَلَى الصَّالِحِ لَا تَضُرُّهٗ

نیک آدمی کی تعریف دنیا میں اسکو خوشی ہے

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ

ترجمہ۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو اچھے اعمال کرتا ہے اور لوگ اسکی تعریف کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ بالفعل خوشخبری ہے مومن کو (یعنی آخرت میں جو ثواب اور اجر ہے وہ تو الگ ہے یہ دنیا ہی میں خوشی ہے اس کے لئے کہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔)

عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ بِاِسْنَادِ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ مِثْلَ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

كِتَابُ الْقَدَرِ

تقدیر کے مسائل

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ فِيْ ذٰلِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ فِيْ ذٰلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ

ترجمہ۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ سچے ہیں سچے کئے ہوئے بیشک تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے

عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ ابْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُولُ إِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ قَالَ زُهَيْرٌ حَسِبْتُهُ قَالَ الَّذِي يَخْلُقُهَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَسَوِيٌّ أَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ سَوِيًّا أَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ مَا رِزْقُهُ مَا أَجَلُهُ مَا خُلُقُهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللّٰهُ شَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا

ترجمہ۔ ابو سریحہ حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے ان دونوں کانوں سے آپ فرماتے تھے نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس راتوں تک یوں ہی رہتا ہے پھر فرشتہ اس پر اُترتا ہے یعنی وہ فرشتہ جو اسکو پتلا بناتا ہے وہ کہتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہوگا یا عورت پھر اللہ تعالیٰ اس کو مرد کرتا ہے یا عورت پھر وہ فرشتہ کہتا ہے اے پروردگار یہ پورا ہے یا ناقص پھر اللہ تعالیٰ اسکو پورا کرتا ہے یا ناقص۔ پھر کہتا ہے اے پروردگار اس کی روزی کیا ہے اسکی عمر کیا ہے اُسکے اخلاق کیسے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اُسکو بدبخت کرتا ہے یا نیک بخت۔

عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرَّحِمِ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا بِإِذْنِ اللّٰهِ لِبِضْعٍ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ ایک فرشتہ جو مؤکل ہے رحم پر جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے چالیس پر کئی راتوں کے بعد پھر بیان کیا وہی جو گذرا۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَرَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ أَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَكُ أَيْ رَبِّ ذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ کو مقرر کیا ہے وہ کہتا ہے اے رب ابھی نطفہ ہے اے رب اب لہو کی پھٹکی ہے اے رب اب گوشت کی بوٹی ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے یہ مرد ہے یا عورت نیک ہے یا بد۔ اُسکی روزی کیا ہے اُسکی عمر کیا ہے پھر جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی لکھ لیا جاتا ہے اپنے ماں کے پیٹ میں۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللّٰهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ

ترجمہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم بقیع میں تھے (بقیع مدینہ منورہ کا قبرستان ہے) ایک جنازہ کے ساتھ۔ اتنے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ بیٹھے، ہم بھی آپ کے گرد بیٹھے آپ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ سر جھکا کر بیٹھے اور چھڑی سے زمین پر

بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ أَوْ خَمْسَةٍ وَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَيُكْتَبَانِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَثَرُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ

نطفے کے پاس جاتا ہے۔ جب وہ بچہ دان میں جم جاتا ہے چالیس یا پینتالیس دن کے بعد اور کہتا ہے اے رب اسکو بدبخت لکھوں یا نیک بخت۔ پھر جو پروردگار کہتا ہے ویسا ہی لکھتا ہے۔ پھر کہتا ہے مرد لکھوں یا عورت پھر جو پروردگار فرماتا ہے ویسا لکھتا ہے اور اسکا عمل اور عمر اور روزی لکھتا ہے۔ پھر کتاب لپیٹ دی جاتی ہے نہ اُس سے کوئی چیز بڑھتی ہے نہ گھٹتی۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ فَأَتَى رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ حُذَيْفَةُ ابْنُ أَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ فَحَدَّثَهُ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَشْقَى رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَتَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ اثْنَتَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَجَلُهُ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ رِزْقُهُ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلَى أَمْرٍ وَلَا يَنْقُصُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ سے بدبخت ہے اور نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت پاوے۔ عامر بن واثلہ عبداللہ بن مسعود سے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے پاس آئے جنکو حذیفہ بن اسید غفاری کہتے تھے اور اُن سے یہ حدیث بیان کی کہا بغیر عمل کے آدمی کیسے بدبخت ہوگا۔ حذیفہ بولے تو اس سے تعجب کرتا ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب نطفہ پر بیالیس راتیں گذر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اس کے پاس وہ اُس کی صورت بناتا ہے اور اُسکے کان آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈی بناتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہو یا عورت پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار اس کی عمر کیا ہے پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار اسکی روزی کیا ہے پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کر دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ اپنے ہاتھ میں یہ کتاب باہر لیکر نکلتا ہے اور اس سے کوئی نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

اور باوجود اس کوشش کے اپنی تدبیر پر غرہ نہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر بھروسا رکھے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ دین اسلام کی تعلیم میں خوشی ہی خوشی ہے دیکھو اسی مسئلہ قدر میں مخالف فرقوں کو جب وہ ناکام ہوتے ہیں کتنا ملال ہوتا ہے اور اپنے اسباب کے خراب ہو جانے پر کیسا رنج کرتے ہیں پر مومنوں کو کچھ رنج نہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ صرف کوشش سے کامیابی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی ضرور ہے اور جو لوگ تقدیر کو نہیں مانتے ہم اُن سے یوں بحث کرتے ہیں کہ بھلا اگر تقدیر نہ ہو تو ہر سبب پر مسبب ہو جانا چاہیے حالانکہ کسی سبب کا دنیا میں یہ حال نہیں کہ ہمیشہ مسبب اس کے بعد ہو اگر سے زہر کھاتے ہیں پر نہیں مرتے ہیشہ ہوتا ہے پر نہیں مرتے تعلق ہوتا ہے پر ہیشہ نہیں ہوتا پانی خراب ہوتا ہے پر دست نہیں ہوتی۔ پانی اور ہوا دونوں اچھے ہوتے ہیں پر ہیضہ ہو جاتا ہے کوئی دوا کسی اثر کا ہمیشہ سبب نہیں مثلاً کونین سے ہمیشہ بخار نہیں جاتا کافور سے ہمیشہ وبا کو فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو سبب عوام کی نظر میں بہت قوی ہیں وہ بھی ہمیشہ سبب کو مستلزم نہیں مثلاً انگارے ہمیشہ نہیں جلاتے جیسے ایک قسم کا روغن لگا لیتے ہیں یا بھیگی لکڑی کو جلائیں تو نہیں جلاتے۔ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہاں ایک مانع موجود ہے۔ ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ سوا اس مانع کے اور بھی سینکڑوں موانع نکلتے آتے ہیں پھر اکیلی نار جلانے کی سبب کیونکر ٹھیری اور موانع اس قدر غیر محصور ہیں کہ ان کا منضبط کرنا اسی طرح تسلسل اسباب پر علم کا محیط ہونا دشوار ہے اور جو صرف سبب سے کام چلے تو چاہیے کہ کوئی مسبب بالفعل موجود نہو اس لئے کہ اسکا ہونا موقوف ہے اُس کے سبب کے ہونے پر پھر اسکا ہونا اُس کے سبب کے ہونے پر پس ایک ذرا سی بات کا ہونا موقوف ہے اسباب اور امور غیر متناہیہ کے ہونے پر اور امور غیر متناہیہ زمان غیر متناہی میں کیونکر پائے جا سکتے ہیں اب اگر زمانہ ازل میں غیر متناہی ہے تو ہر ایک مسبب واجب بالغیر ہے اور اسکا سبب بھی واجب بالغیر ہو گا کیونکہ وہ مسبب ہے دوسرے سبب کا۔ اور اسباب غیر متناہی ہیں اس لئے کہ زمانہ غیر متناہی فرض کیا ہے پس واجب بالغیر پایا گیا بدوں واجب بالذات کے اور یہ محال ہے کہ ما بالغیر یا ما بالعرض بدوں ما بالذات کے پایا جاوے اور جب ما بالذات کو مانو تو تسلسل اسباب جاتا رہا اور مسبب میں ما بالذات کی تاثیر سے کوئی مانع نہ رہا اور سارے اسباب کی تاثیر اُسی ما بالذات کی مرضی کے تابع رہے اور یہی عین ایمان ہے۔

عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ مَعْنَاهُ قَالَ مَا اَخَذَ عُوْدًا وَلَمْ يَقُلْ مِحْصَرَةً قَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ ثُمَّ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ فَنَكَتَ

ترجمہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن بیٹھے

شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَمْكُثُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى

لکیریں کرنے لگے پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کوئی جان ایسی نہیں ہے جسکا اللہ نے ٹھکانا نہ لکھدیا ہو جنت میں یا دوزخ میں اور یہ نہ لکھدیا ہو کہ وہ نیک بخت ہے یا بد بخت ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ پھر ہم اپنے لکھے پر کیوں بھروسا نہ کریں اور عمل کو چھوڑ دیں (یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہے جو قسمت میں ہے وہ ضرور ہوگا) آپ نے فرمایا جو نیک بختوں میں سے وہ نیکوں کا کام شتابی کریگا اور جو بد بختوں میں سے وہ بدوں کا کام جلدی کرے گا اور فرمایا عمل کرو ہر ایک کو آسانی دی گئی ہے لیکن نیکوں کو آسان کیا جائیگا نیکوں کے اعمال کرنا اور بدوں کو آسان کیا جائیگا بدوں کے اعمال کرنا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی سو جس نے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین (یعنی اسلام کو سچا جانا) سو اس پر ہم آسان کر دیں گے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پرواہ بنا اور نیک دین کو اس نے جھوٹا جانا تو اس پر ہم آسان کر دینگے کفر کی سخت راہ۔

فائدہ۔ اصحاب یہ سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بے فائدہ چیز ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں اسواسطے کہ خدا نے عالم میں چیزوں کو پیدا کیا اور ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعض چیز کو بعض چیز کا سبب ٹھیرایا جیسے آنکھ سبب ہے بینائی کا اور کان سبب ہے شنوائی کا اور زہر سبب ہے موت کا اسی طرح نیک عمل سبب ہے بہشت کا اور بد عمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں۔ اسی طرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اسکا سبب ہے اور کوئی اسکو مخالف تقدیر نہیں جانتا۔ غرض کہ ان احادیث کی رو سے اہل سنت کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے کہ تقدیر حق ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس میں بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید سمجھ نہیں سکتی اکثر بہک جاتی ہے کسی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا تقدیر کے بارہ میں آپ نے فرمایا کہ اندھیری رات میں سمندر میں مت گھس یعنی تقدیر کا بھید دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تقدیر کے بھروسے پر کوشش اور محنت کا چھوڑ دینا دین اسلام کے برخلاف ہے کیونکہ آپ نے صحابہ کو کوشش اور عمل کرنے کا حکم فرمایا دین اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اسباب کے حاصل کرنے میں جہاں تک ممکن ہو اور جائز ہو کوشش کرے

کیا گیا ہے جس کے لئے پیدا ہوا (اب اگر اس کے ہاتھ سے اچھے کام ہو رہے ہیں تو امید ہوتی ہے کہ اسکی تقدیر میں جنتی ہونا لکھا گیا ہے اور جو برے کام ہو رہے ہیں تو خیال ہوتا ہے کہ اسکی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھا گیا ہے ہم کو تقدیر کا علم نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہمارے اعمال کب تقدیر سے خارج ہیں وہ بھی بہ تقدیر الٰہی ہیں اور عذاب و ثواب اُس اختیار پر ہے جو بعالم اسباب ہمکو دیا گیا ہے اور چونکہ تقدیر تک ہمارا علم نہیں پہنچتا اس لئے ہم سارے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں اور اسکی جزا اور سزا پانے کے مستحق ہیں)

عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَمَّادٍ وَّفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ مِّنْ قَدَرٍ مَّا سَبَقَ اَوْ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ اَفَلَا يَكُوْنُ ظُلْمًا قَالَ فَفَزِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَزَعًا شَدِيْدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُ اللّٰهِ وَمِلْكُ يَدِهٖ فَلَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ فَقَالَ لِيْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ بِمَا سَاَلْتُكَ اِلَّا لِاَحْزِرَ عَقْلَكَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِّنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ اَوْ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوَّاهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا

ترجمہ۔ ابو الاسود دیلی سے روایت ہے مجھ سے عمران حصین نے کہا تو کیا سمجھتا ہے آج جس کیلئے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اور مشقت اٹھا رہے ہیں آیا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گذر گئی اگلی تقدیر کی رو سے یا آگے ہونے والی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے اور حجت سے میں نے کہا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گذر گئی۔ عمران نے کہا تو پھر ظلم لازم آیا۔ (اس لئے کہ خدائے تعالیٰ نے جب کسی کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھدیا تو پھر وہ اس کے خلاف کیونکر عمل کر سکتا ہے) یہ سنکر میں بہت گھبرایا اور میں نے کہا ظلم نہیں ہے اس وجہ سے کہ ہر ایک چیز اللہ کی بنائی ہوئی ہے اور اسی کی ملک ہے اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا اور لوگوں سے البتہ پوچھ سکتے ہیں۔ عمران نے کہا خدا تجھ پر رحم کرے۔ میں نے یہ اس لئے پوچھا کہ تیری عقل کو آزماؤں۔ دو شخص مُزینہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں آج جس کے لئے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اٹھا رہے ہیں آیا اسکا فیصلہ ہو چکا اور تقدیر میں وہ بات گذر چکی یا آیندہ ہونے والا ہے اس حکم کی

بِهٖ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ اِلَّا وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلِمَ نَعْمَلُ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ لَا اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اِلٰى قَوْلِهٖ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى

تھے آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے زمین پر لکیریں کر رہے تھے۔ آپ نے اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا تم میں سے کوئی جان ایسی نہیں ہے جسکا ٹھکانا معلوم نہ ہو گیا ہو (یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں) کہ جنت میں ہے یا جہنم میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم عمل کیوں کریں بھروسا نہ کرلیں۔ آپ نے فرمایا نہیں عمل کرو ہر ایک کو آسان کیا گیا ہے وہ جس کیلئے پیدا کیا گیا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى (جسکا ترجمہ اوپر مذکور ہوا)

عَنْ مَّنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ اَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ ابْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهٗ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكِ ابْنِ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيِّنْ لَنَا دِيْنَنَا كَاَنَّا خُلِقْنَا الْاٰنَ فِيْمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ اَفِيْمَا جَلَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ اَمْ فِيْمَا نَاْتَنِفُ قَالَ لَا بَلْ فِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ قَالَ فَفِيْمَ الْعَمَلُ قَالَ زُهَيْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَسَاَلْتُهٗ مَا قَالَ فَقَالَ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سراقہ بن مالک بن جعشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا دین بیان کیجئے گویا ہم اب پیدا ہوئے ہم جو عمل کرتے ہیں تو اس مقصد کیلئے کرتے ہیں جسکو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو گئی یا اس مقصد کے لئے جو آگے ہونیوالا (اور پہلے سے اس کی نسبت کچھ قرار نہیں پا آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس مقصد کے لئے عمل کرو جسکو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو چکی سراقہ نے کہا پھر عمل سے کیا فائدہ ہے۔ زہیر نے کہا ابو الزبیر نے کچھ بات کہی جسکو میں نہیں سمجھ میں نے پوچھا (لوگوں سے کیا کہا) انہوں نے کہا عمل کرو ہر ایک شخص کے لئے آسان کیا گیا

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَفِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَامِلٍ مُّيَسَّرٌ لِعَمَلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک کام کرنے والے کیلئے اسکا کام آسان کیا گیا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعُلِمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيْلَ فَفِيْمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ قَالَ كُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ

ترجمہ۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت والوں کا اور دوزخ والوں کا علم ہو گیا ہے (خداوند تعالیٰ کو) آپ نے فرمایا ہاں لوگوں نے کہا پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہر شخص کیلئے وہی کام آسان

فائدہ۔ اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا۔ اس مقام پر اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ ہیں اور دونوں داہنے ہیں اور ہاتھ اپنے ظاہری معنے پر محمول ہے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقہ اکبر میں کہا کہ ہاتھ کی تاویل نعمت اور قدرت سے نہ کریں گے کیونکہ یہ قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے۔ امام نووی نے جو کہا کہ اس کا ظاہر مراد نہیں ہے تو ظاہر سے ظاہر متعارف مقصود ہے یعنی جسمانی ہاتھ جیسا ہمارا ہاتھ ہے یہ بیشک مراد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفت کسی مخلوق کی ذات اور صفت کے مشابہ نہیں ہو سکتی۔ اور یہ مطلب نہیں کہ ظاہر معنی لغوی مراد نہیں ہے اس لئے کہ اگر ظاہر معنی لغوی مراد نہ ہو تو تاویل کرنے والوں میں اور اہل حدیث میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا اور بہت ائمہ حدیث نے تصریح کر دی ہے کہ تمام صفات الٰہی اپنے ظاہر پر محمول ہیں تو ید کا ترجمہ ہاتھ اور وجہ کا ترجمہ منہ اور عین کا ترجمہ آنکھ سے اور قدم کا پاؤں سے کر سکتے ہیں۔ اور نہیں اختلاف کیا اس میں مگر اس جاہل نے جو معاند ہے اور غور نہیں کرتا سلف علیہ الرحمۃ کے اقوال میں۔ اور ہم نے اس مسئلہ کو مفصل کتاب الانتہار فی الاستوار میں بیان کیا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا کہ یہ مباحثہ اپنے ظاہر پر محمول ہے اور شاید یہ دونوں پیغمبر ایک جگہ جمع ہوئے ہوں۔ اور حدیث معراج میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات پیغمبروں سے ثابت ہے آسمان میں اور بیت المقدس میں تو یہ امر بعید نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو زندہ رکھا ہو جیسے شہداء کے باب میں آیا ہے اور احتمال ہے کہ یہ مباحثہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ہوا ہو اور انہوں نے خدا سے دعا کی ہو کہ انکو حضرت آدم علیہ السلام سے ملا دیں۔ اور یہ جو حضرت آدمؑ نے کہا کہ چالیس برس پہلے میری پیدائش سے میری قسمت میں لکھا گیا تو یہ تورات شریف میں لکھنا ہے کیونکہ تورات حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چالیس برس پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس ہاتھ سے لکھی اور تقدیر کا لکھنا مراد نہیں ہے اس لئے کہ تقدیر جو حکم الٰہی میں تھی وہ تو ازلی ہے (نووی)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ اَغْوَیْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِیْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَیْءٍ وَّاصْطَفَاهُ عَلَی النَّاسِ بِرِسَالَتِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بحث کی آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے تو آدم موسیٰ پر غالب ہوئے موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو جنہوں نے گمراہ کیا لوگوں کو اور جنت سے انکو نکالا۔ آدم علیہ السلام نے کہا تم وہی موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر بات کا علم دیا اور انکو برگزیدہ کیا لوگوں پر اپنا پیغمبر کر کے موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں۔ آدم علیہ السلام نے کہا تو پھر مجھکو ملامت کرتے ہو اس کام پر جو میرے پیدا ہونے سے پہلے میری تقدیر میں لکھدیا گیا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رو سے جسکو پیغمبر لیکر آئے اور اللہ پر حجت ثابت ہو چکی۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس بات کا فیصلہ ہو چکا اور اسکی تصدیق اللہ کی کتاب سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قسم ہے جان کی اور قسم ہے اسکی جس نے بنایا اسکو پھر بتا دی اس کو برائی اور بھلائی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَخْتِمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يَخْتِمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مدت تک اچھے کام کیا کرتا ہے (یعنی جنتیوں کے کام) پھر اس کا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے اور آدمی مدت تک جہنمیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اسکا خاتمہ جنتیوں کے کام پر ہوتا ہے

وَعَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

ترجمہ۔ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور آدمی لوگوں کی نظر میں جہنمیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے۔

بَابُ حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَقَالَ حَجَّ آدَمُ مُوسَى حَجَّ آدَمُ مُوسَى وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ وَابْنِ عَبْدَةَ قَالَ أَحَدُهُمَا خَطَّ وَقَالَ الْآخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدمؑ اور حضرت موسیٰؑ میں بحث ہوئی حضرت موسیٰ نے کہا اے آدم تم ہمارے باپ ہو تم نے ہم کو محروم کیا اور جنت سے نکالا درخت کھا کر حضرت آدم نے کہا تم موسیٰ ہو تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام سے خاص کیا اور تورات تمہارے واسطے اپنے ہاتھ سے لکھی تم مجھ کو طعنہ دیتے ہو اس کام پر جو اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں میری پیدائش سے چالیس برس پہلے لکھ دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آدم علیہ السلام بحث میں غالب آئے موسیٰ علیہ السلام پر۔

اللّٰہِ بِرِسَالَتِہٖ وَبِکَلَامِہٖ ثُمَّ تَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قُدِّرَ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی

کہا تم وہی موسیٰ ہو جنکو اللہ تعالیٰ نے چنا رسالت اور کلام سے پھر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو اُس کام پر جو میری تقدیر میں لکھا گیا میری پیدائش سے پہلے تو حضرت آدم علیہ السلام غالب ہوئے موسیٰ علیہ السلام پر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِهِمْ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِهِمْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَتَبَ اللّٰہُ مَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَّقَالَ وَعَرْشُهٗ عَلَی الْمَاءِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیر کو لکھا آسمان اور زمین کے بنانے سے پچاس ہزار برس پہلے اس وقت پروردگار کا عرش پانی پر تھا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا یہ تقدیر کی کتابت کا زمانہ ہے نہ اصل تقدیر کا وہ تو ازلی ہے اُسکی کوئی ابتدا نہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ خداوند تعالیٰ کا عرش آسمان اور زمین کے وجود سے پہلے تھا اور وہ عرش پانی پر تھا۔ اب معلوم نہیں کہ پانی سے پہلے کس چیز پر تھا اس کی خبر ہم کو اللہ اور رسول نے نہیں دی

عَنْ اَبِیْ هَانِئٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ وَعَرْشُهٗ عَلَی الْمَاءِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں پانی پر عرش ہونیکا بیان نہیں ہے۔

بَابُ تَصْرِیْفِ اللّٰہِ تَعَالٰی الْقُلُوْبَ کَیْفَ شَاءَ

دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ یَقُوْلُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ کُلَّهَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ کَقَلْبٍ وَّاحِدٍ یُصَرِّفُهٗ کَیْفَ یَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آدمیوں کے دل پروردگار کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں جیسے ایک دل ہوتا ہے پروردگار انکو پھراتا ہے جس طرح چاہتا ہے پھر آپ نے فرمایا یا اللہ دلوں کے پھرانے والے ہمارے دلوں کو پھرا دے اپنی اطاعت پر۔

فائدہ۔ یعنی انسان کا دل بھی اُس کے قابو میں نہیں وہ بھی خداوند کریم کے ہاتھ میں ہے وہ چاہتا ہے تو ہدایت کی راہ پر لگا دیتا ہے اور چاہتا ہے تو گمراہی کی طرف پھیر دیتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ دل کا خیال بھی خداوند کی طرف سے ہے عمل کا تو کیا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے تم کسی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَاحَ فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ مُوسَى بِأَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَتَلُومُونِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے بحث کی اپنے پروردگار کے پاس تو آدم علیہ السلام غالب ہوئے موسیٰ علیہ السلام پر۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم وہی آدم ہو جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح تم میں پھونکی اور تم کو سجدہ کرایا فرشتوں سے (یعنی سلامی کا سجدہ نہ عبادت کا۔ اور سلامی کا سجدہ اس وقت جائز تھا۔ ہمارے دین میں سوا خدا کے دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہو گیا) اور تم کو اپنی جنت میں رہنے کو جگہ دی پھر تم نے اپنی خطا کی وجہ سے لوگوں کو زمین پر اتارا۔ آدم علیہ السلام نے کہا تم وہ موسیٰ ہو جنکو اللہ تعالیٰ نے چن لیا اپنا پیغمبر کر کے اور کلام کر کے اور تم کو اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کی تختیاں دیں جن میں ہر بات کا بیان ہے اور تم کو اپنے نزدیک کیا سرگوشی کے لئے اور تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ نے تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا چالیس برس پہلے آدم علیہ السلام نے کہا تم نے تورات میں نہیں پڑھا کہ آدم نے اپنے رب کے فرمانے کے خلاف کیا اور بھٹک گیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کیوں نہیں۔ میں نے پڑھا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا پھر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں اللہ نے میرے پیدا ہونے سے چالیس برس پہلے لکھ دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آدم غالب آئے موسیٰ پر۔

فائدہ۔ نووی نے کہا کہ اگر کوئی ہم میں سے گناہ کرے پھر یہی جواب دے جو حضرت آدم نے دیا تو کیا اس سے ملامت اور عقوبت جاتی رہے گی۔ جواب یہ ہے کہ نہیں جاویگی کیونکہ وہ دنیا میں ہے جو دار التکلیف ہے اور آدم علیہ السلام تو مر چکے تھے اور اُن کا گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تھا اس وجہ سے اُن پر ملامت نہ رہی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَتْكَ خَطِيئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ نے تقریر کی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم وہی آدم ہو جو گناہ کی وجہ سے جنت سے نکلے۔ آدم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ قَالَ عَبْدٌ فِي رِوَايَةِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

بڑے گناہوں سے اور لمم میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ بڑی بخشش والا ہے۔ میں سمجھتا ہوں لمم کے معنی وہ ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک آدمی کے لئے زنا میں سے اسکا حصہ لکھ دیا ہے جو ضرور ہونیوالا ہے تو زنا آنکھوں کا دیکھنا ہے (اجنبی عورت کو شہوت سے) اور زنا زبان کا باتیں کرنا ہے (اجنبی عورت سے شہوت کے ساتھ) اور زنا نفس کا خواہش کرنا ہے اور فرج انکو سچا کرتی ہے یا جھوٹا۔

فائدہ - یعنی اگر فرج حرام فرج میں داخل کی تو یہ زنائیں بھی ثابت ہوگئیں اور جو جماع نہ کیا صرف یہی باتیں ہوئیں تو وہ حقیقتاً زنا نہیں ہیں بلکہ مجازاً ہیں اور یہ باتیں لمم میں داخل ہیں جن سے انسان بہت کم بچ سکتا ہے۔ اور اگر بڑے گناہوں سے بچے تو اللہ تعالیٰ اس لمم کو بخش دیگا اور بعضوں نے کہا لمم سے گناہ کا عزم مراد ہے یعنی دل میں گناہ کا خیال آوے لیکن خدا سے ڈر کر وہ کرے تو یہ خیال معاف ہو جائیگا واللہ اعلم۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی تقدیر میں اسکا حصہ زنا کا لکھ دیا گیا ہے جس کو وہ خواہ مخواہ کریگا تو آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا (اور چھونا) ہے اور پاؤں کا زنا جانا ہے (فواحشہ کی طرف) اور دل کا زنا خواہش اور تمنا ہے اور شرمگاہ ان باتوں کو سچ کرتی ہے یا جھوٹا۔

بَابُ حُكْمِ الْأَطْفَالِ

بچوں کا بیان کہ وہ جنتی ہیں یا دوزخی اور فطرت کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر (یعنی اس عہد پر جو روحوں سے لیا گیا تھا یا اس سعادت اور شقاوت پر جو خاتمہ میں ہونیوالی ہے یا اسلام پر یا اسلام کی

کام کو چاہ بھی نہیں سکتے جب تک خداوند تعالیٰ نہ چاہے۔ یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اوپر کئی بار بیان ہو چکا کہ سلف کا مذہب ان آیات اور احادیث میں یہ ہے کہ وہ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہیں اور انکی کیفیت کا علم خدا کو ہے۔ بیشک خدا کی انگلیاں ہیں جیسے اسکے ہاتھ ہیں پر نہ ہاتھ کی حقیقت ہمکو معلوم ہے نہ انگلیوں کی اور وہ پاک ہے مخلوقات کی مشابہت سے۔ اور جنہوں نے تاویل کی ہے وہ کہتے ہیں انگلیوں سے مراد یہاں قدرت ہے اور اختیار ہے اور ان لوگوں نے یہ نہ سمجھا کہ قدرت کا تثنیہ اور جمع کیونکر ہوگا قرآن میں صاف صیغہ تثنیہ موجود ہے دونوں ہاتھ اس کے کھلے ہیں اور اور حدیث میں اصابع کا لفظ جو جمع ہے اصبع کی موجود ہے۔

بَابُ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

ہر ایک چیز تقدیر سے ہے

عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّهُ قَالَ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ اَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ

ترجمہ۔ طاؤس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابیوں کو پایا وہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبداللہ بن عمر رضی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعضا آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتا ہے بعضا بیوقوف کاہل یہ بھی تقدیر سے ہے)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُوْا قُرَيْشٍ يُخَاصِمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریش کے مشرک جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تقدیر میں تو یہ آیت اتری جس دن گھسیٹے جاویں گے اوندھے منہ جہنم میں اور کہا جائیگا چکھو جہنم کا لگنا ہم نے پیدا کیا ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں قدر سے یہی تقدیر مراد ہے اور بعضوں نے اس کے معنے یہ کئے ہیں کہ ہم نے ہر چیز کو اُس کے انداز پر پیدا کیا یعنی جتنا مناسب تھا)

بَابُ قُدِّرَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا

انسان کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھا جانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ بچتے ہیں بڑے

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک بچہ اسلام کی ملت پر یا اس ملت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ زبان سے باتیں کرنے لگے۔

عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلٰى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْإِبِلُ فَهَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا جَدْعَاءَ حَتّٰى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ صَغِيرًا قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اُس کو یہودی بنا دیتے ہیں اور نصرانی جیسے اونٹ جنتے ہیں کوئی اُن میں کان کٹا پیدا ہوتا ہے بلکہ تم اُن کے کان کاٹتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو بچہ چھٹپنے میں مرجاوے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایسے بچے کیا اعمال کرتے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ أَبَوَاهُ بَعْدُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ فَإِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ يَلْكُزُ الشَّيْطَانُ فِي حِضْنَيْهِ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ترجمہ وہی ہے اسکے زیادہ ہے کہ اگر اس کے ماں باپ مسلمان ہوئے تو بچہ مسلمان رہتا ہے اور ہر ایک بچہ کو جب اُس کی ماں جنتی ہے تو شیطان اُس کی کوکھوں میں ٹھونسا دیتا ہے مگر حضرت مریم اور اُنکے بیٹے عیسیٰ علیہما السلام کو شیطان ٹھونسا نہ دیسکا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کے بچوں کا حال۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے وہ بڑے ہوکر کیا عمل کرتے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَابْنِ أَبِي ذِئْبٍ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ إِذْ خَلَقَهُمْ ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

عَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ

ترجمہ۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لڑکا جسکو

جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ الْآيَةَ

قابلیت پر پھر اُس کے ماں باپ اسکو یہودی بناتے ہیں اور نصرانی بناتے ہیں اور مجوسی بناتے ہیں جیسے جانور چار پاؤں والا وہ ہمیشہ سالم جانور جنتا ہے کسی کو تم دیکھتے ہو کان کٹا ہوا پیدا ہوا۔ پھر ابوہریرہ کہتے تھے تمھارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ یعنی اللہ کی پیدائش جسپر بنایا لوگوں کو اللہ کی پیدائش نہیں بدلتی۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَاءَ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُشْرِكَانِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشْرِكَانِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اُس کے ماں باپ اسکو یہودی بناتے ہیں نصرانی بناتے ہیں مشرک بناتے ہیں۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر وہ بچہ اس سے پہلے مرجائے آپ نے فرمایا خدا جانے وہ کیا کام کرتا۔

فائدہ۔ آپ نے فرمایا خدا جانے وہ کیا کام کرتا تو اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہے اُسے جنت میں لیجائے چاہے جہنم میں۔ بچوں کے باب میں جو بلوغ سے پہلے مرجاویں علماء کا اختلاف ہے۔ نووی نے کہا مسلمانوں کے بچے تو جماعۃً جنتی ہیں اور مشرکوں کے بچوں میں تین مذہب ہیں۔ اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ جہنم میں جائیں گے اور بعضوں نے توقف کیا ہے اور صحیح جسپر محققین ہیں یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں۔ اور اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ اس میں جہنم میں جانے کا ذکر نہیں ہے بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ جوان ہوتے تو اللہ کو معلوم ہے کیا عمل کرتے لیکن وہ جوان نہیں ہوئے تو جنتی ہیں اور خضر نے جس لڑکے کو مارا اُس کے ماں باپ تو مسلمان تھے اور حدیث میں جو اس کو کافر کہا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بڑا ہوتا تو کافر ہوتا اور ماں باپ کو بھی کافر کر دیتا

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْمِلَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ حَتَّى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ

أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَأَلْتَ اللهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَآثَارٍ مَوْطُوءَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ لَوْ كُنْتَ سَأَلْتَ اللهَ أَنْ يُعِيذَكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا أَوْ أَفْضَلَ قَالَ وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ وَأُرَاهُ قَالَ وَالْخَنَازِيرُ مِنْ مَسْخٍ فَقَالَ إِنَّ اللهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا وَقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذَلِكَ

وسلم سے اور میرے باپ ابوسفیان اور میرے بھائی معاویہ سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے وہ چیزیں مانگیں جنکی میعادیں مقرر ہو چکیں اور دن معین ہو گئے اور روزیاں بٹ گئیں کسی چیز کو اللہ تعالیٰ اس وقت سے پیشتر نہیں کرنے کا اور نہ اس کے وقت سے دیر میں کریگا اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھ کو دوزخ کے عذاب سے بچا دے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا یا افضل ہوتا اور آپ کے سامنے ذکر آیا بندروں کا اور سوروں کا کہ وہ آدمی ہیں جو مسخ ہو گئے تھے۔ آپ نے فرمایا جو لوگ بندر اور سور ہو گئے تھے انکی نسل یا اولاد نہیں ہوئی اور بندر اور سور تو ان سے پہلے بھی موجود تھے۔

فائدہ۔ یعنی عمر اور روزی تو مقرر ہے گھٹ بڑھ نہیں سکتی اس کیلئے دعا کرنا فضول ہے دعا اپنی مغفرت اور بخشش کیلئے کرنا بہتر ہے اگرچہ مغفرت اور بخشش بھی تقدیر میں لکھی گئی ہے لیکن اسکی دعا کرنا عبادت میں داخل ہے اور طول عمر کی دعا کرنا عبادت نہیں ہے اور یہ جو حدیث میں آیا کہ ناتا ملانے سے عمر بڑھتی ہے اسکی تاویل اوپر گذر چکی اور شاید وہ عمر بڑھتی ہو جو لوح محفوظ میں لکھی گئی اللہ اسکو گھٹا اور بڑھا دیتا ہو لیکن جو علم الٰہی میں ہے وہ گھٹ بڑھ نہیں سکتی۔ یہ جو فرمایا کہ بندر اور سور وہ لوگ یا انکی اولاد میں نہیں ہیں جو مسخ ہوئے تھے۔ مراد اُن سے بنی اسرائیل کے لوگ ہیں جن پر عذاب ہوا تھا پر وہ سب تین روز میں ہلاک ہو گئے تھے انکی نسل نہیں چلی اب جو بندر اور سور موجود ہیں یہ حیوان ہیں جنکی نسل بنی اسرائیل سے پہلے دنیا میں چلی آتی ہے (نووی مختصراً)

عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ بِشْرٍ وَوَكِيعٍ جَمِيعًا مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكِ سَأَلْتِ اللهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَآثَارٍ مَوْطُوءَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَا يُعَجِّلُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ نے کہا یا اللہ تو مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابوسفیان سے اور میرے بھائی معاویہ سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے

طُبِعَ کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَیْهِ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا

حضرت خضرؑ نے قتل کیا کافر پیدا ہوا تھا (یعنی بڑا ہو کر کافر ہو جاتا) اور اگر جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر میں پھنسا دیتا۔

فائدہ - یہاں یہ اشکال ہے کہ جب اسکی تقدیر میں خداوند تعالیٰ نے یہ لکھدیا تھا کہ وہ چھٹپن میں مارا جاویگا تو بڑا ہو کر کافر کیونکر ہوتا اور اسکا جواب یہ ہے کہ تقدیر میں یہ بھی لکھا ہوگا کہ اگر یہ نہ مارا جاویگا تو کافر ہو جاویگا۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ تُوُفِّیَ صَبِیٌّ فَقُلْتُ طُوْبٰی لَهٗ عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِیْرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَا تَدْرِیْنَ أَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهٖ أَهْلًا وَّلِهٰذِهٖ أَهْلًا

ترجمہ - ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک بچہ مر گیا میں نے کہا خوشی ہو اس کو وہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا اور جہنم کو اور ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ لوگ بنائے۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ دُعِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِلٰی جَنَازَةِ صَبِیٍّ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰی لِهٰذَا! عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِیْرِ الْجَنَّةِ لَمْ یَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ یُدْرِکْهُ قَالَ أَوَغَیْرُ ذٰلِكَ یَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِیْ أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِیْ أَصْلَابِ آبَائِهِمْ

ترجمہ - ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بچہ کے جنازہ پر بلائے گئے جو انصار میں سے تھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ خوشی ہو اس کو یہ تو جنت کی چڑیوں میں ایک چڑیا ہوگا نہ اس نے برائی کی نہ برائی کی عمر تک پہنچا آپ نے فرمایا اور کچھ کہتی ہے اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے جنت کے لئے لوگوں کو بنایا انکو جنت کیلئے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور جہنم کے لئے لوگوں کو بنایا انکو جہنم کے لئے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔

عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ یَحْیٰی بِإِسْنَادِ وَکِیْعٍ نَحْوَ حَدِیْثِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ الْأَجَلِ وَالرِّزْقِ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ عَنِ الْقَدَرِ

عمر اور روزی اور رزق تقدیر سے زیادہ نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِیْبَةَ زَوْجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ أَمْتِعْنِیْ بِزَوْجِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَبِیْ

ترجمہ - عبداللہ سے روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا اللہ مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کہ مومن کہتا ہے بارش اچھی ہوئی اب کے غلہ بہت ہوگا اور کافر بھی کہتا ہے پر مومن کا کہنا اور اعتقاد سے ہے اور کافر کا کہنا اور اعتقاد سے۔ اور جو اعتقاد کافر کا ہے اُس اعتقاد سے یہ کلمہ کہنا درست نہیں اور مومن کے اعتقاد سے درست ہے)

کِتَابُ الْعِلْم

علم کے مسائل

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ

قرآن میں جو متشابہ آیتیں ہیں اُن میں کھوج کرنا منع ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوهُمْ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی پروردگار وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب اُتاری اس میں بعض آیتیں مضبوط ہیں (محکم) وہ تو جڑ ہیں کتاب کی اور بعض متشابہ (گول گول یا چھپے مطلب کی) پھر جن لوگوں کے دل میں گمراہی ہے وہ کھوج کرتے ہیں متشابہ آیتوں کا فساد چاہتے ہیں اور اُسکا مطلب چاہتے ہیں حالانکہ اس کا مطلب کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا اور جو پکے علم والے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اُسپر سب آیتیں ہمارے پروردگار کے پاس سے آئی ہیں اور نصیحت وہی سنتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو کھوج کرتے ہیں متشابہ آیتوں کا تو اُن سے بچو وہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بتلایا۔

فائدہ۔ متشابہ کے معنے میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ متشابہ اُن حرفوں کا نام ہے جو اوائل سور ہیں جیسے الٓم اور المٓر اور کہیعص انکا علم سوا خدا کے کسیکو نہیں ہے۔ سلف کا یہی قول ہے اور حدیث سے بھی یہی نکلتا ہے اور یہ اصح الاقوال ہے اور بعضوں نے کہا کہ متشابہ قصص اور امثال ہیں اور محکم حلال اور حرام

شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ وَلَوْ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ هِيَ مِمَّا مُسِخَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلُ لَهُمْ نَسْلًا وَإِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ

اُن باتوں کے لئے کہا جنکی میعادیں مقرر ہیں اور قدم تک جو چلیں لکھے ہوئے ہیں اور روزیاں بٹی ہوئی ہیں اُن میں سے کسی چیز کو اللہ اس کے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد دیر سے کرنے والا نہیں۔ اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھکو بچاوے جہنم کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ بندر اور سور اُن لوگوں میں سے ہیں جو مسخ ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو ہلاک کیا یا عذاب دیا اُنکی نسل نہیں چلائی اور بندر اور سور تو اُن لوگوں سے پہلے موجود تھے۔

عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَآثَارٍ مَبْلُوغَةٍ قَالَ ابْنُ مَعْبَدٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ قَبْلَ حِلِّهِ أَيْ نُزُولِهِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدَرِ

تقدیر پر بھروسا رکھنے کا حکم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زبردست مسلمان (زبردست سے مراد وہ ہے جسکا ایمان قوی ہو اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھتا ہو، آخرت کے کاموں میں ہمت والا ہو) اللہ کے نزدیک بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے ناتواں مسلمان سے اور ہر ایک طرح کا مسلمان بہتر ہے۔ حرص کر ان کاموں کی جو تجھ کو مفید ہیں (یعنی آخرت میں کام دینگے) اور مدد مانگ اللہ سے اور ہمت مت ہار اور جو تجھ پر کوئی مصیبت آوے تو یوں مت کہہ اگر میں ایسا کرتا ایسا کرتا تو یہ مصیبت کاہیکو آتی لیکن یوں کہہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ایسا ہی تھا جو اُسنے چاہا کیا۔ اگر مگر کرنا شیطان کے لئے راہ کھولنا ہے (یعنی جو اس اعتقاد سے کہے کہ اسباب کی تاثیر مستقل ہے اور اگر یہ سبب نہ ہوتا تو مصیبت نہ آتی تو وہ اسلام سے نکل گیا اس لئے کہ ہر ایک کام اللہ کی مشیت کے بغیر نہیں ہوتا اور جو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر اعتقاد رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اسباب کی تاثیر بھی اُسکے حکم سے ہے اُس کو اگر مگر کہنا جائز نہیں اور اس کی مثال یہ ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مردوں میں برا اللہ کے نزدیک وہ مرد ہے جو بڑا لڑاکا جھگڑالو ہو۔

فائدہ۔ ناحق لوگوں سے لڑے اور فساد نکالے دین میں ہو یا دنیا میں لیکن حقیات دین کی ظاہر کرنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا جھگڑا نہیں ہے بلکہ ثواب ہے اور جو شخص حضرت کی سنت پر عمل کرنے والے سے جھگڑے وہ خود ملعون اور مردود ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا فِيْ جُحْرِ ضَبٍّ لَاتَّبَعْتُمُوْهُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ تم چلو گے اگلی امتوں کی راہوں پر (یعنی گناہوں میں اور دین کی مخالفت میں نہ یہ کہ کفر اختیار کرو گے) بالشت برابر بالشت کے اور ہاتھ برابر ہاتھ کے یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسیں تم بھی اُن کے ساتھ گھسو گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اگلی امتوں سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں آپ نے فرمایا اور کون ہیں؟

فائدہ۔ نووی نے کہا یہ حدیث معجزہ ہے آپ کا جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں تو یہ حدیث ایسی پوری ہوئی جس میں کسی کو شک نہ رہے ہند کے مسلمانوں نے خصوصاً حیدر آباد اور علی گڈھ وغیرہ کے مسلمانوں نے ہر بات میں نصاریٰ کی مشابہت شروع کر دی کیا کھانے میں کیا پینے میں کیا پہننے میں یہاں تک کہ بعض مسلمانوں کو دیکھ کر دھوکا ہوتا ہے کہ یہ نصرانی تو نہیں ہے۔ افسوس اس پر ہے کہ اس بے دینی اور بے حمیتی کے ساتھ عقل سلیم سے کام بھی لینا چھوڑ دیا۔ اگر نصاریٰ کی مشابہت ایسی ہی پسند ہے تو عمدہ باتوں میں انکی تقلید کرتے اُنکا سا اتفاق انکی سی اولوالعزمی انکا سا علم حاصل کرتے۔ یہ تو سب بالائے طاق رکھا صرف لباس اور وضع اور اکل و شرب میں جو ایک آسان امر ہے انکی مشابہت کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اپنی قوم کی وضع اپنی قوم کا لباس خود ایک قومی عزت ہے جسکو بلا وجہ چھوڑنا انتہا درجہ کی بے حیائی اور بے غیرتی ہے۔ عقلمندی کا تو یہ کام تھا کہ نصاریٰ کی طرح وہ علم حاصل کرتے جس سے انکی دنیاوی قوت اور شوکت درست ہوتی اور دین کی عظمت روز بروز بڑھتی مسجدیں آباد ہوتیں مدرسے بنائے جاتے قومی اتفاق کو ترقی ہوتی جسپر تمام دنیاوی اور دینی بھلائیوں کا مدار ہے اور جو کوئی نیا لباس اختیار کرتے تو اپنی رائے سے تمام فائدوں پر نظر کر کے ایک نیا لباس ایجاد کرتے نہ یہ کہ بیوقوفوں کی طرح اندھا دھند نصاریٰ کی تقلید کرتے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے وہ جدھر جا رہے

اور وعد اور وعید اور بعضوں نے کہا متشابہ مشترک الفاظ ہیں جیسے قرء اور لمس وغیرہ۔ غزالی نے کہا کہ صفات کی آیتیں متشابہ ہیں جن کے ظاہری معنے سے جہت یا تشبیہ نکلتی ہے اور وہ تاویل کی محتاج ہیں۔ امام فخر الدین رازی نے کہا کہ ہر ایک فرقہ اپنے مفید مذہب آیتوں کو محکم کہتا ہے اور دوسرے کی مفید آیتوں کو متشابہ بتلاتا ہے۔ بہر حال محکم اور متشابہ کی تعیین میں بڑا اختلاف ہے اور ہم نے اس کی تفصیل انتہار فی الاستوار میں کی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ گمراہوں اور اہل بدعت کے ساتھ ملنا منع ہے۔ اور مراد کھوج کرنے سے یہ ہے جو فساد کیلئے کھوج کرے لوگوں کو بہکانے کیلئے اور جو سمجھنے کیلئے پوچھے تو وہ کھوج نہیں ہے پھر جو فساد کیلئے پوچھے اسکو جواب نہ دیں بلکہ سزا دیں جیسے حضرت عمرؓ نے صبیغ بن عسل کو سزا دی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَرْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک دن میں سویرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ نے دو شخصوں کی آواز سنی جو ایک آیت میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ باہر نکلے اور آپ کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا۔ آپ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے اللہ کی کتاب میں جھگڑا کرنے سے (جو نفسانیت اور فساد کی نیت سے ہو یا لوگوں کو بہکانے کیلئے لیکن مطلب کی تحقیق کے لئے اور دین کے احکام نکالنے کیلئے درست ہے) (نووی)

عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُوْمُوْا

ترجمہ۔ جندب بن عبداللہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف پڑے تو اٹھ کھڑے ہو۔

فائدہ۔ یعنی قرآن اُس وقت تک پڑھو جب تک دل لگے مزا آوے اور جب دل نہ لگے تو خالی زبان سے رٹنا بے لطف ہے بلکہ خوف ہے غلط پڑھ جانے کا۔

عَنْ جُنْدُبٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدُبٌ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْكُوْفَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا ترجمہ۔ ابو عمران نے کہا جندب نے ہم سے بیان کیا اور ہم بچے تھے کوفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اُٹھ جاویگا اور جہالت پھیل جاویگی اور زنا کھلم کھلا ہوگا اور شراب پی جاویگی اور مرد کم ہو جاویں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک مرد ہوگا جو انکی خبر گیری کریگا (یعنی لڑائیوں میں مرد بہت مارے جائیں گے اور عورتیں رہ جاوینگی۔

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ بِشْرٍ وَّعَبْدَۃَ لَا یُجَدُّ تُلْمُوْہُ اَحَدٌ بَعْدِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَذَکَرَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ اَیَّامًا یُرْفَعُ فِیْھَا الْعِلْمُ وَیَنْزِلُ فِیْھَا الْجَھْلُ وَیَکْثُرُ فِیْھَا الْھَرْجُ وَالْھَرْجُ الْقَتْلُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے کچھ دن ایسے ہونگے جن میں علم اُٹھ جاویگا اور جہالت اترے گی اور کشت و خون بہت ہوگا۔

عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَھُمَا یَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ وَّابْنِ نُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ اِنِّیْ لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَھُمَا یَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَیُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْھَرُ الْفِتَنُ وَیُلْقَی الشُّحُّ وَیَکْثُرُ الْھَرْجُ قَالُوْا مَا الْھَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہو جاویگا زمانہ اور اٹھا لیا جاویگا علم (یعنی زمانہ قیامت کے قریب ہو جاویگا) اور عالم میں فساد پھیلیں گے اور دلوں میں بخیلی ڈالدی جاویگی (لوگ زکوٰۃ اور خیرات نہ دیں گے) اور ہرج بہت ہوگا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہرج کیا ہے آپ نے فرمایا کشت و خون۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَیُقْبَضُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَیُقْبَضُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِھِمَا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ کُلُّھُمْ قَالَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ الزُّھْرِیِّ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ غَیْرَ اَنَّھُمْ لَمْ یَذْکُرُوْا وَیُلْقَی الشُّحُّ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں بخیلی کا ذکر نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ یَقُوْلُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت

ہیں یہ راہ ترقی اور بہبودی کی نہیں ہے۔ ترقی انکی جس زمانہ میں ہوئی تھی اسکی تاریخ حدیث کی کتابوں میں صاف طرح سے موجود ہے۔ پس لازم ہے کہ حدیث پر عمل کریں اور صحابہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روش اختیار کریں۔

عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ عَنْ عَطَاءٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا

ترجمہ۔ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تباہ ہوئے بال کی کھال نکالنے والے (یعنی بے فائدہ موشگافی کرنے والے حد سے زیادہ بڑھنے والے تعصب کرنے والے) تین بار یہ فرمایا۔

بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

آخر زمانہ میں علم کی کمی ہونا

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں ہے یہ کہ علم اٹھ جاویگا (یعنی دین کا علم لوگ کم حاصل کریں گے دنیا میں غرق ہو جاوینگے) اور جہالت قائم ہو جاویگی یا پھیل جاویگی اور شراب پی جائیگی اور زنا ظاہر کھلم کھلا ہوگا

فائدہ۔ اس زمانہ میں یہ سب باتیں موجود ہیں۔ دین کے علم کا تو یہ حال ہے کہ اکثر لوگ اپنی اولاد کو دینی تعلیم نہیں دیتے عقائد ضروری تک نہیں سکھاتے حدیث و تفسیر پڑھانیکا تو کیا ذکر ہے۔ شراب کا یہ حال ہے کہ معاذ اللہ کوئی امیر غریب ایسا کم ہے جو نشے کا استعمال نہ کرتا ہو امیروں اور نوابوں کا یہ حال ہے کہ بلا مبالغہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ سو میں ننانوے شرابی ہیں۔ زنا کا یہ حال ہے کہ علانیہ فسق و فجور کا بازار گرم ہے۔ فواحش سے شرم نہیں نہ کوئی عیب ہے لاحول ولاقوۃ یا اللہ اب اپنے رسول کے نائب کو جلدی بھیج کہ وہ تیرے دین کو پھر زندہ کریں۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ أَنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں جسکو میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے بعد کوئی شخص ایسا تم سے یہ حدیث بیان نہ کریگا جس نے اسکو سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے

سَلْ عِلْمًا كَثِيرًا قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيمَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيَبْقَى فِي النَّاسِ رُءُوسًا جُهَّالًا يُفْتُونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذَلِكَ أَعْظَمَتْ ذَلِكَ وَأَنْكَرَتْهُ قَالَتْ أَحَدَّثَكَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ عُرْوَةُ حَتَّى إِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَالْقَهُ ثُمَّ فَاتِحْهُ حَتَّى تَسْأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِي نَحْوًا مَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرَّتِهِ الْأُولَى قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا أَخْبَرْتُهَا بِذَلِكَ قَالَتْ مَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ أَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ

تم اُن سے ملو اور علم کی باتیں پوچھو کیونکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت علم کی باتیں حاصل کی ہیں۔ عروہ نے کہا میں اُن سے ملا اور بہت سی باتیں پوچھیں جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیں۔ عروہ نے کہا اُن باتوں میں یہ بھی ایک حدیث تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم لوگوں سے ایک ہی دفعہ نہیں چھین لیگا لیکن عالموں کو اُٹھا لیگا اُن کے ساتھ علم بھی اٹھ جاویگا اور لوگوں کے سردار جاہل رہ جاوینگے جو بغیر علم کے فتوے دینگے پھر گمراہ ہونگے اور گمراہ کرینگے عروہ نے کہا جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی۔ انہوں نے اسکو بڑا سمجھا اور اس حدیث کا انکار کیا (اس خیال سے کہ کہیں عبداللہ بن عمرو کو شبہ نہ ہوا ہو یا انہوں نے حکمت کی کتابوں میں یہ مضمون پڑھا ہو اور غلطی سے اسکو حدیث قرار دیا ہو) اور کہا کہ عبداللہ بن عمرو نے تجھ سے یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے عروہ نے کہا جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہ رضہ نے مجھ سے کہا جا عبداللہ بن عمرو سے مل پھر اُن سے بات چیت کر یہاں تک کہ پوچھ اُن سے وہ حدیث جو علم کے باب میں انہوں نے تجھ سے بیان کی تھی۔ عروہ نے کہا میں پھر عبداللہ رضہ سے ملا اور اُنسے یہ حدیث پوچھی۔ اُنہوں نے اُسی طرح بیان کیا جیسے پہلی بار مجھ سے بیان کیا تھا۔ عروہ نے کہا جب میں نے حضرت عائشہ رضہ سے یہ بیان کیا تو انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرو کو سچا جانتی ہوں اور انہوں نے اس حدیث میں نہ زیادتی کی نہ کمی کی (حضرت عائشہ صدیقہ نے پہلی بار جو انکار کیا وہ اس وجہ سے نہ تھا کہ عبداللہ بن عمرو کو جھوٹا سمجھا بلکہ اس خیال سے کہ شاید انکو شبہ نہ ہو گیا ہو۔ جب دوبارہ بھی انہوں نے حدیث کو اسی طرح بیان کیا تو وہ خیال جاتا رہا)

بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً

جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بُری بات جاری کرے

عَنْ جَرِيرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ

ترجمہ۔ جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس طرح پر علم نہ اٹھائیگا کہ لوگوں کے دلوں سے چھین لیوے لیکن اس طرح اٹھاویگا کہ عالموں کو اٹھا لیگا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ اپنے سردار جاہلوں کو بنالیویں گے وہ بن جانے فتوی دیں گے اور خود گمراہ ہونگے اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

فائدہ۔ یعنی علم کا اٹھنا یہ نہیں کہ عالموں کے دلوں سے سلب ہو جاویگا بلکہ عالم مرجاوینگے اور جاہل رہ جائیں گے۔ اسلام میں اس سے زیادہ مصیبت کوئی نہیں ہے کہ دیندار عالم کا انتقال ہو لے۔ اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ قیامت کے قریب اکثر سردار جاہل ہونگے سو یہ وہی وقت ہے کہ بادشاہ اور نواب اور امیر وہی ہوتے ہیں جو انتہا کے جاہل اور قرآن وحدیث سے ناواقف ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں تو ایک اندھیر ہے کہ عالم کے ہوتے ہوئے اسکی قدر و منزلت نہیں کرتے اور جاہلوں کو اپنا امام اور مفتی اور قاضی بناتے ہیں لاحول ولاقوۃ اکثر مسجدوں میں دیکھا گیا کہ عالم اور مولوی موجود ہیں لیکن جاہلوں کو آگے کرتے ہیں اور انکے پیچھے نماز پڑھتے ہیں حدیث کی رو سے یہ سب گمراہ ہیں خدا تعالیٰ انکو ہدایت کرے ہندوستان میں اس وقت امیروں اور نوابوں میں کوئی ایک عالم نہیں ہے سوا جناب سید علامہ مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خاں[1] بہادر کے اللہ تعالیٰ انکی عمر و اقبال میں برکت دیوے۔ انکی ذات سے ہندوستان میں علم حدیث پھیل رہا ہے صحاح ستہ کا ترجمہ بھی انہی کی سعی و کوشش اور تائید سے ہو رہا ہے اور صدہا کتابیں حدیث اور تفسیر کی تالیف فرما کر شائقین کو مفت تقسیم کر رہے ہیں ہند کے مسلمانوں کو اس نعمت عظمیٰ کا شکر گذار ہونا چاہیئے اور انکی خیر خواہی اور مدد پر ہر وقت مستعد رہنا چاہیئے اور اُن کیلئے دعاء خیر کرنا چاہیئے آمین یارب العالمین۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو ابْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَا ابْنَ أُخْتِيْ بَلَغَنِيْ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو مَارٌّ بِنَا إِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَسَائِلْهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ۔ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے مجھ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے بھانجے میرے مجھے خبر ہوئی ہے کہ عبداللہ بن عمرو ہمارے اوپر گذریں گے حج کیلئے

[1] آپ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی مغفرت کرے اور جنت میں جگہ فراخ کرے آمین ۱۲ مصحح

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَیْئًا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلاوے اسکو ہدایت پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملیگا اور چلنے والوں کا ثواب کچھ کم نہوگا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلاوے اسکو گناہ پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا اور چلنے والوں کا گناہ کچھ کم نہوگا

کِتَابُ الذِّکْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

ذکرِ الٰہی اور توبہ اور استغفار کے مسائل

بَابُ الْحَثِّ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حِیْنَ یَذْکُرُنِیْ اِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ هُمْ خَیْرٌ مِّنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے خیال کے پاس ہوں (یعنی اسکے گمان اور اٹکل کے ساتھ نووی نے کہا یعنی بخشش سے اور قبول سے اسکے ساتھ ہوں) اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں (رحمت اور توفیق اور ہدایت اور حفاظت سے) جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسکو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجمع میں مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اس کے مجمع سے بہتر ہے (یعنی فرشتوں کے مجمع میں) اور جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اُسکے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر) اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اسکے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معتزلہ نے دلیل پکڑی ہے کہ فرشتے پیغمبروں سے

إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَئُوا عَنْهُ حَتَّى رُئِيَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتَّى عُرِفَ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ

کچھ گنوار لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ کمبل پہنے ہوئے تھے آپ نے انکا بُرا حال دیکھا اور انکی محتاجی دریافت کی تو لوگوں کو رغبت دلائی صدقہ دینے کی۔ لوگوں نے صدقہ دینے میں دیر کی یہاں تک کہ اس بات کا رنج آپ کے چہرے پر معلوم ہوا پھر ایک انصاری شخص ایک تھیلی روپیوں کی لیکر آیا پھر دوسرا آیا یہاں تک کہ تار بندھ گیا (صدقے اور خیرات کا) آپ کے چہرے پر خوشی معلوم ہونے لگی پھر آپ نے فرمایا جو شخص اسلام میں اچھی بات نکالے (یعنی عمدہ بات کو جاری کرے جو شریعت کی رو سے ثواب ہے) پھر لوگ اس کے بعد اُسپر عمل کریں تو اسکو اتنا ثواب ہوگا جتنا سب عمل کرنے والوں کو ہوگا اور عمل کرنیوالوں کے ثواب میں کچھ کمی نہوگی۔ اور جو اسلام میں بری بات نکالے (مثلاً بدعت یا گناہ کی بات) اور لوگ اُسکے بعد اسپر عمل کریں تو تمام عمل کرنیوالوں کے برابر گناہ اُسپر لکھا جاویگا اور عمل کرنیوالوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔

فائدہ۔ خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جس چیز کی شرع میں خوبی ثابت ہو اُسکو جو کوئی رواج دیگا تو اُس کو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور اس مرد انصاری سے وہ جاری ہوئی۔ اور یہ مطلب اس کا نہیں کہ جس کام کی اصل شرع سے ثابت نہ ہو اسکو لوگ اپنے دل میں اچھا سمجھ کر رواج دیویں اور اس حدیث کو بدعت کی خوبی کے لئے دلیل پکڑیں (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا جو شخص نیک کام جاری کرے خواہ یہ کام اُس سے پہلے دوسرے نے کیا ہو یا نہ کیا ہو جیسے تعلیم علم یا عبادت یا ادب اُسکا یہی حکم ہے خواہ لوگ اُس کی زندگی میں اُسپر عمل کریں یا اُسکے مرنے کے بعد ہر طرح اُسکو ثواب پہنچے گا۔

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ

ترجمہ۔ جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو ترغیب دی صدقہ دینے کی پھر بیان کیا اُسی طرح جیسے اوپر گذرا۔

عَنْ جَرِيرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ

ترجمہ وہی مضمون ہے۔

عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَّنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاللّٰهُ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ مَنْ اَحْصَاهَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی انکو یاد کرلیوے وہ جنت میں جاویگا اور اللہ تعالیٰ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق عدد کو۔

فائدہ۔ امام ابوالقاسم قشیری نے کہا اس میں دلیل ہے کہ اسم عین مسمی ہے اسواسطے کہ اگر غیر ہوتا تو وہ غیر کے اسماء ہوتے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى۔ خطابی نے کہا سب میں مشہور اللہ ہے کیونکہ اور سب اسماء اللہ کی طرف نسبت دیئے جاتے ہیں اور مروی ہے کہ اسم اعظم اللہ ہے۔ ابوالقاسم طبری نے کہا سب اسم اللہ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں یوں کہتے ہیں کہ رؤف اور کریم اللہ کے نام ہیں اور یہ نہیں کہتے کہ رؤف یا کریم کا نام اللہ ہے اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ اس حدیث میں اسماء الٰہی کا حصر نہیں بلکہ اُنکے سوا اور بھی نام ہیں اور مقصود یہ ہے کہ ان ننانوے ناموں کو جو کوئی یاد کرلیگا وہ جنت میں جاویگا۔ اور ابن عربی مالکی نے کہا کہ اللہ کے ہزار نام ہیں اور تعیین اُن اسماء کی مختلف فیہ ہے اور بعضوں نے کہا مخفی ہے جیسے شب قدر اور اسم اعظم اور یاد کرنے سے مراد حفظ کرنا ہے اور بعضوں نے کہا دعا کرنا ان ناموں سے اور بعضوں نے کہا ایمان لانا اور اطاعت کرنا اور عمل کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے طاق کو اور اسی وجہ سے اکثر عبادتیں طاق ہیں جیسے پانچ نمازیں تین بار طہارت سات بار طواف سات بار سعی۔ ایام تشریق بھی تین ہیں سات بار رمی زکوٰۃ کا نصاب پانچ وسق یا پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ (نووی مختصراً) حصن حصین میں یہ ننانوے نام یوں مذکور ہیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِي الْبَدِيْعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

افضل ہیں اور ہمارے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ پیغمبر فرشتوں سے افضل ہیں اور اس حدیث سے فضیلت ملائکہ کی انبیاء پر نہیں نکلتی بلکہ عوام مومنین پر کیونکہ اکثر ذکر کرنیوالوں میں پیغمبر موجود نہیں رہتے۔

جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں الخ نووی نے کہا یہ احادیث صفات میں سے ہے اور محال ہے یہاں ظاہری معنے (یعنی متعارف اور مشہور ظاہری معنے جو مخلوق میں سمجھا جاتا ہے) اور مطلب اسکا یہ ہے کہ جو میرے نزدیک ہوتا ہے عبادت سے میں اسکے نزدیک ہوتا ہوں رحمت اور توفیق اور اعانت سے پھر اگر وہ زیادہ نزدیک ہوتا ہے تو میں اور رحمت زیادہ کرتا ہوں اور دوڑ کر آنے سے یہ مراد ہے کہ رحمت کا دریا اسپر بہا دیتا ہوں غرض یہ کہ عبادت سے زیادہ اسکا اجر دیتا ہوں انتہیٰ۔ نووی نے کہا اللہ کے ساتھ ہونے سے جو قرآن میں آیا ہے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ علم اور احاطہ سے ساتھ ہونا مراد ہے۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں ہاتھ اور باع کا ذکر نہیں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدٌ بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ جِئْتُهُ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ وعز شانہٗ ارشاد فرماتا ہے جب کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے میں ایک ہاتھ اسکی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں ایک باع بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک باع بڑھتا ہے تو میں اور جلدی آتا ہوں اس کی طرف۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيرُوا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفْرِدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفْرِدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی راہ میں جا رہے تھے آپ ایک پہاڑ پر گذرے جس کو جُمدان (بضم جیم وسکون میم) کہتے تھے۔ آپ نے فرمایا چلو یہ جمدان ہے آگے بڑھ گئے۔ مفرد لوگوں نے عرض کیا مفرد کون ہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا جو مرد اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں اور جو عورتیں اللہ کی یاد بہت کرتی ہیں۔

بَابٌ فِي أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

اور مار مجھ کو جب مرنا میرے لئے بہتر ہو۔

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَہٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ النَّضْرِ ابْنِ اَنَسٍ وَاَنَسٌ یَوْمَئِذٍ حَیٌّ قَالَ قَالَ اَنَسٌ لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّیْتُہٗ

ترجمہ۔ نضر بن انس سے روایت ہے۔ انس اُن دنوں زندہ تھے وہ کہتے تھے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو میں مرنے کی آرزو کرتا۔

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اگر دین کی آفت ہو یا فتنہ میں پڑنے کا ڈر ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے اور ایسا سلف کے بعض لوگوں نے کیا ہے دین کی خرابی کے ڈر سے لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور قضاء الٰہی سے راضی رہے۔

عَنْ قَیْسِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی خَبَّابٍ وَقَدِ اکْتَوٰی سَبْعَ کَیَّاتٍ فِیْ بَطْنِہٖ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَانَا اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِہٖ

ترجمہ۔ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے ہم خباب بن الارت کے پاس گئے انہوں نے سات داغ لگائے تھے (کسی بیماری کی وجہ سے) اپنے پیٹ میں تو کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع نہ کیا ہوتا موت کی آرزو کرنے سے تو میں موت کے لئے دعا کرتا۔

عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ وَلَا یَدْعُ بِہٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَہٗ اِنَّہٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمُ انْقَطَعَ عَمَلُہٗ وَاِنَّہٗ لَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُہٗ اِلَّا خَیْرًا

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت کے لئے پہلے موت کی دعا کرے کیونکہ جو کوئی تم میں سے مرجاتا ہے اسکا عمل ختم ہو جاتا ہے اور مومن کو عمر زیادہ ہونے سے بھلائی زیادہ ہوتی ہے (کیونکہ وہ زیادہ نیکیاں کرتا ہے)

بَابُ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ

جو شخص اللہ سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے

عَنْ عُبَادَۃَ ابْنِ الصَّامِتِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ

ترجمہ۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے

اَنَّهٗ وِتْرٌ وَّيُحِبُّ الْوِتْرَ ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ الْعَزْمِ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ اِنْ شِئْتَ

یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر تو چاہے تو بخش مجھ کو

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِيْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهٗ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو قطعی طور سے دعا کرے (یعنی یوں کہے یا اللہ بخشدے مجھکو) اور یوں نہ کہے اگر تو چاہے بخشدے مجھ کو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنیوالا نہیں (تو وہ جو کام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی ہی سے کرتا ہے۔ پس بندے کو یہ شرط لگانا کیا ضرور ہے اس میں ایک طرح کی بے پروائی نکلتی ہے غلام کو چاہیئے کہ اپنے آقا سے گڑگڑا کر مانگے)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهٗ شَيْءٌ اَعْطَاهُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو یوں نہ کہے یا اللہ بخشدے مجھ کو اگر چاہے تو بلکہ مطلب حاصل ہونیکا یقین رکھ کر مانگے اس لئے کہ اللہ کے نزدیک کوئی بات بڑی نہیں جسکو وہ دیوے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ فَاِنَّ اللّٰهَ صَانِعٌ مَا شَاءَ لَا مُكْرِهَ لَهٗ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے یا اللہ مجھ کو بخشدے اگر تو چاہے یا اللہ مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے بلکہ صاف طور سے بلا شرط مانگے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اسپر زور ڈالنے والا نہیں۔

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ

موت کی آرزو کرنا منع ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اسپر آوے۔ اگر ایسی ہی خواہش ہو تو یوں کہے یا اللہ جلا مجھ کو جب تک جینا میرے لئے بہتر ہو

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِالَّذِيْ تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَلٰكِنْ إِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ وَتَشَنَّجَتِ الْأَصَابِعُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

وہ حدیث بیان کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اگر وہ حدیث ٹھیک ہو تو ہم سب تباہ ہو گئے انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے جو ہلاک ہوا وہی حقیقت میں ہلاک ہوا کہہ تو وہ کیا ہے میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا اور ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں ہے جو مرنیکو برا نہ سمجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں ہے جو تو سمجھتا ہے بلکہ جب آنکھیں پھر جاویں اور دم رک جاوے سینہ میں اور روئیں بدن پر کھڑے ہو جاویں اور انگلیاں ٹیڑھی ہو جاویں (یعنی نزع کی حالت میں) اُسوقت جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اُس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

عَنْ مُطَرِّفٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْثَرٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ ترجمہ ابو موسیٰ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِيْ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں (علم اور سمع اور مدد اور توفیق اور اجابت سے) جب وہ مجھے بلائے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِيْ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوْعًا وَإِذَا أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ ایک بالشت برابر میری نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھ سے

اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ موت کو تو ہم میں سے سب ناپسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرا یہ مطلب نہیں بلکہ مومن جب (اُسکا آخر وقت آجاتا ہے) خوشخبری دیا جاتا ہے اللہ کی رحمت اور رضامندی کی اور جنت کی تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے (اور بیماری اور دنیا کے مکروہات سے جلد خلاص پانا) اللہ بھی اُس سے ملنا چاہتا ہے۔ اور کافر کا جب (اخیر وقت آتا ہے) اسکو خبر دی جاتی ہے اللہ کے عذاب اور غصہ کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ عزوجل بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ موت پہلے ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ قَالَ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ اِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ

ترجمہ۔ شریح بن ہانی سے روایت ہے ابوہریرہؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔ میں یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا اے ام المومنین ابوہریرہ نے ہم سے

کسی اور غلام کو تیرے برابر کیسے کر سکتا ہوں جہاں میں سب تیرے غلام ہیں تو ہی اکیلا مالک اور آقا ہے میں اپنے آقا کو چھوڑ کر غلاموں سے کیوں مانگوں غلاموں کی کیوں عبادت کروں۔ عبادت کے لائق غلام کیسے ہو سکتا ہے عبادت کے لائق تو مالک اور آقا ہوتا ہے اور مالک اور آقا کوئی نہیں سوا تیرے۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ زِيْدُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ كَرَاهَةِ الدُّعَاءِ بِتَعْجِيْلِ الْعُقُوْبَةِ فِي الدُّنْيَا

دُنیا میں عذاب ہو جانے کی دُعا کرنا مکروہ ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُوْ بِشَيْءٍ اَوْ تَسْاَلُهٗ اِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهٗ اَوْ لَا تَسْتَطِيْعُهٗ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ لَهٗ فَشَفَاهُ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری سے چوزے کی طرح ہو گیا (یعنی بہت ضعیف اور ناتواں ہو گیا تھا) آپ نے اس سے فرمایا تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا خدا تعالیٰ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا۔ وہ بولا ہاں میں یہ کہا کرتا تھا یا اللہ جو کچھ تو مجھ کو آخرت میں عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی میں کر لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ تجھے اتنی طاقت کہاں ہے کہ خدا کا عذاب اٹھا سکے (دنیا میں) تو نے یہ کیوں نہیں کہا یا اللہ مجھ کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور مجھ کو بچا لے جہنم کے عذاب سے پھر آپ نے اس کیلئے دعا کی اللہ عزوجل سے اللہ تعالیٰ نے اسکو اچھا کر دیا۔

فائدہ۔ یہ بندہ کی نادانی ہے کہ مالک سے ایسا سوال کرے کہ آخرت کے بدلے دنیا میں عذاب کر دیوے۔ بندہ کی بساط کیا وہ مالک کے عذاب کو کیونکر سہہ سکتا ہے اے میرے مالک تو جانتا ہے کہ میں کیسا ضعیف اور ناتواں ہوں میرا دل کیسا کمزور ہے میں ذرا سی بیماری اور دکھ درد کا بھی تحمل نہیں کر سکتا۔ تو اپنے فضل و کرم سے اور تو اپنی بادشاہت کے صدقہ سے اپنے اس غلام کو آزاد کر دے دنیا اور آخرت کی تکلیف سے اے میرے بادشاہ میں تیرے صدقے مجھ کو بچا دے دنیا اور آخرت دونوں کے صدموں سے اور مجھ کو اپنی پناہ میں کر لے ہر ایک دکھ اور درد اور بیماری اور عذاب سے تیری پناہ بہت مضبوط ہے۔ اے میرے مالک! تیرے اس غلام کو سوا تیرے اور کسی کی پناہ نہ کام آتی ہے نہ اس غلام کو سوا تیری پناہ اور کسی غلام کی پناہ درکار ہے۔

عَنْ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ

نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع یا بوع (دونوں ہاتھوں کی پھیلائی) کے برابر اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں۔

فائدہ۔ یہ حدیث مع شرح اوپر گذر چکی۔

عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ اَبِیْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ اِذَا اَتَانِیْ یَمْشِیْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حِیْنَ یَذْکُرُنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا اِقْتَرَبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا اِقْتَرَبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندہ کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسکو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسکو اس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جو وہ میرے نزدیک ایک بالشت ہوتا ہے اخیر تک۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِیْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّیِّئَةِ فَجَزَاءُ سَیِّئَةٍ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَةً لَا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً

ترجمہ۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص نیکی کرے میں اس کی دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ اور جو برائی کرے اس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے یا معاف کر دیتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک باع نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے میں اس کے پاس دوڑتا جاتا ہوں اور جو مجھ سے ملے زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ لیکن شرک نہ کرتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ اس سے ملونگا۔

فائدہ۔ سبحان اللہ مالک عزوجل کی کیا عنایت اور پرورش ہے اور کیسی رحمت ہے اپنے غلاموں پر اے میرے مالک میرے مولیٰ میرے آقا میرے سید میرے پاس اتنے گناہ ہیں جو زمین سے بھی شاید زیادہ ہوں اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے لائق ہو پھر میں کیا کروں میرا بھروسا تو تیری اس حدیث پر ہے میں تیرا شریک کسی کو نہیں کرتا ہوں اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں میرے خداوند جب میں تیرا غلام ہوں اور تیری غلامی کو اپنی عزت سمجھتا ہوں پھر میں

کرتے ہیں تیری آگ سے اے مالک ہمارے۔ پروردگار فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ کو دیکھا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں نہیں۔ پروردگار فرماتا ہے پھر اگر وہ میری آگ کو دیکھتے تو اُن کا حال کیا ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری بخشش چاہتے ہیں۔ پروردگار فرماتا ہے (صدقے اُس کے کرم اور فضل وعنایت کے) میں نے ان کو بخشدیا اور جو وہ مانگتے ہیں وہ دیا اور جس سے پناہ مانگتے ہیں اس سے پناہ دی۔ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اے مالک ہمارے اُن لوگوں میں ایک فلاں بندہ بھی تھا جو گنہگار ہے وہ ادھر سے نکلا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ پروردگار فرماتا ہے میں نے اسکو بھی بخش دیا وہ لوگ ایسے ہیں جنکا ساتھی بدنصیب نہیں ہوتا۔

فائدہ۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ ذات الٰہی ہمارے اوپر ہے آسمانوں کے اوپر عرش پر تمام اہل اسلام کا اسپر اتفاق ہے بجز چند جہمیوں اور پچھلے کٹھ ملاؤں کے جو منطق اور کلام پڑھ کر اس اجماع سے نکل گئے۔

نیز اس حدیث سے ذکر الٰہی کی فضیلت اور ذاکرین کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت نکلی۔ ذکر دو طرح سے ہے ایک زبان سے دوسرے دل سے۔ اور اختلاف ہے کہ کونسا افضل ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ آہستہ زبان سے ذکر کرنا دل لگا کر سب سے افضل ہے اور ذکر قلبی کو بھی ملائکہ لکھتے ہیں اور اسکی کوئی نشانی ہے جس سے ملائکہ اس کو پہچان لیتے ہیں (نووی مختصراً)

بَابُ اَكْثَرِ دُعَائِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپؐ اکثر کون سی دُعا کرتے

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَيَّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُوْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُوْ بِهَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ وَكَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيْهِ

ترجمہ۔ عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے قتادہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسی دعا زیادہ مانگتے۔ انسؓ نے کہا آپ اکثر یہ دعا مانگتے اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور انسؓ بھی جب دعا کرنا چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب دوسری کوئی دعا کرتے تو اس میں بھی یہ دعا ملا لیتے۔

فائدہ۔ یہ دعا مختصر اور جامع ہے دنیا اور آخرت سے دونوں کی خوبی کا سوال اس میں موجود ہے اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بہت پڑھتے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اکثر آپ کی یہ دعا تھی رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ یَعُوْدُہٗ وَقَدْ صَارَ کَالْفَرْخِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ حُمَیْدٍ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ لَا طَاقَۃَ لَکَ بِعَذَابِ اللّٰہِ وَلَمْ یَذْکُرْ فَدَعَا اللّٰہَ لَہٗ فَشَفَاہُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّکْرِ

ذکرِ الٰہی جس مجلس میں ہو اُسکی فضیلت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَلٰٓئِکَۃً سَیَّارَۃً فُضُلًا یَّتَبَعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِیْہِ ذِکْرٌ قَعَدُوْا مَعَھُمْ وَحَفَّ بَعْضُھُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِھِمْ حَتّٰی یَمْلَؤُا مَا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا اَوْ صَعِدُوْا اِلَی السَّمَآءِ قَالَ فَیَسْاَلُھُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ مِنْ اَیْنَ جِئْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَّکَ فِی الْاَرْضِ یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیُھَلِّلُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیَسْاَلُوْنَکَ قَالَ وَمَاذَا یَسْاَلُوْنِیْ قَالُوْا یَسْاَلُوْنَکَ جَنَّتَکَ قَالَ وَھَلْ رَاَوْا جَنَّتِیْ قَالُوْا لَا اَیْ رَبِّ قَالَ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِیْ قَالُوْا وَیَسْتَجِیْرُوْنَکَ وَمِمَّا یَسْتَجِیْرُوْنِیْ قَالُوْا مِنْ نَارِکَ یَا رَبِّ قَالَ وَھَلْ رَاَوْا نَارِیْ قَالُوْا لَا قَالَ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِیْ قَالُوْا وَیَسْتَغْفِرُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ وَاَعْطَیْتُھُمْ مَّا سَاَلُوْا وَاَجَرْتُھُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ یَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِیْھِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّآءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَھُمْ قَالَ فَیَقُوْلُ وَلَہٗ غَفَرْتُ ھُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو سیر کرتے پھرتے ہیں جنکو اور کچھ کام نہیں وہ ذکر الٰہی کی مجلسوں کو ڈھونڈھتے ہیں۔ پھر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الٰہی ہوتا ہے وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور ایک کو ایک چھا لیتے ہیں یہاں تک کہ اُنکے پروں سے زمین سے لیکر آسمان تک جگہ بھر جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے جدا ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں۔ پروردگار جل وعلا اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تم کہاں سے آئے۔ وہ عرض کرتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے زمین میں ہو کر وہ تیری پاکی بول رہے ہیں اور تیری بڑائی کر رہے ہیں اور لا الہ الا اللہ کہہ رہے ہیں اور تیری تعریف کر رہے ہیں (یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ رہے ہیں) اور تجھ سے کچھ مانگتے ہیں۔ پروردگار فرماتا ہے مجھ سے کیا مانگتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ پروردگار فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں انہوں نے تو نہیں دیکھا اے مالک ہمارے۔ پروردگار فرماتا ہے پھر اگر وہ میری جنت کو دیکھتے تو کیا حال ہوتا اُن کا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری پناہ مانگتے ہیں۔ پروردگار فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ فرشتے عرض

عَنْ رَبِيعِ ابْنِ خَيْثَمٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ عَمْرِو ابْنِ مَيْمُونٍ قَالَ فَأَتَيْتُ عَمْرَو ابْنَ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کرایا۔ عمرو بن میمون نے یہ حدیث ابن ابی لیلےٰ سے سنی انہوں نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور (قیامت کے دن) میزان میں بھاری ہونگے اور پروردگار کو بہت پسند ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کہوں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تو یہ مجھ کو زیادہ پسند ہے اُن تمام چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے۔

عَنْ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي قَالَ مُوسَى أَمَّا عَافِنِي فَأَنَا أَتَوَهَّمُ وَمَا أَدْرِي وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَ مُوسَى

ترجمہ۔ سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی کلام بتائیے جسکو میں کہا کروں۔ آپ نے فرمایا یہ کہا کر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ وہ گنوار بولا ان کلموں میں تو میرے مالک کی تعریف ہے میرے لئے بتائیے۔ آپ نے فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي موسیٰ نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا کہ عَافِنِي کا مجھ کو خیال آتا ہے پر یاد نہیں۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ

ترجمہ۔ ابو مالک اشجعی سے روایت ہے انہوں نے

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ | وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے مالک ہمارے ہمکو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمکو بچا دے آگ کے عذاب سے

بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور سُبحَانَ اللہ اور دُعا کی فضیلت

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ ایک دن میں سو بار تو اسکو اتنا ثواب ہوگا جیسے دس بردے (غلام) آزاد کئے اور سو نیکیاں اسکی لکھی جاویں گی اور سو برائیاں اسکی میٹ دی جاویں گی اور شیطان سے اُس کو بچاؤ رہے گا دن بھر شام تک اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر عمل نہ لاویگا مگر جو اس سے زیادہ عمل کرے (یعنی یہی تسبیح سو سے زیادہ پڑھے یا اور اعمال خیر زیادہ کرے) اور جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ دن میں سو بار کہے اس کے گناہ میٹ دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو اور شام کو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سو بار کہے قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عمل لیکر نہ آویگا مگر جو اتنا ہی یا اس سے زیادہ کہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ

ترجمہ۔ عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ دس مرتبہ کہے اس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے چار شخصوں کو حضرت

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ

تو اللہ تعالیٰ اُسپر سے آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص مفلس کو مہلت دیوے (یعنی اُسپر تقاضا اور سختی نہ کرے اپنے قرض کے لئے) اللہ تعالیٰ اسپر آسانی کریگا دنیا اور آخرت میں اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ڈھانکے گا دنیا میں تو اللہ تعالیٰ اسکا عیب ڈھانکے گا دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد میں رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے گا اور جو شخص راہ چلے علم حاصل کرنے کیلئے (یعنی علم دین خالص خدا کیلئے) اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت کا راستہ سہل کر دیگا اور جو لوگ جمع ہوں کسی اللہ کے گھر میں اللہ کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھاویں تو اُنپر خدا کی رحمت اُتریگی اور رحمت انکو ڈھانپ لیگی اور فرشتے انکو گھیر لیں گے اور اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کا ذکر کریگا اپنے پاس رہنے والوں میں (یعنی فرشتوں میں) اور جس کا عمل کوتاہی کرے تو اُسکا خاندان (نسب) کچھ کام نہ آویگا۔

فائدہ۔ یعنی پیغمبروں اور بزرگوں کی اولاد ہونا کچھ مفید نہیں بلکہ عمل عمدہ کرنا چاہیئے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں قرآن پڑھنے کے لئے جمع ہونا افضل ہے۔ ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور مالک نے اسکو مکروہ کہا ہے اور بعض مالکیہ نے امام مالک کے قول کی تاویل کی ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ امام مالک کو شاید یہ حدیث نہیں پہنچی یا ان کا مطلب یہ ہوگا کہ پکار کر قرآن پڑھنا اس طرح سے کہ نمازیوں کو تکلیف ہو مکروہ ہے اور مسجد کا حکم ہے اگر مدرسہ یا رباط میں لوگ جمع ہوں قرآن پڑھنے کے لئے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِيْ اُسَامَةَ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ التَّيْسِيْرِ عَلَى الْمُعْسِرِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ الْاَغَرِّ اَبِيْ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ

ترجمہ۔ ابو مسلم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما پر اُن دونوں نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھ کر یاد کریں اللہ تعالیٰ کی تو انکو فرشتے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ مَنْ اَسْلَمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی مسلمان ہوتا اسکو یہ سکھلاتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

ترجمہ وہی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ جو کوئی مسلمان ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھلاتے پھر ان کلموں کے ساتھ دعا کرنے کا حکم کرتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ

عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

ترجمہ۔ ابو مالک اشجعی سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ میں کیا کہوں جب اپنے رب سے مانگوں آپ نے فرمایا کہہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ اور آپ ان کلموں کو فرماتے وقت ایک ایک انگلی بند کرتے جاتے تھے تو سب بند کرلیں صرف انگوٹھا رہ گیا۔ آپ نے فرمایا یہ کلمے دنیا اور آخرت دونوں کے فائدے تیرے لئے اکٹھا کردیں گے۔

عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْئَلُ رَبِّيْ قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَيَجْمَعُ اَصَابِعَهُ اِلَّا الْاِبْهَامَ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ

عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهُ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَتُكْتَبُ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ

ترجمہ۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے ہزار نیکیاں ہر روز کرنے سے۔ ایک شخص نے آپ کے پاس بیٹھنے والوں میں سے پوچھا کیونکر ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کریگا آپ نے فرمایا سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے تو ہزار نیکیاں اس کیلئے لکھی جائیں گی اور ہزار گناہ اسکے مٹے جائینگے

بَابُ فَضْلِ الْاِجْتِمَاعِ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ

قرآن کی تلاوت اور ذکر کے لئے جمع ہونے کی فضیلت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّفَّسَ عَنْ مُّؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن پر سے کوئی سختی دنیا کی دور کرے

اور تجھی سے ہیں سوا تیرے نہ ہم کسی سے دعا کرتے ہیں نہ اٹھتے بیٹھتے سوا تیرے اور کسی کا نام لیتے ہیں۔ پس رحم کر اے مالک اور اے آقا اور اے شاہنشاہ اور اے مربی اور اے مولیٰ اپنے قصوروار غلاموں پر تیرے اچھے غلاموں کے پاس تو اچھے عمل بھی ہیں اور ہمارے پاس تو ایک عمل بھی ایسا نہیں جسکو ہم تیری درگاہ عالیہ میں پیش کریں۔ ہم خالی ہاتھ ہیں بیچارے گناہوں کے مارے قصوروں میں دبے ہوئے خطاؤں سے لدے ہوئے ہمارا بیڑا پار کرنے والا کون ہے سوا تیرے اور ہمارا ہاتھ پکڑنے والا اور ہمارا سنبھالنے والا کون ہے سوا تیرے۔ تو ہی اگر ہماری بیچارگی پر رحم کرے تو ہمارا ٹھکانا لگے ورنہ ہم نے جو کام کئے ہیں تو انکو خوب جانتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ کام نہایت برے ہیں اور ہمکو سوا شرمندگی اور عاجزی اور اقرار کے اور کیا جواب ہے اے مالک ہمارے ہم سراسر تقصیروار اور قصوروار ہیں اور ہمارے پاس کچھ پونجی نہیں ہے۔ پھر ایسے محتاج بے سامان ننگے غلاموں کا ٹھکانا کہاں ہے اور کون انکو پوچھتا ہے سوا تیرے تو ہی رحم کرنے والا ہے۔ تو ہی مالک ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِسْتِغْفَارِ وَالْاِسْتِكْثَارِ مِنْهُ

خدا سے مغفرت مانگنے کی فضیلت

عَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ

ترجمہ۔ اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ صحابی تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا میرے دل پر پردہ ہو جاتا ہے (یعنی خدا سے کبھی غافل ہو جاتا ہوں) اور میں خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں۔

فائدہ۔ نووی نے کہا آپ کی شان یہ تھی کہ ہر لحظہ خدا کی یاد میں رہیں اور اسمیں کبھی غفلت ہو جاتی تو آپ اسکو گناہ سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے۔ اور بعضوں نے کہا کہ آپ امت کی فکر میں مصروف ہو جاتے یا جہاد کی فکر اور سامان میں یا دشمن کے ملانے کی تدبیروں میں اگرچہ یہ بھی بڑی عبادتیں ہیں پر آپ کے بلند مرتبہ میں یہ نزول ہے آپ استغفار کرتے اور اسی واسطے کہا گیا ہے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ اور بعضوں نے کہا ہے اس پردہ سے سکینہ مراد ہے اور استغفار اظہار عبودیت کیلئے ہے۔ محاسبی نے کہا انبیاء اور ملائکہ کا خوف عظمت الٰہی سے ہے اگرچہ وہ عذاب سے بخوف ہیں انتہیٰ مختصراً۔

بَابُ التَّوْبَةِ

توبہ کا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ (اطمینان) اور دل کی خوشی) اُتر اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَةُ عَلٰی حَلْقَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰهَ قَالَ اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُهْمَةً لَّکُمْ وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِیْثًا مِّنِّیْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰی مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَیْنَا قَالَ اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُهْمَةً لَّکُمْ وَلٰکِنَّهٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یُبَاهِیْ بِکُمُ الْمَلٰٓئِکَةَ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معاویہ نے مسجد میں ایک حلقہ دیکھا (لوگوں کا) پوچھا تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ وہ بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کو۔ معاویہ نے کہا تم اس لئے بیٹھے ہو یا اور بھی کچھ کام کے لئے۔ وہ بولے نہیں قسم خدا کی صرف خدا کی یاد کے لئے بیٹھے ہیں معاویہ نے کہا میں نے تم کو اس لئے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا اور میرا جو رتبہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس رتبہ کے لوگوں میں کوئی مجھ سے کم حدیث کا روایت کرنے والا نہیں (یعنی میں سب لوگوں سے کم حدیث روایت کرتا ہوں) ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے حلقہ پر نکلے اور پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو۔ وہ بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ جل و علا کی یاد کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کہ اُس نے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور ہمارے اوپر احسان کیا۔ آپ نے فرمایا قسم اللہ تعالیٰ کی تم اسلئے بیٹھے ہو یا اور کسی کام کیلئے۔ وہ بولے قسم اللہ کی ہم تو صرف اسیواسطے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے تمکو اس لئے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا بلکہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی فضیلت بیان کر رہا ہے فرشتوں کے سامنے۔

فائدہ۔ زہے قسمت ان لوگوں کے کہ مالک نے ان کی یاد کی اور انکی خوبی بیان کی۔ غلام کیلئے اس سے زیادہ کونسی نعمت ہوگی کہ مالک اس سے خوش ہو اور اسکی ثنا اور صفت بیان کرے یا اللہ اپنے فضل اور کرم سے ہماری بھی مغفرت کر گو ہم بڑے گنہگار ہیں پر بُرے ہیں یا بھلے تیرے بندے اور غلام ہیں سوا تیرے نہ کسی کی عبادت کرتے ہیں نہ کسی سے مراد مانگتے ہیں نہ کسی کو مصیبت کے وقت پکارتے ہیں نہ کسیکو ہر جگہ اور ہر وقت حاضر اور ناظر جانتے ہیں تو ہی روزی دینے والا ہے اور تو ہی اولاد دینے والا اور تو ہی بیماری سے تندرست کرنیوالا اور تو ہی درد اور مصیبت کو دور کرنے والا۔ ہمارا نماز اور روزہ اور صدقہ اور خیرات اور دعا اور سب عبادتیں تیرے ہی لئے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّھُمْ کَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُمْ یَصْعَدُوْنَ فِیْ ثَنِیَّۃٍ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ کُلَّمَا عَلَا ثَنِیَّۃً نَادٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَ غَائِبًا قَالَ فَقَالَ یَا اَبَا مُوْسٰی اَوْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ قَیْسٍ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِّنْ کَنْزِ الْجَنَّۃِ قُلْتُ مَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترجمہ - ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ لوگوں کے ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور چڑھ رہے تھے ایک گھاٹی پر ایک شخص جب کسی ٹیکرے پر چڑھتا تو آواز سے پکارتا لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بہرے کو یا غائب کو نہیں پکارتے ہو۔ پھر آپ نے فرمایا اے ابو موسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس میں تجھ کو ایک کلمہ بتلاؤں جو جنت کا خزانہ ہے میں نے عرض کیا وہ کونسا کلمہ ہے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ عَاصِمٍ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ فَذَکَرَ الْاَحَادِیْثَ وَقَالَ فِیْہِ وَالَّذِیْ تَدْعُوْنَہٗ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِّنْ عُنُقِ رَاحِلَۃِ اَحَدِکُمْ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِہٖ ذِکْرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ جسکو تم پکارتے ہو وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے اونٹ کی گردن سے۔

فائدہ۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ مجاز ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اور مراد یہ ہے کہ وہ سنتا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ اس قسم کی آیات اور احادیث جن میں خداوند تعالیٰ کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف اور خلف معیت اور قرب علمی پر محمول ہیں پھر وہ جہمیوں کی دلیل کیونکر ہو سکتی ہیں جو معاذ اللہ خداوند کریم کو ہر جگہ ذات سے سمجھتے ہیں۔ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند کریم کی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اسکا علم اور سمع اور بصر ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہ حاضر ہے بحضور علمی اور ناظر ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ اَوْ قَالَ عَلٰی کَنْزٍ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ فَقُلْتُ بَلٰی فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترجمہ - ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا میں تجھ کو بتلاؤں ایک کلمہ جنت کے خزانوں میں سے یا ایک خزانہ جنت کے خزانوں میں سے۔ میں نے عرض کیا بتلایئے آپ نے فرمایا کہ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! توبہ کرو اللہ کی طرف کیونکہ میں توبہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اوپر آپ کی استغفار کی وجہ گذر چکی اور وہی توبہ کی وجہ ہے ہم لوگوں کو توبہ کی زیادہ احتیاج ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا کہ توبہ کی تین شرطیں ہیں ایک توبہ کہ گناہ سے باز آوے دوسرے اُسپر نادم ہو تیسرے عہد کرے کہ بار دیگر نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک شرط اور ہے وہ یہ کہ اس بندے کو وہ حق ادا کرے یا اُس سے معاف کرالیوے انتہیٰ۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللهُ عَلَيْهِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص توبہ کرے پہلے اس سے کہ آفتاب پچھم سے نکلے تو اللہ اسکو معاف کرے گا (بعد آفتاب کے پچھم سے نکلنے کے توبہ قبول نہ ہوگی اسی طرح جان کنی یعنی نزع کے وقت توبہ قبول نہ ہوگی نہ اس کی وصیت نافذ ہوگی۔)

بَابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ

آہستہ سے ذکر کرنا افضل ہے

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَأَنَا خَلْفَهُ وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ ابْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں۔ لوگ پکار کر تکبیر کہنے لگے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! نرمی کرو اپنی جانوں پر (یعنی آہستہ سے ذکر کرو) کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو۔ تم پکارتے ہو اسکو جو (ہر جگہ سے) سنتا ہے نزدیک ہے اور تمہارے ساتھ ہے (یعنی علم اور احاطہ سے) (نووی) ابوموسیٰ نے کہا میں آپ کے پیچھے تھا اور میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کہہ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلاؤں۔ میں نے عرض کیا بتلائیے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کہہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (یہ کلمہ تفویض کا ہے اور اس میں اقرار ہے کہ اور کسیکو نہ طاقت ہے نہ قدرت اس وجہ سے خدائے تعالیٰ کو بہت پسند ہے)

عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

فائدہ - یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری امیری کے فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ سے امیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال و دولت میں مشغول ہو کر خدائے تعالیٰ کو بھول جائے مال کا حق ادا نہ کرے۔ اور فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ تنگ ہو کر ناشکری کرنے لگے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرضداری سے کیوں کہ آدمی قرضداری میں جھوٹا وعدہ کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے مر جاتا ہے اور کبھی قرض خواہ کو دھوکا دیتا ہے نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ دعا کرنا اور پناہ مانگنا مستحب ہے اور یہی صحیح ہے۔ اور ایک طائفہ زہاد کا یہ قول ہے کہ دعا نہ کرنا افضل ہے اور قضائے الٰہی پر راضی رہنا بہتر ہے

مترجم کہتا ہے یہ قول غلط ہے خود قرآن شریف میں ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اور صدہا حدیثیں دعا کے باب میں وارد ہیں اور تمام پیغمبروں نے دعا کی ہے بلکہ بہت حدیثوں سے نکلتا ہے کہ دعا قضا کو پھیر دیتی ہے اور اس طائفہ زہاد نے اسپر غور نہ کیا کہ خدا کی قضا سے راضی رہنا دعا کے مانع نہیں ہے کس لئے کہ رضا کے یہ معنے ہیں کہ جو خداوند کریم کرے اُسپر شکوہ اور شکایت نہ کرے اور کوئی لفظ خلاف ادب نہ نکالے اور دعا مقتضائے عبودیت ہے اور دعا سے بندہ اور مولیٰ میں تعلق زیادہ ہوتا ہے اور مولیٰ اپنے غلام کے گڑگڑانے سے بہت خوش ہوتا ہے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ دعا نہ کرنے میں مولیٰ ناراض نہ ہو جائے کس لئے کہ دعا نہ کرنا اور کچھ نہ مانگنا استکبار اور غرور کی نشانی ہے اور دعا عام ہے کہ دل سے ہو یا زبان سے کیونکہ مالک دل کی باتیں بھی خوب جانتا ہے۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

ترجمہ - انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی اور نامردی اور بڑھاپے (اُس بڑھاپے سے جسمیں عقل و ہوش جاتا رہے اور عبادت نہو سکے) اور بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تَعَوَّذَ مِنْ اَشْيَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبُخْلَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ الدَّعَوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ

دعاؤں اور اعوذ باللہ کا بیان

عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّہٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِہٖ فِیْ صَلَاتِیْ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَقَالَ قُتَیْبَۃُ کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

ترجمہ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایک دعا سکھلائیے جسکو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں۔ آپ نے فرمایا یہ کہا کر یا اللہ میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا ہے یا بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا سوا تیرے تو بخش دے مجھے اپنے پاس کی بخشش سے اور رحم کر مجھ پر تو بخشنے والا مہربان ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ یَقُوْلُ اِنَّ اَبَا بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دُعَاءً اَدْعُوْ بِہٖ فِیْ صَلٰوتِیْ وَفِیْ بَیْتِیْ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ ظُلْمًا کَثِیْرًا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ جسکو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں اور اپنے گھر میں۔

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ بِھٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اَللّٰھُمَّ فَاِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے فتنہ سے اور عذاب سے جہنم کے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال مسیح فتنہ کے شر سے۔ یا اللہ میرے گناہوں دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور پاک کر دے میرا دل گناہوں سے جیسے تو نے پاک کر دیا سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دور کر دے گناہوں کو مجھ سے جیسے تو نے دور کیا مشرق کو مغرب سے (پورب کو پچھم سے) یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرضداری سے۔

اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ وَاجْعَلْهُنَّ مِنْ اٰخِرِ كَلَامِكَ فَاِنْ مُّتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ وَاَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَدْتُّهُنَّ لِاَسْتَذْكِرَهُنَّ فَقُلْتُ اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ

فرمایا جب تو سونے کو جاوے تو وضو کر جیسے نماز کیلئے وضو کرتے ہیں پھر داہنی کروٹ پر لیٹ اور کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ آخر تک یعنی یا اللہ! میں نے اپنا منہ رکھدیا تیرے لئے اور اپنا کام سونپ دیا تجھ کو اور تجھ پر بھروسا کیا تیرے ثواب کی خواہش سے تیرے عذاب سے ڈر کر سوا تیرے کوئی ٹھکانا اور پناہ نہیں تجھ سے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جسکو تو نے بھیجا اور اخیر بات یہی دعا ہو۔ پھر اگر تو مر جاوے اُس رات کو تو مریگا اسلام پر (اور خاتمہ بخیر ہوگا) براء نے کہا کہ میں نے ان کلموں کو دوبارہ پڑھا یاد کرنے کیلئے تو بِنَبِيِّكَ کے بدلے بِرَسُوْلِكَ کہا۔ آپ نے فرمایا بِنَبِيِّكَ کہہ۔

فائدہ۔ کیونکہ ذکر اور دعا میں وہی لفظ کہنا چاہیئے جو وارد ہے اور شاید یہ دعا آپ کو وحی سے معلوم ہوئی ہو اس لئے آپ نے لفظ بدلنا جائز نہ رکھا۔ بعضوں نے اس روایت سے یہ دلیل کی ہے کہ حدیث کی روایت بالمعنیٰ درست نہیں۔ جو درست کہتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ رسول کے معنی اور ہیں تو یہ نقل بالمعنیٰ کہاں ہے (نووی مختصراً)

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّ مَنْصُوْرًا اَتَمَّ حَدِيْثًا وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ حُصَيْنٍ وَاِنْ اَصْبَحَ اَصَابَ خَيْرًا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ اَنْ يَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مَّاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَلَوْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ مِنَ اللَّيْلِ ترجمہ۔ براء بن عازبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا کہ رات کو سوتے وقت یہ کہا کر اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ آخر تک

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ يُوْشِكُ حَدِيْثُ عُمَرَ ابْنِ مُرَّةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ

ترجمہ۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اے فلاں جب تو اپنے بچھونے پر جاوے تو یہ دعا پڑھ جو اوپر گذری۔ اس میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرْكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ قَالَ عَمْرٌو فِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ سُفْیَانُ اَشُكُّ اَنِّیْ زِدْتُّ وَاحِدَةً مِّنْهَا ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری قضاء سے پناہ مانگتے تھے اور بدبختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اور بلا کی سختی سے۔

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِیْمٍ السُّلَمِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ اَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّهٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ

ترجمہ۔ خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی منزل میں اترے پھر کہے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی برائی سے اس کے جو اللہ نے پیدا کیا تو اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچاویگی یہاں تک کہ وہ کوچ کرے اس منزل سے۔

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِیْمٍ السُّلَمِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ اَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّهٗ لَا یَضُرُّهٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْهُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِیْ الْبَارِحَةَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھے بڑی تکلیف پہنچی اس بچھو سے جس نے کل رات کو مجھے کاٹا۔ آپ نے فرمایا اگر تو شام کو یہ کہہ لیتا اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو تجھے ضرر نہ کرتا نہ کاٹتا یا کاٹتا تو تکلیف نہ ہوتی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَدَغَتْنِیْ عَقْرَبٌ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ وَهْبٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ

سوتے وقت کی دعا

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا

ترجمہ۔ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

شَيْءٌ وَّأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّ أَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرْوِيْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر چیز کے شر سے جسکی پیشانی تو تھامے ہے (یعنی تیری اختیار میں ہے) تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے کوئی شے نہیں۔ تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں (یعنی ازلی اور ابدی ہے) تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی شے نہیں تو باطن ہے (یعنی لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا) تجھ سے ورے کوئی شے نہیں (یعنی تجھ سے زیادہ چھپی ہوئی) ادا کردے قرض ہمارا اور امیر کردے ہمکو محتاجی دور کرکے۔ ابو صالح اس دعا کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے تھے اور ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث میں عزشانہ کیلئے آخر کا لفظ آیا ہے امام ابوبکر باقلانی نے کہا آخر کے معنے باقی اپنی صفات سے ساتھ علم وقدرت وغیرہ کے جیسے ازل میں تھا اور بعد مخلوقات کے مرنے اور اُن علوم اور حواس کے مٹنے اور اُن کے اجسام کے جدا ہو جانے کے پروردگار اسی حالت میں رہیگا اور معتزلہ نے اس سے یہ دلیل کی ہے کہ جسم بالکل فنا ہو جائیگا۔ اور اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ جسم بالکل فنا نہ ہوگا بلکہ وہ جدا جدا ہو جاویگا اور یہاں مراد انکی صفات کا فنا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ معتزلہ کا قول دلیل عقلی کی رو سے بھی مردود ہے کیونکہ حکمت جدید اور قدیم دونوں کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہے کہ جواہر فنا نہیں ہو سکتے۔ اس صورت میں فنا سے وہی انحلال اور بطلان ترکیب اور انعدام صفات مراد ہے جو اہل حق کا مذہب ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا اَخَذْنَا مَضْجَعَنَا اَنْ نَقُوْلَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَّقَالَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گذری۔ اس میں یہ ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر جانور کے شر سے جسکی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں ایک خدمت گار مانگنے کو۔ آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھ لیا کر اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ آخر تک جیسے اوپر گذری۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اٰوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَاْخُذْ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بچھونے پر جاوے

فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا

یہ ہے کہ اگر تو مر جاویگا مریگا اسلام پر اور جو صبح کو اٹھیگا تو بہتری پر اٹھے گا۔

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ يَقُولُ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَى وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

ترجمہ۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لیٹتے تو فرماتے اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ آخر تک یعنی یا اللہ تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور جب جاگتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ آخر تک یعنی شکر اُس خدا کا جس نے ہمکو جلایا مار کر (سُلا کر کیونکہ سونا بھی ایک طرح کی موت ہے) اور اُسی کی طرف مر کے اُٹھنا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يُذْكَرْ سَمِعْتُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص کو سوتے وقت یہ کہا پڑھنے کو اَللّٰھُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِیْ آخر تک یعنی یا اللہ تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی مار لیگا اور تیرے لئے ہے جینا اور مرنا۔ اگر تو جلائے اسکو تو اپنی حفاظت میں رکھ اور جو مارے تو بخشدے اُسکو۔ یا اللہ میں تندرستی چاہتا ہوں تجھ سے۔ ایک شخص ان سے بولا تم نے یہ دعا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی۔ انہوں نے کہا اُن سے سنی جو عمرؓ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ

ترجمہ۔ سہیل سے روایت ہے ابو صالح جب ہم میں سے کوئی سونے لگتا تو کہتے داہنی کروٹ پر سوؤ اور یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ آخر تک یعنی اے اللہ مالک آسمانوں کے اور مالک زمین کے اور مالک بڑے عرش کے اور مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے چیرنے والے دانے اور گٹھلی کے (درخت اگانے کے لئے) اور اُتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے

عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ آخر تک یعنی اے پروردگار۔ میں تیرا فرمانبردار ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد سے دشمنوں سے لڑا۔ اے مالک میرے میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کوئی برحق معبود نہیں سوا تیرے اس بات سے کہ تو بھٹکا دیوے مجھ کو تو وہ زندہ ہے جو کبھی نہیں مرتا اور جن اور آدمی مرتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُولُ سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور صبح ہوتی تو فرماتے سن لیا سننے والے نے اللہ کی حمد اور اس کے حسن بلا کو اے رب ہمارے ساتھ رہ ہمارے (یعنی مدد سے) اور فضل کر ہم پر پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم سے

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَائِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي آخر تک یعنی یا اللہ بخشدے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھ سے اپنے حال میں ہوئی اور بخشدے اس چیز کو جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے یا اللہ بخشدے میرے ارادہ کے گناہ اور میری ہنسی کے گناہ کو اور میری بھول چوک اور قصد کو اور یہ سب میری طرف ہے اے مالک میرے بخشدے میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے گناہوں کو اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيُسَمِّ اللّٰهَ فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلَفَهُ بَعْدَهُ عَلٰى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَلْيَقُلْ سُبْحَانَكَ رَبِّي بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ

تو اپنے تہبند کا ٹکڑا پکڑے اور اس سے اپنا بچھونا جھاڑے اور بسم اللہ کہے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا اس کے بعد اسکے بچھونے پر کونسی چیز آئی۔ پھر جب لیٹنے لگے تو داہنی کروٹ پر لیٹے اور کہے سُبْحَانَكَ رَبِّي بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ

بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ یعنی پاک ہے تو اے میرے پروردگار تیرا نام لیکر میں کروٹ زمین پر رکھتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک لیوے تو اسکو بخشدے اور جو چھوڑ دیوے (پھر بدن میں آنے کیلئے) تو اس کو حفاظت کر جس سے حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندوں کی۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي فَإِنْ أَحْيَيْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے شکر ہے اُس خدا کا جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لئے اور ٹھکانا دیا ہم کو کتنے لوگ ایسے ہیں جنکے لئے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ٹھکانا ہے۔

بَابٌ فِي الْأَدْعِيَةِ

دُعاؤں کا بیان

عَنْ فَرْوَةَ ابْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ اللّٰهَ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ

ترجمہ۔ فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا کرتے تھے اللہ سے۔ انہوں نے کہا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں برائی سے اس کام کی جو میں نے کیا اور جو میں نے نہیں کیا

عَنْ فَرْوَةَ ابْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ
مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ
وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا

کر دے اسکو تو اس کا بہتر پاک کرنیوالا ہے تو اس کا آقا اور مولیٰ ہے۔ یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اُس علم سے جو فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو تیرے سامنے نہ جھکے اور اس جی سے جو آسودہ نہو اور اُس دعا سے جو قبول نہو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَمْسٰى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْدُ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
فِي هٰذَا لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ
اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ
وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی تو فرماتے ہم نے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی شکر ہے خدا کا کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے جو اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اُسیکی سلطنت ہے اُسی کو تعریف لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں اور اس رات کے بعد کی اور پناہ اس رات کی برائی سے اور اس کے بعد کی برائی سے اے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں سُستی اور بڑھاپے کی بُرائی سے اے پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور جب صبح ہوتی تو یہی دعا کرتے لیکن یوں فرماتے صبح کی ہم نے اور صبح کی خدا کے ملک نے اخیر تک اور بجائے رات کے دن فرماتے)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسٰى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى
الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ أُرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ
فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسٰى قَالَ أَمْسَيْنَا
وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ
هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ
وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ الْحَسَنُ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَزَادَنِي فِيهِ

فائدہ۔ نووی نے کہا یہ دعا آپ نے تواضع کی راہ سے کی اور کمال کے فوت کو آپ نے گناہ قرار دیا یا مراد وہ سہو ہے جو آپ سے ہوا یا جو امر نبوت سے پہلے واقع ہوئے ہر حال میں آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشے ہوئے ہیں اور یہ دعا تواضع کی راہ سے ہے کیونکہ دعا عبادت ہے۔ تحفۃ الاخیار میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کیواسطے یا ترک اولیٰ کے خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے نزدیکاں را بیش بود حیرانی یہی معنے ہیں بندگی کے کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو یا نہوا ہو اقرار کیا کرے۔

عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ آخرتک یعنی یا اللہ میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا کو جسمیں میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخرت کو جس میں میری بازگشت ہے اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب (یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی تونگری۔

عَنْ ابْنِ إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ مُثَنّٰى قَالَ فِيْ رِوَايَتِهِ وَالْعِفَّةَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَا أَقُوْلُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا

ترجمہ۔ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تم سے وہی کہوں گا جو آپ فرماتے تھے۔ آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ میرے نفس کو تقوے دے اور پاک

خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَ هِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَ هِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صبح سویرے اُن کے پاس سے نکلے۔ جب آپ نے صبح کی نماز پڑھی وہ اپنی نماز کی جگہ میں تھیں پھر آپ چاشت کے وقت لوٹے دیکھا تو وہ وہیں بیٹھی ہیں۔ آپ نے فرمایا تم اسی حال میں رہیں جب سے میں نے تم کو چھوڑا جویریہ نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا میں نے تمہارے بعد چار کلمے کہے تین بار اگر وہ تولے جاویں اُن کلموں کے ساتھ جو تو نے آج اب تک کہے ہیں البتہ وہی بھاری پڑیں گے وہ کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ یعنی میں خدا کی پاکی بولتا ہوں خوبیوں کے ساتھ اس کی مخلوقات کے شمار کے برابر اور اس کی رضامندی اور خوشی کے برابر اور اس کے عرش کے تول کے برابر اور اسکے کلمات کی سیاہی کے برابر (یعنی بے انتہا اس لئے کہ خدا کے کلموں کی کوئی حد نہیں سارا سمندر۔ اگر سیاہی ہو وہ ختم ہو جاوے اور خدا کے کلمے تمام نہوں۔)

عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَلَّى الْغَدَاةَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنَ الرَّحٰى فِيْ يَدِهَا وَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيْءِ فَاطِمَةَ اِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى صَدْرِيْ وَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا خَيْرًا مِّمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا اَنْ تُكَبِّرَا اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدَاهُ

ترجمہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار ہوگئیں یا انہوں نے شکایت کی اُس تکلیف کی جو اُن کو ہوتی تھی چکی پیسنے میں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے وہ گئیں تو آپ کو نہ پایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ملیں۔ اُنسے یہ حال بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے بیان کیا حضرت فاطمہؓ کے آنے کا حال۔ یہ سُنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اپنے بچھونے پر جا چکے تھے ہم نے چاہا

زُبَیْدٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ سُوَیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَفَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَهٗ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے وہ اکیلا ہے اس نے عزت دی اپنے لشکر کو اور مدد کی اپنے بندہ کی اور مغلوب کیا کافروں کی جماعتوں کو اس نے اکیلے اس کے بعد کوئی شے نہیں ہے۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰی هِدَایَتَكَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ

ترجمہ۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے کہہ یا اللہ ہدایت کر مجھ کو اور سیدھا کر دے مجھ کو اور فرمایا کہ اس دعا مانگتے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی کا دھیان کیا کر۔

فائدہ۔ یعنی جیسے کہیں جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھے اُسی طرف چلتے ہیں دائیں بائیں نہیں جھکتے سی طرح خدا سے ہدایت مانگتے وقت راہ راست کا دھیان چاہیئے کہ منزل مقصود کو پہنچ جائے شرع پر چلا جائے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نہ کرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کا دھیان کرے یعنی جیسے تیر نشانے پر پہنچتا ہے دائیں بائیں نہیں جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل راستی کا خیال چاہیئے کہ باطل دخل نہ پائے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو حاصل دل کا حضور ہو (تحفۃ الاخیار)

مترجم کہتا ہے کہ اس وقت میں راہ راست پر قائم رہنا بڑی مشکل ہے۔ گمراہ کرنیوالے اور راہ راست سے بہکا دینے والے بہت پھیل گئے ہیں پر خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ میں حدیث شریف کی کتابوں کا ترجمہ کرایا۔ اب مسلمان کو چاہیئے کہ موضح القرآن اور ترجمہ حدیث کو دیکھیں اور اسپر عمل کریں اگر قرآن اور صحیح بخاری پر قائم رہیں تو راہ راست سے کبھی نہ بھٹکیں گے۔

عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَیْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰی وَالسَّدَادَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ التَّسْبِیْحِ اَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ

اوّل روز اور سوتے وقت تسبیح کہنا

عَنْ جُوَیْرِیَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا سے

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صِيَاحِ الدِّيَكَةِ

مرغ چلاتے وقت دعا مانگنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَكَةِ فَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَیْطَانًا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ تعالیٰ سے اسکا فضل مانگو کیونکہ مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے۔

فائدہ۔ تو فرشتے کے سامنے دعا کا حکم کیا اس امید سے کہ فرشتہ بھی دعا میں شریک ہوگا اور اس سے یہ نکلا کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے (نووی)

بَابُ دُعَاءِ الْكَرْبِ

سختی کی دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سختی (اور مشکل) کے وقت دعا پڑھتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑی عظمت والا بردبار ہے۔ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑے عرش کا مالک ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے جو مالک ہے آسمان کا اور مالک ہے زمین کا اور مالک ہے عرش کا جو عزت والا ہے

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَحَدِیْثُ مُعَاذِ ابْنِ هِشَامٍ اَتَمُّ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَدْعُوْ بِهِنَّ وَیَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاذِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ قَتَادَةَ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلموں کو سختی کے وقت کہتے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری۔ اسمیں رب السموات والارض ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِیْهِ وَزَادَ مَعَهُنَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا تو یہی دعا پڑھتے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ

ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمَا مِنْ خَادِمٍ | کھڑے ہوں۔ آپ نے فرمایا اپنی جگہ پر رہو پھر آپ ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے (یعنی میاں بی بی کے بیچ میں) یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی۔ آپ نے فرمایا میں تم دونوں کو وہ نہ بتاؤں جو بہتر ہے اس سے جو مانگا تم نے (یعنی خادم سے) جب تم دونوں لیٹو تو تکبیر کہو چونتیس ۳۴ بار اور سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار یہ تمہارے لئے بہتر ہے ایک خادم سے۔

فائدہ۔ سبحان اللہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مرتبہ اللہ جل جلالہ کے پاس کتنا بلند ہوگا انہوں نے دنیا میں کوئی راحت نہیں اٹھائی ہمیشہ مشقت اور تکلیف سے بسر کی اور جب حضرت علی کی فراغت اور دولت کا زمانہ آیا اس سے پیشتر وہ دنیا سے گذر گئیں اور اپنے پدر بزرگوار سے مل گئیں یا اللہ بخشدے ہم کو حضرت فاطمہ زہرا کی طاعت کے طفیل سے اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین۔

عَنْ شُعْبَةَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ مُعَاذٍ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجِعَکُمَا مِنَ اللَّیْلِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ عَلِیٌّ مَا تَرَکْتُہٗ مُنْذُ سَمِعْتُہٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِیْلَ لَہٗ وَلَا لَیْلَةَ صِفِّیْنَ قَالَ وَلَا لَیْلَةَ صِفِّیْنَ وَفِیْ حَدِیْثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قُلْتُ لَہٗ وَلَا لَیْلَةَ صِفِّیْنَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت علی نے کہا میں نے اس وظیفہ کو کبھی نہیں چھوڑا۔ لوگوں نے کہا صفین کی رات میں بھی (جو بڑی پریشانی کی رات تھی صبح کو معاویہ سے جنگ تھی) انہوں نے کہا صفین کی رات میں بھی میں نے یہ وظیفہ ناغہ نہیں کیا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُہٗ خَادِمًا وَّشَکَتِ الْعَمَلَ فَقَالَ مَا اَلْفَیْتِیْہِ عِنْدَنَا قَالَ اَلَا اَدُلُّکِ عَلٰی مَا ھُوَ خَیْرٌ لَّکِ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِیْنَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدِیْنَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتُکَبِّرِیْنَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ حِیْنَ تَاْخُذِیْنَ مَضْجَعَکِ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں ایک خادم مانگنے کو اور شکایت کی کہ مجھکو بہت کام کرنا پڑتا ہے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس تو خادم نہیں ہے البتہ میں تجھ کو وہ چیز بتاتا ہوں جو خادم سے بہتر ہے ۳۳ بار تسبیح کہہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر جب تو سونے لگے۔

عَنْ سُھَیْلٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

وَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ قَالَ فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذٰلِكَ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے مکان کو گیا وہ نہیں ملے لیکن ام درداء ملیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ ام درداء نے کہا تو میرے لئے دعا کرنا کس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ معین ہے جب وہ اپنے بھائی کی بہتری کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے آمین اور تم کو بھی یہی ملے گا پھر میں بازار کو نکلا تو ابو الدرداء سے ملا۔ انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمٰنَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ صَفْوَانَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْحَمْدِ بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ

کھانے یا پینے کے بعد خدا کا شکر کرنا مستحب ہے

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ راضی ہوتا ہے بندہ سے جب وہ کھانا کھا کر اسکا شکر کرے یا پانی کر اسکا شکر کرے (یعنی صبح یا شام یا کسی اور وقت کے کھانے کے بعد۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ مَا لَمْ يَعْجَلْ

جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا أُوَفَّقُ لِي يُسْتَجَبْ لِي

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہ ہوئی یا قبول نہ ہوگی۔

بَابُ فَضْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

سُبحان اللہ وبحمدہٖ کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلٰئِکَتِهٖ اَوْ لِعِبَادِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

ترجمہ۔ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا کلام افضل ہے۔ آپ نے فرمایا جسکو اللہ تعالیٰ نے چنا اپنے فرشتوں کے لئے یا بندوں کے لئے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰهِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ اَحَبَّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

ترجمہ۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں تجھ کو نہ بتلاؤں وہ کلام جو بہت پسند ہے اللہ کو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلایئے مجھ کو وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ آپ نے فرمایا بہت پسند اللہ تعالیٰ کو یہ کلام ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ

پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَدْعُوْ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَکُ وَلَکَ بِمِثْلٍ

ترجمہ۔ ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے اس کے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے اور تجھ کو بھی یہی ملے گا (کیونکہ پیٹھ پیچھے دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب بیحد ہے۔)

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ دَعَا لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِهٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ

ترجمہ۔ اسمیں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی دعا کرے اپنے بھائی کے لئے اسکی پیٹھ پیچھے تو موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے ایسی ہی دعا تجھ کو بھی ملے گی۔

عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ صَفْوَانَ وَکَانَتْ تَحْتَهٗ اُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَاَتَیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فِیْ مَنْزِلِهٖ فَلَمْ اَجِدْهُ وَ

ترجمہ۔ صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے روایت ہے اُن کے نکاح میں ام الدرداء تھیں۔ انہوں نے کہا میں شام کو آیا تو ابوالدرداء

جھانکا تو وہاں اکثر عورتیں تھیں۔

عَنْ اَیُّوْبَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اطَّلَعَ فِی النَّارِ فَذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ کَانَ لِمُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ امْرَأَتَانِ فَجَاءَ مِنْ عِنْدِ اِحْدٰی مُھُمَا فَقَالَتِ الْاُخْرٰی جِئْتَ مِنْ عِنْدِ فُلَانَۃَ فَقَالَ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَقَلَّ سَاکِنِی الْجَنَّۃِ النِّسَاءُ

ترجمہ۔ ابو التیاح سے روایت ہے مطرف بن عبداللہ کی دو عورتیں تھیں۔ وہ ایک عورت کے پاس سے آئے اور دوسری بولی تو فلاں عورت کے پاس سے آتا ہے۔ مطرف نے کہا کہ میں عمران بن حصین کے پاس سے آیا انہوں نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ کَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہ تھی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اخیر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت اور صحت دی ہوئی پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے

عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا یُحَدِّثُ اَنَّہٗ کَانَتْ لَہٗ اِمْرَأَتَانِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ مُعَاذٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اُسَامَۃَ ابْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَۃً ھِیَ اَضَرُّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

ترجمہ۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے بعد مردوں کو نقصان پہنچانیوالا عورتوں سے زیادہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا (یہ اکثر خلاف شرع کام کراتی ہیں اور جو مرد زن مرید ہوتے ہیں انکو مجبور کر دیتی ہیں)

عَنْ اُسَامَۃَ ابْنِ زَیْدِ ابْنِ حَارِثَۃَ وَسَعِیْدِ ابْنِ زَیْدِ ابْنِ عَمْرٍو ابْنِ نُفَیْلٍ اَنَّھُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِی النَّاسِ فِتْنَۃً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ سے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَالَمْ یَعْجَلْ فَیَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّیْ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے وہ قبول نہیں ہوئی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا یَزَالُ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ یَسْتَعْجِلْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ یُسْتَجِیْبُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَیَدَعُ الدُّعَاءَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا ناتا توڑنے کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جلدی کے کیا معنی آپ نے فرمایا یوں کہے میں نے دعا کی میں نہیں سمجھتا کہ وہ قبول ہو پھر ناامید ہو جائے اور دعا چھوڑ دے (یہ مالک کو ناگوار ہوتا ہے پھر وہ قبول نہیں کرتا۔ بندے کو چاہئے کہ اپنے مالک سے ہمیشہ فضل و کرم کی امید رکھے۔ اگر دنیا میں دعا نہ قبول ہوگی تو آخرت میں اسکا صلہ ملے گا)

بَابُ اَکْثَرِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان

عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاکِیْنُ وَاِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ اِلَّا اَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ

ترجمہ۔ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا وہاں جو دیکھا تو اکثر وہ لوگ اس کے اندر ہیں جو (دنیا میں) مسکین ہیں اور امیر مالدار لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو جنتی ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب و کتاب کے لئے) اور جو دوزخی ہیں انکو تو دوزخ میں لیجانیکا حکم ہو چکا اور میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءُ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءُ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں کے لوگ اکثر وہ تھے جو فقیر ہیں (دنیا میں) اور میں نے دوزخ کو

قبل بَنِيَّ وَإِنِّي نَأَى بِيَ ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ
آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ
كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ
رُؤُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَ
أَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ
يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي
وَدَأْبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ
أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ
لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ
اللَّهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ
الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أَحَبُّهَا
كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا
نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ
فَبَغَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا
فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ
اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ
عَنْهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ
وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ
وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ
أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ
أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَغِبَ عَنْهُ
فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَ
رُعَاءَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي حَقِّي
قُلْتُ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرُعَاءِهَا فَخُذْهَا
فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ
إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ ذَلِكَ الْبَقَرَ وَرُعَاءَهَا
فَأَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ
ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ
فَفَرَجَ اللَّهُ مَا بَقِيَ

چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ میں انکے واسطے بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا پھر جب میں شام کے قریب چرا لاتا تھا تو انکا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماں باپ سے شروع کرتا تھا تو انکو اپنے لڑکوں سے پہلے پلاتا تھا اور البتہ ایک دن مجھ کو درخت نے دور ڈالا (یعنی چارہ بہت دور ملا) سو میں گھر نہ آیا یہاں تک کہ مجھ کو شام ہو گئی تو میں نے ماں باپ کو سوتا پایا پھر میں نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو میں دودھ لایا اور ماں باپ کے سر کے پاس کھڑا ہوا۔ مجھ کو برا لگا کہ میں انکو نیند سے جگاؤں اور برا لگا کہ انکے پہلے لڑکوں کو پلاؤں اور لڑکے بھوک کے مارے شور کرتے تھے میرے دونوں پیروں کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور انکا حال کیا صبح تک (یعنی میں انکی انتظار میں دودھ لئے رات بھر کھڑا رہا) اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہیں نے پیالہ لڑکوں کو پلایا۔ سو الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے میں نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے جسمیں سے ہم آسمان کو دیکھیں تو خدا تعالیٰ نے اس میں ایک روزن کھول دیا اور انہوں نے اسمیں سے آسمان کو دیکھا۔ دوسرے نے کہا الٰہی ماجرا یہ ہے کہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا جیسے مرد عورت سے کرتے ہیں (یعنی میں اُس کا کمال عاشق تھا) سو اسکی طرف مائل ہو کر میں نے اسکی ذات کو چاہا (یعنی حرامکاری کا ارادہ کیا) اُس نے دھمکایا اور کہا جب تک سو اشرفیاں نہ دیگا میں راضی نہ ہونگی۔ میں نے کوشش کی اور

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ بَشَّارٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ

روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا (ظاہر میں) شیریں اور سبز ہے (جیسے تازہ میوہ) اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنیوالا ہے دنیا میں پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو تو بچو دنیا سے (یعنی ایسی دنیا سے جو خدا تعالیٰ سے غافل کر دیوے) اور بچو عورتوں سے اس لئے کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا عورتوں سے شروع ہوا۔

فائدہ۔ اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کی حکومت مشرق سے مغرب تک پھیل گئی پھر ان کے برے اعمال کی وجہ سے اسکو تنزل ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے دوسری قوم کو حکومت دی۔ اب مسلمان جا کا خوار اور ذلیل اور غیر قوم کے محکوم ہیں اس سے دین اسلام کی تصدیق ہوتی ہے کہ جیسا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا دین حق اور سچ ہے جب تک وہ اپنے دین پر قائم تھے انکی حکومت اور عزت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور جب سے انہوں نے دین چھوڑ دیا باپ دادا کی رسموں کے پابند ہو گئے کافروں کا چال چلن اختیار کیا ساری حکومت اور عزت خاک میں مل گئی۔

بَابُ قِصَّةِ اَصْحَابِ الْغَارِ

غار والوں کا قصہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فِيْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِهَا لَعَلَّهُ يُفْرِجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَامْرَاَتِيْ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا اَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی جا رہے تھے۔ اتنے میں مینہ آیا وہ پہاڑ میں ایک غار تھا اس میں گھس گئے پہاڑ پر سے ایک پتھر گرا اور غار کے منہ پر آگیا اور منہ بند ہو گیا۔ ایک نے دوسروں سے کہا اپنے اپنے نیک اعمال کا خیال کرو جو خدا کیلئے کئے ہوں اور دعا مانگو ان اعمال کے وسیلہ سے شاید اللہ تعالیٰ اس پتھر کو کھول دے تمہارے لئے تو ایک نے ان میں سے کہا میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے اور میری جورو اور میرے

فَكُنْتُ لَا أَعْبُرُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا وَقَالَ فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ وَقَالَ فَتَمَرَّتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَارْتَجَعَتْ وَقَالَ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ

بوڑھے ضعیف تھے میں ان سے پہلے رات کو کسی کو دودھ نہ پلاتا نہ گھر والوں کو نہ غلاموں کو۔ اور یہ ہے کہ اس عورت نے میرا کہنا نہ مانا یہاں تک کہ ایک سال قحط میں گرفتار ہوئی اور میرے پاس آئی۔ میں نے اسکو ایک سو بیس دینار دیئے۔ اور یہ ہے کہ میں نے اس مزدور کی اجرت کو بویا یہاں تک کہ بہت سے مال اس سے حاصل ہوئے اور وہ گڑ بڑ کرنے لگے۔ آخر میں یہ ہے کہ پھر وہ نکلے غار میں سے چلتے ہوئے۔

كِتَابُ التَّوْبَةِ

توبہ کے مسائل

فائدہ۔ نووی نے کہا کتاب الایمان میں گذرا ہے کہ توبہ کے تین رکن ہیں ایک گناہ سے باز آنا۔ دوسرے کئے پر شرمندہ ہونا۔ تیسرے قصد کرنا کہ اب نہ کروں گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک رکن اور ہے کہ اس حق سے چھٹنا اور توبہ تمام گناہوں سے واجب ہے فی الفور خواہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اور ایک گناہ سے توبہ صحیح ہے اگرچہ دوسرے گناہوں پر اصرار کرتا ہو اور توبہ کے بعد اگر پھر گناہ کرے تو دوسرا گناہ لکھا جاویگا اور توبہ باطل نہ ہوگی (نووی مختصراً)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللّٰهِ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهَرْوِلُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں (جب وہ مجھے یاد کرے اور البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کوئی خالی زمین میں اپنا گم شدہ جانور پاوے اور جو شخص میری طرف ایک بالشت نزدیک ہو میں اس کی طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ کا پھیلاؤ) نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے

سو اشرفیاں کما کر اس کے پاس لایا۔ جب میں نے اس کی ٹانگیں اٹھائیں (یعنی جماع کے ارادہ سے) اُس نے کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مت توڑ مہر کو مگر حق سے (یعنی بغیر نکاح کے بکارت مت زائل کر) تو میں اٹھ کھڑا ہوا اُس کے اوپر سے۔ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضامندی کیلئے کیا تو ایک روزن اور کھولدے ہمارے لئے خدا تعالیٰ نے اور روزن کھولدیا۔ (یعنی وہ روزن بڑا ہوگیا) تیسرے نے کہا الٰہی میں نے ایک شخص سے مزدوری لی ایک فرق (وہ برتن جسمیں سولہ رطل اناج آتا ہے) چاول پر۔ جب وہ اپنا کام کر چکا اس نے کہا میرا حق دے۔ میں نے فرق بھر چاول اسکے سامنے رکھے۔ اُس نے نہ لئے۔ میں ان چاولوں کو بوتا رہا (اسمیں برکت ہوئی) یہاں تک کہ میں نے اس مال سے گائے بیل اور انکے چرانے والے غلام اکٹھے کئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے ڈر اور میرا حق مت مار۔ میں نے کہا جا اور گائے بیل اور انکے چرانے والے سب تو لیلے۔ وہ بولا خدا جبار سے ڈر اور مجھ سے ٹھٹھا مت کر۔ میں نے کہا میں ٹھٹھا نہیں کرتا۔ وہ گائے بیل اور چرانے والوں کو تو لے لے۔ اس نے انکو لے لیا۔ پھر اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو جتنا باقی ہے روزن وہ بھی کھولدے حق تعالیٰ نے اسکو بھی کھولدیا (اور وہ لوگ اس غار سے باہر نکلے)

فائدہ۔ اس حدیث میں بہت کام کے فائدے ہیں اول یہ کہ سخت مصیبت میں اور نہایت بلا میں جسکی کوئی تدبیر نہ ہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ کرے حق تعالیٰ اسکو نجات دیگا دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو لڑکوں کے حق پر مقدم ہے اور بڑی نیکیوں میں داخل ہے۔ تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے۔ چوتھے یہ کہ حق والوں کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے۔ پانچویں یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اسکا اناج بوئے تو اس کے حاصلات کا مالک ہی مالک ہے (تحفۃ الاخیار)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ ضَمْرَۃَ عَنْ مُوْسَی ابْنِ عُقْبَۃَ وَزَادُوْا فِیْ حَدِیْثِہِمْ وَخَرَجُوْا یَمْشُوْنَ وَفِیْ حَدِیْثِ صَالِحٍ فَبَیْنَمَا شَوْنَ اِلَّا عُبَیْدُ اللّٰہِ فَاِنَّ فِیْ حَدِیْثِہٖ وَخَرَجُوْا وَلَمْ یَذْکُرْ بَعْدَہَا شَیْئًا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ انْطَلَقَ ثَلَاثَۃُ رَھْطٍ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَتّٰی اٰوٰھُمُ الْمَبِیْتُ وَانْتَھَی الْحَدِیْثُ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْھُمْ اَللّٰھُمَّ کَانَ لِیْ اَبَوَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ

ترجمہ۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم سے پہلے تین کنبہ والے چلے یہاں تک کہ انکو رات ہوگئی ایک غار میں پھر بیان کیا سارا قصہ جیسے اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ ایک شخص بولا یا اللہ میرے ماں باپ

زَادَهٗ وَمَزَادَهٗ عَلٰی بَعِیْرٍ ثُمَّ سَارَ حَتّٰی کَانَ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَدْرَکَتْهُ الْقَائِلَةُ فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَغَلَبَتْهُ عَیْنُهٗ وَانْسَلَّ بَعِیْرُهٗ فَاسْتَیْقَظَ فَسَعٰی شَرَفًا فَلَمْ یَرَ شَیْئًا ثُمَّ سَعٰی شَرَفًا ثَانِیًا فَلَمْ یَرَ شَیْئًا ثُمَّ سَعٰی شَرَفًا ثَالِثًا فَلَمْ یَرَ شَیْئًا فَاَقْبَلَ حَتّٰی اَتٰی مَکَانَهُ الَّذِیْ قَالَ فِیْهِ فَبَیْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ اِذْ جَاءَهٗ بَعِیْرُهٗ یَمْشِیْ حَتّٰی وَضَعَ خِطَامَهٗ فِیْ یَدِهٖ فَلَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هٰذَا حِیْنَ وَجَدَ بَعِیْرَهٗ عَلٰی حَالِهٖ قَالَ سِمَاکٌ فَزَعَمَ الشَّعْبِیُّ اَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ هٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا اَنَا فَلَمْ اَسْمَعْهُ

بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جس کا توشہ اور توشہ دان ایک اونٹ پر ہو پھر وہ چلے اور ایک ایسے میدان میں پہنچے جہاں کھانا اور پانی نہ ہو اور دوپہر کا وقت ہو جائے وہ اترے اور ایک درخت کے تلے سو جاوے اُسکی آنکھ لگ جاوے اور اونٹ چلدیوے جب جاگے اور ایک اونچان پر چڑھے تو اونٹ نہ پاوے پھر دوسری اونچان پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر تیسری اونچان پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر لوٹ کر اپنی اسی جگہ میں آوے جہاں سویا تھا اور وہ بیٹھا ہوا تنے میں اس کا اونٹ چلتا ہوا آوے یہاں تک کہ اپنی نکیل اس کے ہاتھ میں دیدے البتہ اللہ تعالیٰ کو بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنا اونٹ اسی طرح سے پاتا ہے سماک نے کہا شعبی نے کہا نعمان نے یہ حدیث مرفوع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لیکن میں نے تو نعمان سے مرفوع کرتے نہیں سنا۔

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ تَقُوْلُوْنَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهٗ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِاَرْضٍ قَفْرٍ لَیْسَ بِهَا طَعَامٌ وَّلَا شَرَابٌ وَعَلَیْهَا لَهٗ طَعَامٌ وَّشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتّٰی شَقَّ عَلَیْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجَذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهٖ قُلْنَا شَدِیْدًا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهٖ قَالَ قَالَ جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِیَادٍ عَنْ اَبِیْهِ

ترجمہ۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیا کہتے ہو اس شخص کو کتنی خوشی ہوگی جسکا اونٹ بھاگ جاوے اپنی نکیل کھینچتا ہوا ایسے پٹ پر میدان میں جہاں نہ کھانا ہو نہ پانی اور اس کا کھانا اور پانی سب اُسی اونٹ پر ہو پھر وہ اسکو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تھک جاوے آخر وہ اونٹ ایک درخت کی جڑ پر گذرے اور اسکی نکیل اس جڑ سے اٹک جاوے پھر وہ شخص اُس اونٹ کو اس درخت سے اٹکا ہوا پاوے۔ ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اُس شخص کو بہت خوشی ہوگی۔ آپ نے فرمایا خبردار ہو البتہ قسم اللہ کی اللہ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف آتا ہوں۔ (اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ اَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهٖ اِذَا وَجَدَهَا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ تم میں سے جب کوئی توبہ کرے تو اس سے زیادہ خوش ہے جتنا کوئی تم میں سے اپنا گمہوا جانور پانے سے خوش ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا

عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ سُوَیْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ اَعُوْدُهٗ وَهُوَ مَرِیْضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِیْثَیْنِ حَدِیْثًا عَنْ نَفْسِهٖ وَحَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِیْ اَرْضٍ دَوِّیَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَیْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَنَامَ فَاسْتَیْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتّٰی اَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰی مَكَانِیَ الَّذِیْ كُنْتُ فِیْهِ فَاَنَامُ حَتّٰی اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰی سَاعِدِهٖ لِیَمُوْتَ فَاسْتَیْقَظَ وَعِنْدَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَیْهَا زَادُهٗ وَطَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ

ترجمہ۔ حارث بن سوید سے روایت ہے میں عبداللہ کے پاس گیا انکے پوچھنے کو وہ بیمار تھے انہوں نے مجھ سے وہ حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مومن کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ایک پٹ پر میدان میں (جہاں نہ سایہ ہو نہ پانی) جو ہلاک کرنے والا ہو سو جاوے اور اسکے ساتھ اسکا اونٹ ہو جسپر اسکا کھانا اور پانی ہو جب وہ جاگے تو اپنا اونٹ نہ پاوے پھر اسکو ڈھونڈے یہاں تک کہ پیاسا ہو جاوے پھر کہے میں لوٹ جاؤں جہاں تھا اور سوتے سوتے مر جاؤں پھر اپنا سر اپنے بازو پر رکھے مرنے کیلئے پھر جو جاگے تو اپنا اونٹ اپنے پاس پاوے اسپر اس کا توشہ ہو کھانا بھی اور پانی بھی تو اللہ تعالیٰ کو مومن بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اس شخص کو اپنے اونٹ اور توشہ ملنے سے ہوتی ہے۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَوْ قَالَ مِنْ رَجُلٍ بِدَاوِیَّةٍ مِنَ الْاَرْضِ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ سُوَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ حَدِیْثَیْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ سِمَاكٍ قَالَ خَطَبَ النُّعْمَانُ ابْنُ بَشِیْرٍ فَقَالَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ رَجُلٍ حَمَلَ

ترجمہ۔ سماک سے روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا تو کہا البتہ اللہ کو اپنے

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَوْ اَنَّکُمْ لَمْ تَکُنْ لَکُمْ ذُنُوْبٌ یَغْفِرُھَا اللّٰہُ لَکُمْ لَجَاءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ لَھُمْ ذُنُوْبٌ یَغْفِرُھَا لَھُمْ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ لَجَاءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو البتہ اللہ تعالیٰ تم کو فنا کر دیوے اور ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ کریں پھر اس سے بخشش مانگیں اور اللہ تعالیٰ بخشے انکو (سبحان اللہ مالک کے سامنے قصور کا اقرار کرنا اور معذرت کرنا اور توبہ کرنا اور معافی چاہنا کیسی عمدہ بات ہے اور مالک کو کیسے پسند ہے۔ کسی بزرگ نے کہا کہ وہ گناہ مبارک ہے جس کے بعد عذر ہو اور وہ عبادت منحوس ہے جس سے غرور پیدا ہو)

بَابُ فَضْلِ دَوَامِ الذِّکْرِ وَجَوَازِ تَرْکِ ذٰلِکَ

ہمیشہ ذکر کرنے کی فضیلت اور اس کا ترک جائز ہونیکا بیان

عَنْ حَنْظَلَۃَ الْاُسَیْدِیِّ قَالَ وَکَانَ مِنْ کُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِیَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ فَقَالَ کَیْفَ اَنْتَ یَا حَنْظَلَۃُ قَالَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَۃُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا تَقُوْلُ قَالَ قُلْتُ نَکُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّۃِ کَاَنَّا رَاْیُ عَیْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّیْعَاتِ نَسِیْنَا کَثِیْرًا قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ نَحْنُ وَاللّٰہِ اِنَّا لَنَلْقٰی مِثْلَ ھٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَکْرٍ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَکُوْنُ عِنْدَکَ تُذَکِّرُنَا بِالْجَنَّۃِ وَالنَّارِ کَاَنَّا رَاْیُ عَیْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِکَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ

ترجمہ۔ حنظلہ اسیدی سے روایت ہے وہ محرروں میں سے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ انہوں نے کہا ابوبکر صدیقؓ مجھ سے ملے اور پوچھا کیسا ہے تو اے حنظلہ۔ میں نے کہا حنظلہ تو منافق ہو گیا (یعنی بے ایمان) ابوبکر نے کہا سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے۔ میں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں پھر جب ہم آپ کے پاس سے نکلجاتے ہیں تو بی بیوں اور اولاد اور کاروبار میں مصروف ہو جاتے ہیں تو بہت بھول جاتے ہیں۔ ابوبکر نے کہا قسم خدا کی ہمارا بھی یہی حال ہے۔ پھر میں اور ابوبکر دونوں چلے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَلّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ عَبْدِہٖ حِیْنَ یَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنْ اَحَدِکُمْ کَانَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ بِاَرْضِ فَلَاۃٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْہُ وَعَلَیْھَا طَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ فَاَیِسَ مِنْھَا فَاَتٰی شَجَرَۃً فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّھَا قَدْ اَیِسَ مِنْ رَاحِلَتِہٖ فَبَیْنَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذْ ھُوَ بِھَا قَائِمَۃً عِنْدَہٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِھَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندہ کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے تم میں سے اس شخص سے جو اپنے اونٹ پر سوار ہو ایک صاف بے آب و دانہ جنگل میں پھر وہ اونٹ نکل بھاگے اسی پر اسکا کھانا اور پانی ہو۔ آخر وہ اس سے ناامید ہو کر ایک درخت کے تلے آکر لیٹ رہے اس کے سایہ میں اور اونٹ سے بالکل ناامید ہو گیا ہو وہ اسی حال میں ہو کہ یکایک اونٹ اس کے سامنے آکر کھڑا ہو جائے اور وہ اس کی نکیل تھام لیوے پھر خوشی کے مارے بھول کر غلطی سے کہنے لگے یا اللہ تو میرا بندہ ہے میں تیرا رب ہوں خوشی کے سبب سے ایسی غلطی کرے (یعنی یوں کہنا تھا یا اللہ تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں پر خوشی سے زبان میں الٹا نکل جاوے)

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ عَبْدِہٖ مِنْ اَحَدِکُمْ اِذَا اسْتَیْقَظَ عَلٰی بَعِیْرِہٖ قَدْ اَضَلَّہٗ بِاَرْضِ فَلَاۃٍ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندہ کی توبہ سے بہ نسبت اس شخص کے تم میں سے جو جاگتے ہی اپنا اونٹ دیکھے جو گم ہو گیا ہو ایک خشک جنگل میں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ فَضِیْلَۃِ الْاِسْتِغْفَارِ

مغفرت مانگنے کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ حِیْنَ حَضَرَتْہُ الْوَفَاۃُ لَوْلَا اَنَّکُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰہُ خَلْقًا یُذْنِبُوْنَ یَغْفِرُ لَھُمْ

ترجمہ۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے جب انکی وفات قریب ہوئی تو انہوں نے کہا میں نے ایک حدیث کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنی تھی تم سے چھپایا تھا (مصلحت سے کہ لوگ اس پر تکیہ نہ کریں اور گناہ سے بے ڈر نہ ہو جاویں) میں نے سنا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر تم گناہ نہ کرو البتہ اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرے جو گناہ کریں (پھر بخشش مانگیں) اور اللہ تعالیٰ انکو بخشے۔

فَذَكَرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ سِعَةِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ کی رحمت غصہ سے زیادہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنایا تو اپنی کتاب میں لکھا اور وہ کتاب اس کے پاس ہے عرش کے اوپر کہ میری رحمت غضب پر غالب ہوگی۔

فائدہ۔ اس حدیث سے جہمیوں کا مذہب باطل ہوتا ہے اور اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری رحمت میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی ہے (یعنی رحمت زیادہ ہے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عِنْدَهُ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کو بنا چکا تو اپنی کتاب میں لکھا اپنے اوپر وہ کتاب اس کے پاس رکھی ہے کہ میری رحمت غالب ہوگی میرے غصہ پر۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں تو ننانوے حصے تو اپنے پاس رکھے اور زمین میں ایک حصہ اتارا اسی حصہ سے خلقت ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہانتک کہ جانور اپنا کھر اٹھا لیتا ہے کہ بچہ کو نہ لگ جائے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ وَخَبَأَ عِنْدَهُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں تو ایک ان میں سے

وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

میں نے عرض کیا یارسول اللہ حنظلہ منافق ہوگیا آپ نے فرمایا تیرا کیا مطلب ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ پھر جب ہم آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بی بیوں اور بچوں اور کاموں میں مشغول ہوجاتے ہیں اور بہت باتیں بھول جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم سدا بنے رہو اسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی میں رہو البتہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے فرشوں پر اور تمہاری راہوں میں لیکن اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور ایک ساعت یاد پروردگار۔ تین بار یہ فرمایا۔

فائدہ۔ تو آپ کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ یہ نفاق نہیں ہے بلکہ دنیا داری کا لازمہ ہے اگر ہر دم حضوری میں رہے تو دنیا کے سارے کاروبار معطل ہوجاویں گے پس غفلت بھی حکمت ہے

بیت ؎

غفلت بجہاں اگر نبودے ∴ از عمر دمے بسر نبودے

عَنْ حَنْظَلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَعَظَنَا فَذَكَرَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَضَاحَكْتُ الصِّبْيَانَ وَلَاعَبْتُ الْمَرْأَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا ذَكَرْتَ فَلَقِينَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ مَهْ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً لَوْ كَانَتْ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّرُقِ

ترجمہ۔ حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے نصیحت کی اور دوزخ کا ذکر کیا پھر میں گھر میں آیا اور بچوں سے ہنسا اور بی بی سے کھیلا پھر میں نکلا تو ابوبکر ملے۔ میں نے انسے بیان کیا۔ انہوں نے کہا میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ حنظلہ تو منافق ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کیا کہتا ہے۔ میں نے سارا حال بیان کیا۔ ابوبکر نے کہا میں نے بھی حنظلہ کی طرح کیا۔ آپ نے فرمایا اے حنظلہ ایک ساعت یاد کی ہے اور ایک ساعت غفلت کی۔ اگر تمہارے دل اسی طرح رہیں جیسے وعظ کے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں یہاں تک کہ راہوں میں تم کو سلام کریں۔

عَنْ حَنْظَلَةَ التَّمِيمِيِّ الْأُسَيِّدِيِّ الْكَاتِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا

ہم نے کہا نہیں قسم خدا کی وہ کبھی ڈال نہ سکے گی آپ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر زیادہ مہربان ہے اس سے جتنی یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے۔

فائدہ۔ اے مالک ہمارے اسی حدیث کے بھروسے پر ہم جیتے ہیں تو اپنی رحمت سے ہم کو خلاصی دے جہنم سے اور قبر کے عذاب سے اور پہنچا دے ہم کو جنت میں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مومن کو معلوم ہو جو اللہ کے پاس عذاب ہے البتہ جنت کی طمع کوئی نہ کرے اور کافر کو اگر معلوم ہو جو اللہ کے پاس رحمت ہے البتہ اسکی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَّمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی۔ وہ جو مرنے لگا تو اپنے لوگوں سے بولا مجھے جلا کر راکھ کر دینا پھر آدھی راکھ جنگل میں اڑا دینا اور آدھی سمندر میں کیونکہ قسم خدا کی اگر خدا مجھ کو پاویگا تو ایسا عذاب کریگا کہ ویسا عذاب دنیا میں کسیکو نہیں کرنیکا۔ جب وہ شخص مرگیا اس کے لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جنگل کو حکم دیا اس نے سب راکھ اکٹھی کر دی پھر سمندر کو حکم دیا اس نے بھی اکٹھی کر دی پھر پروردگار نے اس شخص سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا۔ وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار اور تو خوب جانتا ہے۔ پروردگار نے اس کو بخشدیا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس شخص کو اللہ کی قدرت میں شک نہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک کرنے والا کافر ہے تو پانے سے مراد عذاب کا مقدر کرنا یا قدر کے معنے تنگ کرے گا جیسے فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ یا اس نے یہ کلام بحالت دہشت اور خوف کیا جب اس کے حواس جاتے رہے تھے تو مثل غافل اور ناسی کے ہوا۔ اور بعضوں نے کہا یہ مجاز ہے اور بعضوں نے کہا یہ شخص صفات اللہ کا جاہل تھا اور جاہل صفت کی تکفیر میں اختلاف ہے لیکن منکر صفت کی تکفیر پر اتفاق ہے اور بعضوں نے کہا یہ شخص زمانہ فترت کا تھا اور قبل ورود شرع کے تکلیف

مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَةً یَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں اُن میں سے ایک رحمت اُتاری جنوں اور آدمیوں اور جانوروں اور کیڑوں میں۔ اُسی ایک رحمت کی وجہ سے آپسمیں ایک دوسرے پر دیا کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں اور اسی رحمت کی وجہ سے جانور وحشی اپنے بچہ سے محبت کرتا ہے اور ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے اٹھا رکھیں جو اپنے بندوں پر کریگا قیامت کے دن

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ مِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا یَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَیْنَهُمْ وَتِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ

ترجمہ۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں تو ایک رحمت کی وجہ سے خلق اللہ آپس میں رحم کرتے ہیں اور رحمتیں قیامت کے لیے ہیں۔

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِی الْاَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰی وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ وَالطَّیْرُ بَعْضُهَا عَلٰی بَعْضٍ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ

ترجمہ۔ سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان اور زمین بنائے اس دن سو رحمتیں پیدا کیں۔ ہر ایک رحمت اتنی بڑی ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین میں ہے تو انمیں سے ایک رحمت زمین میں کی جسکی وجہ سے ماں بچہ سے محبت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے سے کرتے ہیں پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسکو پورا کریگا اُس رحمت سے

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْیٍ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ السَّبْیِ تَبْتَغِیْ اِذَا وَجَدَتْ صَبِیًّا فِی السَّبْیِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتُرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِی النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ وَهِیَ تَقْدِرُ عَلٰی اَنْ لَّا تَطْرَحَهٗ

ترجمہ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ایک عورت اُن میں سے ڈھونڈھتی تھی جب ایک بچہ کو پاتی اُن قیدیوں میں سے تو اسکو اٹھا لیتی اور پیٹ سے لگاتی اور دودھ پلاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو انگار میں ڈالدیگی۔

أَوْلَادٍ وَلَيَنْ مِيزَانِي غَيْرَكُمْ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي وَاذْرُونِي عَلَيَّ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اسْحَقُونِي فَاذْرُونِي فِي الرِّيحِ فَإِنِّي لَمْ أَبْتَهِرْ عِنْدَ اللهِ خَيْرًا وَإِنَّ اللهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ يُعَذِّبَنِي قَالَ فَأَخَذَ مِنْهُمْ مِيثَاقًا فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ وَرَبِّي فَقَالَ اللهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتُكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا

اور اولاد دیا تھا۔ اس نے اپنی اولاد سے کہا تم وہ کام کرنا جو میں حکم دیتا ہوں ورنہ میں اپنے مال کا وارث اور کسیکو کردونگا جب میں مرجاؤں تو مجھ کو جلانا اور مجھ کو بہت یاد ہے کہ یہ بھی کہا پھر پیسنا اور ہوا میں اڑا دینا کیونکہ میں نے خدا کے پاس کوئی نیکی آگے نہیں بھیجی اور جو اللہ تعالیٰ مجھ پر قدرت پاویگا تو مجھ کو عذاب کریگا پھر اس نے اس بات کا اقرار اپنی اولاد سے لیا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا (جب وہ مرگیا) قسم میرے رب کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا۔ وہ بولا تیرے ڈر سے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اور کچھ عذاب نہ دیا۔

عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ وَأَبِي عَوَانَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللهُ مَالًا وَوَلَدًا وَفِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللهِ خَيْرًا قَالَ فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ عِنْدَ اللهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا ابْتَأَرَ عِنْدَ اللهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ مَا امْتَأَرَ بِالْمِيمِ ترجمہ۔ قتادہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے۔ اس میں بجائے راشہ اللہ کے رغسہ اللہ ہے یعنی دیا تھا اسکو اللہ تعالیٰ نے اور لم یبتہر کے بدلے لم یبتئر ہے یعنی کوئی نیکی نہیں جمع کی اور ما ابتار اور ما امتار اور معنی وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ قُبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوبِ وَإِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ

بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ تو بھی قبول ہوگی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا عَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کیا کہ ایک بندہ نے گناہ کیا اور کہا کہ یا اللہ میرا گناہ بخشدے۔ پروردگار نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اسکا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر اس نے گناہ کیا اور کہا اے مالک میرے میرا گناہ بخش دے۔ پروردگار نے فرمایا میرے بندہ نے ایک گناہ کیا اور وہ

نہیں ہے اور بعضوں نے کہا شاید اس وقت کی شرع میں کافر کی مغفرت جائز ہو۔ (انتہی مختصراً)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰی نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰی بَنِیْهِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِیْ ثُمَّ اذْرُوْنِیْ فِی الرِّیْحِ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَیَّ رَبِّیْ لَیُعَذِّبَنِّیْ عَذَابًا مَا عَذَّبَهٗ اَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ بِهٖ فَقَالَ لِلْاَرْضِ اَدِّیْ مَا اَخَذْتِ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ لَهٗ مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْیَتُكَ یَا رَبِّ اَوْ قَالَ مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهٗ بِذٰلِكَ قَالَ الزُّهْرِیُّ وَحَدَّثَنِیْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے گناہ کئے تھے جب مرنے لگا تو اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ مرنے کے بعد مجھکو جلانا پھر (میری راکھ) باریک پیسنا پھر دریا میں ہوا میں اُڑا دینا کیونکہ قسم خدا کی اگر پروردگار نے تنگ پکڑا مجھ کو تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا۔ اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین سے فرمایا جو تو نے اسکی خاک لی ہے وہ اکٹھی کر دے پھر وہ (پورا ہو کر) کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا۔ وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسکو بخشدیا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِیْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِیَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِیَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ قَالَ الزُّهْرِیُّ فِیْ ذٰلِكَ لِئَلَّا یَتَّكِلَ رَجُلٌ وَلَا یَیْاَسَ رَجُلٌ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو اُس نے باندھ دیا تھا پھر نہ کھانا دیا اس کو نہ چھوڑا اسکو کہ وہ زمین کے کیڑے کھاتی یہانتک کہ وہ مرگئی۔ زہری نے کہا ان دونوں حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ انسان کو اپنے نیک اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہیئے نہ برائیوں کی وجہ سے مایوس ہونا چاہیئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَسْرَفَ عَبْدٌ عَلٰی نَفْسِهٖ بِنَحْوِ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ اِلٰی قَوْلِهٖ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَمْ یَذْكُرْ حَدِیْثَ الْمَرْاَةِ فِیْ قِصَّةِ الْهِرَّةِ وَفِیْ حَدِیْثِ الزُّبَیْدِیِّ قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ اَخَذَ مِنْهُ شَیْئًا اَدِّ مَا اَخَذْتَ مِنْهُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس روایت میں بلی کا قصہ نہیں ہے اور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے کہا جو تو نے اس کی راکھ کا حصہ لیا ہے وہ داخل کر۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا فِیْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاٰهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لِوَلَدِهٖ لَتَفْعَلُنَّ مَا اٰمُرُكُمْ بِهٖ

ترجمہ۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے مال

حقیقتاً ہے۔ پر ہر ایک حقیقت دوسری سے مختلف ہے اور سو الفاظ کے اور کوئی امر مشترک نہیں ہے جیسے عین کا اطلاق مختلف معنوں پر۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ غَيْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسیکو تعریف کرنا اتنا پسند نہیں ہے جتنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (کیونکہ وہ لائق ہے تعریف کے۔ اور سب میں عیب موجود ہیں تو تعریف کے لائق نہیں ہیں) اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی خود تعریف کی اور کوئی خدا سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے اسی وجہ سے اُس نے بدکاریوں کو حرام کیا چھپی ہوں یا کھلی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ اَنْزَلَ الْكِتَابَ وَاَرْسَلَ الرُّسُلَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے اللہ نے زیادہ کسیکو عذر کرنا پسند نہیں ہے (یعنی اللہ کو یہ بہت پسند ہے کہ گناہ گار بندے اُس کے سامنے عذر کریں اپنے گناہ کی معافی چاہیں) اسیواسطے اُس نے کتاب اُتاری اور پیغمبروں کو بھیجا (اور توبہ کی تعلیم کی)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ

يَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَا أَدْرِي أَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ

جانتا ہے کہ اسکا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے۔ پھر اس نے گناہ کیا اور کہا اے پالنے والے میرے میرا گناہ بخش دے۔ پروردگار نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اسکا ایک پروردگار ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے۔ اے بندے اب تو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا۔ عبد الاعلیٰ نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا مجھے یاد نہیں تیسری بار یا چوتھی بار یہ فرمایا اب جو چاہے عمل کر

فائدہ۔ نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر سو بار گناہ کرے یا ہزار بار کرے تو اس کی توبہ قبول ہے اور گناہ معاف ہو جائیگا اور جو سب گناہوں کے بعد ایک توبہ کرے تو بھی صحیح ہے۔ اور یہ جو فرمایا اب تو جو چاہے عمل کر اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تو گناہ کے بعد توبہ کرتا جاویگا میں بخشتا جاؤں گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ وَذَكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَفِي الثَّالِثَةِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ۔ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اسمیں یہ ہے کہ میں نے بخشدیا اپنے بندہ کو اب وہ جو چاہے عمل کرے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا

ترجمہ۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ عزت اور بزرگی والا اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے رات کو تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور ہاتھ پھیلاتا ہے دن کو تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہاں تک، آفتاب نکلے پچھم سے۔

فائدہ۔ اُس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا۔ ہاتھ پھیلانا اپنے ظاہری معنے پر محمول ہے جیسے اور صفات الٰہی جنکا ذکر اوپر ہو چکا۔ اور کیفیت اسکے ہاتھ پھیلانے کی مجہول ہے جیسے اُس کی ذات کی کیفیت مجہول ہے اور تاویل کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ ہاتھ پھیلانے سے توبہ قبول کرنا مراد ہے۔ نووی نے کہا یہ مجاز ہے اس لئے کہ جارحہ کا ہاتھ یعنی جیسا ہمارا ہاتھ ہے گوشت اور پوست اور رگوں کا یہ محال ہے اللہ تعالیٰ کی ذات میں انتہیٰ۔ بیشک ایسا ہاتھ جیسے مخلوق کا ہاتھ ہے ویسا اللہ کا ہاتھ نہیں۔ پر ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ ید کا اطلاق اس کے ہاتھ پر مجازاً ہے۔ اگر ایسا ہو تو جن کے ہاتھ پر یا ملائکہ کے ہاتھ پر بھی ید کا اطلاق مجازاً ہونا چاہئے کس لئے کہ اُن کا ہاتھ بھی ہمارے ہاتھ کا سا نہیں ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ید کا اطلاق ان تمام ہاتھوں پر

کرویتی ہیں برائیوں کو۔ یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والوں کیلئے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ اسی شخص کے لئے خاص ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں جو کوئی عمل کرے میری امت میں سے (تو نیکیوں سے مراد اس آیت میں نماز ہے اور مجاہد نے کہا وہ یہ کلمہ ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (نووی)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَنَّہٗ اَصَابَ مِنِ امْرَاَۃٍ اِمَّا قُبْلَۃً اَوْ مَسًّا بِیَدٍ اَوْ شَیْئًا کَاَنَّہٗ یَسْئَلُ عَنْ کَفَّارَتِھَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَزِیْدَ ترجمہ وہی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ اُس شخص نے اُس عورت کا بوسہ لیا تھا یا ہاتھ سے مساس کیا تھا یا کچھ اور کیا تھا اور اس نے اسکا کفارہ پوچھا تب یہ آیت اُتری

عَنْ سُلَیْمٰنَ التَّیْمِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَصَابَ رَجُلٌ مِّنِ امْرَاَۃٍ شَیْئًا دُوْنَ الْفَاحِشَۃِ فَاَتٰی عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَعَظَّمَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَتٰی اَبَا بَکْرٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَعَظَّمَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَزِیْدَ وَالْمُعْتَمِرِ ترجمہ سلیمان تیمی سے روایت ہے وہی جو گذری۔ اس میں یہ ہے کہ ایک شخص ایک عورت سے مرتکب ہوا سب باتوں کا سوا زنا کے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ انکو یہ کام بہت بڑا معلوم ہوا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انکو بھی بڑا معلوم ہوا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ عَالَجْتُ امْرَاَۃً فِیْ اَقْصَی الْمَدِیْنَۃِ وَاِنِّیْ اَصَبْتُ مِنْھَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّھَا فَاَنَا ھٰذَا فَاقْضِ فِیَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَکَ اللّٰہُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَکَ قَالَ فَلَمْ یَرُدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا دَعَاہُ وَتَلَا عَلَیْہِ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ھٰذَا لَہٗ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک عورت سے مزہ اٹھایا مدینے کے کنارے اور میں نے سب باتیں کیں سوا جماع کے اب میں حاضر ہوں جو چاہئے میرے باب میں حکم دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ نے تیرا گناہ ڈھانپا تو بھی اگر ڈھانپتا تو بہتر ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا تب وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا۔ آپ نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اور بلایا اور یہ آیت پڑھی اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ

وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ شَيْءٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ کو اس میں غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے اسپر حرام کیا۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی شے اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں (بخاری کی روایت میں شخص ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شے اور شخص کا اطلاق پروردگار پر درست ہے)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ رِوَايَةِ حَجَّاجٍ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ اَسْمَاءَ ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری۔ اس میں اسماء کی حدیث کا ذکر نہیں ہے

عَنْ اَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا شَيْءَ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی چیز غیرت مند نہیں ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ يَغَارُ لِلْمُؤْمِنِ وَاللّٰهُ اَشَدُّ غَيْرًا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن غیرت کرتا ہے مومن کے لئے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غیرت ہے۔

عَنِ الْعَلَاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ

نیکیوں سے برائیاں مٹنے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ فَنَزَلَتْ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ اِلٰى هٰذِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ اخیر تک یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں طرف اور رات کی ساعت میں۔ بیشک نیکیاں دور

فَاَقَمْتُهُ عَلَيَّ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ حِيْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ اَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّاْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ اَوْ قَالَ ذَنْبَكَ

کیا جواب دیتے ہیں اس شخص کو۔ پھر وہ شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا تو مجھ کو حد لگائیے۔ ابو امامہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تو اپنے گھر سے نکلا تھا تو نے اچھی طرح سے وضو نہیں کیا۔ وہ بولا کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا پھر تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔ وہ بولا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا تو اللہ نے بخشدیا تیری حد کو یا تیرے گناہ کو۔

بَابُ قَبُوْلِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ

خون کرنیوالے کی توبہ قبول ہوگی

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَّعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاعْبُدِ اللّٰهَ تَعَالٰى مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون کئے تھے اس نے دریافت کیا کہ زمین کے لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے۔ لوگوں نے ایک راہب کو بتایا (راہب نصاریٰ کے پادری) وہ بولا میں نے ننانوے خون کئے ہیں میری توبہ قبول ہوگی یا نہیں۔ راہب نے کہا تیری توبہ قبول نہ ہوگی اس نے اس راہب کو بھی مار ڈالا اور سو خون پورے کر لئے۔ پھر اس نے لوگوں سے پوچھا سب سے زیادہ زمین میں کون عالم ہے لوگوں نے ایک عالم کو بتایا وہ اس کے پاس گیا اور بولا میں نے سو خون کئے ہیں میری توبہ ہو سکتی ہے یا نہیں۔ وہ بولا ہاں ہو سکتی ہے اور توبہ کرنے سے کون سی چیز مانع ہے تو فلاں ملک میں جا وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ

خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً | يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝

ایک شخص بولا یا رسول اللہ کیا یہ حکم خاص اس کے لئے ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں سب لوگوں کے لئے ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَقَالَ مُعَاذٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لِهٰذَا خَاصَّةً اَوْ لَنَا عَامَّةً قَالَ بَلْ لَكُمْ عَامَّةً ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم خاص اسی کے لئے ہے یا ہمارے سب کے واسطے ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں سب کے لئے ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلٰوةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَدْ غُفِرَ لَكَ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا تو مجھ پر حد قائم کیجئے اور نماز کا وقت آگیا تھا پھر اس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ جب نماز پڑھ چکا تو عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق مجھے حد لگائیے۔ آپ نے فرمایا تو نماز میں ہمارے ساتھ تھا وہ بولا ہاں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بخشدیا تجھ کو۔

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ قُعُوْدٌ مَعَهٗ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ ثَالِثَةً وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا

ترجمہ۔ ابو امامہ رضی اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور ہم لوگ بھی بیٹھے آپ کے ساتھ۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ سے حد کا کام ہوا ہے تو حد لگائیے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ ہو رہے اس نے پھر کہا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا تو حد لگائیے مجھ پر۔ آپ چپ ہو رہے اس نے تیسری بار بھی ایسا ہی کہا۔ اتنے میں نماز کھڑی ہوئی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلا جب آپ فارغ ہوئے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا یہ دیکھنے کو کہ آپ

فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا

لوگ رہتے تھے راستہ میں اسکو موت آئی تو اپنا سینہ آگے بڑھایا اور مر گیا۔ پھر جھگڑا کیا اس میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے لیکن وہ اچھے گاؤں کی طرف نزدیک نکلا تو انہی لوگوں میں کیا گیا۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ ابْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَإِلَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا

فائدہ۔ اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے۔ ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے۔ دوسرے یہ کہ جہاں گناہ کیا ہو وہاں سے ہجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بدیاروں کی صحبت پھر اس کو بلا میں نہ ڈالے۔ تیسرے یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں۔ اگر انکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے بحث نہ کرتے۔ چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہے پانچویں یہ کہ رحمت الٰہی کی کوئی حد نہیں ادھر بندہ نے خالص دل سے توبہ کی ادھر دریائے رحمت جوش میں آیا (تحفۃ الاخیار)

بَابُ فِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْكُفَّارِ

مسلمانوں کا فدیہ کافر ہونگے

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللّٰهُ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ

ترجمہ۔ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دیگا اور فرما دے گا یہ تیرا چھٹکارا ہے جہنم سے۔

عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عَوْنًا وَسَعِيدَ ابْنَ أَبِي بُرْدَةَ أَنَّهُمَا شَهِدَا أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا أَدْخَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا قَالَ وَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَفَ لَهُ قَالَ

ترجمہ۔ قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عون اور سعید بن ابی بردہ اُسوقت موجود تھے جب ابو بردہ نے عمر بن عبد العزیز سے حدیث بیان کی اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے سنکر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں مرے گا مگر اللہ تعالیٰ اسکی جگہ پر ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کریگا عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو قسم دی کہ عون

مَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ ذُكِرَ لَنَا اَنَّهٗ لَمَّا اَتَاهُ الْمَوْتُ نَاءٰى بِصَدْرِهٖ

تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو بھی جاکر ان کیساتھ عبادت کر اور اپنے ملک میں مت جا وہ بُرا ملک ہے۔ پھر وہ چلا اس ملک کو۔ جب آدھی دور پہنچا تو اسکو موت آئی۔ اب عذاب کے فرشتوں اور رحمت کے فرشتوں میں جھگڑا ہوا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ کرکے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آرہا تھا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کوئی نیکی نہیں کی۔ آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت بنکر آیا اور انہوں نے اس کو مقرر کیا یہ جھگڑا فیصلہ کرنے کیلئے۔ اُس نے کہا دونوں ملکوں تک ناپو اور جس ملک کے قریب ہو وہ وہیں کا ہے۔ ناپا تو وہ اس ملک کے قریب تھا جہاں کا ارادہ رکھتا تھا۔ آخر رحمت کے فرشتے اس کو لے گئے۔ قتادہ نے کہا حسن نے کہا ہم سے بیان کیا لوگوں نے کہ جب وہ مرنے لگا تو اپنے سینہ کے بل بڑھا (تاکہ اس ملک سے نزدیک ہو جائے)

فائدہ۔ نووی نے کہا یہ مذہب ہے اہل علم کا اور اسپر اجماع ہے کہ عمداً خون کرنے والے کی توبہ مقبول ہے اور اس میں کسی نے خلاف نہیں کیا سوا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اور بعض سلف سے جو منقول ہے کہ توبہ قبول نہ ہوگی تو یہ زجراً ہے تاکہ لوگ خون سے باز رہیں اور قرآن میں جو آیا ہے فَجَزَآءُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا اس سے توبہ کا بطلان نہیں نکلتا کیونکہ آیت کا مضمون یہ ہے کہ قتل عمد کی یہ سزا ہے۔ اب چاہے وہ سزا اللہ تعالیٰ دیوے چاہے معاف کر دیوے۔ البتہ اگر قتل کو حلال جانتا ہو تو وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا بالاجماع۔ اور بعضوں نے کہا ہمیشہ رہنے سے آیت میں دیر تک رہنا مراد ہے اور یہ تاویل ضعیف ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ تائب کو وہ ملک چھوڑ دینا مستحب ہے جہاں گناہ کی عادت ہوگئی ہو اور اہل خیر اور صلاح کی صحبت عمدہ چیز ہے۔ انتہٰی مختصراً۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْاَلُ هَلْ لَّهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَاَتٰى رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْاَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ اِلٰى قَرْيَةٍ فِيْهَا قَوْمٌ صَالِحُوْنَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ ثُمَّ مَاتَ

ترجمہ۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو مارا پھر پوچھنے لگا میری توبہ صحیح ہو سکتی ہے آخر ایک راہب کے پاس آیا۔ اس سے پوچھا وہ بولا تیری توبہ صحیح نہیں۔ اس نے راہب کو بھی مار ڈالا۔ پھر لگا پوچھنے اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کی طرف چلا جہاں نیک

الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ | اسکے گناہوں کا اور کہے گا تو پہچانتا ہے اپنے گناہوں کو۔ وہ کہے گا اے رب میں پہچانتا ہوں۔ پروردگار فرمائیگا تو میں نے چھپا دیا ان گناہوں کو تجھ پر دنیا میں اور اب میں بخش دیتا ہوں انکو آج کے دن تیرے لئے۔ پھر وہ نیکیوں کی کتاب دیا جاویگا اور کافر اور منافقوں کے لئے تو مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ پر۔

بَابُ حَدِيْثِ تَوْبَةِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ وَّصَاحِبَيْهِ

کعب بن مالکؓ اور اُن کے دونوں یاروں کی توبہ کا بیان

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثُمَّ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ وَهُوَ يُرِيْدُ الرُّوْمَ وَنَصَارَى الْعَرَبِ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ كَعْبٍ وَّكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ يُّحَدِّثُ حَدِيْثَهٗ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ كَعْبُ ابْنُ مَالِكٍ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ قَدْ تَخَلَّفْتُ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّلَمْ يُعَاتَبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ يُرِيْدُوْنَ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ وَّلَقَدْ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَّاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّيْ

ترجمہ۔ ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا تبوک کا (تبوک ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے پندرہ منزل پر شام کے راستہ میں) اور آپ کا ارادہ تھا روم اور عرب کے نصاریٰ کو دھمکانے کا شام میں۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے بیان کیا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے ان سے بیان کیا عبد اللہ بن کعب نے جو کعب کو پکڑ کر چلایا کرتے تھے انکے بیٹوں میں سے جب کعب اندھے ہو گئے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے سنا کعب بن مالک سے وہ اپنا حال بیان کرتے تھے جب پیچھے رہ گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جاکر غزوہ تبوک میں۔ کعب بن مالک نے کہا میں کسی جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نہیں رہا سوا غزوہ تبوک کے البتہ بدر میں پیچھے رہا۔ پر آپ نے کسی پر غصہ نہیں کیا جو پیچھے رہ گیا تھا اور بدر میں تو آپ مسلمانوں کے ساتھ قریش کا قافلہ لوٹنے کے لئے نکلے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو انکے دشمنوں سے بھڑا دیا (اور قافلہ نکل گیا) بے وقت اور میں

فَلَمْ يُحَدِّثْنِي سَعِيدٌ أَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَى عَوْنٍ قَوْلَهُ

کی بات کا انکار کیا (عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو قسم دی مزید اطمینان کیلئے کیونکہ اس حدیث میں بشارت عظیمہ ہے مومنوں کیلئے۔ شافعی نے کہا کہ اس حدیث سے مسلمانوں کو بڑی امید ہے)

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَفَّانَ وَقَالَ عَوْنُ ابْنُ عُتْبَةَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِذُنُوبٍ أَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى فِيمَا أَحْسِبُ أَنَا قَالَ أَبُو رَوْحٍ لَا أَدْرِي مِمَّنِ الشَّكُّ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ أَبُوكَ حَدَّثَكَ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ ترجمہ۔ ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لیکر آویں گے اللہ تعالیٰ انکو بخشدیگا اور اُن گناہوں کو یہود اور نصاریٰ پر ڈالدیگا۔

فائدہ۔ یعنی اُن گناہوں کے مثل جو یہود اور نصاریٰ نے گناہ کئے ہونگے وہ معاف نہونگے اور انکی وجہ سے جہنم میں جاوینگے اور یہ تاویل ضرور ہے کس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى اور یہ جو فرمایا کہ کافر چھٹکارا ہوگا مسلمان کا۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ جب مسلمان جنت میں جاویگا تو ایک کافر جہنم میں جاویگا تاکہ جہنم بھر جاوے اور اس کے لوگوں کی تعداد پوری ہو یہ مختصر ہے امام نووی کے کلام کا۔ اور ظاہر حدیث یہ ہے کہ کافر مسلمانوں کا فدیہ بنیں گے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بخشدیگا اور انکو جہنم میں ڈالے گا اور یہ آیت کے خلاف نہیں ہے کس لئے کہ کافر تو اپنے اعمال کی وجہ سے جہنمی ہو چکے تھے اب انپر اور بوجھ ڈالنا درحقیقت بوجھ نہیں بموجب مثل مشہور کے چوں آب از سر گذشت چہ بقدر نیزہ وچہ یکدست۔

عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ مُحْرِزٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوٰى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ رَبِّهِ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ رَبِّ أَعْرِفُ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَإِنِّي أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ

ترجمہ۔ صفوان بن محرز سے روایت ہے ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے سرگوشی کے باب میں (یعنی خدائے تعالیٰ جو قیامت کے دن اپنے بندہ سے سرگوشی کرے گا) انہوں نے کہا میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے مومن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جاویگا یہاں تک کہ مالک اپنا پردہ اس پر رکھدیگا اور اس سے اقرار کرادیگا

فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ
رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ
وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ
بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ
إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ رَأَى رَجُلًا مُبَيِّضًا
يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ
الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ
الْمُنَافِقُونَ فَقَالَ كَعْبُ ابْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا
بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَثِّي فَطَفِقْتُ
أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ
غَدًا وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ كُلَّ ذِي رَأْيٍ مِنْ
أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ لِي إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى
عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا
فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ
بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ
لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً
وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللهِ حَتَّى جِئْتُ فَلَمَّا
سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ
فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ
لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي وَاللهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ

پاک کی طرف سے کوئی وحی نہ اترے اور یہ جہاد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کیا
جب پھل پک گئے تھے اور سایہ خوب تھا اور
مجھے ان چیزوں کا بہت شوق تھا۔ آخر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیاری کی اور مسلمانوں
نے بھی آپ کے ساتھ تیاری کی۔ میں نے بھی
صبح کو نکلنا شروع کیا اس ارادہ سے کہ میں بھی
ان کے ساتھ تیاری کروں لیکن ہر روز میں لوٹ
آتا اور کچھ فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دل میں یہ کہتا
کہ میں جب چاہوں جا سکتا ہوں (کیونکہ سامان
سفر کا میرے پاس موجود تھا) یوں ہی ہوتا
رہا یہاں تک کہ لوگ برابر کوشش کرتے رہے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صبح کے
وقت نکلے اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ نکلے
اور میں نے کوئی تیاری نہیں کی۔ پھر صبح کو میں
نکلا اور لوٹ کر آ گیا اور کوئی فیصلہ نہیں کیا
میرا یہی حال رہا یہاں تک کہ لوگوں نے جلدی
کی اور سب مجاہدین آگے نکل گئے۔ اس
وقت میں نے بھی کوچ کا قصد کیا کہ ان سے
ملجاؤں تو کاش میں ایسا کرتا لیکن میری تقدیر
میں نہ تھا بعد اس کے جب میں باہر نکلتا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد تو مجھ کو
رنج ہوتا کیونکہ میں کوئی پیروی کے لائق نہ پاتا
مگر ایسا شخص جس پر منافق ہونے کا گمان تھا
یا معذور ضعیف اور ناتواں لوگوں میں سے۔
خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (راہ میں)
میری یاد کہیں نہ کی یہاں تک کہ آپ تبوک میں
پہنچے۔ آپ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اس
وقت فرمایا کعب بن مالک کہاں گیا۔ ایک شخص

حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهِ مَا
جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِي
تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَ
مَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ
أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ
بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ
حَافِظٌ يُرِيدُ بِذٰلِكَ الدِّيوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ
رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنَّ ذٰلِكَ
سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَغَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ
الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَأَنَا
إِلَيْهَا أَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ أَغْدُو
لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا
وَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ إِذَا أَرَدْتُ
فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِي حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ
أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ
وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِي
حَتّٰى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ
فَأُدْرِكَهُمْ فَلَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ
لِي فَطَفِقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِي أَنِّي
لَا أَرَى لِي أُسْوَةً إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي
النِّفَاقِ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ
وَلَمْ يَذْكُرْنِي حَتّٰى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا
لیلۃ العقبہ میں (لیلۃ العقبہ وہ رات ہے جب
آپ نے انصار سے بیعت لی تھی اسلام پر اور
آپ کی مدد کرنے پر اور یہ بیعت جمرہ عقبہ کے
پاس جو منا میں ہے دو بار ہوئی۔ پہلی بار میں
بارہ انصاری تھے اور دوسری بار میں ستر
انصاری تھے) اور میں نہیں چاہتا کہ اس رات
کے بدلے میں جنگ بدر میں شریک ہوتا گو جنگ
بدر لوگوں میں اس رات سے زیادہ مشہور ہے
(یعنی لوگ اس کو افضل کہتے ہیں) اور میرا قصہ
غزوہ تبوک سے پیچھے رہنے کا یہ ہے کہ جب
یہ غزوہ ہوا تو میں سب سے زیادہ طاقت دار
اور مالدار تھا۔ قسم خدا کی اس سے پہلے میرے
پاس دو [illegible] یاں کبھی نہیں ہوئیں اور اس لڑائی
کے وقت میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں۔
آپ اس لڑائی کے لئے چلے سخت گرمی کے
دنوں میں اور سفر بھی لمبا تھا اور راہ میں جنگل
تھے (دور دراز جنگل پانی کم ملتا اور ہلاکت کا
خوف ہوتا) اور مقابلہ تھا بہت دشمنوں سے
اس لئے آپ نے مسلمانوں سے کھول کر
فرما دیا کہ میں اس لڑائی کو جاتا ہوں (حالانکہ
آپ کی یہ عادت تھی کہ اور لڑائیوں میں اپنا ارادہ
صاف صاف نہ فرماتے مصلحت سے تاکہ خبر
مشہور نہ ہو) تاکہ وہ اپنی تیاری کر لیں پھر ان سے
کہہ دیا کہ فلاں طرف انکو جانا پڑے گا۔ اس
وقت آپ کے ساتھ بہت سے مسلمان تھے
اور کوئی دفتر نہ تھا جسمیں انکے نام لکھے ہوتے
تو ایسے شخص کم تھے جو غائب رہنا چاہتے اور
گمان کرتے کہ یہ امر پوشیدہ رہیگا جب تک اللہ

عَلٰی ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَا ے
فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِيْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَ
اَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ
فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ وَاَطُوْفُ
فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ وَّاٰتِيْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ
فِيْ مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ هَلْ
حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا ثُمَّ اُصَلِّيْ قَرِيْبًا
مِّنْهُ وَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلٰوتِيْ
نَظَرَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ عَنِّيْ حَتّٰى
اِذَا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ مَشَيْتُ
حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِيْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ
عَمِّيْ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ
مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا قَتَادَةَ اَنْشُدُكَ
بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِيْ اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ
فَسَكَتَ فَعُدْتُّ فَنَاشَدْتُّهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُّ
فَنَاشَدْتُّهٗ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ
عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبَيْنَا
اَنَا اَمْشِيْ فِيْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا نَبَطِيٌّ مِّنْ
نَبَطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهٗ
بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ
قَالَ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهٗ اِلَيَّ حَتّٰى جَاءَنِيْ
فَدَفَعَ اِلَيَّ كِتَابًا مِّنْ مَّلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا
فَقَرَاْتُهٗ فَاِذَا فِيْهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنَا
اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ
هَوَانٍ وَّلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ قَالَ
فَقُلْتُ حِيْنَ قَرَاْتُهَا وَهٰذِهٖ اَيْضًا مِّنَ الْبَلَاءِ
فَتَيَامَمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهٗ بِهَا حَتّٰى اِذَا
مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَاسْتَلْبَثَتَ

بیٹھتے۔ جب آپ یہ کر چکے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے انہوں نے اپنے عذر بیان کرنے شروع کئے اور قسمیں کھانے لگے۔ ایسے اسّی پر چند آدمی تھے۔ آپ نے انکی ظاہر کی بات کو مان لیا اور اُن سے بیعت کی اور اُن کے لئے دعائے مغفرت کی اور انکی نیت (یعنی دل کی بات کو) خدا کے سپرد کیا یہاں تک کہ میں بھی آیا جب میں نے سلام کیا تو آپ نے تبسم کیا لیکن وہ تبسم جیسے غصہ کی حالت میں کرتے ہیں پھر آپ نے فرمایا آ! میں چلتا ہوا آیا اور آپ کے سامنے بیٹھا۔ آپ نے فرمایا تو کیوں پیچھے رہ گیا تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں آپ کے سوا کسی اور شخص کے پاس دنیا کے لوگوں میں سے بیٹھتا تو یہ میں خیال کرتا کہ کوئی عذر بیان کر کے اُس کے غصہ سے نکل جاؤں گا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے زبان کی قوت دی ہے (یعنی میں عمدہ تقریر کر سکتا ہوں اور خوب بات بنا سکتا ہوں) لیکن قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ اگر میں کوئی جھوٹ بات آپ سے کہدوں اور آپ خوش ہو جاویں مجھ سے تو قریب ہے خدائے تعالیٰ آپ کو میرے اوپر غصہ کر دیگا (یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دے گا کہ میرا عذر غلط اور جھوٹ تھا اور آپ ناراض ہو جائیں گے) اور اگر میں آپ سے سچ سچ کہوں گا تو بیشک آپ غصے ہونگے لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکا انجام بخیر کرے گا۔ قسم خدا کی مجھے کوئی عذر نہ تھا۔ قسم خدا کی میں کبھی نہ اتنا طاقت دار تھا نہ اتنا مالدار تھا جتنا اس وقت تھا جب آپ سے

غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ
سَخَطِهِ بِعُذْرٍ لَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنِّي وَاللّٰهِ
لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ
تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ
وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ
إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عُقْبَى اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِي
عُذْرٌ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي
حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ
اللّٰهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ
فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنَبْتَ
ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِي أَنْ لَا تَكُونَ
اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ فَقَدْ كَانَ كَافِيكَ
ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونَنِي
حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ
لَقِيَ هٰذَا مَعِي مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ لَقِيَهُ مَعَكَ
رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ وَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا
قِيلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ ابْنُ
رَبِيعَةَ الْعَامِرِيُّ وَهِلَالُ ابْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ
قَالَ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا
بَدْرًا فِيهِمَا أُسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِينَ
ذَكَرُوهُمَا لِي فَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ
مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ أَوْ قَالَ
تَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ لِي فِي نَفْسِي الْأَرْضُ
فَمَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى

بولا بنی سلمہ میں سے یا رسول اللہ اسکی چادروں
نے اُسکو روک رکھا وہ اپنے دونوں کناروں
کو دیکھتا ہے (یعنی اپنے لباس اور نفس میں
مشغول اور مصروف ہے) معاذ بن جبل نے
یہ سُنکر کہا تو نے بُری بات کہی۔ قسم خدا کی یا
رسول اللہ ہم تو کعب بن مالک کو اچھا سمجھتے
ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سُنکر
چپ ہو رہے اتنے میں آپ نے ایک شخص کو
دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے آرہا تھا اور
ریتے کو اُڑا رہا تھا (چلنے کی وجہ سے) آپ نے
ابو خیثمہ ہے پھر وہ ابو خیثمہ ہی تھا۔ اور ابو خیثمہ
وہ شخص تھا جس نے ایک صاع کھجور صدقہ
دی تھی جب منافقوں نے اسپر طعنہ کیا تھا۔
کعب بن مالک نے کہا جب مجھے خبر پہنچی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے مدینہ کی
طرف تو میرا رنج بڑھ گیا۔ میں نے جھوٹ باتیں
بنانا شروع کیں کہ کوئی بات ایسی کہوں جس سے
آپ کا غصہ مٹ جائے کل کے روز اور اس
امر کے لئے میں نے ہر ایک عقلمند شخص سے
مدد لینا شروع کی اپنے گھر والوں میں سے یعنی
اُن سے بھی صلاح لی (کہ کیا بات بناؤں) جب
لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قریب آپہنچے۔ اُس وقت سارا
جھوٹ کافور ہو گیا اور میں سمجھ گیا کہ اب کوئی
جھوٹ بنا کر میں آپ سے نجات نہیں پانے کا
آخر میں نے نیت کر لی سچ بولنے کی اور صبح کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور
جب آپ سفر سے آتے تو پہلے مسجد میں جاتے
اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں سے ملنے کیلئے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ
اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ
النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ
مُبَشِّرُوْنَ وَرَكَضَ رَجُلٌ اِلَيَّ فَرَسًا وَسَعٰى
سَاعٍ مِّنْ اَسْلَمَ قِبَلِيْ وَاَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ
فَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا
جَاءَنِي الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ يُبَشِّرُنِيْ نَزَعْتُ
لَهٗ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا اِيَّاهُ بِبِشَارَتِهٖ وَ
اللّٰهِ مَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَّاسْتَعَرْتُ
ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا فَانْطَلَقْتُ اَتَاَمَّمُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَّانِيَ النَّاسُ فَوْجًا
فَوْجًا يُهَنُّوْنِيْ بِالتَّوْبَةِ يَقُوْلُوْنَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ
اللّٰهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ
حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ
يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَهَنَّاَنِيْ وَاللّٰهِ مَا قَامَ
رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهٗ قَالَ فَكَانَ كَعْبٌ
لَا يُنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ
يَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ يَقُوْلُ اَبْشِرْ بِخَيْرِ
يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ فَقُلْتُ
اَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ
حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ قَالَ وَكُنَّا نَعْرِفُ
ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ
صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے پرہیز شروع کیا اور ان کا حال ہمارے
ساتھ بالکل بدل گیا یہاں تک کہ زمین بھی گویا
بدل گئی وہ زمین ہی نہ رہی جسکو میں پہچانتا تھا
پچاس راتوں تک ہمارا یہی حال رہا۔ میرے
دونوں ساتھی تو عاجز ہو گئے اور اپنے گھروں
میں بیٹھے رہے روتے ہوئے لیکن میں تو سب
لوگوں میں کم سن اور زوردار تھا۔ میں نکلا کرتا تھا
اور نماز کے لئے بھی آتا اور بازاروں میں بھی پھرتا
پر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اور آپ کو سلام کرتا
اور آپ اپنی جگہ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور
دل میں یہ کہتا کہ آپ نے اپنی لبوں کو ہلایا سلام
کا جواب دینے کیلئے یا نہیں ہلایا۔ پھر آپ کے
قریب نماز پڑھتا اور دزدیدہ نظر سے (کنکھیوں
سے) آپ کو دیکھتا تو جب میں نماز میں ہوتا آپ
میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف
دیکھتا تو آپ منہ پھیر لیتے یہاں تک کہ جب مسلمانوں
کی سختی مجھ پر لمبی ہوئی تو میں چلا اور ابوقتادہ کے
باغ کی دیوار پر چڑھا۔ ابوقتادہ میرے چچازاد
بھائی تھے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھے انسے
محبت تھی انکو سلام کیا تو قسم خدا کی انہوں نے
سلام کا جواب تک نہ دیا (سبحان اللہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع اور عاشق ایسے ہوتے
ہیں کہ آپ کے ارشاد کے سامنے بھائی بیٹے
کی مروت بھی نہیں کرتے۔ جب تک رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی محبت نہ ہو تو ایمان
کس کام کا ہے۔ آپ کی حدیث جب معلوم ہو جائے
کہ صحیح ہے تو مجتہد اور مولویوں کا قول جو اسکے
خلاف ہو دیوار پر مارنا چاہیئے اور حدیث پر چلنا

الْوَحْيُ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ قَالَ فَقُلْتُ
أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا
فَلَا تَقْرَبْهَا قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ
ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي
عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ
فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ ابْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ
إِنَّ هِلَالَ ابْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ
فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا
يَقْرَبَنَّكِ فَقَالَتْ إِنَّهُ وَاللهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى
شَيْءٍ وَاللهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ
مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هٰذَا قَالَ فَقَالَ لِي بَعْضُ
أَهْلِي لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ فَقَدْ أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ
ابْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ قَالَ فَقُلْتُ لَا أَسْتَأْذِنُ
فِيهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِينِي
مَاذَا يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ
فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمُلَ لَنَا خَمْسُونَ
لَيْلَةً مِنْ حِينَ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ
صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ
بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ
الَّتِي ذَكَرَ اللهُ مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَ
ضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ
صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى سَلْعٍ يَقُولُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ
يَا كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا
وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ قَالَ وَأَذَنَ

پیچھے رہ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کعب نے سچ کہا۔ پھر آپ نے فرمایا اچھا جا
یہاں تک کہ اللہ حکم دیوے تیرے باب میں۔
میں کھڑا ہوا اور چند لوگ بنی سلمہ کے دوڑ کر
میرے پیچھے ہوئے اور مجھ سے کہنے لگے قسم
خدا کی ہم نہیں جانتے کہ تم نے اس سے پہلے
کوئی قصور کیا ہو تو تم عاجز کیوں ہو گئے اور
کوئی عذر کیوں نہ کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے جیسے اور لوگوں نے جو پیچھے
رہ گئے تھے عذر بیان کئے اور تیرا گناہ مٹنے
کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار کافی
تھا۔ قسم خدا کی وہ لوگ مجھ کو ملامت کرنے لگے
یہاں تک کہ میں نے قصد کیا پھر لوگوں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اپنے تئیں
جھوٹا کروں (اور کوئی عذر بیان کروں) پھر
میں نے اُن لوگوں سے کہا کسی اور کا بھی ایسا
حال ہوا ہے جو میرا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا
ہاں دو شخص اور ہیں۔ انہوں نے بھی وہی
کہا جو تو نے کہا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے اُن سے بھی وہی فرمایا جو تجھ سے فرمایا
میں نے پوچھا، دو شخص کون ہیں۔ انہوں
نے کہا مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ واقفی
ان لوگوں نے ایسے دو شخصوں کا نام لیا جو نیک
تھے اور بدر کی لڑائی میں موجود تھے اور پیروی
کے قابل تھے۔ جب اُن لوگوں نے اُن دونوں
شخصوں کا نام لیا تو میں چلا گیا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو منع کر دیا تھا کہ
ہم تینوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے اُن
لوگوں میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے تو لوگوں نے

جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خُلِّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا وَلَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ

کہا میں اسکو طلاق دیدوں یا کیا کروں؟ وہ بولا نہیں طلاق مت دو صرف الگ رہو اور اس سے صحبت مت کرو اور میرے دونوں یاروں کے پاس بھی یہی پیام گیا۔ میں نے اپنی بی بی کو کہا تو اپنے عزیزوں میں چلی جا اور وہیں رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس باب میں کوئی حکم دیوے ہلال بن امیہ کی بی بی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ہلال بن امیہ ایک بوڑھا بیکار شخص ہے اُسکے پاس کوئی خادم بھی نہیں تو کیا آپ برا سمجھتے ہیں اگر میں اس کی خدمت کیا کروں؟ آپ نے فرمایا میں خدمت کو برا نہیں سمجھتا لیکن وہ مجھ سے صحبت نہ کرے۔ وہ بولی قسم خدا کی اُس کو کسی کام کا خیال نہیں اور قسم خدا کی وہ اس دن سے اب تک رو رہا ہے۔ میرے گھر والوں نے کہا کاش تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بی بی کے پاس رہنے کی اجازت لے لو کیونکہ آپ نے ہلال بن امیہ کی عورت کو اسکی خدمت کرنے کی اجازت دی۔ میں نے کہا میں کبھی اجازت نہ لوں گا آپ سے اپنی بی بی کیلئے اور معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماویں گے اگر میں اجازت لوں اپنی بی بی کے لئے اور میں جوان آدمی ہوں۔ پھر دس راتوں تک میں اسی حال میں رہا یہاں تک کہ پچاس راتیں پوری ہوئیں اس تاریخ سے جب سے آپ نے منع کیا تھا ہم سے بات کرنے سے۔ پھر پچاسویں رات کو صبح کے وقت میں نے نماز پڑھی اپنے ایک گھر کی چھت پر۔ میں اسی حال میں بیٹھا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارا حال بیان کیا کہ میرا جی تنگ ہو گیا تھا اور زمین مجھ پر تنگ ہو گئی تھی باوجودیکہ اتنی کشادہ ہے۔ اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سُنی جو سلع پر چڑھا (سلع ایک پہاڑ ہے مدینہ میں) اور بلند آواز سے پکارا اے کعب بن مالک خوش ہو جا۔ یہ سُنکر میں سجدہ میں گرا اور میں نے پہچانا کہ خوشی آئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خبر کی کہ اللہ نے ہم کو معاف کیا جب آپ فجر کی نماز پڑھ چکے۔ لوگ چلے ہم کو خوش خبری دینے کیلئے تو میرے دونوں یاروں کے پاس چند خوشخبری دینے والے گئے اور ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا دوڑایا اور ایک دوڑنے والا دوڑا اسلم کے قبیلے سے میری طرف اور اُس کی آواز گھوڑے سے جلدی مجھ کو پہنچی۔ جب وہ شخص آیا جس کی آواز میں نے سُنی تھی خوشخبری کی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتارے اور اسکو پہنا دیئے اس کی خوشخبری کے صلہ میں۔ قسم خدا کی اُس وقت میرے پاس وہی دو کپڑے تھے۔ میں نے

أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ
فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ وَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا
مَا بَقِيتُ قَالَ فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ
الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ
ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي اللهُ وَوَاللهِ مَا تَعَمَّدْتُ
كِذْبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ
يَحْفَظَنِي اللهُ فِيمَا بَقِيَ قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ
جَلَّ لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَ
الْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ
مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ
ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ○
وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ
عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ
أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللهِ إِلَّا إِلَيْهِ
ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللهَ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيمُ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ
وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ○ قَالَ كَعْبٌ وَاللهِ
مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي
اللهُ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ
كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا إِنَّ
اللهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ
شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ وَقَالَ اللهُ سَيَحْلِفُونَ بِاللهِ
لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ
فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ

چاہئے) میں نے اُن سے کہا اے ابوقتادہ
میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم یہ نہیں جانتے
کہ میں اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہوں
وہ خاموش رہے۔ میں نے دوبارہ قسم دی
وہ خاموش رہے پھر سہ بارہ قسم دی تو بولے
اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے (یہ بھی
کعب سے نہیں بولے بلکہ خود اپنے میں بات
کی) آخر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے
اور میں پیٹھ موڑ کر چلا اور دیوار پر چڑھا۔
میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا تو ایک
کسان شام کے کسانوں میں سے جو مدینہ میں
اناج بیچنے کے لئے آیا تھا کہنے لگا کعب بن مالک
کا گھر مجھ کو کون بتا دے گا؟ لوگوں نے اسکو اشارہ
شروع کیا یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور
مجھے ایک خط دیا غسان کے بادشاہ کا۔ میں
منشی تھا میں نے اسکو پڑھا۔ اس میں یہ لکھا تھا
بعد حمد و نعت کے کعب کو معلوم ہو کہ ہم کو یہ
خبر پہنچی ہے کہ تمہارے صاحب نے (یعنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تم پر جفا کی ہے
اور خدائے تعالیٰ نے تم کو ذلت کے گھر میں
نہیں کیا نہ اُس جگہ جہاں تمہارا حق ضائع ہو
تو تم ہم سے مل جاؤ۔ ہم تمہاری خاطر داری
کریں گے۔ میں نے جب یہ خط پڑھا تو کہا یہ
بھی ایک بلا ہے اور اُس خط کو میں نے چولھے
میں جلا دیا۔ جب پچاس دن میں سے چالیس
دن گذر گئے اور وحی نہ آئی تو ایک ایک رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام لانے والا میرے پاس
آیا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو
حکم کرتے ہیں کہ اپنی بی بی سے علیحدہ رہو میں نے

قسمیں کھانے لگے تاکہ تم کچھ نہ بولو اُن سے۔ سو نہ بولو اُن سے وہ ناپاک ہیں اُنکا ٹھکانا جہنم ہے یہ بدلہ ہے اُن کی کمائی کا قسمیں کھاتے ہیں تم سے کہ تم خوش ہو جاؤ ان سے۔ سو اگر تم خوش ہو جاؤ ان سے تب بھی اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوگا بدکاروں سے۔ کعب نے کہا ہم پیچھے ڈالے گئے تینوں آدمی ان لوگوں سے جن کا عذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا جب انہوں نے قسم کھائی تو بیعت کی ان سے اور استغفار کیا اُن کیلئے اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈال رکھا (یعنی ہمارا مقدمہ ڈال رکھا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ معاف کیا اُن تینوں کو جو پیچھے ڈالے گئے اور اس لفظ سے (یعنی خُلِّفُوا سے) یہ مراد نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مراد وہی ہے ہمارے مقدمہ کا پیچھے رہنا اور ڈال رکھنا آپ کا اسکو بہ نسبت ان لوگوں کے جنہوں نے قسم کھائی اور عذر کیا آپ سے اور آپ نے قبول کیا اُن کے عذر کو۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ عَلٰى يُوْنُسَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّ مَا يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ اَبَا خَيْثَمَةَ وَلُحُوْقَهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثر جب کسی جہاد میں جاتے تو اور جگہ جانا ظاہر کرتے (جو جھوٹ بھی نہ ہوتا اور مصلحت سے ایسا فرماتے) پر اس لڑائی میں آپ نے صاف صاف فرمادیا۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ اُصِيْبَ بَصَرُهُ وَكَانَ اَعْلَمَ قَوْمِهِ وَاَوْعَاهُمْ لِاَحَادِيْثِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ وَهُوَ اَحَدُ الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ اَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ كَثِيْرٌ يَزِيْدُوْنَ عَلٰى عَشَرَةِ اٰلَافٍ وَلَا يَجْمَعُهُمْ دِيْوَانُ حَافِظٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ کعب بن مالک اپنی قوم میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے زیادہ انکو حدیثیں یاد تھیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ کعب بن مالک اُن تین شخصوں میں سے تھے جنکو اللہ تعالیٰ نے معاف کیا۔ وہ حدیثیں بیان کرتے تھے کہ وہ نہیں پیچھے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی لڑائی میں سوا دو لڑائیوں کے پھر بیان کیا وہی قصہ۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے آدمیوں کے ساتھ جہاد کیا جنکی تعداد دس ہزار سے زیادہ تھی اور کسی دفتر میں ان کا نام نہ تھا۔

فائدہ۔ ابوزرعہ رازی نے کہا ستر ہزار آدمی تھے۔ ابن اسحاق نے کہا تیس ہزار تھے

دو کپڑے مانگے کے لئے اور انکو پہنا اور چلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی نیت سے۔ لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے گروہ گروہ اور مجھ کو مبارک باد دیتے جاتے تھے معافی کی اور کہتے تھے مبارک ہو تم کو اللہ کی معافی کی تمہارے لئے یہاں تک کہ میں مسجد میں پہنچا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور آپ کے پاس لوگ تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ مجھکو دیکھتے ہی کھڑے ہوئے اور دوڑے یہاں تک کہ مصافحہ کیا مجھ سے اور مجھ کو مبارکباد دی۔ قسم خدا کی مہاجرین میں سے انکے سوا کوئی شخص کھڑا نہیں ہوا تو کعب طلحہ کے اس احسان کو نہیں بھولتے تھے۔ کعب نے کہا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ کا منہ خوشی سے چمک دمک رہا تھا آپ نے فرمایا خوش ہو جا آج کے دن سے جو تیرے لئے بہتر دن ہے جب سے تیری ماں نے تجھ کو جنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ معافی آپ کی طرف سے ہے یا اللہ جل جلالہ کی طرف سے۔ آپ نے فرمایا اللہ جلالہ کی طرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہو جاتے تو آپ کا چہرہ چمک جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیتے (یعنی آپ کی خوشی کو) جب میں آپ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری معافی کی خوشی میں میں اپنے مال کو صدقہ کر دوں اللہ اور اس کے رسول کے لئے۔ آپ نے فرمایا تھوڑا مال اپنا رکھ لے۔ میں نے عرض کیا تو میں اپنا حصہ خیبر کا رکھ لیتا ہوں۔ اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آخر سچائی نے مجھے نجات دی اور میری توبہ میں یہ بھی داخل ہے کہ ہمیشہ سچ کہونگا جب تک زندہ رہوں۔ کعب نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان پر ایسا احسان کیا ہو سچ بولنے میں جب سے میں نے یہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا عمدہ طرح سے مجھ پر احسان کیا قسم خدا کی میں نے اس وقت سے کوئی جھوٹ قصداً نہیں بولا جب سے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آج کے دن تک اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھ کو جھوٹ سے بچا دیگا۔ کعب نے کہا اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ آخر تک یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے معاف کیا نبی اور مہاجرین اور انصار کو جنہوں نے ساتھ دیا نبی کا مفلسی کے وقت یہاں تک کہ فرمایا وہ مہربان ہے رحم والا اور اللہ تعالیٰ نے معاف کیا ان تین شخصوں کو جو پیچھے ڈالے گئے یہاں تک کہ جب زمین انپر تنگ ہو گئی باوجود کشادگی کے اور ان کے جی بھی تنگ ہو گئے اور سمجھے کہ اب کوئی بچاؤ نہیں اللہ سے مگر اسی کی طرف پھر اللہ نے معاف کیا انکو تاکہ وہ توبہ کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور ساتھ رہو سچوں کے۔ کعب نے کہا قسم خدا کی اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر کوئی احسان مجھ پر نہیں کیا بعد اسلام کے جو اتنا بڑا ہو میرے نزدیک اس بات سے کہ میں نے سچ بولدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جھوٹ نہیں بولا ورنہ تباہ ہوتا جیسے جھوٹے تباہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں کی جب وحی اتری تو ایسی برائی کی کہ کسی کی نہ کی تو فرمایا جب تم لوٹ کر آئے تو وہ

حَدَّثَنِي وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوا
أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ
فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهَا فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ
فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ
فَأُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ مَسِيرَنَا
حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ
آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ
فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا
قَضَيْتُ مِنْ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ
صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ
انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي
ابْتِغَاؤُهُ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ
لِي فَحَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي
كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنِّي فِيهِ قَالَتْ وَ
كَانَتِ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا فَلَمْ يَهْبِلْنَ وَلَمْ
يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ
فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَحَلُوهُ
وَرَفَعُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا
الْجَمَلَ وَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا
اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا
دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي
كُنْتُ فِيهِ وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُونَنِي
فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي

اور بعض اُن میں سے زیادہ یاد رکھنے والے
تھے اس حدیث کو بعض سے اور زیادہ حافظ
تھے اور عمدہ بیان کرنے والے تھے اسکو اور
میں نے یاد رکھی ہر ایک سے جو روایت سنی اور
بعض کی حدیث بعض کو تصدیق کرتی ہے۔
ان لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر
اور جس عورت کے نام پر قرعہ نکلتا اس کو سفر
میں ساتھ لیجاتے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالا ایک
جہاد کے سفر میں، اُس میں میرا نام نکلا۔ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی اور یہ
ذکر اُس وقت کا ہے جب پردہ کا حکم اتر چکا تھا
میں اپنے ہودے میں سوار ہوتی اور راہ میں
جب اترتی تو بھی اسی ہودے میں رہتی۔ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے فارغ ہوئے
اور لوٹے اور مدینہ سے قریب ہو گئے۔ ایک بار
آپ نے رات کو کوچ کا حکم دیا میں کھڑی ہوئی
جب لوگوں نے کوچ کی خبر کر دی اور چلی یہاں تک
کہ لشکر کے آگے بڑھ گئی۔ جب میں اپنے کام سے
فارغ ہوئی تو اپنے ہودے کی طرف آئی اور
سینہ کو چھوا۔ معلوم ہوا کہ میرا ہار ظفار کے نگینوں
کا گر گیا ہے (ظفار ایک گاؤں ہے یمن میں)
میں لوٹی اور اُس ہار کو ڈھونڈھنے لگی۔ اُسکے
ڈھونڈھنے میں مجھے دیر لگی اور وہ لوگ آ پہنچے
جو میرا ہودہ اٹھاتے تھے۔ انہوں نے ہودہ
اُٹھایا اور میرے اونٹ پر رکھدیا جسپر میں
سوار ہوتی تھی۔ وہ یہ سمجھے کہ میں اُسی ہودے

اور یہی مشہور ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے بہت سے فائدے نکلے (۱) غنیمت کا مباح ہونا۔ (۲) فضیلت اہل بدر اور اہل عقبہ کی۔ (۳) بغیر قسم دیئے قسم کھانا۔ (۴) لڑائی کے وقت امام کا اپنے مقصد کو چھپانا۔ (۵) نیک بات کی جو فوت ہو جاوے آرزو کرنا۔ (۶) مسلمان کی غیبت کوئی کرے تو اس کو رد کرنا جیسے معاذ نے کیا۔ (۷) سچائی کی فضیلت۔ (۸) سفر سے آتے وقت مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھنا۔ (۹) مجلس عام میں بیٹھنا۔ (۱۰) ظاہر پر حکم کرنا۔ (۱۱) اہل بدعت سے ملاقات ترک کرنا اور سلام و کلام نہ کرنا۔ (۱۲) اپنے اوپر رونا گناہ کے ڈر سے۔ (۱۳) کنکیوں سے دیکھنا نماز نہیں توڑتا۔ (۱۴) سلام بھی کلام ہے۔ (۱۵) اطاعت اللہ اور رسول کی عزیز داری پر مقدم ہے۔ (۱۶) کلام میں یہ ضرور ہے کہ دوسرے سے بات کرنے کی نیت ہو۔ (۱۷) کاغذ کا جسمیں اللہ کا نام ہو جلانا درست ہے۔ (۱۸) ایسی بات کو چھپانا جسمیں فساد کا ڈر ہو۔ (۱۹) عورت سے کہنا اپنے عزیزوں میں جا طلاق نہیں ہے جب تک طلاق کی نیت نہ ہو۔ (۲۰) عورت اپنی خوشی سے خاوند کی خدمت کر سکتی ہے یعنی اس پر جبر نہیں ہے۔ (۲۱) صحبت وغیرہ کو کنایہ سے بیان کرنا بہتر ہے۔ (۲۲) احتیاط کرنا بہتر ہے (۲۳) سجدہ شکر کرنا مستحب ہے۔ (۲۴) خوشخبری دینا مستحب ہے۔ (۲۵) مبارکبادی دینا مستحب ہے (۲۶) خوشخبری دینے والے سے سلوک کرنا۔ (۲۷) قسم کی تخصیص نیت سے ہو جاتی ہے۔ (۲۸) عاریت جائز ہے۔ (۲۹) کپڑوں کی عاریت درست ہے۔ (۳۰) لوگوں کا جمع ہونا امام کے پاس۔ (۳۱) اہل فضل کی طرف جب آویں کھڑا ہونا مستحب ہے۔ اور میں نے اس باب میں ایک رسالہ مستقل لکھا ہے۔ (۳۲) مصافحہ ملاقات کے وقت مسنون ہے۔ (۳۳) امام کا خوش ہونا اپنے لوگوں کی خوشی سے۔ (۳۴) خوشی کے وقت صدقہ دینا۔ (۳۵) تمام مال کا صدقہ نہ کرنا۔ (۳۶) سب صدقہ کرنے سے منع کرنا جس سبب سے معافی ہوئی ہو اس کا خیال رکھنا جیسے کعب نے سچائی کا خیال کیا۔

بَابٌ فِي حَدِيثِ الْإِفْكِ

حضرت عائشہ صدیقہ پر جو تہمت ہوئی تھی اسکا بیان

عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَعَلْقَمَةَ ابْنِ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتَ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي

ترجمہ۔ سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے اُن سب لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث روایت کی جب اُن پر تہمت کی تہمت کرنے والوں نے اور کہا جو کہا پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا انکو اُن کی تہمت سے۔ زہری نے کہا ان سب لوگوں نے ایک ایک ٹکڑا اس حدیث کا مجھ سے روایت کیا

عَبْدِ مَنَافٍ وَاُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ
اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ
بْنِ عَبَّادِ ابْنِ الْمُطَّلِبِ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَبِنْتُ اَبِي
رُهْمٍ قِبَلَ بَيْتِي حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَاْنِنَا
فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ
مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ اَتَسُبِّينَ
رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ اَيْ هَنْتَاهُ اَوَلَمْ
تَسْمَعِي مَا قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَا قَالَ فَاَخْبَرَتْنِي
بِقَوْلِ الْاِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا
اِلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى بَيْتِي فَدَخَلَ عَلَيَّ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ
قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ قُلْتُ اَتَاْذَنُ لِي اَنْ اٰتِيَ اَبَوَيَّ
قَالَتْ وَاَنَا حِينَئِذٍ اُرِيدُ اَنْ اَتَيَقَّنَ الْخَبَرَ
مِنْ قِبَلِهِمَا فَاَذِنَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِاُمِّي يَا اُمَّتَاهُ
مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ
فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً
عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا
قَالَتْ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ
بِهٰذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ
لَا يَرْقَاُ لِي دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ
اَبْكِي وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ
اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ اَهْلِهِ
قَالَتْ فَاَمَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاَشَارَ عَلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ
بَرَاءَةِ اَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ لَهُمْ
مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُمْ اَهْلُكَ وَ
لَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَاَمَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ

اُتر چکے تھے سخت دوپہر کی گرمی میں تو میرے
مقدمہ میں تباہ ہوئے جو لوگ تباہ ہوئے
(یعنی جنہوں نے بدگمانی کی) اور قرآن میں
جس کی نسبت تَوَلّٰی كِبْرَهٗ آیا ہے یعنی بانی مبانی
اس تہمت کا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول
(منافق) تھا۔ آخر ہم مدینہ میں آئے اور میں
جب مدینہ میں پہنچی تو بیمار ہو گئی ایک مہینہ تک
بیمار رہی اور لوگوں کا یہ حال تھا کہ بہتان کرنیوالوں
کی باتوں میں غور کرتے اور مجھے ان کی کسی بات
کی خبر نہ تھی۔ صرف مجھ کو اس امر سے شک ہوا کہ
میں نے اپنی بیماری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی وہ شفقت نہ دیکھی جو پہلے میرے حال
پر ہوتی۔ جب میں بیمار ہوئی آپ صرف اندر
آتے اور سلام کرتے پھر فرماتے یہ عورت
کیسی ہے سو اس امر سے مجھے شک ہوتا لیکن
مجھے اس خرابی کی خبر نہ تھی یہاں تک کہ جب
میں دُبلی ہو گئی بیماری جانے کے بعد تو میں نکلی
اور میرے ساتھ مسطح کی ماں بھی نکلی مناصع
کی طرف (مناصع موضع تھے مدینہ کے
باہر) اور وہ پائخانے تھے ہم لوگوں کے
(پائخانے بننے سے پہلے) ہم لوگ رات ہی کو نکلا کرتے
اور رات ہی کو چلے آتے اور یہ ذکر اس وقت کا
ہے جب ہمارے گھروں کے نزدیک پائخانے
نہیں بنے تھے اور ہم اگلے عربوں کی طرح
جنگل میں جایا کرتے (پائخانے کے لئے) اور
گھر کے پاس پائخانے بنانے سے نفرت
رکھتے تو میں چلی اور ام مسطح میرے ساتھ تھی
وہ بیٹی تھی ابی رہم بن مطلب بن عبد مناف کی
اور اسکی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھی جو خالہ تھی حضر

غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ
السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَّسَ مِنْ وَرَاءِ
الْجَيْشِ فَادَّلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى
سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ
رَآنِي وَقَدْ كَانَ يَرَانِي قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ الْحِجَابُ
عَلَيَّ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي
فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَوَاللَّهِ مَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً
وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتَّى
أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا فَرَكِبْتُهَا
فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ
بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ
فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي شَأْنِي وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى
كِبْرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنِ سَلُولَ فَقَدِمْنَا
الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ
شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ
الْإِفْكِ وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ
يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي
كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي إِنَّمَا يَدْخُلُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ
ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ فَذَاكَ يَرِيبُنِي وَلَا
أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَقِهْتُ
خَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَ
هُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَلَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَ
ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ
بُيُوتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي
التَّنَزُّهِ وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا
عِنْدَ بُيُوتِنَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَ
هِيَ بِنْتُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ

میں ہوں۔ اس وقت عورتیں ہلکی (دبلی) تھیں
نہ سنڈھی تھیں نہ موٹی کیونکہ تھوڑا کھانا کھاتی
تھیں اس لئے انکو ہودے کا بوجھ عادت
کے خلاف معلوم نہ ہوا۔ جب انہوں نے اسکو
اونٹ پر لادا اور اٹھایا اور میں ایک کم سن لڑکی
بھی تھی آخر لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چلدیئے
اور میں نے اپنا ہار اس وقت پایا جب سارا لشکر
چل دیا۔ میں جو انکے ٹھکانے پر آئی تو وہاں نہ
کسی کی آواز ہے نہ کوئی آواز سننے والا ہے۔ میں نے
یہ ارادہ کیا کہ جہاں بیٹھی تھی وہیں بیٹھ جاؤں اور
میں یہ سمجھی کہ لوگ جب مجھے نہ پاویں گے تو یہیں
لوٹ کر آویں گے تو میں اسی ٹھکانے پر بیٹھی تھی
اتنے میں میری آنکھ لگ گئی اور میں سو رہی اور
صفوان بن معطل سلمی ذکوانی ایک شخص تھا وہ
آرام کیلئے آخر رات میں لشکر کے پیچھے ٹھیرا تھا
جب وہ روانہ ہوا تو صبح کو میرے ٹھکانے پر
پہنچا اسکو ایک آدمی کا جثہ معلوم ہوا جو سو رہا ہے
وہ میرے پاس آیا اور مجھ کو پہچان لیا۔ دیکھتے ہی
اس لئے کہ میں پردہ کا حکم اترنے سے پہلے
اس کے سامنے ہوا کرتی۔ میں جاگ اٹھی اسکی
آواز سن کر جب اس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ، پڑھا مجھ کو پہچان کر۔ میں نے اپنا منہ
ڈھانپ لیا اپنی اوڑھنی سے۔ قسم خدا کی اس نے
کوئی بات مجھ سے نہیں کی نہ میں نے اس کی
کوئی بات سنی سوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔
کہنے کے۔ پھر اس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور
اپنا ہاتھ میرے چڑھنے کے لئے بچھا دیا۔ میں اونٹ
پر سوار ہو گئی اور وہ پیدل چلا اونٹ کو کھینچتا ہوا
یہاں تک کہ ہم لشکر میں پہنچے اور لشکر کے لوگ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُ حَتّٰى سَكَتُوا وَسَكَتَّ قَالَتْ وَبَكَيْتُ يَوْمِي ذٰلِكَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِي الْمُقْبِلَةَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَأَبَوَايَ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي إِسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ لِي مَا قِيلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحٰى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتّٰى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهٰذَا حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَإِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي

رات روتی رہی۔ صبح تک میرے آنسو نہ ٹھیرے اور نہ نیند آئی صبح کو بھی میں رو رہی تھی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی نہیں اتری تھی اور اُن دونوں سے مشورہ لیا مجھ کو جدا کرنے کیلئے (یعنی طلاق دینے کیلئے) اسامہ بن زید نے تو وہی رائے دی جو وہ جانتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کے حال کو اور اسکی عصمت کو اور آپکی محبت کو اس کے ساتھ۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ عائشہ آپکی بی بی ہے اور ہم تو سوا بہتری کے اور کوئی بات اس کی نہیں جانتے۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ پر تنگی نہیں کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ لونڈی سے پوچھئے تو وہ آپ سے سچ کہدیگی (لونڈی سے مراد بریرہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا اے بریرہ تو نے کبھی عائشہ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھ کو اسکی پاکدامنی میں شک پڑے بریرہ نے کہا قسم اسکی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا ہے اگر میں انکا کوئی کام دیکھتی کبھی تو میں عیب بیان کرتی۔ اس سے زیادہ کوئی عیب نہیں ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہے آٹا چھوڑ کر گھر کا سو جاتی ہے پھر بکری آتی ہے اور اسکو کھا لیتی ہے (مطلب یہ ہے کہ انمیں کوئی عیب نہیں جسکو تم پوچھتے ہو نہ اس کے سوا کوئی عیب ہے۔ جو عیب ہے وہ یہی ہے

لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ
وَإِنْ تَسْئَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكِ قَالَتْ فَدَعَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ
أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ مِنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ
عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ
تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ
قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْمِنْبَرِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ
أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ
الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي فِي رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي
أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي
إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ
إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي
فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنَا
أَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ
ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ
أَمَرْتَنَا فَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ
وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَ
لٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ
أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ
مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ
لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ
فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا
أَنْ يَقْتَتِلُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی (اسکا نام سلمیٰ تھا)
اسکے بیٹے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب
تھا۔ غرض میں اور ام مسطح دونوں جب اپنے
کام سے فارغ ہو چکیں تو لوٹی ہوئی اپنے گھر
کی طرف آرہی تھیں اتنے میں ام مسطح کا پاؤں
اُلجھا اپنی چادر میں اور بولی ہلاک ہو مسطح۔
میں نے کہا تو نے بُری بات کہی۔ تو برا کہتی ہے
اس شخص کو جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا۔
وہ بولی اے نادان تو نے کچھ نہیں سُنا مسطح
نے کیا کہا۔ میں نے کہا کیا کہا۔ اُس نے
مجھ سے بیان کیا جو بہتان والوں نے کہا تھا
یہ سنکر میری بیماری دوچند ہو گئی ایک اور بیماری
بڑھی۔ میں جب اپنے گھر پہنچی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور سلام کیا
اور فرمایا اب اُس عورت کا کیا حال ہے
میں نے کہا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں اپنے
ماں باپ کے پاس جانے کی۔ اور میرا اُس
وقت یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے ماں باپ کے
پاس جاکر اس خبر کو تحقیق کروں۔ آخر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت
دی اور میں اپنے ماں باپ کے پاس آئی۔
میں نے اپنی ماں سے کہا، اماں یہ لوگ کیا
بک رہے ہیں۔ وہ بولی بیٹا تو اسکا خیال
نہ کر اور اسکو بڑی بات مت سمجھ قسم خدا کی
ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک
خوبصورت عورت ہو جو اسکو چاہتا ہو اور
اسکی سوکنیں بھی ہوں اور سوکنیں اس کے
عیب نہ نکالیں۔ میں نے کہا سبحان اللہ
لوگوں نے تو یہ کہنا شروع کر دیا۔ میں ساری

فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِيْ قَالَ لِعَائِشَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى اِلٰى قَوْلِهٖ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ حِبَّانُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذِهٖ اَرْجٰى اٰيَةٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا اَنْزِعُهَا مِنْهُ اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرِيْ مَا عَلِمْتِ اَوْ مَا رَاَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَهٰذَا مَا انْتَهٰى اِلَيْنَا مِنْ اَمْرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ

اور تو منافق ہے جب تو منافقوں کی طرف سے لڑتا ہے غرض کہ دونوں قبیلے اوس اور خزرج کے لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ کشت وخون شروع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تھے انکو سمجھا رہے تھے اور انکا غصہ فرو کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ بھی خاموش ہو رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں اُس دن بھی سارا دن رویا کی میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ پھر دوسری رات بھی رویا کی نہ آنسو تھمتے تھے نہ نیند آتی تھی اور میرے باپ نے یہ گمان کیا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جاویگا۔ میرے ماں باپ میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی اتنے میں انصار کی ایک عورت نے اجازت مانگی۔ میں نے اسکو اجازت دی۔ وہ بھی آکر رونے لگی۔ پھر ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور سلام کیا اور بیٹھے۔ اور جس روز سے مجھ پر تہمت ہوئی تھی اُس روز سے آج تک آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینہ یونہی گذرا تھا میرے متعلق میں کوئی وحی نہیں اتری۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھا بیٹھتے ہی اور فرمایا اما بعد۔ اے عائشہ مجھ کو تمھاری طرف سے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے پھر اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمھاری پاکدامنی بیان کر دیگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اور بخشش مانگ اللہ تعالیٰ سے اس واسطے کہ بندہ جب گناہ کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بخشدیتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی نہ رہا۔ میں نے اپنے باپ سے کہا تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقدمہ میں جو آپ نے فرمایا۔ میرے باپ بولے قسم خدا کی میں نہیں جانتا کیا میں جواب دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ سبحان اللہ باپ تو عاشق رسول تھے گو انکی بیٹی کا مقدمہ تھا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بَرِيْئَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ
لَكُمْ بِاَمْرٍ وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّيْ
وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا كَمَا قَالَ
اَبُوْ يُوْسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ
عَلٰى فِرَاشِيْ قَالَتْ وَاَنَا وَاللّٰهِ حِيْنَئِذٍ اَعْلَمُ اَنِّيْ
بَرِيْئَةٌ وَاَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِيْ بِبَرَاءَتِيْ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ
مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ يُّنْزَلَ فِيْ شَاْنِيْ وَحْيٌ يُّتْلٰى وَ
لَشَاْنِيْ كَانَ اَحْقَرَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ بِاَمْرٍ يُّتْلٰى وَلٰكِنْ كُنْتُ اَرْجُوْ
اَنْ يَّرَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِيَ اللّٰهُ بِهَا قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا
رَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ
وَلَا خَرَجَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَحَدٌ حَتّٰى اُنْزِلَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَاَخَذَهُ مَا كَانَ يَاْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ
عِنْدَ الْوَحْيِ حَتّٰى اَنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ
مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِيْ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ
الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَاُسِرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ
فَكَانَ اَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ اَبْشِرِيْ يَا
عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ
قُوْمِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا
اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ بَرَاءَتِيْ
قَالَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا
بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ
بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ عَشْرَ اٰيَاتٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ بَرَاءَتِيْ قَالَتْ فَقَالَ اَبُوْ
بَكْرٍ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَ

کہ بھولی بھالی لڑکی ہے اور کم عمری کی وجہ سے
گھر کا بندوبست نہیں کر سکتی) حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم منبر پر کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی بن
سلول سے بدلا چاہا۔ آپ نے فرمایا منبر پر
اے مسلمان لوگو! کون بدلہ لیگا میرا اس شخص
سے جسکی سخت بات ایذا دینے والی میرے
گھر والوں کی نسبت مجھ تک پہنچی۔ قسم خدا کی
میں تو اپنی گھر والی (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کو) نیک سمجھتا ہوں اور جس شخص
سے یہ لوگ تہمت لگاتے ہیں (یعنی صفوان
بن معطل سے) اسکو بھی میں نیک سمجھتا ہوں
اور وہ کبھی میرے گھر میں نہیں گیا مگر میری ساتھ
یہ سنکر سعد بن معاذ انصاری (جو قبیلہ اوس کے
سردار تھے) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا
رسول اللہ میں آپ کا بدلہ لیتا ہوں۔ اگر
تہمت کرنے والا ہماری قوم اوس میں سے ہووے
تو ہم اسکی گردن مارتے ہیں اور جو ہمارے
بھائیوں خزرج میں سے ہووے تو آپ حکم
کیجئے ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے (یعنی
اس کی گردن ماریں گے) یہ سنکر سعد بن عبادہ
کھڑے ہوئے اور وہ خزرج قبیلہ کے سردار
تھے اور نیک آدمی تھے پر اس وقت انکو اپنی
قوم کی پچ آگئی اور کہنے لگے اے سعد بن معاذ
قسم خدا کے بقا کی تو ہماری قوم کے شخص کو
قتل نہ کرے گا نہ کر سکیگا۔ یہ سنکر اسید بن حضیر
جو سعد بن معاذ کے چچازاد بھائی تھے کھڑے
ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے تو نے
غلط کہا قسم خدا کے بقا کی ہم اس کو قتل کرینگے

اس کو کچھ نہ دونگا جب اس نے عائشہ کی نسبت ایسا کہا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری وَلَا یَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ آخر تک۔ حبان بن موسیٰ نے کہا عبداللہ بن مبارک نے کہا یہ آیت بڑی امید کی ہے اللہ کی کتاب میں کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے ناتے داروں کے ساتھ سلوک کرنے میں بخشش کا وعدہ کیا) ابوبکر نے کہا قسم خدا کی میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ کو بخشے پھر مسطح کو جو کچھ دیا کرتے تھے وہ جاری کر دیا اور کہا میں کبھی بند نہ کرونگا۔ حضرت عائشہ نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب بنت جحش سے میرے باب میں پوچھا جو وہ جانتی ہوں یا انہوں نے دیکھا ہو۔ انہوں نے کہا (حالانکہ وہ سوکن تھیں) یا رسول اللہ میں اپنے کان اور آنکھ کی احتیاط رکھتی ہوں (یعنی بن سُنے کوئی بات سنی ہے نہیں کہتی اور نہ بن دیکھے کو دیکھی کہتی ہوں۔ میں تو عائشہ کو نیک ہی سمجھتی ہوں۔ حضرت عائشہ نے کہا زینب ہی ایک بی بی تھیں جو میرے مقابل کی تھیں حضرت کی بی بیوں میں اور اللہ تعالیٰ نے انکو اس تہمت سے بچایا انکی پرہیزگاری کی وجہ سے اور ان کی بہن حمنہ بنت جحش نے ان کیلئے تعصب کیا اور اُن کیلئے لڑیں تو جو لوگ تباہ ہوئے ان میں وہ بھی تھیں (یعنی تہمت میں شریک تھیں) زہری نے کہا تو ان لوگوں کا یہ آخر حال ہے جو ہم کو پہنچا۔

فائدہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر۔ نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کی کہ عورتوں کے بارے میں قرعہ پر عمل کرنا چاہئے اسی طرح عتق اور وصیت اور قسمت میں اور اس باب میں بہت احادیث صحیحہ اور مشہورہ وارد ہیں۔ ابوعبید نے کہا قرعہ پر تین پیغمبروں نے عمل کیا ہے یونس اور زکریا اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام نے۔ ابن منذر نے کہا قرعہ کے استعمال پر گویا اجماع ہے اور جس نے قرعہ کو رد کیا اس کے قول کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور ابوحنیفہ سے مشہور یہ ہے کہ قرعہ باطل ہے اور ایک روایت میں اجازت بھی ہے۔ ابن منذر نے کہا قیاس تو قرعہ کے خلاف ہے پر قیاس کو ترک کیا احادیث سے اور سفر میں عورتوں میں قرعہ ڈالنا چاہئے ورنہ ایک کو لیجانا اور دوسرے کو نہ لیجانا جائز نہیں۔ ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور باقی علماء کا اور یہی مروی ہے مالک سے اور ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ خاوند کو اختیار ہے جسکو چاہے ساتھ لیجائے انتہیٰ مختصراً۔

مترجم کہتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب وہی ہے جو حدیث صحیح سے ثابت ہے ان کا اصول یہ ہے کہ حدیث اگرچہ ضعیف یا مرسل یا موقوف بھی ہو تو وہ قیاس سے مقدم ہے اور امام ابوحنیفہ کا مذہب کبھی حدیث کے خلاف نہیں ہے اور حنفی وہی ہے جو حدیث پر چلے کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی طریقہ اور مذہب تھا۔ اللہ اُنپر رحم کرے اور انکو درجات عالیہ نصیب کرے انہوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ حدیث کے خلاف ہمارے قول پر چلو بلکہ یہ کہا کہ جب حدیث صحیح

وسلم کے سامنے دم نہ مارا ہے باوجودت زمن آواز نیامد کہ منم) میں نے اپنی ماں سے کہا تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ وہ بولی قسم خدا کی میں نہیں جانتی کیا جواب دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ آخر میں نے خود ہی کہا اور میں کم سن لڑکی تھی میں نے قرآن نہیں پڑھا ہے لیکن میں قسم خدا کی یہ جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے اس بات کو یہاں تک سنا کہ تمہارے دل میں جم گئی اور تم نے اسکو سچ سمجھ لیا (یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے غصہ سے فرمایا ورنہ سچ کسی نے نہیں سمجھا تھا بجز تہمت کرنے والوں کے) پھر اگر تم سے کہوں میں بے گناہ ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں تو بھی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے اور اگر میں ایک گناہ کا اقرار کرلوں جسکو میں نے نہیں کیا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے اور میں اپنی اور تمہاری مثل سوا اس کے کوئی نہیں پاتی جو حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ کی تھی (حضرت یعقوب علیہ السلام کی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رنج میں اُن کا نام یاد نہ آیا تو یوسف علیہ السلام کا باپ کہا) جب انہوں نے کہا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہے پھر میں نے کروٹ موڑ لی اور میں اپنے بچھونے پر لیٹ رہی اور میں قسم خدا کی اُس وقت جانتی تھی کہ میں پاک ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری پاکی ظاہر کریگا لیکن قسم خدا کی مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میری شان میں قرآن اترے گا جو پڑھا جاویگا (قیامت تک) کیونکہ میری شان خود میرے گمان میں اس لائق نہ تھی کہ اللہ جل جلالہ عزت اور بزرگی والا میرے مقدمہ میں کلام کرے اور کلام بھی ایسا جو پڑھا جاوے البتہ مجھ کو یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں کوئی ایسا مضمون ایسا دیکھیں گے جس سے اللہ تعالیٰ میری پاکی ظاہر کردیگا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں اٹھے تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی اور اُتارا قرآن کو۔ آپ کو وحی کی سختی معلوم ہونے لگی یہاں تک کہ آپ کے جسم مبارک پر سے موتی کی طرح پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے جاڑوں کے دنوں میں اُس کلام کی سختی سے جو آپ پر اترا (اس لئے کہ بڑے شہنشاہ کا کلام تھا) جب یہ حالت آپ کی جاتی رہی (یعنی وحی ختم ہوچکی) تو آپ ہنسنے لگے اور اول آپ نے یہ کلمہ منہ سے نکالا۔ فرمایا اے عائشہ خوش ہو جا اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بے گناہ اور پاک فرمایا میری ماں نے کہا اٹھ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر (اور شکر کر اور آپ کے سر کا بوسہ لے) میں نے کہا قسم خدا کی میں تو حضرت کی طرف نہیں اٹھونگی اور نہ کسی کی تعریف کرونگی سوا اللہ تعالیٰ کے اُسی نے میری پاکی اتاری۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے اُتارا اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ آخر تک دس آیتوں کو تو اللہ جل جلالہ نے ان آیتوں کو میری پاکی کیلئے اُتارا۔ ابوبکر صدیق نے جو مسطح سے عزیز داری کی وجہ سے سلوک کیا کرتے یہ کہا کہ قسم خدا کی اب میں

بغیر استحلاف کے۔ (۲۱) بے ضرورت کے بُری بات افشار نہ کرنا۔ (۲۲) اپنی بی بی سے نرمی اور حسن معاشرت (۲۳) کسی امر کی وجہ سے حسن معاشرت میں کمی کرنا۔ (۲۴) ہر مریض کا حال پوچھنا۔ (۲۵) عورت کو ایک ساتھی لیکر نکلنا۔ (۲۶) اپنے عزیز سے بیزار ہونا جب وہ بری بات کرے۔ (۲۷) فضیلت اہل بدر کی۔ (۲۸) عورت اپنے ماں باپ کے پاس بغیر اجازت خاوند کے نہ جاوے۔ (۲۹) تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا۔ (۳۰) مشورہ لینا اپنے گھر والوں سے۔ (۳۱) اور دوستوں سے بحث کرنا سنی ہوئی بات سے اگر اس سے تعلق ہو اور بے تعلق منع ہے۔ (۳۲) امام کا خطبہ پڑھنا کسی امر مہم کے لئے۔ (۳۳) امام کا شکایت کرنا اپنی رعیت سے (۳۴) فضیلت صفوان بن معطل کی۔ (۳۵) فضیلت سعد بن معاذ کی اور اسید بن حضیر کی۔ (۳۶) فتنہ کو قطع کرنا اور غصہ کو روکنا۔ (۳۷) توبہ کا قبول کرنا۔ (۳۸) استشہاد کرنا آیات قرآنی سے۔ (۳۹) پہلے گفتگو بڑوں کے سپرد کرنا۔ (۴۰) خوشخبری میں جلدی کرنا۔ (۴۱) برارت حضرت عائشہ کی بنص قرآنی اگر اس میں شک کرے تو وہ کافر مرتد ہے باجماع اہل اسلام۔ ابن عباس نے کہا کسی پیغمبر کی بی بی نے بدکاری نہیں کی۔ (۴۲) تجدید شکر بر وقت تجدید نعمت کے۔ (۴۳) فضیلت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی (۴۴) صلہ رحم مستحب ہونا اگرچہ وہ لوگ گنہگار ہوں۔ (۴۵) عفو کرنا گنہگاروں سے۔ (۴۶) صدقہ کا استحباب۔ (۴۷) قسم کے خلاف کرنا اگر خلاف میں نیکی ہو اور کفارہ دینا۔ (۴۸) فضیلت ام المومنین زینب کی۔ (۴۹) گواہی میں ثابت قدم رہنا یعنی احتیاط سے گواہی دینا۔ (۵۰) دوست کے دوستوں سے سلوک کرنا جیسے حضرت عائشہ نے حسان سے کیا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ تھے اور مداح تھے۔ (۵۱) خطبہ شروع کرنا امابعد سے۔ (۵۲) خطبہ شروع کرنا اللہ کی حمد اور درود شریف سے۔ (۵۳) مسلمانوں کا غصہ اپنے امام کی ذلت کے وقت۔ (۵۴) متعصب کو برا کہنا جیسے اسید بن حضیر نے سعد بن عبادہ کو کہا اور مطلب اُن کا یہ تھا کہ تم منافقوں کا سا کام کرتے ہو جب تو منافقوں کی طرف داری کرتے ہو انتہیٰ مختصراً۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِي حَدِيثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُونُسَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُولُ إِنَّهُ قَالَ ؎

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَتِي وَعِرْضِي ∴ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

وَزَادَ أَيْضًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدًا وَفِي حَدِيثِ يَعْقُوبَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ مُوعِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُوعِرِينَ قَالَ عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهُ مُوعِرِينَ قَالَ الْوَعْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا برا جانتی تھیں۔ حسان رضی اللہ عنہ کی برائی کو وہ کہتی تھیں یہ شعر حسان کا ہے ؎

ہو جاوے تو وہ ہی میرا مذہب ہے۔

میرے مقدمہ میں تباہ ہوئے جو لوگ تباہ ہوئے (یعنی جنہوں نے بدگمانی کی) اور قرآن میں جسکی نسبت تَوَلّٰی کِبْرَہٗ آیا ہے یعنی بانی مبانی اس تہمت کا۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت عائشہ رضہ کی پاکی اور عصمت قرآن میں بیان کی تو فرمایا جس نے اٹھایا اسکا بڑا بوجھ اسکو بڑا عذاب ہے۔

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر تنگی نہیں کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ لونڈی سے پوچھئے تو وہ آپ سے سچ کہدیگی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کہا کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دشمنی سے نہیں کہا کیونکہ انکو حضرت عائشہ سے اس وقت تک کوئی ملال نہ تھا بلکہ یہی صواب تھا ان کے حق میں کہ جو اپنے نزدیک مناسب سمجھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں اس لئے کہ آپ کو پریشانی تھی اور آپ کی تسلی اور تشفی ضروری تھی۔

نووی نے کہا اس حدیث میں جو حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کھڑے ہوئے یہ مشکل ہے کیونکہ سعد بن معاذ غزوۂ خندق کے بعد ہی مر گئے اور یہ واقعہ غزوہ بنی مصطلق کا ہے جو ۶ھ ہجری میں ہوا۔ اس پر سب اہل سیر کا اجماع ہے البتہ واقدی نے تنہا اس کے خلاف نقل کیا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا سعد بن معاذ کا ذکر اس روایت میں وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ دونوں بار اسید بن حضیر نے گفتگو کی اور ابن عقبہ نے کہا کہ غزوہ مریسیع ۴ھ ہجری میں تھا اور وہی خندق کا سال ہے تو احتمال ہے کہ یہ غزوہ اور حدیث تہمت دونوں غزوۂ خندق سے پہلے ہوں اور اس وقت سعد بن معاذ زندہ تھے اس صورت میں صحیحین میں جو سعد بن معاذ کا ذکر ہے وہ صحیح ہوگا انتہیٰ۔ پھر نووی نے کہا اس حدیث سے بہت فائدے نکلے ہیں۔ (۱) حدیث کی روایت ایک جماعت سے درست ہونا اور ہر ایک سے ایک مبہم ٹکڑا (اور یہ اگرچہ زہری کا فعل ہے پر اجماع کیا مسلمانوں نے اس کے قبول پر) (۲) دوسرے قرعہ کا صحیح ہونا۔ (۳) قرعہ کا واجب ہونا سفر کے وقت جب کسی بی بی کو لیجانا منظور ہو متعدد بی بیوں میں سے۔ (۴) قضائے سفر مقیم عورتوں کیلئے واجب نہ ہونا۔ (۵) سفر میں اپنی بی بی کا ساتھ لیجانا۔ (۶) عورتوں کا ہودے میں بیٹھنا۔ (۷) عورتوں کا جہاد میں جانا۔ (۸) مردوں کا خدمت کرنا عورتوں کی سفر میں۔ (۹) لشکر کا کوچ امیر کے حکم سے ہونا۔ (۱۰) عورت کا جائے ضرور کے لئے بغیر اجازت خاوند کے جانا۔ (۱۱) عورتوں کا سفر میں ہار پہننا۔ (۱۲) جو لوگ عورت کو اونٹ وغیرہ پر سوار کریں وہ اس سے بات نہ کریں اگر محرم نہ ہوں۔ (۱۳) کم کھانے کی فضیلت عورتوں کے لئے۔ (۱۴) لشکر میں سے بعضوں کا پیچھے رہ جانا۔ (۱۵) مدد کرنا اسکی جو رہ جاوے۔ (۱۶) حسن ادب اجنبی عورتوں سے یعنی بات نہ کرنا اور ان کے آگے چلنا۔ (۱۷) آپ پیدل چلنا عورت کو چڑھا لینا (۱۸) اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا دینی یا دنیاوی مصیبت پر۔ (۱۹) عورت کا منہ چھپانا اجنبی مرد سے اگرچہ وہ نیک ہو۔ (۲۰) حلف کرنا

حَسَّانُ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَهُوَ الَّذِيْ كَانَ يَسْتَوْشِيْهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهُ وَحَمْنَةُ

(یہ واقعہ تہمت کا باسخت سست کہا اس کو وہ کہنے لگی سبحان اللہ قسم خدا کی میں تو عائشہ کو ایسا جانتی ہوں جیسے سُنار خالص سرخ سونے کی ڈلی کو جانتا ہے (یعنی بے عیب) یہ خبر اس مرد کو پہنچی جس سے تہمت کرتے تھے۔ وہ بولا سبحان اللہ قسم خدا کی میں نے کسی عورت کا کپڑا کبھی نہیں کھولا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا وہ مرد خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تہمت کرنے والوں میں مسطح تھا اور حمنہ تھی اور حسان تھا اور منافق عبداللہ بن ابی وہ تو کھود کھود کر اس بات کو نکالتا پھر اس کو اکٹھا کرتا اور وہی بانی مبانی تھا اور حمنہ (بنت جحش)

بَابُ بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرِّيْبَةِ

آپ کی لونڈی کی برارت اور عصمت کا بیان

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِاُمِّ وَلَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اِذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ فَاَتَاهُ عَلِيٌّ فَاِذَا هُوَ فِيْ رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ فِيْهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اُخْرُجْ فَنَاوَلَهُ يَدَهُ فَاَخْرَجَهُ فَاِذَا هُوَ مَجْبُوْبٌ لَيْسَ لَهُ ذَكَرٌ فَكَفَّ عَلِيٌّ عَنْهُ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَمَجْبُوْبٌ مَا لَهُ ذَكَرٌ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سے لوگ تہمت لگاتے تھے آپ کی حرم کو (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ام ولد لونڈی کو) آپ نے حضرت علی سے فرمایا جا اور اُس شخص کی گردن مار (شاید وہ منافق ہوگا یا کسی اور وجہ سے قتل کے لائق ہوگا) حضرت علی اس کے پاس گئے۔ دیکھا تو وہ ٹھنڈک کیلئے ایک کنوے میں غسل کر رہا ہے۔ حضرت علی نے اس سے کہا نکل۔ اس نے اپنا ہاتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا۔ انہوں نے اُس کو باہر نکالا۔ دیکھا تو اسکا عضو تناسل کٹا ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسکو نہ مارا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو مجبوب ہے (یعنی ذکر کٹا ہوا) اس کا ذکر ہی نہیں ہے (تو حضرت علی یہی سمجھے کہ آپ نے زنا کے خیال سے اس کے قتل کا حکم دیا اس واسطے انہوں نے قتل نہ کیا اور شاید آپ کو وحی سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ وہ قتل نہ کیا جاویگا۔ پر آپ نے قتل کا حکم دیا تاکہ اس کا حال کھل جاوے اور لوگ اپنی تہمت پر نادم ہوں اور جھوٹ ان کا کھل جاوے۔)

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَتِي وَعِرْضِي ∴ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

یعنی حسان کافروں سے کہتے ہیں میرے باپ اور ماں اور میری عزت یہ سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لیے بچاؤ ہیں (مطلب یہ ہے کہ حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مداح اور ثنا خواں تھے۔ اس میں کچھ شک نہیں گو ان سے ایک قصور ہو گیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تہمت میں شریک تھے پر اس کی سزا دنیا میں انکو مل گئی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا قسم خدا کی جس مرد سے تہمت لگائی (یعنی صفوان بن معطل سے) وہ کہتا تھا سبحان اللہ قسم خدا کی میں نے کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا اور بعد اُس کے اللہ کی راہ میں شہید مارا گیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي وَايْمُ اللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَأَلَ جَارِيَتِي فَقَالَتْ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ عَجِينَهَا أَوْ قَالَتْ خَمِيرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَسْرِّي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تِبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَاللهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيهِ أَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِي تَكَلَّمُوا بِهِ مِسْطَحٌ وَحَمْنَةُ وَ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا جب لوگوں نے میری نسبت بیان کیا جو بیان کیا اور مجھے خبر نہ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا اللہ کی تعریف کی اور اس کی صفت بیان کی جیسی اس کے لائق ہے پھر کہا اما بعد مشورہ دو مجھ کو اُن لوگوں میں جنہوں نے تہمت لگائی میرے گھر والوں کو قسم خدا کی میں نے تو اپنی گھر والی پر کوئی برائی کبھی نہیں جانی اور جس شخص سے انہوں نے تہمت لگائی اُسکی بھی کوئی برائی میں نے کبھی نہیں دیکھی اور نہ وہ کبھی میرے گھر میں آیا مگر اسی وقت جب میں موجود تھا۔ اور جب میں سفر میں گیا وہ بھی میرے ساتھ گیا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں آئے اور میری لونڈی سے حال پوچھا اُس نے کہا قسم خدا کی میں نے عائشہ کا کوئی عیب نہیں دیکھا البتہ یہ عیب تو ہے کہ وہ سو جاتی ہیں پھر بکری آتی ہے اور ان کا آٹا کھا لیتی ہے یا خمیر کھا لیتی ہے۔ آپ کے بعض اصحاب نے اسے جھڑکا اور کہا سچ کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک کہ صاف کہدیا اس سے

فائدہ - اللہ تعالیٰ انکی شان میں فرماتا ہے جب تو انکو دیکھے تو تجھ کو اچھے لگتے ہیں بدن انکے یعنی موٹے تازے اور فربہ ہیں۔ اس حدیث سے زید کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رعیت میں سے کوئی ایسی بات سنے جس میں مسلمانوں کا ضرر ہو تو امام سے کہدے۔

عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ فَأَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کی قبر پر آئے (جب وہ گڑ چکا تھا) اسکو قبر سے نکالا اور اپنے گھٹنوں پر بٹھایا اور اپنا تھوک اُسپر ڈالا اور اپنا کرتا اس کو پہنایا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُفْيٰنَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيْصَهُ يُكَفِّنُ فِيْهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيَّرَنِيَ اللّٰهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَسَأَزِيْدُهُ عَلٰى سَبْعِيْنَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب عبداللہ بن ابی مرگیا تو اسکا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (وہ سچا مسلمان تھا) اور آپ سے آپ کا کرتا مانگا اپنے باپ کے کفن کیلئے آپ نے کرتا دیدیا پھر اس نے کہا نماز پڑھنے کو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اُسپر نماز پڑھنے کو۔ حضرت عمر نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اُسپر نماز پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع کیا اُسپر نماز پڑھنے سے (کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنی تو ان کے لئے دعا کرے یا نہ کرے دونوں برابر ہیں اللہ تعالیٰ انکو ہرگز نہ بخشے گا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اختیار دیا اور فرمایا اگر تو ان کے لئے ستر بار استغفار کرے تب بھی اللہ تعالیٰ انکو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا۔ حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ وہ منافق تھا۔ آخر آپ نے اُسپر نماز پڑھی تب یہ آیت اتری مت پڑھ نماز اُن میں سے کسی پر (یعنی منافقوں میں سے کسی منافق پر) جب وہ مرجاوے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر۔

كِتَابُ صِفَاتِ الْمُنٰفِقِيْنَ وَاَحْكَامِهِمْ

منافقوں کی صفت اور ان کے حکم کے مسائل

عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ لِاَصْحَابِهٖ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ قَالَ زُهَيْرٌ وَهِيَ فِيْ قِرَاءَةِ مَنْ خَفَضَ حَوْلَهٗ وَقَالَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُبَيٍّ فَسَاَلَهٗ فَاَجْتَهَدَ يَمِيْنَهٗ مَا فَعَلَ فَقَالَ كَذَبَ زَيْدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِمَّا قَالُوْا شِدَّةٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقِيْ اِذَا جَاءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ فَلَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَقَوْلُهٗ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ وَقَالَ كَانُوْا رِجَالًا اَجْمَلَ شَيْءٍ

ترجمہ۔ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک سفر میں نکلے جس میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) عبد اللہ بن ابی (منافق) نے اپنے یاروں سے کہا تم اُن لوگوں کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں کچھ مت دو یہاں تک کہ وہ بھاگ نکلیں آپ کے پاس سے۔ زہیر نے کہا یہ قرارت ہے اُس شخص کی جس نے مِنْ حَوْلِهٖ پڑھا ہے (اور یہی قرارت مشہور ہے اور قرارت شاذ مَنْ حَوْلَهٗ ہے یعنی یہاں تک کہ بھاگ جاویں وہ لوگ جو آپ کے گرد ہیں) اور عبد اللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو البتہ عزت والا (مردود نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا) نکالدے گا ذلت والے کو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلت والا قرار دیا مردود نے) میں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا۔ آپ نے عبد اللہ بن ابی کے پاس کہلا بھیجا اور پوچھوایا اس سے۔ اُس نے قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور بولا کہ زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ بولا اس بات سے میرے دل کو بہت رنج ہوا یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو سچا کیا اور سورہ اذا جاءک المنافقون اُتری پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بلایا اُن کیلئے دعا کرنے کو مغفرت کی لیکن انہوں نے اپنے سر موڑ لئے (یعنی نہ آئے) اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا ہے كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ گویا وہ لکڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئیں۔ زید نے کہا وہ لوگ ظاہر میں خوب اور اچھے معلوم ہوتے تھے۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُنٰفِقِیْنَ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْغَزْوِ تَخَلَّفُوْا عَنْہُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِھِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوْا اِلَیْہِ وَحَلَفُوْا وَاَحَبُّوْا اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَنَزَلَتْ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَّیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّھُمْ بِمَفَازَۃٍ مِّنَ الْعَذَابِ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کچھ منافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسے تھے کہ جب آپ لڑائی پر جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گھر بیٹھنے سے خوش ہوتے۔ پھر جب آپ لوٹ کر آتے تو آپ سے عذر کرتے اور قسم کھاتے اور یہ چاہتے کہ لوگ انکی تعریف کریں ان کاموں پر جو انہوں نے نہیں کئے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت سمجھ ان لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے سے اور چاہتے ہیں کہ تعریف کئے جاویں اُن کاموں پر جو انہوں نے نہیں کئے کہ وہ چھٹکارا پاویں گے عذاب سے ان کو دکھ کی مار ہے۔

عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ مَرْوَانَ قَالَ اذْھَبْ یَا رَافِعُ بَوَّابِہٖ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ کَانَ کُلُّ امْرِئٍ مِّنَّا فَرِحَ بِمَا اَتٰی وَاَحَبَّ اَنْ یُّحْمَدَ بِمَا لَمْ یَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَکُمْ وَلِھٰذِہِ الْاٰیَۃِ اِنَّمَا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ فِیْ اَھْلِ الْکِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَّیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ فَکَتَمُوْہُ اِیَّاہُ وَاَخْبَرُوْہُ بِغَیْرِہٖ فَخَرَجُوْا قَدْ اَرَوْہُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْہُ بِمَا سَاَلَھُمْ عَنْہُ فَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِکَ اِلَیْہِ وَفَرِحُوْا بِمَا

ترجمہ۔ حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے۔ مروان نے کہا اپنے دربان رافع سے ابن عباس کے پاس جا اور کہہ اگر ہم میں سے ہر ایک اس آدمی کو عذاب ہو جو اپنے کئے پر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اسکی تعریف کریں اس بات پر جو اس نے نہیں کی تو ہم سب کو عذاب ہوگا (کیونکہ ہم سب میں یہ عیب موجود ہوگا) ابن عباس نے کہا تم کو اس آیت سے کیا تعلق ہے یہ آیت تو اہل کتاب کے حق میں اتری ہے پھر ابن عباس نے یہ آیت پڑھی وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ آخر تک۔ پھر اس آیت کو پڑھا لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا۔ ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب سے کوئی بات پوچھی۔ انہوں نے اسکو چھپایا اور اس کے

فائدہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق حکم دیا۔ نووی نے کہا آپ جانتے تھے کہ وہ منافق ہے پر آپ نے اس کے بیٹے کی خاطر سے یہ سب کام کئے اور بعضوں نے کہا عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس کو کرتا دیا تھا اس لئے آپ نے اس کو اپنا کرتا دیدیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چھوڑ دی منافقوں پر۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ الْاٰيَةَ

ترجمہ۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے بیت اللہ کے پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے اور اُن میں سے دو قریش کے تھے اور ایک ثقیف کا یا دو ثقیف کے تھے اور ایک قریش کا تھا۔ ان کے دلوں میں سمجھ کم تھی اور ان کے پیٹوں میں چربی بہت تھی (اس سے معلوم ہوا کہ مٹاپے کے ساتھ دانائی کم ہوتی ہے) ایک شخص ان میں سے بولا کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں اور دوسرا یہ بولا اگر ہم پکاریں تو سنے گا اور چپکے سے بولیں تو نہیں سنے گا اور تیسرا بولا اگر وہ سنتا ہے جب ہم پکار کر بولتے ہیں تو آہستہ بولیں گے جب بھی سنے گا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ آخر تک یعنی تم اس لئے نہیں چھپاتے تھے کہ تم پر گواہی دیں گے کان اور آنکھ اور کھالیں تمہاری (لیکن تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ نہیں جانتا بہت کام جو تم کرتے ہو۔)

عَنْ عَبْدِ اللهِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى اُحُدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِّمَّنْ كَانَ مَعَهٗ فَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ فِرْقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ

ترجمہ۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کیلئے نکلے اور چند آدمی آپ کے ساتھ کے لوٹ آئے (وہ منافق تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ان کے مقدمہ میں دو فرقے ہو گئے بعض کہنے لگے ہم انکو قتل کریں گے اور بعضوں نے کہا قتل نہیں کریں گے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تمہارا کیا حال ہے منافقوں کے باب میں تم دو فرقے ہو گئے آخر تک۔

النَّاسِ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ قَالَ كُنَّا نُخْبَرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللّٰهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلَاثَةً قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا أَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَيْشَةٍ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلَا يَسْبِقْنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ

ترجمہ۔ ابو الطفیل سے روایت ہے کہا کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حذیفہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جیسے لوگوں میں ہوتا ہے۔ وہ بولا میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں اصحاب عقبہ کتنے تھے لوگوں نے حذیفہ سے کہا جب وہ پوچھتا ہے تو بتا دو اس کو۔ انہوں نے کہا ہم کو خبر دیجاتی تھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہ وہ تیرہ (سوا) چودہ آدمی ہیں۔ اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں۔ اور میں قسم کھاتا ہوں کہ ان میں سے بارہ تو خدا اور رسول کے دشمن ہیں دنیا و آخرت میں اور باقی تینوں نے یہ عذر کیا (جب ان سے پوچھا گیا اور ملامت کی گئی) کہ ہم نے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منادی (کہ عقبہ کے راستے نہ آؤ) کی آواز بھی نہیں سنی اور نہ اس قوم کے ارادہ کی ہم خبر رکھتے ہیں اور (اس وقت) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سنگستان میں تھے پھر چلے اور فرمایا (کہ اگلے پڑاؤ میں) تھوڑا پانی ہے تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ جاوے (جب آپ وہاں تشریف لے گئے تو کچھ (منافق) وہاں پہنچ چکے تھے آپ نے ان پر اس دن لعنت فرمائی۔

فائدہ۔ اہل عقبہ منافقوں کی ایک جماعت تھی جنہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک سے لوٹتے وقت آپس میں اتفاق کیا تھا کہ رات کے وقت عقبہ کی جگہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اچانک حملہ کریں اور آپ کو سواری سے اٹھا کر گھاٹی کے نیچے پھینک کر مار ڈالیں اور ہمارا کسیکو حال معلوم نہ ہو۔ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس گھاٹی پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو منافقوں کے مکر سے آگاہ کر دیا۔ اسی وقت آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ سب میں پکار دیوے کہ عقبہ کی راہ سے کوئی نہ آوے اور بطن وادی جو بڑا وسیع اور آسان طریق ہے وہاں سے جاویں سب لوگوں نے حسب ارشاد آپ کے بطن وادی کا راستہ لیا اور آپ نے عمار اور حذیفہ اور حمزہ بن عمرو اسلمی کے ساتھ عقبہ کی راہ لی۔ عمار آپ کے آگے چلتا تھا اور حذیفہ پیچھے پیچھے۔ منافقوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل نہ کی اور عقبہ کے راستے سے بارادہ فاسد اچانک آپ تک پہنچ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پہنچنے کی خبر ہو گئی۔ حذیفہ کو ارشاد فرمایا کہ انکی سواریوں کے منہوں کو مارتے تھے اور حذیفہ نے ہاتھ میں لکڑی لی ان کی سواریوں کے منہوں کو مارے۔ حذیفہ فرماتے تھے دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ۔ اللہ کے دشمنوں منافقوں نے جان لیا کہ ہمارا مکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کھل گیا واپس ہو کر بطن وادی میں دوسرے صحابہ سے جا ملے۔ آپ نے ان منافقوں کے نام اور ان کے باپوں کے نام اس وقت حذیفہ کو بتلا دیئے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ

أَنْوَا مِنْ كِتْمَانِهِمْ إِيَّاهُ مَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ بدلے دوسری بات بتائی پھر نکلے اس حال میں کہ آپ کو یہ سمجھایا کہ ہم نے بتادی آپ کو وہ بات جو آپ نے پوچھی اور اپنی تعریف کے خواستگار ہوئے آپ سے اور دل میں خوش ہوئے اپنے کئے پر (یعنی اصل بات کے چھپانے پر جو آپ نے ان سے پوچھی تھی تو اللہ تعالیٰ انہیں کو فرماتا ہے کہ انکو عذاب ہوگا اور مراد وہی اہل کتاب ہیں۔)

عَنْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هَذَا الَّذِي فِي أَمْرِ عَلِيٍّ أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ أَوْ شَيْئًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلَكِنْ حُذَيْفَةُ أَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيهِمُ الدُّبَيْلَةُ وَأَرْبَعَةٌ لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ

ترجمہ۔ قیس سے روایت ہے میں نے عمار بن یاسر سے پوچھا (عمار بن یاسر جنگ صفین میں حضرت علی کی طرف تھے) تم نے جو حضرت علی رضؓ کے مقدمہ میں (یعنی ان کا ساتھ دیا اور لڑے معاویہ سے) یہ تمہاری رائے ہے یا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں کچھ فرمایا تھا۔ عمار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں فرمائی جو اور عام لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب میں بارہ منافق ہیں ان میں سے آٹھ جنت میں نہ جائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھسے (یعنی ان کا جنت میں جانا محال ہے) اور آٹھ کو ان میں سے دبیلہ سمجھ لیگا (دبیلہ پھوڑا یا دمل) اور چار کے باب میں اسود یہ کہتا ہے جو راوی ہے اس حدیث کا کہ مجھے یاد نہ رہا شعبہ نے کیا کہا۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قُلْنَا لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ رَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ أَوْ عَهْدًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ أُرَاهُ قَالَ فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ بارہ منافق ہونگے جو جنت میں نہ جاوینگے نہ اس کی خوشبو سونگھیں گے یہاں تک کہ اونٹ گھسے سوئی کے ناکے میں۔ آٹھ کو ان میں سے بڑا پھوڑا تمام کر ڈالیگا یعنی ایک آگ کا چراغ انکے مونڈھوں میں پیدا ہوگا انکی چھاتیاں توڑ کے نکل آویگا (یعنی اسمیں انگارا ہوگا جیسے چراغ رکھدیا خدا بچائے)

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ

قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوْا فَحَفَرُوْا لَهٗ فَوَارَوْهُ فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوْا فَحَفَرُوْا فَوَارَوْهُ فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا فَتَرَكُوْهُ مَنْبُوْذًا

ہوئے اس کے مل جانے سے۔ پھر تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے اسکو ہلاک کیا۔ انہوں نے اس کے لئے قبر کھودی اور گاڑ دیا۔ صبح کو جو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے پھر انہوں نے کھودا اور اسکو گاڑھ دیا پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے۔ پھر کھودا پھر گاڑا پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا آخر اس کو یوں ہی پڑا ہوا چھوڑ دیا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا مُنَافِقٌ عَظِيْمٌ مِّنَ الْمُنٰفِقِيْنَ قَدْ مَاتَ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آرہے تھے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو زور کی ہوا چلی ایسے زور سے کہ سوار زمین میں دبنے کے قریب ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا کسی منافق کے مرنے کے لئے چلی ہے۔ جب آپ مدینہ پہنچے تو ایک بڑا منافق منافقوں میں سے مر گیا (یہ آپ کا ایک معجزہ تھا)

عَنْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَّحْمُوْمًا فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا اَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدَّ حَرًّا مِّنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقْفِيَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِيْنَئِذٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ

ترجمہ۔ ایاس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے۔ انہوں نے کہا ہم نے غیادت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص کی جسکو تپ آرہی تھی تو میں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور کہا قسم خدا کی میں نے آج کی طرح کسی شخص اتنا سخت گرم نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم سے بیان نہ کروں اس شخص کو جو اس سے بھی زیادہ گرم ہوگا قیامت کے دن وہ یہ دونوں شخص ہیں جو سوار جا رہے ہیں پیٹھ موڑ کر (یہ دو شخصوں کو فرمایا اپنے اصحاب میں سے وہ منافق ہونگے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً

ترجمہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلوں کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے

چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار تھے اُن سب کو پہچانتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا نہ کرتے تھے۔

اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں۔ اشارتاً اس کو سمجھا دیا کہ تو بھی انہیں میں سے ہے لیکن صراحتاً نہ کہا کہ اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے راز کا افشار ہے۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأَنْ أَجِدَ ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص مرار کی گھاٹی پر چڑھ جاتا ہے اس کے گناہ ایسے معاف ہو جائیں گے جیسے بنی اسرائیل کے معاف ہو گئے تھے۔ جابر نے کہا تو سب سے پہلے اس گھاٹی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی خزرج قبیلہ کے لوگوں کے۔ پھر لوگوں کا تار بندھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی بخشش ہو گئی مگر لال اونٹ والے کی۔ ہم اس شخص کے پاس گئے اور ہم نے کہا چل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ وہ بولا قسم خدا کی میں اپنی گم شدہ چیز پاؤں تو مجھے زیادہ پسند ہے تمہارے صاحب کی دعا سے۔ جابر نے کہا وہ شخص اپنی گم شدہ چیز ڈھونڈھ رہا تھا وہ منافق تھا جب تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی بخشش نہیں ہوئی۔ اور یہ آپ کا معجزہ ہے آپ نے جیسا فرمایا تھا وہ شخص ویسا ہی نکلا)

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ أَوِ الْمُرَارِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَإِذَا هُوَ أَعْرَابِيٌّ جَاءَ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ ترجمہ وہی ہے اس میں یہ ہے کہ ایک گنوار کو دیکھا جو اپنی گمی ہوئی چیز ڈھونڈھ رہا تھا۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَدْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى لَحِقَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَرَفَعُوْهُ قَالُوْا هٰذَا قَدْ كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَأَعْجَبُوْا بِهِ فَمَا لَبِثَ أَنْ قَصَمَ اللّٰهُ عُنُقَهُ فِيْهِمْ فَحَفَرُوْا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص ہماری قوم بنی نجار میں سے تھا جس نے سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ لکھا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پھر بھاگ گیا اور اہل کتاب سے مل گیا۔ انہوں نے اسکو اٹھایا اور کہنے لگے یہ منشی تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ لوگ خوش

دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں۔ پاک ہے وہ اور بلند مشرکوں کے شرک سے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے پروردگار جل شانہ کی انگلیوں کا ثبوت ہوتا ہے جیسے اس کے ہاتھوں کا ثبوت قرآن اور حدیث سے موجود ہے اور اوپر کئی بار بیان ہوا کہ سلف کا مذہب اس قسم کی احادیث میں یہ ہے کہ انکے ظاہری معنے پر ایمان لاویں اور کیفیت کو خدا کے سپرد کریں اور تشبیہ سے بچے رہیں۔ بعض متکلمین نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی اُس عالم کے رد کیلئے تھی اور آپ نے تعجب کیا اس کی بد اعتقادی سے کس لئے کہ یہود تجسیم کے قائل تھے اور یہ قول مردود ہے کس لئے کہ عبد اللہ بن مسعود بڑے فقیہ اور سمجھدار صحابی تھے انہوں نے خود اس روایت میں کہا ہے کہ آپ نے اس عالم کے کلام کی تصدیق کی۔ اور جو آپ کو تجسیم کا رد منظور ہوتا تو آپ یہ آیت نہ پڑھتے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ آخر تک اس لئے کہ جیسے اصبع یعنی انگلی سے تجسیم کا وہم ہوتا ہے ویسے ہی قبضہ اور یمین سے بھی ہوتا۔ پس ظاہر ہے کہ ان متکلمین نے غور نہیں کیا اور جو چاہا وہ کہدیا۔ صحیح یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے نہ تجسیم کی نفی نکلتی ہے نہ اسکا ثبوت لہذا اس سے سکوت لازم ہے اور جو صفت اللہ تعالیٰ نے اپنی بیان کی اُس پر ایمان لانا واجب ہے۔ یہی اعتقاد ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم کا اور جو اس کے خلاف ہو اس سے ہم ہر طرح سے بحث کے لئے بلکہ مباہلہ کے لئے موجود ہیں اور اس مقام پر جو امام مسلم نے روایتیں بیان کی ہیں ان سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے۔

عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ جَاءَ حِبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ فُضَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ وَقَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِيْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اَلْاٰيَةَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں تعجب سے اس کی تصدیق کرکے پھر آپ نے فرمایا وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ آخر تک۔

عَنْ عَلْقَمَةَ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ وَالثَّرٰى

ترجمہ۔ علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا اہل کتاب میں سے ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو القاسم اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لیگا اور

درمیان کبھی اس ریوڑ میں جھک پڑتی ہو اور کبھی اُس میں۔

فائدہ۔ وہ دھوبی کے کتے کی طرح ہے نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ اس حدیث سے منافق کی کمال مذمت ثابت ہوئی۔ مومن کی شان نہیں ہے کہ منافقی کرے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ تَكُرُّ فِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً وَّفِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ

قیامت اور جنت اور دوزخ کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ عِنْدَ اللّٰهِ اِقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آویگا جو خدا کے نزدیک مچھر کے بازو کے برابر نہ ہوگا یہ آیت پڑھو ہم قیامت کے دن اُن کیلئے کوئی وزن نہ رکھیں گے (یعنی دنیا کا مٹاپا اور مال اور دولت قیامت میں کام آنے والا نہیں وہاں تو عمل درکار ہے۔ اس حدیث سے بھی مٹاپے کی مذمت ثابت ہوئی)

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حِبْرٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَوْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحِبْرُ تَصْدِيْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہود کا عالم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمدؐ یا اے ابوالقاسم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھالیگا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام خلق کو ایک انگلی پر پھر انکو ہلاویگا اور کہے گا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں۔ یہ سُنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے تعجب سے اور آپ نے تصدیق کیا اس عالم کے کلام کو پھر یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ یعنی نہیں قدر کی انہوں نے اللہ کی جیسے قدر اسکی چاہیئے اور ساری زمین اسکی ایک مٹھی ہے قیامت کے

اَصَابِعَهُ وَيَبْسُطُهَا اَنَا الْمَلِكُ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ اَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَقُوْلُ اَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور زمینوں کو دونوں ہاتھوں میں لیلے گا اور فرمائیگا میں اللہ ہوں اور آپ اپنی انگلیوں کو بند کرتے تھے اور کھولتے تھے۔ میں بادشاہ ہوں عبداللہ بن عمر نے کہا یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے کی طرف سے ہل رہا ہے میں سمجھا کہ شاید وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر گر پڑے گا۔

فائدہ - نووی نے کہا آپ کا انگلیاں بند کرنا اور کھولنا تمثیل ہے مخلوقات کے قبض اور بسط کی نہ اس قبض و بسط کی جو صفت ہے اللہ جل جلالہ کی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کسی کے مشابہ نہیں ہوتی جیسے اس کی ذات کسی کے مشابہ نہیں ہے انتہے مع زیادۃ

مترجم کہتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قبض و بسط اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ اللہ جل جلالہ کی صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہیں چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے صفت سمع کے بیان کے وقت اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا اور صفت بصر کے بیان کے وقت اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے حقیقتاً سمع اور بصر ہے نہ یہ کہ جیسے جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کہتے ہیں کہ سمع اور بصر کا اطلاق مجازاً ہے اور اس سے علم مراد ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ يَاْخُذُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ سَمٰوَاتِهِ وَاَرْضِيْهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ

ترجمہ - عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا۔ آپ فرماتے تھے جبار جل جلالہ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیگا۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا (یعنی زمین کو) اور اتوار کے دن اس میں پہاڑوں کو پیدا کیا اور پیر کے دن درخت کو پیدا کیا اور کام کاج کی چیزیں (جیسے لوہا وغیرہ) منگل کو پیدا کیں اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن

عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا الْمَلِکُ قَالَ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ ثُمَّ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ

زمینوں کو ایک انگلی پر پھر فرمائیگا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں۔ عبداللہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دانت کھل گئے پھر فرمایا وما قدروا اللہ حق قدرہ۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِھِمْ جَمِیْعًا وَّالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَّلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّلٰکِنْ فِیْ حَدِیْثِہٖ وَالْجِبَالَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّزَادَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ تَصْدِیْقًا لِّمَا قَالَ تعجبًا لِّمَا قَالَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور جریر کی روایت میں ہے کہ آپ ہنسے اس کی تصدیق کرکے تعجب سے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَانَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْبِضُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَطْوِی السَّمَاءَ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ مُلُوْکُ الْاَرْضِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لیلے گا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لیگا پھر فرماوے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطْوِی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرْضَ بِشِمَالِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لیگا اور انکو داہنے ہاتھ میں لیلے گا پھر فرمائیگا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زور والے کہاں ہیں غرور کرنے والے پھر بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لیگا (جو داہنے کے مثل ہے اور اسی واسطے دوسری حدیث میں ہے کہ پروردگار کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں) پھر فرمائیگا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زور والے کہاں ہیں بڑائی کرنے والے۔

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّہٗ نَظَرَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ کَیْفَ یَحْکِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْخُذُ اللّٰہُ سَمٰوٰتِہٖ وَاَرْضِیْہِ بِیَدَیْہِ وَیَقُوْلُ اَنَا اللّٰہُ وَیَقْبِضُ

ترجمہ۔ عبیداللہ بن مقسم نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا وہ کیونکر نقل کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے آسمانوں

تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَكْفَؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِّأَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَأَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُوْنُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا فَضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ بَلٰى قَالَ إِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَّنُوْنٌ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ أَلْفًا

فرمایا قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو الٹی پلٹی کر دیگا اپنے ہاتھ سے جیسے کوئی تم میں سے سفر میں سے اپنی روٹی کو الٹتا ہے بہشتیوں کی مہمانی کے لئے پھر ایک شخص یہودی آیا اور بولا کہ برکت دیوے رحمان تم پر ابو القاسم کیا میں تم کو بتلاؤں بہشتیوں کا کھانا قیامت کے دن آپ نے فرمایا ہاں بتلا۔ وہ بولا زمین تو ایک روٹی کی طرح ہو جائیگی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ یہ سنکر آپ نے ہماری طرف دیکھا پھر ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دانت کھل گئے۔ وہ بولا میں تم سے کہوں اُن کا سالن کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ وہ بولا اُنکا سالن بالام اور نون ہوگا۔ صحابہ نے پوچھا بالام اور نون کیا ہے۔ وہ بولا بیل اور مچھلی جن کے کلیجے کے ٹکڑے میں سے ستر ہزار آدمی کھاویں گے۔

فائدہ۔ قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جاویگی۔ یہ امر کچھ خلاف عقل نہیں بلکہ عادت کے بھی خلاف نہیں ہے اس وجہ سے کہ اب بھی زمین کی مٹی طرح طرح کے پھل اور میوے ہو جاتی ہے پس اگر ساری زمین اس کی قدرت سے آٹا ہو جائے تو کیا بعید ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَابَعَنِيْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُوْدِيٌّ إِلَّا أَسْلَمَ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دس یہودی میری پیروی کرلیں تو ساری زمین میں کوئی یہودی باقی نہ رہے جو مسلمان نہ ہو جائے (یعنی دس عالم یہودی متابعت کریں تو باقی یہودی بھی مسلمان ہو جاویں گے)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ وَّهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيْبٍ إِذْ مَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ قَالَ وَمَا رَأَيْتُمْ إِلَيْهِ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهٗ فَقَالُوْا سَلُوْهُ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَأَلَهٗ عَنِ الرُّوْحِ قَالَ

ترجمہ۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا ایک کھیت میں آپ ایک لکڑی پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے اتنے میں چند یہودی ملے۔ اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا ان سے پوچھو روح کو۔ دوسرے

الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ

جانور پھیلائے زمین میں اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے آخر مخلوقات میں سب سے آخر ساعت میں جمعہ کی عصر سے لیکر رات تک آدم پیدا ہوئے۔

فائدہ۔ پیر کے دن درخت کو پیدا کیا تو معلوم ہوا کہ پہلے درخت پیدا ہوا نہ پھل کیونکہ پھل اور بیج تو درخت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس باب میں بعضوں نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے کہ خلقت پہلے درخت کی ہوئی یا پھل اور بیج کی۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے آخر مخلوقات میں سب سے آخر ساعت میں جمعہ کی عصر سے لیکر رات تک آدم پیدا ہوئے۔ اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ زمین کے قریب ہی آدم پیدا ہوئے اور یہ جو بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آدمیوں سے پہلے زمین میں جنات آباد تھے اور ابلیس ان کا سردار تھا سو اس کے خلاف نہیں ہے اس لئے کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مدت تک جنت میں رکھا۔ اس مدت میں زمین میں جن بستے ہوں گے واللہ اعلم۔ دوسرے یہ کہ اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ جس ہفتہ میں زمین بنی اسی ہفتہ کی جمعہ کو آدم پیدا ہوئے شاید آدم بہت مدت کے بعد بنے ہوں اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ انکی خلقت جمعہ کے روز ہوئی۔

عَنْ حَجَّاجٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيهَا عَلَمٌ لِأَحَدٍ

ترجمہ۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ اکٹھے کئے جاویں گے سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدہ کی روٹی اس میں کسی کا نشان باقی نہ رہے گا (یعنی کوئی عمارت جیسے مکان یا مینار وغیرہ نہ رہے گی صاف چٹیل میدان ہو جاویگا)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ عَلَى الصِّرَاطِ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن بدل جاویگی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان بھی بدل دیئے جاوینگے اُس وقت لوگ کہاں ہونگے۔ آپ نے فرمایا پُل صراط پر ہونگے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَنْ أَقْضِيَكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي لَنْ أَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ قَالَ وَكِيعٌ كَذَا قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا إِلَى قَوْلِهِ وَيَأْتِينَا فَرْدًا

ترجمہ۔ خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا قرض آتا تھا عاص بن وائل پر۔ میں گیا اس پر تقاضا کرنے کو۔ وہ بولا میں کبھی نہ دونگا جب تک تو محمدؐ سے پھر نہ جاویگا۔ میں نے کہا میں تو محمد سے اس وقت تک بھی نہ پھرونگا کہ تو مرجاوے پھر اٹھے۔ وہ بولا میں مرنے کے بعد پھر اٹھونگا تو تیرا قرض ادا کردوں گا جب مجھے اپنا مال ملے گا اولاد ملے گی تب یہ آیت اتری أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا آخر تک یعنی تو نے دیکھا اس شخص کو جس نے انکار کیا ہماری آیتوں کا اور کہنے لگا مجھ کو مال اور بچے ملیں گے۔ کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی اقرار لیا ہے آخر تک (سورہ مریم میں)

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَمَلًا فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ خباب نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کچھ کام کیا پھر اس سے تقاضا کرنے گیا مزدوری کے لئے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوجہل نے کہا یا اللہ اگر یہ قرآن سچ ہے تیری طرف سے تو ہم پر پتھر برسا آسمان سے یا دکھ کا عذاب بھیج اس وقت یہ آیت اتری اللہ انکو عذاب کرنیوالا نہیں جب تک تو ان میں موجود ہے اور اللہ انکو عذاب نہیں کرنے کا جبتک وہ استغفار کرتے ہیں اور کیا ہوا جو اللہ عذاب نہ کرے انکو وہ روکتے ہیں مسجد حرام میں آنے سے

فائدہ۔ معاذ اللہ مسجد سے کسی مسلمان کو روکنا کہ وہ اس میں نماز نہ پڑھے کتنا بڑا گناہ ہے ایسے گناہ پر اللہ کے عذاب اترنے کا ڈر ہے۔ ہمارے وقت میں بعض نام کے مسلمان ایسے دیوانے ہوگئے ہیں کہ ذرا ذرا سے اختلاف پر مسلمانوں کو مسجد میں آنے سے یا نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور مسجد کو جو اللہ کا گھر ہے اپنے باوا کی ملکیت خیال کرتے ہیں یہ مسلمان خدا سے نہیں شرماتے کہ یہود و نصاریٰ گرجا میں نماز پڑھنے سے نہیں روکتے اور یہ اپنے بھائیوں کو

فَاَسْكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ قَالَ فَقُمْتُ مَكَانِيْ فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

نے کہا تمھیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہو ایسا نہو وہ کوئی بات ایسی کہیں جو تم کو بُری معلوم ہو۔ پھر انہوں نے کہا پوچھو۔ آخر کچھ لوگ ان میں کے اٹھے آپ کی طرف اور پوچھا روح کیا ہے آپ چپ ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ میں سمجھا آپ پر وحی آ رہی ہے۔ میں اسی جگہ کھڑا ہو رہا جب وحی اُتر چکی تو آپ نے یہ آیت پڑھی وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے روح کو تو کہہ روح پروردگار کا ایک حکم ہے اور تم نہیں دیئے گئے علم مگر تھوڑا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ بِنَحْوِ حَدِيْثِ حَفْصٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى وَمَا اُوْتُوْا مِنْ رِّوَايَةِ ابْنِ خَشْرَمٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَخْلٍ يَتَوَكَّاُ عَلٰى عَسِيْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

فائدہ۔ مازری نے کہا روح اور نفس کی بحث نہایت باریک ہے اور باوجود اس کے بہت لوگوں نے کلام کیا ہے اُن میں اور کتابیں لکھی ہیں۔ امام ابوالحسن اشعری نے کہا روح وہ سانس ہے جو اندر جاتی ہے اور باہر نکلتی ہے۔ ابن باقلانی نے کہا وہ حیات اور اس معنی کے درمیان میں ہے۔ اور بعضوں نے کہا روح ایک جسم لطیف ہے جو تمام جسم اور اعضائے ظاہری میں پھیلا ہوا ہے اور بعضوں نے کہا روح کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ تعالیٰ کے۔ اور جمہور کہتے ہیں روح کا علم ہے اور اس میں یہی اقوال ہیں جو بیان ہوئے اور بعضوں نے کہا روح خون ہے اور آیت سے یہ نہیں نکلتا کہ روح کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی یا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی حقیقت کو نہیں جانتے تھے مگر آیت میں اس کی حقیقت بیان نہیں کی اس لئے کہ یہود کا اعتقاد یہ تھا کہ اگر روح کی حقیقت آپ نے بیان نہیں کی تو نبی ہیں اور جو بیان کر دی تو نبی نہیں ہیں۔ پس نہ بیان کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے تاکہ وہ ایمان لاویں آپ کی نبوت پر۔

مترجم کہتا ہے کہ اس زمانے کی تحقیق سے یہ نکلا ہے کہ روح دماغ میں ہے اور دماغ میں تین ڈھیلے تلے اوپر رکھے ہوئے ہیں جیسے بعض پہاڑوں پر پتھر کے ٹکڑے ایک پر ایک رکھے ہوئے ہیں۔ اوپر کا ٹکڑا سب سے بڑا ہے اور نیچے کا سب میں چھوٹا اور جان اور روح چھوٹے ٹکڑے میں ہے جو سر کے پیچھے کی طرف میں ہے اور اس کے متصل حرام مغز ہے۔ اس ٹکڑے پر ذرا سا بھی صدمہ دے تو حیوان فوراً مر جاتا ہے چنانچہ ڈاکٹر اور حکیم جب زچہ کے پیٹ میں بچہ کو مارنا چاہتے ہیں تو ذرا نشتر لہرا پھرا دیتے ہیں تاکہ اس ٹکڑے تک اُتر جاوے اور بچہ فوراً مر جاتا ہے۔ واللہ اعلم

کو ہرگز تو اُس کا کہنا نہ مان۔ نادی سے آیت میں قوم مراد ہے (یا ساتھی اور رفیق جو صحبت میں رہتے ہیں)

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ جُلُوْسًا وَّ هُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ قَاصًّا عِنْدَ اَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَيَزْعُمُ اَنَّ اٰيَةَ الدُّخَانِ تَجِيْءُ فَتَاْخُذُ بِاَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَاْخُذُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَلَسَ وَهُوَ غَضْبَانُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَآ اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ قَالَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوْعِ وَيَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ اَحَدُهُمْ فَيَرٰى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ جِئْتَنَا تَاْمُرُنَا بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ قَالَ اَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝ فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ اٰيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ

ترجمہ۔ مسروق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے اور وہ لیٹے ہوئے تھے ہم لوگوں میں۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا اے ابو عبدالرحمٰن ایک بیان کرنیوالا کندہ کے دروازوں پر بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں جو دھوئیں کی آیت ہے یہ دھواں آنے والا ہے اور کافروں کا سانس روک دیگا۔ مسلمانوں کو اُس سے زکام کی کیفیت پیدا ہوگی۔ یہ سُنکر عبداللہ بن مسعود بیٹھ گئے غصہ میں اور کہا اے لوگو! اللہ سے ڈرو۔ تم میں سے جو کوئی بات جانتا ہے اسکو کہے اور جو نہیں جانتا تو یوں کہے اللہ پاک خوب جانتا ہے کیونکہ علم کی یہی بات ہے کہ جو بات تم میں سے کوئی نہ جانتا ہو اس کیلئے اللہ اعلم کہے۔ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی سے فرمایا کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ مزدوری نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی کیفیت دیکھی کہ وہ سمجھانے سے نہیں مانتے تو فرمایا یا اللہ اُن پر سات برس کا قحط بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں سات سال تک قحط ہوا تھا۔ آخر قریش پر قحط پڑا جو ہر چیز کو کھا گیا یہاں تک انہوں نے کھالوں اور مردار کو بھی کھا لیا بھوک کے مارے اور ایک شخص اُن میں کا آسمان کو دیکھتا تو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا۔ پھر ابو سفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا اے محمد تم حکم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا اور

روکتے ہیں خدا کی ماران پر۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْجَهْلٍ هَلْ یُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَیْنَ اَظْهُرِکُمْ قَالَ فَقِیْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللّٰتِ وَالْعُزّٰی لَئِنْ رَاَیْتُهٗ یَفْعَلُ ذٰلِکَ لَاَطَاَنَّ عَلٰی رَقَبَتِهٖ اَوْلَاُعَفِّرَنَّ وَجْهَهٗ فِی التُّرَابِ قَالَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ زَعَمَ لِیَطَاَ عَلٰی رَقَبَتِهٖ قَالَ فَمَا فُجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ یَنْکِصُ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَیَتَّقِیْ بِیَدَیْهِ قَالَ فَقِیْلَ لَهٗ مَا لَکَ فَقَالَ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِّنْ نَّارٍ وَّهَوْلًا وَّاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّیْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰٓئِکَةُ عُضْوًا عُضْوًا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا نَدْرِیْ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَوْ شَیْءٌ بَلَغَهٗ کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی ۝ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی ۝ اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی ۝ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ۝ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ۝ اَرَءَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْهُدٰی ۝ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ۝ اَرَءَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی یَعْنِیْ اَبَا جَهْلٍ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ۝ کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ ۝ نَاصِیَةٍ کَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝ فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ۝ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ۝ کَلَّا لَا تُطِعْهُ زَادَ عُبَیْدُ اللّٰهِ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ وَاَمَرَهٗ بِمَا اَمَرَهٗ بِهٖ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ یَعْنِیْ قَوْمَهٗ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ابوجہل نے کہا کیا محمد اپنا منہ زمین پر رکھتے ہیں تمہارے سامنے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ ابوجہل نے کہا قسم لات اور عزیٰ کی اگر میں انکو اس حال میں دیکھوں گا (یعنی سجدہ میں) میں انکی گردن روندوں گا یا منہ میں مٹی لگاؤں گا۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ نماز پڑھ رہے تھے، اس ارادہ سے کہ آپ کی گردن روندے (کھندے) لوگوں نے دیکھا کہ ایکدم ایکا ابوجہل اُلٹے پاؤں پھر رہا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے بچتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا، تجھے کیا ہوا؟ وہ بولا میں نے دیکھا کہ میرے اور محمدؐ کے بیچ میں آگ کی ایک خندق ہے اور ہول ہے اور بازو ہیں (فرشتوں کے بازو تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی عضو عضو اچک لیتے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہرگز نہیں، آدمی شرارت کرتا ہے اس وجہ سے کہ اپنے تئیں امیر سمجھتا ہے آخر تیرے رب کی طرف تجھ کو جانا ہے۔ کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جو ایک بندے کو نماز سے منع کرتا ہے۔ (معاذ اللہ جو کسی مسلمان کو منع کرے یا مسجد سے روکے وہ ابوجہل ہے) بھلا تو کیا سمجھتا ہے اگر یہ راہ پر ہوتا اور اچھی بات کا حکم کرتا تو کیا سمجھتا ہے اگر اس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیری۔ یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اگر یہ باز نہ آئیگا (ان بُرے کاموں سے) ہم اسکو گھسیٹیں گے ماتھے کے بل اور اسکا ماتھا جھوٹا ہے گنہگار وہاں وہ پکارے اپنی قوم کو قریب ہم بلاوینگے فرشتوں

(یعنی گستاخی اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں) پھر آپ نے اُن کیلئے دعا کی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری ہم تھوڑے دن کے لئے عذاب موقوف کردیں گے تم پھر وہی کام کروگے۔ راوی نے کہا اُن پر بانی برسا جب ذرا انکو چین ہوا تو وہی حال ہوگیا اُن کا جو پہلے تھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ آخر تک۔ ہم بدلہ لیں گے یعنی بدر کے دن

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا پانچ نشانیاں تو گذر چکیں دخان اور لزام اور روم اور بطشہ اور قمر (یعنی شق قمر)

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ قَالَ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَالدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فِي الْبَطْشَةِ أَوِ الدُّخَانِ ترجمہ۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم انکو چھوٹا عذاب دینگے اس سے مراد دنیا کی مصیبتیں ہیں روم اور بطشہ اور دخان اور شعبہ کو شک ہے بطشہ کہا یا دُخان۔

بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

شق القمر کا بیان

فائدہ۔ قاضی عیاض نے کہا شق القمر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے معجزوں میں سے ہے اور اسکو متعدد صحابہ نے روایت کیا ہے اور ظاہر آیت کریمہ کا یہی مضمون ہے کہ چاند پھٹ گیا۔ زجاج نے کہا اسکا انکار کیا ہے بعض مبتدعہ نے جن کا دل اللہ تعالیٰ نے اندھا کردیا کیونکہ معجزہ عقل کے خلاف نہیں اس واسطے کہ قمر اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ اس میں تصرف کرسکتا ہے جس طرح چاہے جیسے اس کو فنا اور تاریک کریگا ایک دن۔ اور بعض بے دین جو کہتے ہیں کہ اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو اس کی نقل متواتر ہوتی اور تمام زمین کے لوگ اسکو دیکھتے مکہ والوں کی کیا خصوصیت تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ معجزہ رات کو ہوا اکثر لوگ اس وقت غفلت میں ہونگے اور دروازے بند ہونگے اپنے کپڑوں میں لپٹے ہوں گے اس وقت چاند کا خیال شاذ و نادر ہی کسیکو ہوگا اور یہ امر مشاہد ہے کہ کسوف قمر کو بھی چند ہی آدمی دیکھتے ہیں اور یہ واقعہ تو چند خاص آدمیوں کی درخواست پر ہوا تھا۔ علاوہ اس کے یہ کیا ضرور ہے کہ اور ملکوں میں بھی چاند اس وقت نمایاں ہو بوجہ اختلاف منازل کے شاید چاند اُن کو نہ دکھلائی دیتا ہو یا ہلال کی شکل پر ہو اور وہ ٹکڑا جو انکو دکھائی دیتا ہے بدستور آسمان پر رہا ہو اور بعض مقاموں میں ابر ہو واللہ اعلم (نووی مع زیادۃ)

ناتا جوڑنے کا تمھاری قوم تو تباہ ہوگئی اُن کے لئے دعا کرو اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انتظار کر اس دن کا جب آسمان سے کھلم کھلا دھواں اٹھے گا جو لوگوں کو ڈھانک لیگا۔ یہ دکھ کا عذاب ہے یہاں تک کہ فرمایا ہم عذاب کو موقوف کرنے والے ہیں۔ اگر اس آیت میں آخرت کا عذاب مراد ہوتا تو وہ کہیں موقوف ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن ہم بڑی پکڑ پکڑینگے ہم بدلہ لیں گے تو اس پکڑ سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور یہ نشانیاں یعنی دھواں اور پکڑ اور لزام اور روم کی نشانیاں تو گذر چکیں۔

فائدہ۔ تو یہ اس واعظ کی جہالت تھی جو دخان کو آنے والی نشانی سمجھتا تھا۔ لزام سے مراد وہ ہے جو اس آیت میں ہے فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۝ یعنی عذاب ان کا لازم ہوگا اور مراد وہی قتل اور قید ہے جو بروز بدر ہوا اور وہی بطشہ کبریٰ ہے اور روم کی نشانی وہ ہے جو الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ میں مذکور ہے یہ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہو چکی جب روم کے نصاریٰ مغلوب ہوئے تھے اور پارسی غالب۔ مسلمانوں کو اس سے رنج ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے روم کے نصاریٰ کو ایران پر غالب کر دیا۔

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ جَاءَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ فَقَالَ تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَاْيِهٖ يُفَسِّرُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ قَالَ يَاْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دُخَانٌ فَيَاْخُذُ بِاَنْفَاسِهِمْ حَتّٰى يَاْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْفِقْهِ الرَّجُلَ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ اَللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا اَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ فَاَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَاِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا فَقَالَ لِمُضَرَ اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝ قَالَ فَمُطِرُوْا فَلَمَّا اَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ قَالَ عَادُوْا اِلٰى مَا كَانُوْا عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ قَالَ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ

ترجمہ۔ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ قریش نے جب آپ کی نافرمانی کی تو آپ نے ان پر قحط پڑنے کی دعا کی جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑا تھا۔ آخر وہ قحط اور تنگی میں مبتلا ہوئے۔ آدمی آسمان کی طرف دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ اس کے اور آسمان کے بیچ میں دھویں کی طرح بھرا ہوا ہے یہاں تک کہ انہوں نے ہڈیوں کو بھی کھالیا پھر ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمایئے مضر کے لئے وہ تباہ ہو گئے (مضر ایک قبیلہ ہے) آپ نے فرمایا مضر کیلئے تو نے بڑی جرأت کی

وَيَجْعَلُ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ | باوجودیکہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے، اللہ کے ساتھ لوگ شرک کرتے ہیں اور اس کے لئے بیٹا بتاتے ہیں (حالانکہ اس کا کوئی بیٹا نہیں سب اس کے غلام ہیں) پھر وہ انکو تندرستی دیتا ہے روزی دیتا ہے۔

فائدہ ۔ صبر سے مراد یہاں حلم ہے یعنی انتقام کے لئے جلدی نہ کرنا۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ؎

خدائے راست مسلم بزرگواری و حلم ∴ کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَيَجْعَلُ لَهُ الْوَلَدَ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں بیٹے کا ذکر نہیں ہے

عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ لَهُ نِدًّا وَيَجْعَلُونَ لَهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيهِمْ وَيُعْطِيهِمْ ترجمہ وہی ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے وَيُعْطِيهِمْ یعنی دیتا ہے انکو۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا أُدْخِلَكَ النَّارَ فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرماویگا جسکو سب سے ہلکا عذاب ہوگا جہنم میں اگر تیرے پاس دنیا ہوتی اور جو کچھ اس میں ہے کیا تو اسکو دیکر اپنے کو عذاب سے چھڑاتا۔ وہ بولیگا ہاں پروردگار فرماویگا میں نے تجھ سے اس سے سہل بات چاہی تھی (جس میں کچھ خرچ نہ تھا) اور تو اس وقت آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھا کہ شرک نہ کیجیو میں تجھ کو جہنم میں نہ لیجاؤں گا تو نے نہ مانا اور شرک کیا (معاذ اللہ شرک ایسا گناہ ہے کہ وہ بخشا نہ جاویگا اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت میں مرے تو ابدالآباد جہنم میں رہیگا)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَلَا أُدْخِلَكَ النَّارَ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ سُئِلْتَ أَيْسَرَ مِنْ ذَلِكَ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر سے کہا جاویگا اگر تیرے پاس زمین بھر کے سونا ہوتا کیا تو اسکو دیکر اپنے تئیں چھڑاتا۔ وہ بولے گا ہاں، پھر اس سے کہا جاویگا تجھ سے تو اس سے آسان کا سوال ہوتا تھا (کہ شرک نہ کرنا وہی تجھ سے نہ ہوسکا)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِقَّتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا

ترجمہ۔ عبداللہ بن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چاند پھٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو گیا۔ آپ نے فرمایا گواہ رہو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلْقَةٌ وَرَاءَ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُوْنَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے منیٰ میں کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف رہا اور ایک اس طرف چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلْقَتَيْنِ فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ترجمہ وہی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ ایک ٹکڑے نے پہاڑ کو ڈھانک لیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ اشْهَدُوْا اشْهَدُوْا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ ترجمہ۔ انس سے روایت ہے مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی چاہی آپ نے انکو دو بار چاند کا پھٹنا دکھایا۔

عَنْ اَنَسٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شَيْبَانَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ دَاوٗدَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چاند دو ٹکڑے ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰى زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

بَابٌ فِي الْكُفَّارِ

کافروں کا بیان

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَحَدَ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهُ يَشْرَكُ بِهٖ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنیوالا نہیں

اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی میں گذری ہو۔ (تحفۃ الاخیار)

بَابُ جَزَاءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

مومن کو نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت میں ملیگا

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایک نیکی کیلئے بھی ظلم نہ کریگا۔ اس کا بدلہ دنیا میں دیگا اور آخرت میں بھی دیگا۔ اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جس کا وہ بدلہ دیا جاوے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا ہے علماء نے اجماع کیا ہے کہ جو کافر کفر پر مرے اسکو آخرت میں کچھ ثواب نہیں ہے اور دنیا میں جو کوئی کام اس نے خدا کے لئے کیا ہو اسکا بھی بدلہ نہ ملیگا اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے اور مراد وہ اعمال ہیں جنمیں نیت کی احتیاج نہیں ہے جیسے تاتا ملانا اور صدقہ اور آزادی اور ضیافت اور خیرات وغیرہ اور مومن کی کل نیکیاں آخرت کیلئے اکٹھا کیجاتی ہیں اور دنیا میں بھی فائدہ ملتا ہے واللہ اعلم۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر جب کوئی نیکی کرتا ہے تو اس کو دنیا میں فائدہ مل جاتا ہے (عمدہ نوالہ) اور مومن کی نیکیوں کو تو اللہ تعالیٰ رکھ چھوڑتا ہے آخرت کیلئے اور دنیا میں بھی اسکو روزی دیتا ہے اپنی طاعت کے بعد۔

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثَيْهِمَا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ

مومن اور کافر کی مثال

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَیُقَالُ لَہٗ کَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَا ھُوَ اَیْسَرُ مِنْ ذٰلِکَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ زیادہ ہے کہ اس سے کہا جاویگا تو جھوٹا ہے تجھ سے تو اس سے سہل بات کا سوال ہوا تھا۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یُحْشَرُ الْکَافِرُ عَلٰی وَجْھِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ اَلَیْسَ الَّذِیْ اَمْشَاہُ عَلٰی رِجْلَیْہِ فِی الدُّنْیَا قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ قَتَادَۃُ بَلٰی وَعِزَّۃِ رَبِّنَا

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کافر کا حشر قیامت کے دن منہ کے بل کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا کیا جس نے اس کو دونوں پاؤں پر دنیا میں چلایا وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ اسکو منہ کے بل چلاوے قیامت کے دن۔ قتادہ نے یہ حدیث سنکر کہا بے شک اے ہمارے رب تو ایسی طاقت رکھتا ہے۔

فائدہ۔ یہ کون سی بات ہے ہمارے رب کی طاقت اور قدرت بیحد اور بے حساب ہے وہ آدمیوں کو کیا ساری دنیا کو ایک آن میں منہ کے بل چلا سکتا ہے اور جو لوگ ایسی باتوں پر شبہ کرتے ہیں وہ عقل سے معذور ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِاَنْعَمِ اَھْلِ الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَۃً ثُمَّ یُقَالُ یَا ابْنَ اٰدَمَ ھَلْ رَاَیْتَ خَیْرًا قَطُّ ھَلْ مَرَّ بِکَ نَعِیْمٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ وَیُؤْتٰی بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیُصْبَغُ صَبْغَۃً فِی الْجَنَّۃِ فَیُقَالُ لَہٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ ھَلْ رَاَیْتَ بُؤْسًا قَطُّ ھَلْ مَرَّ بِکَ شِدَّۃٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَیْتُ شِدَّۃً قَطُّ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا داروں میں آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ میں ایک بار غوطہ دیا جاویگا پھر اس سے پوچھا جاویگا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا کیا تجھ پر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہے گا قسم خدا کی کبھی نہیں اے میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تر تکلیف میں رہا تو جنت میں ایک بار غوطہ دیا جاویگا پھر اس سے پوچھا جاویگا اے آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے کیا تجھ پر شدت اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہے گا خدا کی قسم مجھ پر تو کبھی تکلیف نہیں گذری اور میں نے تو کبھی شدت اور رنج نہیں دیکھی۔

فائدہ۔ یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کا آرام بالکل بھول جاویگا اگرچہ دنیا میں اس نے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین اور آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ پڑیگی

بَابُ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ

مومن کی مثال کھجور کی درخت کی سی ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُوْنِيْ مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوْا [illegible] اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ هِيَ [illegible] ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ قَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا هِيَ النَّخْلَةُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے وہی مثال ہے مسلمان کی تو مجھ سے بیان کرو وہ کونسا درخت ہے؟ لوگوں نے جنگل کے درختوں کا خیال شروع کیا۔ عبداللہ نے کہا میرے دل میں آیا [illegible] نے شرم کی (اور نہ کہا) پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بیان فرمایئے وہ کونسا درخت ہے آپ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ عبداللہ نے کہا پھر میں نے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (جب آپ نے پوچھا تھا) تو مجھے ایسی ایسی چیزوں کے ملنے سے زیادہ پسند تھا۔

فائدہ۔ مسلمانوں کو تشبیہ دی کھجور کے درخت کے ساتھ یعنی جیسے کھجور کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اسی طرح مسلمان کو کوئی ضرر نہیں اگر مصیبت ہے تو صبر کرتا ہے نعمت ہے تو شکر کرتا ہے۔ دونوں میٹھے اور دونوں میں ثواب۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِاَصْحَابِهٖ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَذْكُرُوْنَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاُلْقِيَ فِيْ نَفْسِيْ اَوْ رُوْعِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَجَعَلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَقُوْلَهَا فَاِذَا اَسْنَانُ الْقَوْمِ فَاَهَابُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ

ترجمہ۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن اپنے اصحاب سے مجھ سے بیان کرو وہ درخت جس کی مثال مومن کی مثال ہے۔ لوگ ایک درخت کا ذکر کرنے لگے جنگلوں کے درختوں میں سے۔ ابن عمر نے کہا میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ میں نے قصد کیا کہنے کا لیکن وہاں بڑی عمر والے لوگ بیٹھے تھے میں ڈرا بات کرنے میں۔ جب لوگ چپ ہو رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

مَثَلُ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ [illegible]

کی مثال کھیت کی سی ہے ہمیشہ وہ ہوا سے جھکتا ہے اسی طرح مومن پر ہمیشہ مصیبت آتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں جھکتا یہاں تک کہ جڑ سے کاٹا جاوے۔

فائدہ۔ صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر [illegible] اپنے نو جڑ سے اُکھڑ جاتا ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت میں گرفتار رہتا ہے تو اُس کے گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے اور کافر اور منافق کو مصیبت کم ہوتی ہے اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے یعنی مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبرا [illegible] سمجھ اور [illegible] کا کفارہ [illegible] کرے۔

[illegible] الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ قَوْلِهِ تُمِيلُهُ تُفِيئُهُ

عَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرٰى حَتّٰى تَهِيجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِبَةِ عَلٰى أَصْلِهَا لَا تُفِيئُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً

ترجمہ۔ کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیت کا نرم جھاڑ ہوا اسکو جھونکے دیتی ہے کبھی اسکو گرا دیتی ہے کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ سوکھ جاتا ہے اور مثال کافر کی جیسے صنوبر کا درخت جو سیدھا کھڑا رہتا ہے اپنی جڑ پر اس کو کوئی چیز نہیں جھکاتی یہاں تک کہ ایک بار گی اُکھڑ جاتا ہے۔

عَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً حَتّٰى يَأْتِيَ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِبَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّ مَحْمُودًا قَالَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ بِشْرٍ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ وَأَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں کافر کے بدلے منافق ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَا جَمِيعًا فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ يَحْيٰى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بولتے تو مجھ کو برا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عالم کو اپنے شاگردوں کا فہم آزمانے کے لئے کوئی سوال کرنا درست ہے اور بڑوں کی توقیر اور ان کا ادب لازم ہے لیکن اگر بڑا کسی مسئلہ کا جواب نہ دے سکے تو چھوٹے کو جو جانتا ہو جواب دینا چاہئے اور بچوں کے ذہن اور ذکاوت سے خوش ہونا چاہئے اور کھجور کا درخت افضل ہے اور وجہ تشبیہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت سراسر منفعت ہے ہمیشہ سایہ رہتا ہے شیریں اور عمدہ پھل دیتا ہے ہمیشہ اس میں میوہ رہتا ہے کبھی تر کبھی خشک اور جب سوکھ جاتا ہے تو اس کی لکڑی اور پتے اور شاخیں سب کام بر آتی ہیں ایسے ہی مومن کی ذات سراسر فائدہ ہے اور مومنوں کے لئے۔ اور بعضوں نے کہا وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جب کھجور کا سر کاٹ ڈالو تو مر جاتا ہے انسان کی طرح، یہ بات اور درختوں میں نہیں ہے۔ اور بعضوں نے کہا وہ جب تک پیوند نہ ہو حاملہ نہیں ہوتا آدمی کی طرح واللہ اعلم (نووی مختصراً)

بَابُ فِتْنَةِ الشَّيْطَانِ فِي الْعَرَبِ مِنَ التَّحْرِيشِ

شیطان کا فساد مسلمانوں میں

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے شیطان ناامید ہو گیا ہے اس بات سے کہ اُس کو نمازی لوگ عرب کے جزیرہ میں پوجیں (جیسے جاہلیت کے زمانے میں پوجتے تھے) لیکن شیطان انکو بھڑکا دیگا (آپس میں لڑا دے گا)

فائدہ۔ یہ حدیث آپ کا بڑا معجزہ ہے۔ آپ کی وفات کے بعد ایسا ہی ہوا کہ عرب کے لوگوں نے شرک نہیں کیا مگر آپس میں فتنہ ہوا اور آج تک وہ فتنہ قائم ہے۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ابلیس کا تخت سمندر پر ہے وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے (لوگوں کو بہکانے کے لئے) تو بڑا شخص اُس کے پاس وہ ہے جو بڑا فتنہ کرے (یعنی لوگوں کو بہت بھڑکا دے)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابلیس

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا

ترجمہ۔ مجاہد سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ رہا مدینہ تک میں نے انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سُنا سوا ایک حدیث کے۔ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں کھجور کا گابھہ آیا (جسکو عرب کے لوگ کھاتے ہیں۔ وہ نرم ہوتا ہے) پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا۔

عَنْ مُجَاهِدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُ أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ وَتُؤْتِي أُكُلَهَا وَكَذَا وَجَدْتُ عِنْدَ عُمَرَ أَيْضًا وَلَا تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا مجھے بیان کرو اس درخت کو جو مشابہ ہے یا مانند ہے مرد مسلمان کے جسکے پتے نہیں جھڑتے (ابراہیم بن سفیان نے کہا امام مسلم نے شاید یوں کہا وَتُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ) بغیر لا کے لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا وَلَا تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ اور کوئی آفت نہیں پہنچتی۔ وہ اپنا میوہ دیتا ہے ہر وقت پر ابن عمر نے کہا میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ کھجور ہے لیکن میں نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھ کو برا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا۔ پھر حضرت عمر نے کہا اگر تو بول دیتا تو مجھ کو ایسی ایسی چیزوں سے زیادہ پسند تھا۔

فائدہ۔ (ابراہیم بن سفیان نے کہا امام مسلم نے شاید یوں کہا وَتُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ) بغیر لا کے لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا وَلَا تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ۔ غرض یہ کہ ابراہیم کو گمان ہوا کہ لا کا لفظ اس حدیث میں غلطی ہے کیونکہ اس کے معنے یہ ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنا میوہ ہر وقت نہیں دیتا حالانکہ مقصود یہ ہے کہ وہ میوہ اپنا دیتا ہے ہر وقت۔ بخاری کی روایت میں بھی لا کا لفظ موجود ہے اور وہ صحیح ہے اور اسکا متعلق محذوف ہے یعنی اس کو کوئی آفت نہیں پہنچتی وَتُؤْتِي أُكُلَهَا الگ ہے۔ لا اُسپر نافیہ نہیں ہے جیسے ابراہیم نے سمجھا۔

ابن عمر نے کہا میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ کھجور ہے لیکن میں نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا وہ نہیں

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَالَكِ يَا عَائِشَةُ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِيْ لَا يَغَارُ مِثْلِيْ عَلٰى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَمَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَ كُلِّ اِنْسَانٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ رَبِّيْ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ

ترجمہ - ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس سے نکلے رات کو اُن کو غیرت آئی (وہ یہ سمجھیں کہ آپ اور کسی بی بی کے پاس تشریف لیگئے) پھر آپ آئے اور میرا حال دیکھا آپ نے فرمایا کیا ہوا تجھ کو اے عائشہ! کیا تجھکو غیرت آئی۔ میں نے کہا مجھے کیا ہوا جو میری سی بی بی (کم عمر خوب صورت) کو آپ ایسے خاوند پر رشک نہ آوے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرا شیطان تیرے پاس آگیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا ہر آدمی کے ساتھ شیطان ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا آپ کے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا ہاں لیکن میرے پروردگار نے میری مدد کی حتی کہ میں سلامت رہتا ہوں۔

فائدہ - اب سوا نیک بات کے بُری بات کا وہ حکم نہیں کرتا اور اس پر اجماع ہے امت کا کہ آپ نبوت کے بعد گناہوں سے معصوم[1] تھے۔

بَابُ لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اَحَدٌ بِعَمَلِهٖ بَلْ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جاویگا بلکہ اللہ کی رحمت سے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَنْ يَّنْجُوَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ قَالَ رَجُلٌ وَلَا اِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اِيَّايَ اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے نجات نہ پاویگا اپنے عمل کی وجہ سے ایک شخص بولا یا رسول اللہ اور آپ۔ آپ نے فرمایا میں بھی نہیں مگر جس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ڈھانپ لیوے اپنی رحمت سے لیکن تم لوگ میانہ روی کرو۔

فائدہ - یعنی نہ افراط کرو نہ تفریط۔ عبادت کرو اچھے اعمال کرو لیکن اعتدال سے جس قدر مسنون ہے اور افراط یہ کہ اتنا عبادت میں غرق ہو کہ دنیا کے کاموں سے بالکل غافل ہو جاوے اور اپنے اور اپنے گھر والوں کے حق فراموش کرے اور تفریط یہ کہ دنیا کے کاموں میں ایسا غرق ہو کہ واجب اور ضروری عبادات میں خلل واقع ہو۔ یہ دونوں طریقے خوب نہیں ہیں۔ بہتر وہی ہے جو شرع کا طریقہ ہے کہ جامع ہے معاش اور معاد کی مصلحت کو

[1] یعنی تبلیغ احکام میں آپ معصوم تھے ۱۲ منہ

عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعْمَ أَنْتَ قَالَ الْأَعْمَشُ أُرَاهُ فَيَلْتَزِمُهُ

اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکروں کو عالم میں فساد کرنے کو بھیجتا ہے۔ سو اس سے مرتبہ میں زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے۔ کوئی شیطان اُن میں سے آکر کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا (یعنی فلاں سے چوری کرائی فلاں کو شراب پلوائی) تو شیطان کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر کوئی آکر کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ جدائی کرادی اُس میں اور اس کی جورو میں تو اس کو اپنے پاس کر لیتا ہے کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا ہے اعمش نے کہا اسکو چمٹا لیتا ہے۔

فائدہ۔ جورو خاوند کی جدائی میں بڑے بڑے فساد ہیں ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بے برکتی پھیلی اسواسطے شیطان کو یہ کام پسند ہے مسلمانوں کو اس میں احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ غصہ میں طلاق یا اس کے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جاوے تو پھر اولاد حرام سے پیدا ہو۔ (تحفۃ الاخیار)

عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ قَالُوا وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَإِيَّايَ إِلَّا أَنَّ اللهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی نہیں مگر اس کے ساتھ ایک شیطان اسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اُس پر میری مدد کی ہے تو میں سلامت رہتا ہوں اور نہیں بتاتا مجھ کو کوئی بات سوا نیکی کے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمزاد شیطان پلوشر نہیں پہنچا سکتا تھا۔ نووی نے کہا امت نے اجماع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیطان سے معصوم ہیں اپنے جسم اور دل اور زبان میں۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ زُرَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ اُسکا ساتھی شیطان اور ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے۔

نہ آپ یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لیوے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ یُنْجِیْهِ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَ رَحْمَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِیَدِهٖ هٰکَذَا وَاَشَارَ عَلٰی رَاْسِهٖ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ مِّنْهُ وَرَحْمَةٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت سے مجھ کو ڈھانپ لیوے۔ ابن عون نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر اشارہ کیا اور کہا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت سے مجھکو ڈھانپ لیوے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ اَحَدٌ یُّنْجِیْهِ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَدَارَکَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یُّدْخِلَ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَّرَحْمَةٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَنْ یَّنْجُوَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ بِعَمَلِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَنْتَ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی کرو اگر یہ نہ ہو سکے تو میانہ روی کے قریب رہو یعنی اعتدال کرو اگر اعتدال نہ ہو سکے تو خیر اعتدال کے قریب رہو افراط اور تفریط اور غلو اور تعصب نہ کرو۔

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ عَنِ الْاَعْمَشِ بِالْاِسْنَادَیْنِ جَمِیْعًا کَرِوَایَةِ ابْنِ نُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ وَاَبْشِرُوْا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ خوش ہو جاؤ یا خوش کرو۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا یُجِیْرُهٗ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تم میں سے کسی کو اسکا عمل جنت میں نہ لیجائیگا نہ آگ سے بچائیگا یہاں تک کہ مجھ کو بھی مگر اللہ کی رحمت (جنت میں لیجاوے یا جہنم سے بچاوے)

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا کَانَتْ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی کرو

نووی نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے نہ عذاب نہ وجوب نہ حرمت نہ اور کوئی تکلیف بلکہ ہر تکلیف شرع سے ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی اہل سنت کا مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے بلکہ سارا عالم اس کی ملک ہے اور دنیا اور آخرت اس کی بادشاہت میں ہے وہ جو چاہے کرے۔ اگر چاہے تو تمام نیک اور صالح بندوں کو عذاب کرے اور جہنم میں لیجاوے اور یہ عدل ہوگا اور چاہے تو انکو جنت میں لیجاوے یہ فضل ہوگا۔ اور چاہے تو کافروں کو جنت میں لیجاوے پر وہ کافروں کو جنت میں نہ لیجاویگا اس لئے کہ اس نے خبر دی ہے اور اس کی خبر سچ ہے کہ وہ کافروں کو جنت میں نہ لیجاویگا بلکہ مومنوں کو بخشے گا اور انکو اپنی رحمت سے جنت میں لیجاویگا اور منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رکھے گا اور یہ اسکا عدل ہے۔ اور معتزلہ اس کے خلاف بکتے ہیں اور احکام عقل سے ثابت کرتے ہیں اور اعمال کے ثواب کو واجب جانتے ہیں اور جو بات بندے کے حق میں بہتر ہو وہ اللہ پر واجب سمجھتے ہیں اور یہ اُن کا خبط ہے اور یہ حدیث اور بہت سی احادیث اہل سنت کا مذہب ثابت کرتی ہیں اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم جنت میں جاؤ گے اپنے کاموں کی وجہ سے وہ ان حدیثوں کے معارض نہیں کس لئے کہ اعمال صالحہ سبب ہیں جنت میں جانے کے پر توفیق ان اعمال کی اور اخلاص کی ہدایت اور قبول ان کا اللہ کے فضل اور رحمت سے ہے تو صرف عمل علت نہ ہوا دخول جنت کا۔ انتہیٰ ما قال النووی۔

اس حدیث سے یہ نکلا کہ خداوند جل شانہ پر کسی بندہ کا کچھ زور نہیں ہے نہ اس کے حکم کے سامنے کسی کو چون وچرا کی مجال ہے خواہ نبی ہو یا ولی یا فرشتہ یا اور کوئی اور اس کی قدرت بیحد اور بے حساب ہے اور یہ بھی نکلا کہ بندہ کو اپنے اعمال پر غرہ نہ ہونا چاہئے جب پیغمبروں کو اور خصوصًا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سید الاولین والآخرین ہیں اپنے اعمال پر کچھ بھروسا نہ تھا اور صرف خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر تکیہ تھا تو اور کسی غوث یا قطب یا ولی یا درویش کی کیا حقیقت ہے جو اپنے اعمال کی وجہ سے اپنے تئیں جنت کا مستحق خیال کرے یا اور کسی کو جنت میں لیجا سکے بقول شخصے پیر خود درماندہ تا بہ شفاعت مرید چہ رسد۔

عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْأَشَجِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قِيْلَ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ رَبِّيْ بِرَحْمَةٍ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جسکو اسکا عمل جنت میں لیجاوے۔ لوگوں نے عرض کیا اور

عَبْدِ اللّٰهِ نَنْتَظِرُهُ فَمَرَّ بِنَا يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقُلْنَا اَعْلِمْهُ بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ نَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اِنِّيْ اُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِيْ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةَ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے اُن کا انتظار کرتے ہوئے اتنے میں یزید بن معاویہ نخعی نکلے اور کہنے لگے کہ مجھ کو خبر ہوتی ہے تمہارے آنے کی پھر میں نہیں نکلتا صرف اس خیال سے کہ کہیں تم کو میرے وعظ سے ملال نہ ہو (یعنی سنتے سنتے بیزار نہ ہو جاؤ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو وعظ سنانے کے لئے موقع اور وقت ڈھونڈھتے (یعنی ہماری خوشی کا موقع) دنوں میں اس ڈر سے کہ ہم کو بار نہو (اسلئے کہ اگر دل نہ لگا اور وعظ سنا تو فائدہ کیا بلکہ گنہگار ہونے کا ڈر ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واعظ کو اُسی وقت تک وعظ کہنا چاہئے اور قاری کو اُتنا ہی قرآن پڑھنا چاہئے جہاں تک لوگ خوشی سے سُنیں اور اُن کا دل لگے اور ان پر بار نہو)

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ مِنْجَابٌ فِيْ رِوَايَتِهِ عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ شَقِيْقٍ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمِ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نُحِبُّ حَدِيْثَكَ وَنَشْتَهِيْهِ وَلَوَدِدْنَا اَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِيْ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةَ اَنْ اُمِلَّكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

ترجمہ۔ ابو وائل سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہم کو ہر جمعرات کو وعظ سُناتے۔ ایک شخص بولا اے ابو عبدالرحمٰن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی) ہم تمہاری حدیث چاہتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم ہر روز ہم کو حدیث سُنایا کرو۔ عبداللہ نے کہا میں تم کو جو ہر روز حدیث نہیں سُناتا تو اس وجہ سے کہ بُرا جانتا ہوں تم کو ملال دینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی دنوں میں کوئی دن مقرر کرتے اس واسطے کہ آپ برا جانتے تھے ہم کو رنج دینا (یعنی بار ہونا)

فَاِنَّهٗ لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اَحَدًا عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهٗ وَاِنْ قَلَّ

اور جو میانہ روی نہ ہو سکے تو اس کے نزدیک رہو اور خوش رہو اس لئے کہ کسی کو اُس کا عمل جنت میں نہ لیجاویگا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور نہ آپ کو۔ آپ نے فرمایا نہ مجھ کو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ڈھانپ لیوے مجھ کو اپنی رحمت سے اور جان لو کہ بہت پسند اللہ کو وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاَبْشِرُوْا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ اِكْثَارِ الْاَعْمَالِ وَالْاِجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ

عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

ترجمہ۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوجھ گئے۔ لوگوں نے کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں آپ کے تو اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشدیئے گئے آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ ہوں۔ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَقَالَ قَائِلٌ مَا يُدْرِيْكَ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاهُمْ لِلّٰهِ وَاَعْلَمَهُمْ بِمَا اَتَّقِيْ

فائدہ۔ کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ ہوں یعنی اس مغفرت کی شکر گذاری نہ کروں۔ معلوم ہوا کہ آپ عبادت گناہوں کی مغفرت کیلئے نہ کرتے تھے بلکہ خداوند کریم کی نعمت کا شکر ادا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى قَامَ حَتّٰى تَفَطَّرَ رِجْلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں پھٹ گئے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشدیئے گئے۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ ہوں

بَابُ الْاِقْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ

وعظ میں میانہ روی

عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ

ترجمہ۔ شقیق سے روایت ہے ہم عبداللہ

لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَکُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تیار کیا اپنے نیک بندوں کے لئے وہ جو آنکھ نے نہیں دیکھا اور کان نے نہیں سُنا اور کسی آدمی کے دل پر نہیں گذرا۔ یہ سب نعمتیں میں نے اٹھا رکھی ہیں انکو چھوڑو جو اللہ نے تم کو بتلایا یعنی جو نعمتیں اور لذتیں معلوم ہیں وہ کیسی عمدہ اور بھلی ہیں تو جنت کی نعمت اور لذت جسکا علم خدائے تعالیٰ نے نہیں دیا وہ کیسی ہونگی)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَکُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ ثُمَّ قَرَءَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کوئی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ان کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک سے۔

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ شَهِدْتُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَّصَفَ فِیْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰی انْتَهٰی ثُمَّ قَالَ فِیْ اٰخِرِ حَدِیْثِهٖ فِیْهَا مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ قَرَءَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝

ترجمہ۔ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس میں موجود تھا۔ آپ نے جنت کا حال بیان کیا یہاں تک کہ بے انتہا تعریف کی پھر آخر میں فرمایا جنت میں وہ نعمت ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے ذہن میں گذری۔ پھر اس آیت کو پڑھا جن لوگوں کی کروٹیں بچھونے سے جدا رہتی ہیں (یعنی رات کو جاگتے ہیں) اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کے عذاب سے ڈر کر اور اس کے ثواب کی طمع سے اور جو ہم نے انکو دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں تو کوئی نہیں جانتا جو چھپا کر رکھی گئی اُن کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک یہ بدلہ ہے اُنکے اعمال کا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلتا ہے (اور وہ سایہ ختم نہ ہو)

كِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا

جنّت کا اور جنت کے لوگوں کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت گھیری گئی ہے ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم گھیری گئی ہے نفس کی خواہشوں سے۔

فائدہ۔ یعنی یہ دونوں حجاب ہیں جنت اور دوزخ کے۔ پھر جو کوئی ان حجاب کو اٹھاوے وہ اُن میں جاویگا نفس کو ناگوار باتیں جیسے ریاضت عبادت میں، مواظبت عبادات کی صبر ان کی مشقتوں پر، غصہ روکنا، عفو حلم صدقہ جہاد وغیرہ اور نفس کی خواہشیں جیسے شراب خواری، زنا، اجنبی عورت کو گھورنا، غیبت، جھوٹ کھیل کود وغیرہ اور جو خواہشیں مباح ہیں وہ ان میں داخل نہیں اگرچہ کثرت ان کی مکروہ ہے اس ڈر سے کہ مبادا حرام میں لیجاویں یا دل کو سخت کردیں یا عبادات میں غافل کردیں (نووی)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ مِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کی ہیں جنکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا (یعنی دنیا میں جو آدمی ہیں انکی آنکھوں نے) نہ کسی کان نے سُنا نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا تصور آیا اور یہ مضمون اللہ کی کتاب میں موجود ہے کوئی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ہے ان کیلئے آنکھوں کا آرام یہ بدلہ ہے اُن کے کاموں کا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ اَعْدَدْتُ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْأُفُقِ الشَّرْقِيِّ أَوِ الْغَرْبِيِّ

فرمایا جنت کے لوگ ایک دوسرے کو کھڑکیوں میں ایسا جھالیں گے جیسے تم تارے کو دیکھتے ہو آسمان میں (یعنی ایک دوسرے سے اتنے بلند اور دور ہونگے بوجہ تفاوت درجات کے) ابو حازم نے کہا میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی۔ انہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے جیسے تم بڑے تارے کو جو موتی کی طرح چمکتا ہے پورب یا پچھم کے کنارے پر دیکھتے ہو۔

عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے لوگ اوپر کی کھڑکی والوں کو جھانکیں گے اپنے اوپر جیسے تارے کو دیکھتے ہیں جو چمکتا ہوا ہو اور دور ہو آسمان کے کنارے پر پورب میں یا پچھم میں یہ اس وجہ سے ہے کہ ان میں درجوں کا فرق ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ درجے تو پیغمبروں کے ہونگے اور وہاں کو نہیں ملیں گے۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان درجوں میں وہ لوگ ہوں گے جو ایمان لائے اللہ پر اور سچا جانا انہوں نے پیغمبروں کو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَشَدُّ أُمَّتِي فِيَّ حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بہت چاہنے والے میرے وہ لوگ ہونگے جو میرے بعد پیدا ہونگے ان میں سے کوئی یہ خواہش رکھے گا کاش اپنے گھر والوں اور مال سب کو صدقہ کرے اور مجھ کو دیکھ لیوے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے جس میں بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کریں گے پھر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ لَا یَقْطَعُهَا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ سو برس تک سوار اس کے سایہ میں چلے اور اس کو طے نہ کرے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا یَقْطَعُهَا قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهٖ النُّعْمَانَ ابْنَ اَبِیْ عَیَّاشٍ الزُّرَقِیَّ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِیْعَ مِائَةَ عَامٍ مَا یَقْطَعُهَا

ترجمہ۔ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلے اور وہ تمام نہ ہو۔ ابو حازم نے کہا یہ حدیث میں نے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے بیان کی انہوں نے کہا مجھ سے ابو سعید خدری نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے تلے اچھے تیار کئے ہوئے تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلے تو اس کو تمام نہ کر سکے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ فَیَقُوْلُ هَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْكُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ خدائے تعالیٰ فرماویگا بہشتی لوگوں سے اے بہشتیو! سو وہ کہیں گے اے رب ہم حاضر ہیں خدمت میں اور سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے۔ پروردگار فرماویگا تم راضی ہوئے۔ وہ کہیں گے ہم کیسے راضی نہ ہونگے ہم کو تو نے وہ دیا کہ اتنا اپنی مخلوق میں سے کسیکو نہیں دیا۔ پروردگار فرمائیگا کیا میں تم کو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دوں۔ وہ عرض کرینگے اے رب اس سے عمدہ کونسی چیز ہے۔ پروردگار فرماویگا میں نے تم پر اپنی رضامندی اتاری اب میں اس کے بعد تم پر کبھی غصہ نہوں گا۔

فائدہ۔ سبحان اللہ مالک کی رضامندی غلام کے لئے ایسی نعمت ہے کہ اس پر جنت کی تمام نعمتیں قربان ہیں۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ترجمہ۔ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ

پوچھا۔ انہوں نے کہا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر بیان کیا حدیث کو اُسی طرح جیسے اوپر گذری۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ مَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو گروہ جنت میں جائیگا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہونگے پھر جو گروہ انکے بعد جاوے گا وہ سب سے زیادہ چمکتے ہوئے تارے کی طرح ہوگا اور جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ نہ تھوکیں گے نہ ناک سنکیں گے انکی کنگھیاں سونے کی ہونگی اور پسینہ سے مشک کی خوشبو آویگی انکی انگیٹھیوں میں عود سلگتا ہوگا اور انکی بی بیاں حوریں ہونگی بڑی آنکھ والی اور انکی عادتیں ایک شخص کی عادتوں کے موافق ہونگی (یعنی سب کے اخلاق یکساں ہوں گے) اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہونگے ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَازِلُ لَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبْزُقُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں دو گروہوں کے بعد اتنا زیادہ ہے کہ پھر ان کے بعد کئی درجے ہونگے۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ فِيهَا آنِيَتُهُمْ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْأَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اُن کے برتن بھی سونے کے ہونگے اور یہ ہے کہ جنت والوں میں کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض۔ ان کے دل ایک دل کی طرح ہونگے اور وہ پاکی کرینگے اپنے پروردگار کی صبح

فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ وَاللَّهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا

شمالی ہوا چلے گی سو وہاں کا گرد اور غبار (جو مشک اور زعفران ہے) انکے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا سو اُن کا حسن اور جمال زیادہ ہو جاویگا پھر پلٹ آویں گے اپنے گھر والوں کی طرف اور گھر والوں کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو اُن سے اُنکے گھر والے کہیں گے خدا کی قسم تمھارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے پھر وہ جواب دیں گے کہ خدا کی قسم تمھارا بھی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا۔

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِمَّا تَفَاخَرُوا وَإِمَّا تَذَاكَرُوا الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَمِ النِّسَاءُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوَلَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى أَضْوَإِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَعْزَبُ

ترجمہ۔ محمد سے روایت ہے لوگوں نے فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں زیادہ ہونگی۔ ابوہریرہ نے کہا کیا ابوالقاسم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت میں جاویگا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا اور جو گروہ اس کے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے چمکدار تارے کی طرح ہوگا اُن میں سے ہر مرد کیلئے دو دو بی بیاں ہونگی جنکی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پرے نظر آوے گا اور جنت میں کوئی بے جورو نہ ہوگا۔

فائدہ۔ قاضی نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جنت میں عورتیں زیادہ ہونگی پس دونوں حدیثوں سے یہ بات نکلی کہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے خلقت میں زائد ہیں اور یہ حدیث آدمی عورتوں سے متعلق ہے ورنہ حوران بہشتی اُنکے سوا ہونگی۔ اس زمانہ میں مردم شماری کے نتائج سے بھی اکثر مقامات میں یہی متحقق ہوا کہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے زائد ہیں اور عورتیں بہ نسبت مردوں کے کم مرتی ہیں اور کم ماری جاتی ہیں۔ پس ہماری شریعت میں جو ایک مرد کو کئی عورتیں جائز ہوئیں وہ فطرت اور مصلحت کے موافق ہے اور قیاس حضرت آدم علیہ السلام پر درست نہیں کیونکہ اس وقت دوسری کوئی عورت نہ تھی۔ علاوہ اس کے حضرت حوا میں وہ صفات تھے جو اور عورتوں میں نہیں ہیں۔

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ أَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ فَسَأَلُوا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ قَالَ

ترجمہ۔ محمد بن سیرین سے روایت ہے عورت اور مرد جھگڑے کہ جنت میں کون زیادہ ہونگے تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

۱۵ اور دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم میں عورتیں زیادہ ہونگی۔

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پکاریگا پکارنے والا (جنت کے لوگوں کو) مقرر تمہارے واسطے یہ ٹھیر چکا کہ تم تندرست رہوگے کبھی بیمار نہ پڑوگے اور مقرر تم زندہ رہوگے کبھی نہ مروگے اور مقرر تم جوان بنے رہوگے کبھی بوڑھے نہ ہوگے اور مقرر تم عیش اور چین میں رہوگے کبھی رنج نہ ہوگا اور یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا کہ بہشت والے آواز دیئے جاویں گے یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہوئے اس وجہ سے کہ تم نیک اعمال کرتے تھے۔

فائدہ - یہ فرشتہ بہشتیوں میں منادی کر دیگا تاکہ انکو کوئی دغدغہ نہ رہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا

ترجمہ - عبداللہ بن قیس یعنی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جنت میں ایک خیمہ ملیگا جو ایک ہی خولدار موتی کا ہوگا اور اس کی لمبائی ساٹھ میل تک ہوگی اُس میں اس مومن کی بی بیاں ہونگی اور وہ اُن پر گھوما کریگا پھر ایک دوسرے کو نہ دیکھے گا (بوجہ کشادگی کے)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ

ترجمہ - عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک خولدار موتی کا خیمہ ہوگا جسکی چوڑائی ساٹھ میل کی ہوگی - اُس کے ہر کونے میں لوگ ہونگے جو دوسرے کونے والوں کو نہ دیکھتے ہونگے مومن انپر دورہ کرے گا (کیونکہ وہ لوگ مومن کے گھر والے ہونگے)

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ

ترجمہ - ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیمہ ایک موتی ہوگا جسکا لمبا و اُچان میں بھی ساٹھ میل کا ہوگا - اس کے ہر کونے میں مسلمان کی بی بیاں ہونگی جنکو دوسرے

اور شام (یعنی تسبیح کریں گے)

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ یَاْکُلُوْنَ فِیْھَا وَیَشْرَبُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ کَرَشْحِ الْمِسْکِ یُلْھَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا یُلْھَمُوْنَ النَّفَسَ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جنت کے لوگ کھاویں گے اور پیویں گے نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ ناک سنکیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر کھانا کدھر جاویگا۔ آپ نے فرمایا ایک ڈکار ہوگی اور پسینہ آویگا اُس میں مشک کی خوشبو ہوگی (بس ڈکار اور پسینہ سے کھانا تحلیل ہو جاویگا) اور تسبیح اور تحمید (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ) کا انکو الہام ہوگا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے۔

فائدہ ۔ یعنی بہشت عالم پاک ہے وہاں کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح پر نہیں بلکہ وہاں کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہو کر نکل جایا کرے گا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اُس طرح اس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا۔

نووی نے کہا اہل سنت اور اکثر مسلمانوں کا مذہب یہ ہے کہ جنت کے لوگ کھاوینگے اور پیویں گے اور تمام مزے اٹھاویں گے جنت میں اور یہ نعمتیں ہمیشہ رہیں گی کبھی ختم نہونگی اور جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں کے ساتھ مشابہ ہیں صورت اور نام میں اور حقیقت انکی اور ہے

عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰی قَوْلِہٖ کَرَشْحِ الْمِسْکِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ فِیْھَا وَیَشْرَبُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلٰکِنْ طَعَامُھُمْ ذَاکَ جُشَاءٌ کَرَشْحِ الْمِسْکِ یُلْھَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا تُلْھَمُوْنَ النَّفَسَ قَالَ وَفِیْ حَدِیْثِ حَجَّاجٍ طَعَامُھُمْ ذَاکَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ وَیُلْھَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّکْبِیْرَ کَمَا یُلْھَمُوْنَ النَّفَسَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس روایت میں بجائے تحمید کے تکبیر ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یَّدْخُلِ الْجَنَّۃَ یَنْعَمُ لَا یَبْاَسُ لَا تَبْلٰی ثِیَابُہٗ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُہٗ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت میں جاویگا چین کریگا بے غم رہیگا نہ کبھی اس کے کپڑے گلیں گے نہ جوانی نہ اس کی جوانی مٹے گی (یعنی سدا جوان ہی رہے گا کبھی بوڑھا نہ ہوگا)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ترجمہ۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى أُوْلٰئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ بِهٖ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّى الْآنَ

ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی صورت پر۔ اُن کا قد ساٹھ ہاتھ کا لمبا تھا جب انکو بنا چکا تو فرمایا جا اور اُن فرشتوں کو سلام کر اور وہاں کئی فرشتے بیٹھے ہوئے تھے اور سن وہ تجھے کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ تیرا اور تیری اولاد کا یہی سلام ہے۔ حضرت آدم گئے اور کہا السلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب میں کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ تو ورحمۃ اللہ بڑھایا تو جو کوئی بہشت میں جائیگا وہ آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا لمبا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آدم علیہ السلام ساٹھ ہاتھ کے تھے) پھر ان کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک

فائدہ۔ اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر یعنی جو صورت انکی دنیا میں تھی اور جسپر مرے اسی صورت پر پیدا ہوئے۔ اور اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی۔ آدم علیہ السلام ساٹھ ہاتھ کے تھے پھر ان کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیوں کے قد بھی گھٹتے گئے۔ بہشت میں سب برابر ہو جائیں گے۔ ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت میں خوشنما نہیں معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن بہشت میں خوشنما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جائینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک کرنا اور جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔ جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ درحقیقت ناخلف ہے کہ اس نے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جس نے آدم کا طریقہ چھوڑا جو اللہ تعالیٰ نے انکو بتلایا وہ آدمی نہیں ہے (تحفۃ الاخیار)

بَابُ جَهَنَّمَ أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا

جہنم کا بیان خدا ہم کو اس سے بچائے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لوگ نہ دیکھ سکیں گے (یعنی ایک محل کے لوگ دوسرے محل کے لوگوں کو نہ دیکھیں گے بوجہ وسعت اور دوری کے)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ کُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیحان اور جیحان اور نیل اور فرات جنت کی نہروں میں سے ہیں۔

فائدہ۔ نووی نے کہا سیحان اور جیحان سیحون اور جیحون کے سوا ہیں۔ یہ سیحان اور جیحان جو حدیث میں مذکور ہیں وہ ارمن کے بلاد میں ہیں تو جیحان مصیصہ کی نہر ہے اور سیحان اذنہ کی اور یہ دونوں بہت بڑی نہریں ہیں۔ ان دونوں میں جیحان بڑی ہے اور جوہری نے جو صحاح میں کہا کہ جیحان شام میں ایک نہر ہے غلط ہے یا شام سے مراد ارمن کے بلاد ہیں مجازاً بوجہ قرب کے حازمی نے کہا سیحان ایک نہر ہے مصیصہ کے پاس اور وہ سیحون کے سوا ہے صاحب نہایہ نے کہا سیحان اور جیحان یہ دونوں نہریں عواصم میں مصیصہ کے پاس ہیں اور طرطوس کے اور جیحون وہ ایک نہر ہے خراسان کے پرے بلخ کے پاس اور وہ جیحان کے سوا ہے۔ اسی طرح سیحون مغایر ہے سیحان کے اور قاضی عیاض نے جو کہا کہ یہ چار نہریں بلاد اسلام کی بڑی نہریں ہیں نیل مصر میں اور فرات عراق میں اور سیحان اور جیحان یا سیحون اور جیحون خراسان میں تو اس میں کئی غلطیاں ہیں۔ ایک تو یہ فرات عراق میں نہیں ہے بلکہ وہ فاصل ہے درمیان شام اور جزیرہ کے۔ دوسرے سیحان اور جیحان اور ہیں اور سیحون اور جیحون اور۔ تیسرے یہ کہ سیحان اور جیحان شام میں نہیں بلکہ ارمن کے بلاد میں قریب شام کے اور یہ جو فرمایا کہ جنت کی نہریں ہیں اس کے دو معنے ہیں ایک تو یہ کہ وہاں اسلام پھیل جاویگا اور ان نہروں کا پانی جن سے مسلمانوں کا جسم بنے گا جنت میں جاویگا۔ دوسرے یہ کہ درحقیقت ان نہروں میں جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور یہی معنے صحیح ہے اور کتاب الایمان میں گذرا کہ فرات اور نیل جنت سے نکلی ہیں اور بخاری میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے انتہیٰ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّیْرِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کچھ لوگ جاویں گے جن کے دل چڑیوں کے سے ہیں۔

فائدہ۔ یعنی نرم اور ضعیف خدا کے خوف سے یا متوکل چڑیوں کی طرح۔

عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْھُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی کَعْبَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی حُجْزَتِہٖ وَمِنْھُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی تَرْقُوَتِہٖ ترجمہ۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضوں کو جہنم کی آگ ٹخنوں تک پکڑ لے گی بعضوں کو گھٹنوں تک بعضوں کو کمر بند تک بعضوں کو ہنسلی تک۔

عَنْ سَعِیْدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَجَعَلَ مَکَانَ حُجْزَتِہٖ حَقْوَیْہِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں بجائے حجز کے حقو ہے۔ حقو بھی وہی ازار بند رکھنے کی جگہ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّۃُ فَقَالَتْ ھٰذِہٖ یَدْخُلُنِیَ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَکَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ ھٰذِہٖ یَدْخُلُنِیَ الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاکِیْنُ فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِھٰذِہٖ اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ وَرُبَّمَا قَالَ اُصِیْبُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِھٰذِہٖ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ وَلِکُلِّ وَاحِدَۃٍ مِّنْکُمَا مِلْؤُھَا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے جھگڑا کیا۔ دوزخ نے کہا مجھ میں بڑے بڑے زوردار مغرور لوگ آویں گے اور جنت نے کہا مجھ میں ناتواں مسکین لوگ آویں گے۔ اللہ جلالہ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں جسکو چاہونگا تجھ سے عذاب کرونگا اور جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں جسپر چاہونگا تجھ سے رحم کروں گا اور تم دونوں بھری جاؤ گی۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّۃُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَکَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّۃُ فَمَا لِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُھُمْ وَعَجَزُھُمْ فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَنَّۃِ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِکُلِّ وَاحِدَۃٍ مِّنْکُمَا مِلْؤُھَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِیْ فَیَضَعُ قَدَمَہٗ عَلَیْھَا فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَھُنَالِکَ تَمْتَلِیْ وَیُزْوٰی بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے بحث کی۔ دوزخ نے کہا مجھ میں وہ لوگ آویں گے جو متکبر اور زور والے ہیں اور جنت نے کہا مجھے کیا ہوا مجھ میں وہی لوگ آویں گے جو ناتواں ہیں لوگوں میں اور خراب ہیں اور عاجز ہیں (یعنی اکثر یہی لوگ ہونگے) تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا جنت سے تو میری رحمت ہے میں تیرے ساتھ رحمت کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں عذاب کرتا ہوں تیرے ساتھ جسکو چاہوں اپنے بندوں میں سے اور تم دونوں بھری جاؤ گی

اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا

فرمایا اُس دن جہنم لائی جائیگی اسکی ستر ہزار باگیں ہونگی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچے ہونگے (تو کل فرشتے جو جہنم کو کھینچکر لائیں گے چار ارب نوے کروڑ ہوئے)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِیْ يُوْقِدُ بَنُوْ اٰدَمَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءً كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ تمھاری جس کو آدمی روشن کرتا ہے ایک حصہ ہے اس میں گرمی کا جہنم کی آگ میں ایسے ستر حصے گرمی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا قسم خدا کی یہی آگ کافی تھی (جلانے کے لئے) یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا وہ تو اس سے ساٹھ پر نو حصے زیادہ گرم ہے ہر حصہ میں اتنی گرمی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِی الزِّنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِیَ بِهٖ فِی النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِیْ فِی النَّارِ الْاٰنَ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی قَعْرِهَا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں ایک دھماکے کی آواز آئی۔ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جو جہنم میں پھینکا گیا تھا ستر برس پہلے وہ جا رہا تھا اب اس کی تہ میں پہنچا (معاذ اللہ جہنم اتنی گہری ہے کہ اسکی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے اور وہ بھی اس تیز حرکت سے جیسے پتھر اوپر سے نیچے کو گرتا ہے۔)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ هٰذَا اَوْقَرُ فِیْ اَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ویسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ پتھر نیچے گرا تم نے اسکا دھماکہ سنا۔

عَنْ سَمُرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰی كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰی حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰی عُنُقِهٖ

ترجمہ۔ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بعضوں کو ٹخنوں تک آگ پکڑے گی اور بعضوں کو ازار باندھنے کی جگہ تک اور بعضوں کو گردن تک۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْأُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رِجْلَهُ تَقُولُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا۔

اس میں بجائے قدمہ کے رجلہ ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدم سے حدیث میں پاؤں مراد ہے۔ اور باطل ہے قول امام ابوبکر بن خورک کا جس نے کہا کہ رجل کی روایت صحیح اور ثابت نہیں ہے کیونکہ رجل اس روایت میں موجود ہے اور وہ صحیح ہے۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے کسی پر ظلم نہ کریگا اور جنت کیلئے دوسری مخلوق پیدا کرے گا

نووی نے کہا اس میں دلیل ہے اہل سنت کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت میں جاویں گے اور یہی حکم ہے اطفال اور مجانین کا وہ بھی بغیر اعمال کے جنت میں جاویں گے اللہ کی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت کی وسعت بیحد ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک شخص کو جنت میں دس دنیا کے برابر جگہ ملے گی باوجود اس کے اس میں خالی جگہ رہے گی انتہیٰ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلٰى قَوْلِهِ وَلِكُلِّكُمَا عَلَيَّ مِلْأُهَا وَأَيْنَ كُرُومَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ ترجمہ۔ ابوسعید سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ دوزخ کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے (یعنی اور لوگوں کو مانگے گی) یہاں تک کہ مالک عزت والا بڑی برکت والا بلندی والا اپنا قدم اس میں رکھ دیگا تب وہ کہنے لگے گی بس بس قسم تیری عزت کی اور ایک میں ایک سمٹ جاویگی۔

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ شَيْبَانَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا

اپنے بندوں میں سے اور تم دونوں بھری جاؤ گی لیکن دوزخ نہ بھریگی (اور سیر نہ ہوگی) پھر پروردگار اپنا پاؤں اُس پر رکھدیگا۔ وہ کہے گی بس بس تب بھر جاویگی اور ایک پر ایک سمٹ جاویگی۔

فائدہ۔ نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے۔ اور اوپر گذر چکا کہ ان احادیث میں دو مذہب ہیں۔ ایک تو جمہور سلف اور طائفہ متکلمین کا وہ یہ ہے کہ انکی تاویل نہ کرینگے بلکہ انپر ایمان لاوینگے کہ وہ حق ہیں اور مراد وہ معنیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کے لائق ہے اور ظاہری معنے مراد نہیں ہے (یعنی وہ ظاہری جو متعارف ہو اور خاص ہے مخلوقات سے دوسرا مذہب جمہور متکلمین کا یہ ہے کہ انکی تاویل کریں گے جیسے لائق ہے اس مذہب کے موافق اس حدیث کی تاویل میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں قدم سے مراد متقدم ہے یعنی وہ لوگ رکھے گا جو آگے سے اللہ تعالیٰ نے تیار کئے تھے عذاب کیلئے۔ دوسرے یہ کہ قدم سے بعض مخلوقات کا قدم مراد ہے۔ تیسرے یہ کہ قدم سے کوئی مخلوق مراد ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ سب تاویلات فاسدہ ہیں اور قدم سے مراد پروردگار کا قدم مراد ہے اور دوسری روایت میں امام مسلم کی رِجل کا لفظ موجود ہے اور وہ مرادف ہے قدم کے اور رجل سے جماعت کا مراد لینا ابطال ہے حدیث کا کس لئے کہ دوسری روایت قدم کی تائید کرتی ہے رجل کے معنیٰ ظاہری کو اور معلوم نہیں ہوتا کہ ان متکلمین نے ایسی تاویلیں کیوں کیں اور آیات اور احادیث بیشمار کو اپنے زعم فاسد سے کیوں بگاڑا۔ کیا خوب ہوتا اگر وہ اپنے زعم کو ان آیات اور احادیث سے بگاڑتے اور جس تنزیہ کو انہوں نے اپنے دل سے تراشا ہے اُس سے باز آتے۔ خداوند تعالیٰ جن باتوں سے پاک ہے وہ قرآن مجید میں بیان کر دی گئیں نہ وہ جنا ہے نہ جنا گیا ہے نہ اس کے جوڑ کا کوئی ہے نہ کوئی چیز اس کے مثل ہے اور حدیث میں ہے کہ وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے۔ اس کی ذات میں کوئی عیب نہیں ہے بس یہی تنزیہ شرعی ہے اور جن باتوں کو خداوند تعالیٰ نے اپنے لئے ثابت کیا یا اس کے رسول نے ثابت کیا اُن سے تنزیہ کرنا حماقت اور بے وقوفی ہے جیسے اُترنا چڑھنا ہنسنا دیکھنا سننا تعجب کرنا بیٹھنا آواز دینا بات کرنا آنا جانا ہاتھ آنکھ پاؤں منہ قدم یہ سب صفات قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اور اس باب میں اس قدر بے شمار آیات اور احادیث ہیں کہ تاویل اور تحریف کی گنجایش نہیں اس لئے صحیح اور اسلم وہی چال ہے جو سلف رحمہم اللہ کی چال تھی کہ جو صفات پروردگار کی قرآن و حدیث میں آئی ہیں وہ اپنے ظاہر معنے لغوی پر محمول ہیں اُن میں تاویل اور تحریف درست نہیں نہ تشبیہ انکی مخلوقات کی صفات کے ساتھ کیونکہ اللہ جل جلالہ کی ذات اور صفت دونوں پاک ہیں تشبیہ سے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِی الزِّنَادِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

ہو جاویگا اور وہ غفلت میں ہیں اور وہ یقین نہیں کرتے۔ آپ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ کی طرف (یعنی دنیا میں ایسے مشغول ہیں کہ قیامت کا ڈر نہیں)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُدْخِلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ قِیْلَ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ ثُمَّ ذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ یَقُلْ ثُمَّ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْکُرْ اَیْضًا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلَی الدُّنْیَا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُدْخِلُ اللّٰہُ اَھْلَ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَیُدْخِلُ اَھْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَیْنَھُمْ فَیَقُوْلُ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ کُلٌّ خَالِدٌ فِیْمَا ھُوَ فِیْہِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں اور دوزخ والوں کو دوزخ میں لیجاویگا پھر پکارنے والا اُن کے بیچ کھڑا ہوگا اور کہے گا اے جنت والو موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو موت نہیں ہے ہر ایک اپنے مقام میں ہمیشہ رہے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَارَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ وَصَارَ اَھْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ اُتِیَ بِالْمَوْتِ حَتّٰی یُجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ ثُمَّ یُذْبَحُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَیَزْدَادُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَرَحًا اِلٰی فَرَحِھِمْ وَیَزْدَادُ اَھْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِھِمْ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت والے جنت میں جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں تو موت لائی جائیگی اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں ذبح کیجاویگی پھر ایک پکارنے والا پکارے گا اے جنت والو اب موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو اب موت نہیں ہے جنت والوں کو یہ سنکر خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور دوزخ والوں کو رنج پر رنج زیادہ ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْکَافِرِ اَوْ نَابُ الْکَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِہٖ مَسِیْرَۃُ ثَلَاثٍ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کا دانت یا اس کی کچلی احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ ہوگی

فائدہ۔ یہ اس واسطے ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتیں ممکن ہیں اللہ تعالیٰ کو ان پر قدرت ہے اور مخبر صادق نے انکی خبر دی اس لئے ایمان انپر واجب ہے (نووی)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَرْفَعُہٗ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهٗ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جہنم میں لوگ ڈالے جائینگے اور وہ یہی کہے گی اور کچھ ہے یہاں تک کہ پروردگار عزت والا اپنا قدم اس میں رکھدیگا تب تو سمٹ کر ایک میں ایک رہجاوے گی اور کہنے لگے گی بس بس قسم تیری عزت اور کرم کی اور ہمیشہ جنت میں خالی جگہ رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک مخلوق کو پیدا کریگا اور اسکو اس جگہ میں رکھے گا۔

عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْقٰى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْقٰى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا مِّمَّا يَشَاءُ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جتنی اللہ تعالیٰ چاہیگا اتنی جگہ خالی رہجائیگی پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوسری مخلوق پیدا کریگا۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ كَبْشٌ اَقْرَحُ زَادَ اَبُوْ كُرَيْبٍ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِيْ بَاقِي الْحَدِيْثِ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُذْبَحُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الدُّنْيَا

ترجمہ۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت کو لاویں گے ایک سفید مینڈھے کی شکل میں اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں اسکو ٹھیراویں گے پھر کہا جاوے گا اے جنت والو تم اسکو پہچانتے ہو وہ اپنا سر اٹھاویں گے اور اسکو دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں ہم پہچانتے ہیں یہ موت ہے پھر کہا جاویگا اے دوزخ والو تم اس کو پہچانتے ہو وہ سر اٹھاویں گے اور دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں ہم پہچانتے ہیں یہ موت ہے پھر حکم ہوگا وہ مینڈھا ذبح کیا جاویگا پھر کہا جاویگا اے جنت والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اور ڈرا اُن کو افسوس کے دن سے جب فیصلہ

فِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضُّرْطَةِ فَقَالَ إِلَى مَا يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ

رکھنے والا جیسے ابوزمعہ ہے پھر عورتوں کا ذکر کیا اور اُن کے مقدمہ میں نصیحت کی فرمایا کس واسطے تم میں سے کوئی اپنی عورت کو مارتا ہے جیسے لونڈی یا غلام کو مارتا ہے اور شاید وہ اسی دن شام کو اس کو اپنے پاس سلاوے (تو شام کو محبت اور دن کو اسی سخت مار نہایت نامناسب ہے) پھر لوگوں کو نصیحت کی گوز پر ہنسنے سے اور فرمایا کیوں تم میں سے کوئی ہنستا ہے اس کام پر جو خود بھی کرتا ہے (یعنی ہوا کا صادر ہونا ضروری ہے اور ہر ایک آدمی گوز لگاتا ہے پھر دوسرے پر ہنسنا نادانی ہے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفٍ وَأَبَا بَنِي كَعْبٍ هٰؤُلَاءِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا جو بنی کعب ان لوگوں کا باپ تھا (یعنی جد اعلیٰ) وہ اپنی آنتیں کھینچ رہا ہے جہنم میں۔

دوسری روایت میں ہے کہ اسی نے سائبہ کو نکالا تھا (سائبہ وہ جانور جو مشرک اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اس پر بوجھ نہ لادتے تھے۔)

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنَّ الْبَحِيرَةَ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْتَلِبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَأَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ

ترجمہ۔ سعید بن مسیب کہتے تھے بحیرہ وہ جانور ہے جسکا دودھ دوہنا موقوف کیا جاتا ہے بتوں کے لئے تو کوئی آدمی اس جانور کا دودھ نہ دوہ سکتا اور سائبہ وہ ہے جس کو اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اس پر کوئی بوجھ نہ لادتے تھے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں جہنم میں کھینچ رہا تھا اور سب سے پہلے سائبہ اُسی نے نکالا۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور بعضے کافر مرتے ہی وہاں بھیجدیئے جاتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَكِيعِيُّ فِي النَّارِ

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں تیز رو سوار کے تین دن کی راہ ہو گی۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ

ترجمہ۔ حارثہ بن وہب سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں جنت کے لوگ۔ لوگوں نے کہا بتلائیے۔ فرمایا ہر ناتواں لوگوں کے نزدیک ذلیل اگر قسم کھالیوے اللہ کے بھروسے پر البتہ اللہ تعالیٰ اسکو سچا کر دے۔ اور پھر فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں دوزخ والے لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں بتلائیے۔ آپ نے فرمایا ہر جھگڑالو بڑے پیٹ والا مغرور یا ہر موٹا مغرور یا ہر مال جمع کرنے والا مغرور۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيمٍ مُسْتَكْبِرٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ دوزخ والا ہر موٹا حرام خور چغل خور یا دغا بازی سے ایک قوم میں شریک ہونے والا گھمنڈ والا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کئی لوگ ایسے ہیں جن پر غبار پڑا ہوا ہے پریشان حالت میں دروازوں پر سے دھکیلے جاتے ہیں پر اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ انکی قسم پوری کرے (یعنی خدا کے نزدیک مقبول ہیں گو دنیا داروں کی نظروں میں حقیر ہیں)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ فِيهِنَّ ثُمَّ قَالَ إِلَى مَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ جَلْدَ الْأَمَةِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر کیا اور اس شخص کا ذکر کیا جس نے اس اونٹنی کو زخمی کیا۔ آپ نے فرمایا جب اٹھا اس قوم میں کا بڑا بدبخت اٹھا اس کام کیلئے ایک شخص عزت والا شریر مفسد خبیث اپنے کنبہ کا زور

غَيْرَ يَحْيَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ وَفِي حَدِيثِ أُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ أَخِي بَنِي فِهْرٍ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا قَالَ وَأَشَارَ إِسْمٰعِيلُ بِالْإِصْبَعِ

تری دریا میں سے لاتا ہے (تو جتنا پانی انگلی میں لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور وہ دریا آخرت ہے۔ یہ نسبت ہے دنیا کو آخرت سے اور چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی باقی ہے اسواسطے اس سے بھی کم ہے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن لوگ حشر کئے جاوینگے ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ کئے ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد اور عورت ایک ساتھ ہونگے تو ایک دوسرے کو دیکھے گا۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ وہاں کی مصیبت ایسی سخت ہوگی کہ کوئی دوسرے کو نہ دیکھے گا (اپنے اپنے فکر میں ہونگے۔)

عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ غُرْلًا

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرْلًا عُرَاةً وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ يَخْطُبُ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خطبہ میں تم اللہ سے ملوگے پاپیادہ ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ (جیسے پیدا ہوئے تھے)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ أَلَا وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے ہم میں وعظ کا خطبہ (اس سے معلوم ہوا کہ وعظ کھڑے ہو کر کہنا درست ہے) تو فرمایا اے لوگو تم اللہ کی طرف حشر کئے جاؤ گے ننگے پاؤں بن ختنہ جیسے ہم نے پیدا کیا اول بار ویسے ہی دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ وعدہ ہے ہمارا جسکو ہم کرنے والے ہیں۔ خبردار رہو سب سے پہلے

مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَ نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا

دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جنکو میں نے نہیں دیکھا (یعنی دنیا میں ابھی وہ پیدا نہیں ہوئے) ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہیں بیل کے دموں کی طرح اور لوگوں کو اُن سے مارتے ہیں (ظلم سے) اور ایک عورتیں ہیں جو کپڑا پہنے ہیں پر ننگی ہیں (یا خدا تعالیٰ کا انپر احسان ہے پر وہ شکر نہیں کرتیں) خاوند کو سیدھے راستہ سے بہکانے والیاں خود بہکنے والیاں (یا مٹکتے ہوئے چلنے والیاں مٹکاتے ہوئے اپنے کندھوں کو اتراتے ہوئے) اُنکے سر گویا بختی اونٹوں کے کوہان ہیں (جوڑا بڑا کرنے والیاں کپڑا اموباف لگاکر) ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت میں نہ جاویں گی بلکہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور سے آتی ہے (یہ عورتیں کافر ہونگی اگر انکی باتوں کو حلال سمجھ کر کرتی ہوں ورنہ مراد یہ ہے کہ اول دہلہ میں ان کو جنت نصیب نہ ہوگی)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِیْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ

ترجمہ - ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے اگر تو دیر تک جیا تو دیکھے گا ایسے لوگوں کو جن کے ہاتھوں میں بیل کی دُم کی طرح ہونگے (یعنی کوڑے) اور وہ صبح کریں گے اللہ تعالیٰ کے غصے میں اور شام کریں گے اللہ کے قہر میں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَوْشَكَ اَنْ تَرٰى قَوْمًا يَغْدُوْنَ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِیْ لَعْنَتِهٖ فِیْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ ترجمہ وہی ہے - اس میں بجائے قہر کے لعنت ہے -

بَابُ فَنَاءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

دُنیا کے فنا اور حشر کا بیان

عَنْ مُسْتَوْرِدٍ اَخِیْ بَنِیْ فِهْرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ هٰذِهٖ وَاَشَارَ يَحْيٰى بِالسَّبَّابَةِ فِی الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ وَفِیْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا

ترجمہ مستورد بن شداد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی دنیا آخرت کے سامنے ایسی ہے جیسے کوئی تم میں سے یہ انگلی ڈالے اور یحییٰ نے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا دریا میں پھر دیکھے تو کتنی

بَابُ صِفَةِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

قیامت کے دن کا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ حَتّٰى يَقُوْمَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مُثَنّٰى قَالَ يَقُوْمُ النَّاسُ لَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں جس دن لوگ کھڑے ہونگے پروردگار عالم کے سامنے بعض لوگ اپنے پسینے میں دوبے کھڑے ہونگے جو دونوں کانوں کے نصف تک ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ بعضا آدمی اپنے پسینہ میں کانوں کے نصف تک ڈوب جاویگا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ بَاعًا وَاِنَّهٗ لَيَبْلُغُ اِلٰى اَفْوَاهِ النَّاسِ اَوْ اِلٰى اٰذَانِهِمْ يَشُكُّ ثَوْرٌ اَيُّهُمَا قَالَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پسینہ قیامت کے دن ستر باع (دونوں ہاتھ کی پھیلائی) زمین میں جاویگا اور بعض آدمیوں کے منہ یا کانوں تک ہوگا۔ شک ہے ثور کو (جو راوی ہے حدیث کا)

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا يَعْنِيْ بِالْمِيْلِ اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَوِ الْمِيْلِ الَّذِيْ يُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا

ترجمہ مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جاویگا یہاں تک کہ ایک میل پر آجاویگا۔ سلیم بن عامر نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جانتا میل سے کیا مراد ہے یہ میل زمین کا جو کوس کے برابر ہوتا ہے یا میل سے مراد سلائی ہے جس سے سرمہ لگاتے ہیں تو لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق پسینہ میں ڈوبے ہونگے کوئی تو

فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قَالَ فَيُقَالُ لَهُمْ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَمُعَاذٍ فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ

تمام مخلوقات میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیامت کے دن کپڑے پہنا دینگے اور آگاہ رہو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائینگے پھر انکو بائیں طرف ہٹایا جاویگا (کافروں کی طرف) میں عرض کروں گا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب میں کہا جاویگا تم نہیں جانتے انہوں نے کیا کُن کیا تمھارے بعد۔ میں وہی کہوں گا جو نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا میں تو ان لوگوں پر اُس وقت تک گواہ تھا جب تک ان میں تھا۔ پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو تو اُن پر نگہبان تھا (اور مجھ کو ان کا علم نہ رہا) اور تو ہر چیز پر گواہ ہے (یعنی تیرا علم سب جگہ ہے) اگر تو انکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور جو تو انکو بخشدیوے تو تو غالب ہے حکمت والا۔ پھر مجھ سے کہا جاویگا یہ لوگ مرتد ہو گئے (یعنی اسلام سے پھر گئے) جب تو ان سے جدا ہوا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتُحْشَرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تین گروہوں پر اکٹھا کئے جاوینگے (یہ وہ حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا ہی میں ہوگا اور یہ سب نشانیوں کے بعد آخری نشانی ہے) بعضے خوش ہونگے بعضے ڈرتے ہونگے۔ دو ایک اونٹ پر ہونگے تین ایک اونٹ پر ہونگے چار ایک اونٹ پر ہونگے دس ایک اونٹ پر ہونگے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کریگی جب وہ رات کو ٹھیریں گے تو آگ بھی ٹھیر جاویگی۔ اسی طرح جب دوپہر کو سوویں گے تب بھی آگ ٹھیر جاویگی اور جہاں وہ صبح کو پہنچیں گے آگ بھی صبح کرے گی جہاں وہ شام کو پہنچیں گے آگ بھی وہیں ساتھ شام کرے گی (غرض کہ سب لوگوں کو ہانک کر شام کے ملک کو لے جاوے گی۔

خُبْرَةً فَقَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اَخْرَجُوكَ وَاغْزُ هُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَيُنْفَقُ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ وَاَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٌ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ قَالَ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ اَلضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَا يَبْتَغُوْنَ اَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْ غَسَّانَ فِيْ حَدِيْثِهِ وَاَنْفِقْ فَسَيُنْفَقُ عَلَيْكَ

جو دنیا میں آنے سے پیشتر لیا تھا (اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى) پھر اُن کے پاس شیطان آئے اور اُن کے دین سے انکو ہٹا دیا (اُن کے دین سے روک دیا) اور جو چیزیں میں نے اُن کیلئے حلال کی تھیں وہ حرام کیں اور انکو حکم کیا میرے ساتھ شرک کرنے کا جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اُتاری اور بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا پھر ان سب کو برا سمجھا عرب کے ہوں یا عجم کے (عجم عرب کے سوا اور ملک) سوا اُن چند لوگوں کے جو اہل کتاب میں سے باقی تھے (سیدھی راہ پر یعنی حضرت عیسیٰ کی امت کے لوگ جو توحید کے قائل تھے اور تثلیث کے منکر تھے) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھکو اس لئے بھیجا کہ تجھ کو آزماؤں (صبر اور استقامت میں کافروں کی ایذا پر) اور ان لوگوں کو آزماؤں جن کے پاس تجھ کو بھیجا (کہ کون اُن میں سے ایمان قبول کرتا ہے کون کافر رہتا ہے کون منافق) اور میں نے تجھ پر کتاب اُتاری جس کو پانی نہیں دھوتا (کیونکہ وہ کتاب صرف کاغذ پر نہیں لکھی بلکہ سینوں پر نقش ہے) تو اس کو پڑھتا ہے سوتے اور جاگتے اور اللہ نے مجھ کو حکم کیا قریش کے لوگوں کو جلا دینے کا (یعنی انکے قتل کا) میں نے عرض کیا اے رب وہ تو میرا سر توڑ ڈالیں گے روٹی کی طرح اسکو ٹکڑے کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انکو نکال دے جیسے انہوں نے تجھے نکالا اور جہاد کر اُن سے ہم تیری مدد کریں گے اور خرچ کر تیرے اوپر خرچ کیا جاویگا (یعنی تو اللہ کی راہ میں خرچ کر اللہ تجھ کو دیگا) اور تو لشکر بھیج ہم ویسے پانچ لشکر بھیجیں گے (فرشتوں کے) اور جو لوگ تیری اطاعت کریں انکو لیکر اُن سے لڑ جو تیرا کہا نہ مانیں۔ اور جنت والے تین شخص ہیں ایک تو وہ جو حکومت رکھتا ہے اور انصاف کرتا ہے سچا ہے نیک کاموں کی توفیق دیا گیا ہے۔ دوسرے وہ جو مہربان ہے نرم دل ہر ناتے والے پر اور ہر مسلمان پر۔ تیسرے جو پاک دامن ہے اور سوال نہیں کرتا بال بچوں والا۔ اور دوزخ والے پانچ شخص ہیں ایک تو وہ ناتوان جنکو تمیز نہیں (کہ بُری بات سے بچیں) جو تم میں تابعدار ہیں نہ وہ گھر بار چاہتے ہیں نہ مال (یعنی محض بے فکری حلال حرام سے غرض نہ رکھنے والے) دوسرے وہ چور جب اس پر کوئی چیز اگرچہ حقیر ہو کھلے وہ اسکو چرا دے۔ تیسرے وہ شخص جو صبح اور شام

قَالَ وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی فِیْہِ

ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا کوئی گھٹنوں تک کوئی ازار باندھنے کی جگہ تک کسیکو پسینہ کی لگام ہوگی اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف (یعنی منہ تک پسینہ ہوگا)

فائدہ۔ بعض لوگ اس حدیث میں یہ اشکال کرتے ہیں کہ آفتاب زمین سے کئی کروڑ میل پر ہے باوجود اس کے اتنی حرارت ہے پھر اگر ایک میل پر ہووے تو اس کی شعاع سے بلکہ اس کے شعلوں سے جس میں صدہا من کے پتھر اڑتے ہیں ایک دم میں سب جل کر خاک ہو جاویں گے۔ اُن کا جواب یہ ہے کہ یہ آخرت کا بیان ہے اور وہاں کے اجسام اور طرح کے ہونگے تو جائز ہے کہ ان میں اتنی حرارت کا تحمل ہو جیسے عطارد وہ آفتاب سے اسقدر قریب ہے کہ زمین والے ایک دم اسپر نہیں ٹھیر سکتے۔ باوجود اس کے اگر عطارد پر اللہ کی مخلوق ہوں تو وہ فراغت سے رہتے ہونگے اور یہ بھی جائز ہے کہ آفتاب میں اس دن اتنی حرارت نہ ہو۔

بَابُ صِفَاتِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَھْلِ النَّارِ

دُنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان

عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَلَا اِنَّ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُعَلِّمَکُمْ مَا جَھِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِیْ یَوْمِیْ ھٰذَا کُلُّ مَالٍ نَحَلْتُہٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّیْ خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ کُلَّھُمْ وَاِنَّھُمُ الشَّیٰطِیْنُ فَاجْتَالَتْھُمْ عَنْ دِیْنِھِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَیْھِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَھُمْ وَاَمَرَتْھُمْ اَنْ یُّشْرِکُوْا بِیْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِہٖ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰہَ نَظَرَ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَھُمْ عَرَبَھُمْ وَعَجَمَھُمْ اِلَّا بَقَایَا مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُکَ لِاَبْتَلِیَکَ وَاَبْتَلِیَ بِکَ وَاَنْزَلْتُ عَلَیْکَ کِتَابًا لَّا یَغْسِلُہُ الْمَاءُ تَقْرَأُہٗ نَائِمًا وَیَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَیْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا یَّثْلَغُوْا رَاْسِیْ فَیَدَعُوْہُ

ترجمہ۔ عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ میں فرمایا آگاہ رہو میرے رب نے مجھ کو حکم کیا سکھلاؤں تم کو جو تمکو معلوم نہیں اُن باتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آج کے دن مجھ کو سکھلائیں ہیں جو مال اپنے بندے کو دوں وہ حلال ہے اس کے لئے (یعنی جو شرع کی رو سے حرام نہیں ہے وہ حلال ہے گو لوگوں نے اسکو حرام کر رکھا ہو جیسے سائبہ اور وصیلہ اور بحیرہ اور حام وغیرہ جنکو مشرکین نے حرام کر رکھا تھا) اور میں نے اپنے سب بندوں کو مسلمان بنایا (یا گناہوں سے پاک یا استقامت پر اور ہدایت کی قابلیت پر اور بعضوں نے کہا مراد وہ عہد ہے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ بھیجے گا تجھ کو خدا تعالیٰ اس طرف قیامت کے دن۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کا ٹھکانہ صبح اور شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھلائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے

پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے جہاں تو قیامت کے دن بھیجا جاویگا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَلَمْ أَشْهَدْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ حَادَتْ بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ وَإِذَا أَقْبُرٌ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ قَالَ كَذَا كَانَ يَقُولُ الْجُرَيْرِيُّ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هٰذِهِ الْأَقْبُرِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ فَمَتٰى مَاتَ هٰؤُلَاءِ قَالَ مَاتُوا فِي الْإِشْرَاكِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلٰى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ

ترجمہ۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں بلکہ زید بن ثابت سے سنی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے باغ میں ایک خچر پر جارہے تھے ہم آپ کے ساتھ تھے۔ اتنے میں وہ خچر بھڑکا اور قریب ہوا کہ آپ کو گرادیوے وہاں پر چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں۔ آپ نے فرمایا کوئی جانتا ہے یہ قبریں کن کی ہیں۔ ایک شخص بولا میں جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کب مرے وہ بولا شرک کے زمانہ میں۔ آپ نے فرمایا اس امت کا امتحان ہوگا قبروں میں پھر اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا جو میں سن رہا ہوں۔ بعد اس کے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جہنم کے عذاب سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی جہنم کے عذاب سے پھر آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی

تجھ سے فریب کرتا ہے تیرے گھر والوں اور تیرے مال کے مقدمہ میں اور بیان کیا آپ نے بخیل اور جھوٹے کا (کہ وہ بھی دوزخی ہے) اور شنظیر کا یعنی گالیاں بکنے والا فحش کہنے والا۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ كُلُّ مَالٍ زَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالًا

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عِيَاضِ ابْنِ حِمَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عِيَاضِ ابْنِ حِمَارٍ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيهِ أَنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ وَهُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا فَقُلْتُ فَيَكُونُ ذٰلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ أَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعَى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهِ إِلَّا وَلِيدَتُهُمْ يَطَأُهَا

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو تواضع کرنے کا اس طرح پر کہ کوئی فخر نہ کرے دوسرے پر نہ کوئی زیادتی کرے دوسرے پر۔ اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ لوگ تم میں تابعدار ہیں نہ گھر والی چاہیں نہ مال۔ قتادہ نے کہا ایسا ہوگا اے ابو عبداللہ مطرف بن عبداللہ نے کہا (الٰہی کی کنیت ابو عبداللہ ہے) ہاں قسم خدا کی میں نے انکو جاہلیت کے زمانہ میں پایا ایک شخص کسی قبیلہ کی (بکریاں) چراتا وہاں کوئی نہ ملتی اس کو مگر گھر والوں کی لونڈی اسی سے جماع کرتا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا مراد اخیر زمانہ جاہلیت ہے کیونکہ مطرف کم سن تھا اور اس نے بحالت بلوغ اور عقل جاہلیت کا زمانہ نہیں دیکھا۔

بَابُ عَرْضِ الْمَقْعَدِ عَلَى الْمَيِّتِ مِنَ الْعَذَابِ

مُردے کو اُسکا ٹھکانہ بتلائے جانے اور قبر کے عذاب کا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ إِلَيْهِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی مرجاتا ہے تو صبح اور شام اپنے ٹھکانے کے سامنے لایا جاتا ہے۔ اگر جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سے اور جو دوزخ والوں

ہے اس طرح پر کہ قبر وسیع کردی جاوے۔

مترجم کہتا ہے کہ قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے اور آخرت کی باتیں دنیا کی باتوں سے صرف نام اور صورت میں ملتی ہیں لیکن انکی حقیقت اور ماہیت اور ہے۔ پس آخرت کی مار اور آخرت کا بیٹھانا اور آخرت کا سوال یہ سب میت سے اس طرح ہوسکتا ہے کہ دنیاداروں کو مطلق اس کی خبر نہو اور جب دنیا ہی میں قبر کے عذاب کی نظیر موجود ہے یعنی خواب کی تکلیف اور سختی اور خوشی تو اس کے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں اور اصل یہ ہے کہ جسوقت روح انسانی اس جسد فانی سے جدا ہوتی ہے تو کیفیت جسمانی اس روح پر بالکل طاری رہتی ہے اور روح اپنے تمام حرکات اور سکنات کا تصور اور احساس جسمانی طور سے کرتی ہے بس اُسکا بٹھانا اور اُسکا سوال اور اُسکا عذاب روح کو اُسی طرح معلوم ہوتا ہے جیسے دنیا میں بدن پر یہ باتیں ہوتی تھیں اور اس صورت میں جس شخص کو جانور کھا جائیں یا مچھلیاں نگل جائیں اُسپر بھی عذاب ہونے میں کوئی اشکال نہیں۔ بہرحال جب حدیث صحیح سے یہ امر ثابت ہے تو گو ہماری عقل میں اچھے طور سے نہ آوے ہم کو تسلیم کرنا چاہئے کیونکہ آخرت کی باتیں اچھے طور سے جب ہی سمجھ میں آئیں گی جب اس دنیا سے جدائی ہوگی اور آخرت سے تعلق پیدا ہوگا۔ اور اسی وجہ سے جو لوگ دنیا کی زندگی میں بھی آخرت سے تعلق رکھتے ہیں اُن پر وہاں کی باتیں اچھی طرح ظاہر ہوتی ہیں جیسے انبیاء اور صالحین اور اولیاء اللہ علیہم السلام۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّسْمِعَکُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو (قبر کے عذاب کے ڈر سے) البتہ میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ تم کو قبر کا عذاب سنا دیوے۔

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ یَھُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِھَا

ترجمہ: ابو ایوبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا یہودیوں کو عذاب ہوتا ہے ان کی قبروں میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَتَوَلّٰی عَنْہُ اَصْحَابُہٗ اَنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ قَالَ یَاْتِیْہِ مَلَکَانِ فَیُقْعِدَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ قَالَ فَاَمَّا

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی پیٹھ موڑ کر لوٹتے ہیں تو وہ انکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے

مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

قبر کے عذاب سے۔ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے۔ آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے۔ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے چھپے اور کھلے فتنوں سے۔ آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی دجال کے فتنہ سے۔ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں دجال کے فتنہ سے۔

فائدہ۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عذاب قبر حق ہے اور اس کے دلائل کتاب اور سنت میں بہت ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا اور احادیث صحیحہ متعددہ اس باب میں وارد ہیں اور یہ عذاب عقل کے خلاف نہیں ہے کس لئے کہ ممکن ہے بدن کے ایک جزو میں حیوٰۃ کا پیدا ہونا۔ اور جب عقل کے خلاف نہ ہو اور شرع سے اس کا ثبوت ہو تو اسکا قبول اور اعتقاد واجب ہے۔ اور امام مسلم نے اس مقام میں بہت سی حدیثیں بیان کیں جن سے قبر کا عذاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سُننا اس عذاب کو اور مردوں کا سننا اپنے دفن کرنے والوں کی جوتیوں کی آواز وغیرہ وغیرہ بہت سی باتیں ثابت ہوتی ہیں اور کتاب الصلوٰۃ اور کتاب الجنائز میں اس کے متعلق بہت سی باتیں گذر چکیں اور مقصود یہ ہے کہ اہل سنت عذاب قبر کو ثابت کرتے ہیں اور خوارج اور معتزلہ اور بعض مرجیہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ اور اہل سنت کے نزدیک عذاب قبر اُسی بدن پر ہے یا اس کے کسی جزو پر بعد اعادہ روح کے اور محمد بن جریر اور عبد اللہ بن کرام اور ایک طائفہ نے اس میں خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں اعادہ روح شرط نہیں ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا کہ یہ غلط ہے کیونکہ الم اور احساس زندہ ہی کو ہوتا ہے اور میت کے اجزاء کا تفرق یا جانوروں کا کھا جانا یا مچھلیوں کا نگل جانا اُس کو مانع نہیں اس لئے کہ جیسے حشر کے دن اللہ تعالیٰ بدن کا اعادہ کرے گا اور وہ اسپر قادر ہے اسی طرح ممکن ہے کہ بدن کے اجزاء میں سے کسی جزو میں حیات کا اعادہ کرے اگرچہ اس کو درندوں یا مچھلیوں نے کھا لیا ہو۔ اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم مردے کو قبر میں اسی حال میں دیکھتے ہیں جیسے رکھا تھا پھر اسکا سوال اور بٹھانا اور لوہے کے گرزوں سے مارنا کیسے ہوتا ہے نہ ان کا کوئی نشان معلوم ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عادت کے خلاف نہیں بلکہ اُس کی نظیر موجود ہے جو شخص سو جاتا ہے اُس کو لذت ہوتی ہے رنج ہوتا ہے اور جاگنے والوں کو کچھ نہیں معلوم ہوتا اسی طرح جاگنے والا اپنے دل میں الم اور لذت پاتا ہے اور جو اس کے پاس بیٹھا ہو اس کو خبر نہیں ہوتی اور جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور آپ کو وحی سُناتے تھے پر اوروں کو خبر نہ ہوتی۔ اب رہا میت کا بٹھانا وہ شاید خاص ہو اس شخص سے جو دفن کیا جاوے اور اس کے لئے نہ ہو جس کو جانور کھا لیں۔ اسی طرح گرزوں سے مارنا بھی ممکن

نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

ایمان والوں کو پکی بات پر دنیا میں اور آخرت میں قبر کے عذاب میں اتری ہے۔ میت سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے۔ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہی مراد ہے اللہ کے اس قول سے کہ قائم رکھتا ہے ایمان والوں کو پکی بات پر آخر تک۔

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تُعَمِّرِيْنَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ اِلٰى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهِ هٰكَذَا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا (یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جیسے آگے معلوم ہوگا) جب ایمان دار کی روح بدن سے نکلتی ہے تو اس کے آگے دو فرشتے آتے ہیں اسکو آسمان پر چڑھا لے جاتے ہیں۔ حماد نے کہا (جو حدیث کا راوی ہے) کہ ابوہریرہ نے اس روح کی خوشبو کا اور مشک کا ذکر کیا اور کہا کہ آسمان والے کہتے ہیں (یعنی فرشتے) کوئی پاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تو نے آباد رکھا پھر پروردگار کے پاس اس کو لے جاتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے اسکو لیجاؤ (اپنے مقام میں یعنی علیین میں جہاں مومنوں کی ارواح رہتی ہیں) قیامت ہوئے تک (وہیں رکھو) اور کافر کی جب روح نکلتی ہے حماد نے کہا (جو اس حدیث کا راوی ہے) کہ ابوہریرہ نے اس کی بدبو کا اور اس پر لعنت کا ذکر کیا آسمان والے کہتے ہیں کوئی ناپاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی پھر حکم ہوتا ہے اسکو لیجاؤ (اپنے مقام میں یعنی سجین میں جہاں کافروں کی روحیں رہتی ہیں) قیامت ہوئے تک۔ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک باریک کپڑا جو آپ اوڑھے تھے اپنی ناک پر ڈالا (جب کافر کی روح کا ذکر کیا اس کی بدبو بیان کرنے کو) اس طرح سے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَيُمْلَأُ خَضِرًا إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ

پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اسکو بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں تو اس شخص کے باب میں کیا کہتا تھا (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں اور آپ کا نام تعظیم سے نہیں لیتے تاکہ وہ سمجھ نہ جاوے) مومن کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں اللہ اپنی رحمت بھیجے ان پر اور سلام۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے تو اپنا ٹھکانہ دیکھ جہنم میں اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔ قتادہ نے کہا انس نے ہم سے ذکر کیا کہ اس کی قبر ستر ہاتھ چوڑی ہو جاتی ہے اور سبزی سے بھر جاتی ہے (یعنی باغیچہ بن جاتا ہے) قیامت تک۔

فائدہ۔ پوری حدیث اور کتابوں میں ہے۔ مومن کا تو حال بیان ہوا اور کافر یا منافق یہ کہتا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ شخص کون ہے اور میں بھی وہی کہتا تھا جو اور لوگ کہتے تھے پھر فرشتہ اسکو لوہے کے گرزوں سے مارتا ہے اور قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ دو فرشتے آتے ہیں ایک کا نام منکر دوسرے کا نکیر۔ اور پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے تیرا نبی کون ہے تیرا دین کیا ہے۔ پھر مومن برابر جواب دیتا ہے اور کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ہیں اور میرا دین اسلام ہے اور کافر آئیں بائیں شائیں بکتا ہے۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهِ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوْا

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ اپنے لوگوں کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے جب وہ لوٹتے ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِيْ قَالَ

ترجمہ۔ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت اللہ تعالیٰ قائم رکھتا ہے

ہیں اور اہلحدیث کا مذہب یہی ہے کہ موتی سنتے ہیں اور اسی وجہ سے انکو سلام کرنے کا حکم ہوا امام مازری نے کہا بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مردہ سنتا ہے پھر انکار کیا مازری نے سماع موتی کا اور دعویٰ کیا کہ یہ سماع خاص تھا اہل بدر سے (جیسے قتادہ نے کہا کہ وہ لوگ ایک لحظہ کے لئے زندہ کر دیئے گئے تھے تاکہ حضرت کا کلام سن لیں) اور رد کیا اسکا قاضی عیاض نے اور کہا کہ یہ سماع اسی پر محمول ہے جیسے اور احادیث سے سماع موتی ثابت ہے اور کلام قاضی کا ظاہر مختار ہے جس کو سلام کرنے کی حدیث مقتضی ہے۔ یہ کلام ہے نووی کا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ قَتْلٰى بَدْرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَا اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ اَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيْ رَبِّيْ حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَسْمَعُوْنَ وَاَنّٰى يُجِيْبُوْنَ وَقَدْ جِيْفُوْا قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَا يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُجِيْبُوْا ثُمَّ اَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوْا فَاُلْقُوْا فِيْ قَلِيْبِ بَدْرٍ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقتولین کو تین روز تک یوں ہی پڑا رہنے دیا پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے اور انکو آواز دی تو فرمایا اے ابوجہل بن ہشام اور اے امیہ بن خلف اور اے عتبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ کیا تم نے پایا جو اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا کیونکہ میں نے تو پایا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا حضرت عمر رضی نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا سنتے ہیں اور کب جواب دیتے ہیں یہ تو مردار ہو کر سڑ گئے۔ آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں اس کو تم لوگ ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ البتہ یہ بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔ پھر آپ نے حکم دیا وہ کھینچے گئے اور بدر کے کنوئیں میں ڈال دیئے گئے۔

عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِضْعَةً وَعِشْرِيْنَ رَجُلًا وَفِيْ حَدِيْثِ رَوْحٍ بِاَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَاُلْقُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب بدر کا دن ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں پر غالب ہوئے تو آپ نے حکم دیا بیس پر کئی آدمی قریش کے سرداروں کیلئے ان کی نعشیں ایک کنوئیں میں ڈالی گئیں بدر کے کنوؤں میں سے۔

تَعَالٰی عَنْہُ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَتَرَائَیْنَا الْھِلَالَ وَکُنْتُ رَجُلًا حَدِیْدَ الْبَصَرِ فَرَأَیْتُہٗ وَلَیْسَ اَحَدٌ یَزْعُمُ اَنَّہٗ رَاٰہُ غَیْرِیْ قَالَ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لِعُمَرَ اَمَا تَرَاہُ فَجَعَلَ لَا یَرَاہُ قَالَ یَقُوْلُ عُمَرُ سَارَاہُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰی فِرَاشِیْ ثُمَّ اَنْشَأَ یُحَدِّثُنَا عَنْ اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُرِیْنَا مَصَارِعَ اَھْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ یَقُوْلُ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِیْ بَعَثَہٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَؤُا الْحُدُوْدَ الَّتِیْ حَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِیْ بِئْرٍ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَیْھِمْ فَقَالَ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَیَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ ھَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰہُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ تُکَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِیْھَا قَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْھُمْ غَیْرَ اَنَّھُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَرُدُّوْا عَلَیَّ شَیْئًا

روایت ہے ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں تو ہم سب لوگ چاند دیکھنے لگے میری نگاہ تیز تھی میں نے چاند کو دیکھ لیا اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ ہم نے چاند کو دیکھا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا تم چاند نہیں دیکھتے۔ دیکھو یہ چاند ہے۔ انکو دکھلائی نہ دیا۔ وہ کہنے لگے مجھے تھوڑی میں دکھلائی دیگا (جب ذرا روشن ہوگا) اور میں اپنے بچھونے پر چت پڑا تھا پھر انہوں نے ہم سے بدر والوں کا قصہ شروع کیا۔ وہ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو کل کے دن (یعنی لڑائی سے پہلے ایک دن) بدر والوں کے گرنے کے مقام بتلانے لگے آپ فرماتے تھے خدا چاہے تو کل کے دن فلانا یہاں گرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا کلام دیکر بھیجا جو حدیں آپ نے بیان کی تھیں وہ وہاں سے نہ ہٹے (یعنی ہر ایک کافر اسی مقام میں مارا گیا جو آپ نے بیان کر دیا تھا) پھر وہ سب ایک کنویں میں دھکیل دیئے گئے ایک پر ایک۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور ان کے پاس تشریف لے گئے پھر پکارا اے فلانے فلانے کے بیٹے اور اے فلانے فلانے کے بیٹے جو اللہ اور اس کے رسول نے تم سے وعدہ کیا وہ تم نے پایا (اور اس کا عذاب دیکھا) میں نے تو پایا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا کہ تمہاری فتح ہوگی اور کافر مارے جائیں گے) یہ سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ اُن بدنوں سے کلام کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے (وہ کیا سنیں گے) آپ نے فرمایا میں جو کہہ رہا ہوں تم اُن سے زیادہ اسکو نہیں سنتے البتہ اتنا فرق ہے کہ وہ کچھ جواب نہیں دے سکتے۔

فائدہ۔ اور سننے میں تم اور وہ برابر ہیں۔ اس حدیث سے صاف سماع موتی ثابت ہوتا ہے عام اس سے کہ کافر ہوں یا مسلمان اور دوسری حدیثیں بھی اس کی تائید کیلئے وارد

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِہٖ بِثَلَاثٍ یَقُوْلُ لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُکُمْ اِلَّا وَھُوَ یُحْسِنُ بِاللّٰہِ الظَّنَّ

ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات سے تین روز پہلے۔ آپ فرماتے تھے کوئی تم میں سے نہ مرے مگر اللہ کے ساتھ نیک گمان رکھ کر (یعنی خاتمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ امید رکھے اپنے مالک کے فضل و کرم پر اور گمان رکھے اپنی نجات اور مغفرت کا)

عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ یَقُوْلُ لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُکُمْ اِلَّا وَھُوَ حَسَنُ الظَّنِّ بِاللّٰہِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر بندہ قیامت کے دن اُس حالت پر اٹھے گا جس حالت میں مرا تھا (یعنی کفر یا ایمان پر تو اعتبار خاتمہ کا ہے اور آخری وقت کی نیت کا ہے)

عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَقَالَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ کَانَ فِیْھِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰی اَعْمَالِھِمْ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب کرتا ہے تو جو لوگ اُس قوم میں ہوتے ہیں سب کو عذاب پہنچ جاتا ہے (یعنی اچھے اور نیک بھی عذاب میں شامل ہو جاتے ہیں) پھر قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر اٹھیں گے (قیامت کے دن اچھے بُروں کے ساتھ نہ ہونگے)

فائدہ۔ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی فتنہ یا عذاب عام جیسے وبا یا طاعون وغیرہ دنیا میں آتا ہے تو بُروں کے ساتھ نیک بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاتَّقُوْا فِتْنَۃً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْکُمْ خَاصَّۃً لیکن آخرت میں آخرت کا حشر اُس کے اعمال کے مطابق ہوگا اور ہر ایک اپنی نیت پر اٹھے گا۔

بَابُ اِثْبَاتِ الْحِسَابِ

حساب کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حُوْسِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عُذِّبَ فَقُلْتُ اَلَيْسَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا فَقَالَ لَيْسَ ذَالِكَ الْحِسَابُ اِنَّمَا ذَالِكَ الْعَرْضُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عُذِّبَ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہوگا اس کو عذاب ہوگا۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے پھر قریب حساب کیا جاوے گا آسانی سے اور لوٹ جاویگا اپنے گھر والوں میں خوش ہوکر آپ نے فرمایا یہ حساب نہیں ہے یہ فقط دکھا دینا ہے (اس کے اعمال کا) اور جس سے جھگڑا ہوگا حساب میں قیامت کے دن اسکو عذاب ہوگا۔

فائدہ۔ کیونکہ حساب کی رو سے نجات پانا بہت مشکل ہے۔ ہر سانس اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور ہر نعمت پر شکر واجب ہے۔ پس اتنی عبادت کس بندے سے ہوسکتی ہے کہ ایک دم خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ رہے۔ اے مالک اور مولیٰ اور آقا ہمارے ہم حساب کے لائق کہاں ہیں ہمارا تو دفتر سب برائیوں ہی سے سیاہ ہو رہا ہے اور سوا تیرے فضل اور کرم کے ہمارا چھٹکارا نہیں ہوسکتا۔

عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ حِسَابًا يَسِيْرًا قَالَ ذَالِكَ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ الْمُحَاسَبَةَ هَلَكَ ترجمہ وہی ہے۔ اس میں عذاب ہوگا کے بدلے ہلاک ہوگا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ يُوْنُسَ ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہی روایت ہے جو گذری۔

بَابُ الْاَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عِنْدَ الْمَوْتِ

موت کے وقت اللہ جل جلالہ کے ساتھ نیک گمان رکھنا

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج یاجوج اور ماجوج کی آڑ کی دیوار میں سے اتنا کھل گیا (یعنی اتنا روزن اس میں ہو گیا) اور بیان کیا وہیب راوی نے اسکو نوے کا ہندسہ بنا کر انگلیوں سے (یہ دس کے ہندسہ سے چھوٹا ہوا شاید یہ حدیث پہلے کی ہو۔ اور زینب رضی اللہ عنہا کے بعد اور شاید مقصود تمثیل ہو نہ تحدید۔ نووی)

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ وَكَانَ ذٰلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا قَالَ يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ وَلٰكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى نِيَّتِهِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ

ترجمہ۔ عبید اللہ بن قبطیہ سے روایت ہے حارث بن ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان دونوں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اس لشکر کو جو دھنس جاویگا اور یہ اُس زمانہ کا ذکر ہے جب عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ کے حاکم تھے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ لے گا ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ کی (مراد امام مہدی علیہ السلام ہیں) اس کی طرف لشکر بھیجا جاویگا۔ وہ جب ایک میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جاویں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص زبردستی سے اس لشکر کے ساتھ ہو (دل میں برا جانکر) آپ نے فرمایا وہ بھی ان کے ساتھ دھنس جاویگا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت پر اٹھے گا۔ ابو جعفر نے کہا مراد مدینہ کا میدان ہے

فائدہ۔ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب عبد اللہ بن زبیر مکہ کے حاکم تھے۔ قاضی عیاض نے کہا ابو الولید کنانی نے کہا یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وفات معاویہ کی خلافت میں ہوئی ۵۹ھ میں انہوں نے عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کو نہیں پایا۔ قاضی نے کہا بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وفات یزید بن معاویہ کے زمانہ میں ہوئی اس صورت میں یہ روایت صحیح ہوگی کیونکہ عبد اللہ بن زبیر نے یزید سے اختلاف کیا تھا معاویہ کی وفات کے بعد۔ طبری نے اور ابن عبد البر نے استیعاب میں اسی کو ثابت کیا ہے۔ نووی نے کہا ابو بکر بن خیثمہ نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ أَنَّهَا

كِتَابُ الْفِتَنِ وَأَشْرَاطِ السَّاعَةِ

فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ عَشَرَةً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

ترجمہ۔ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے جاگے اور فرمایا لا الٰہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اُس آفت سے جو نزدیک ہے آج یاجوج اور ماجوج کی آڑ اتنی کھل گئی اور سفیان نے (جو راوی ہے اس حدیث کا) دس کا ہندسہ بنایا (یعنی انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے حلقہ بنایا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم تباہ ہو جائیں گے ایسی حالت میں جب ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب برائی زیادہ ہو گی (یعنی فسق و فجور یا زنا یا اولاد زنا یا معاصی)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادُوا فِي الْإِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

نووی نے کہا اس حدیث کی اسناد میں چار صحابی عورتوں نے ایک دوسرے سے روایت کی ہے اور دو اُن میں سے ازواج مطہرات میں سے ہیں یعنی ام المومنین ام حبیبہ اور ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ ترجمہ۔ ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے ڈرے ہوئے۔ آپ کا چہرہ سرخ تھا فرماتے تھے لا الٰہ الا اللہ اخیر تک جیسے اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنَامِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِيْ مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهٗ فَقَالَ اَلْعَجَبُ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَؤُمُّوْنَ الْبَيْتَ بِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الطَّرِيْقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِيْلِ يَهْلِكُوْنَ مَهْلَكًا وَّاحِدًا وَّ يَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوتے میں اپنے ہاتھ پاؤں ہلائے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے سوتے میں وہ کام کیا جو نہیں کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا تعجب ہے کچھ لوگ میری امت کے ایک شخص کے لئے کعبہ کا قصد کریں گے جو قریش میں سے ہوگا اور پناہ لیگا خانہ کعبہ کی جب وہ بیدار میں پہنچیں گے (بیدار صاف میدان) تو دھنس جاویں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ راہ میں تو سب قسم کے لوگ چلتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اُن میں ایسے لوگ ہونگے جو قصداً آئے ہونگے اور جو مجبوری سے آئے ہونگے اور مسافر بھی ہونگے لیکن یہ سب ایک بارگی ہلاک ہو جاویں گے پھر (قیامت کے دن) مختلف نیتوں پر اللہ ان کو اٹھاویگا۔ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ ظالموں اور فاسقوں سے دور رہنے میں بچاؤ ہے ورنہ اُن کے ساتھ ہلاکت کا ڈر ہے)

عَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَفَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى اِنِّيْ لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ

ترجمہ۔ اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے پھر فرمایا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں۔ میں تمہارے گھروں میں فتنوں کی جگہیں اس طرح دیکھتا ہوں جیسے بارش گرنے کی جگہوں کو (یعنی بہت ہونگے بوندوں کی طرح مراد جمل اور صفین اور حرہ اور فتنہ عثمان اور شہادت امام حسین ہے اور ان کے سوا بہت سے فساد جو مسلمانوں میں نمود ہوئے

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنے ہونگے جن میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے سے اور کھڑا رہنے والا

إِنَّمَا قَالَتْ بِيَدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَلَّا وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَبَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں ابو جعفر سے ملا اور میں نے کہا ام المومنین ام سلمہ نے تو زمین کا ایک میدان کہا ہے۔ ابو جعفر نے کہا ہرگز نہیں قسم خدا کی وہ مدینہ کا میدان ہے۔

عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَبِآخِرِهِمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقٰى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَا تَكْذِبُ عَلٰى حَفْصَةَ وَأَشْهَدُ عَلٰى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ قصد کرے گا ایک لشکر اس خانہ کعبہ کا لڑائی کیلئے جب زمین کے صاف میدان میں پہنچیں گے تو لشکر کا قلب دھنس جاویگا اور مقدمہ یعنی آگے کا لشکر پیچھے والوں کو پکاریگا پھر سب دھنس جاوینگے اور کوئی اُن میں سے باقی نہ رہے گا مگر ایک شخص ان سے چھٹا ہوا جو اُن کا حال بیان کرے گا۔ ایک شخص یہ حدیث عبداللہ بن صفوان سے سنکر بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے حفصہ پر جھوٹ نہیں باندھا اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا۔

عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُوذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ أَمَا وَاللّٰهِ مَا هُوَ بِهٰذَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْجَيْشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ

ترجمہ۔ ام المومنین سے روایت ہے (راوی نے نام نہیں لیا اور مراد حفصہؓ ہیں یا عائشہ یا ام سلمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر یعنی کعبہ کی پناہ ایسے لوگ لیں گے جن کے پاس روک نہ ہوگی (یعنی دشمن کے روکنے کی طاقت نہ رکھتے ہونگے) نہ اُن کا شمار بہت ہوگا نہ سامان ہوگا۔ انکی طرف ایک لشکر بھیجا جاویگا جب وہ زمین کے ایک صاف میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جاویں گے۔ یوسف نے کہا ان دنوں شام والے مکہ والوں سے لڑنے کے لئے آرہے تھے (یعنی حجاج کا لشکر جو عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کو آتا تھا) عبداللہ بن صفوان نے کہا وہ یہ لشکر نہیں ہے قسم خدا کی (جس کو آپ نے فرمایا کہ وہ دھنس جاویگا۔

فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا قَالَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ أَلَا ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا أَلَا فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتَّى يَنْطَلِقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ أَوْ إِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ فَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ

گئے اور ہم نے کہا تم نے سنا ہے اپنے باپ سے فتنوں کے باب میں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے ابوبکرہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک کئی فتنے ہونگے خبردار رہو وہاں کئی فتنے ہونگے۔ بیٹھنے والا اُن میں بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا اُن میں بہتر ہوگا دوڑنے والے سے۔ خبردار رہو جب فتنہ اور فساد اترے یا واقع ہو تو جس کے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں جا ملے اور جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں جا ملے اور جس کی زمین ہو (کھیتی کی) وہ اپنی زمین میں جا رہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ جسکے اونٹ نہ ہوں نہ بکریاں نہ زمین وہ کیا کرے آپ نے فرمایا وہ اپنی تلوار اٹھاوے اور پتھر سے اسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے (یعنی لڑنے کی کوئی چیز باقی نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا) پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ میں جتنی ہو سکے الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ بتلائیے اگر مجھ پر زبردستی کریں یہاں تک کہ دو صفوں میں سے یا دو گروہوں میں سے ایک میں لیجائیں پھر وہاں کوئی مجھ کو تلوار مارے یا تیر آوے اور مجھ کو قتل کرے۔ آپ نے فرمایا وہ اپنا اور تیرا گناہ سمیٹ لیگا اور دوزخ میں جاویگا۔

فائدہ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا اس واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور اس وقت میں گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمرؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور ابوبکرہؓ مسلمانوں کی جنگ میں شریک نہ ہوئے بموجب اسی حدیث کے (تحفۃ الاخیار)

عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ حَدِيثُ ابْنِ عُدَيٍّ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ إِلَى آخِرِهِ وَانْتَهَى حَدِيثُ وَكِيعٍ عِنْدَ قَوْلِهِ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ وَلَيْسَ فِيهِ مَا بَعْدَهُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ

ترجمہ۔ احنف بن قیس سے روایت ہے

مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً فَلْيَعُذْ بِهِ

بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے۔ جو اسکو جھانکے گا تو اس کو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پاوے تو چاہیئے کہ اس پناہ میں آجاوے۔

فائدہ۔ اس حدیث میں اشارہ ہے اُن فسادوں کا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمانؓ کی شہادت یعنی اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدر نہیں تو کم کوشش کرنے والا اس میں بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے اکثر صحابہ نے فتنے اور فساد میں گوشہ گیری اختیار کی تھی (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا اس حدیث اور اس کے بعد کی حدیثوں سے لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے فساد میں لڑنا نہ چاہیئے اور الگ رہنا بہتر ہے اور جو اس کے گھر میں اس کے مارنے کو گھسیں تو اپنے تئیں بچانا نہ چاہیئے یہ ابو بکرہ صحابی کا قول ہے اور ابن عمر اور عمران بن حسین کے نزدیک اپنے تئیں بچانا جائز ہے اور دفع کرنا لازم ہے تو ان دونوں مذہبوں میں فتنے کے وقت کسی جانب شریک ہونا ناجائز ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین اور عامہ علماء کا یہ مذہب ہے کہ جانب حق اختیار کرنا چاہیئے اور جو حق پر ہو اسکی مدد کرنا چاہیئے اور باغیوں سے لڑنا چاہیئے اور یہ احادیث اس حالت پر محمول ہیں جب حق ظاہر نہ ہو اس وقت گوشہ گیری بہتر ہے۔

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ يَزِيدُ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک نماز ہے نمازوں میں سے (عصر کی نماز) جس کی وہ نماز قضا ہو جاوے تو گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فتنہ ہوگا جسمیں سونے والا بہتر ہوگا جاگنے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا ہوا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے پھر جو کوئی پناہ یا حفاظت کی جگہ پاوے تو پناہ لیوے (اس فتنہ سے)

عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَفَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ إِلٰى مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ فِي أَرْضِهِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ

ترجمہ۔ عثمان شحام سے روایت ہے میں اور فرقد سبخی دونوں مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گئے وہ اپنی زمین میں تھے ہم اُن کے پاس

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو بڑے بڑے گروہ لڑیں گے (مسلمانوں کے) اُن میں بڑی لڑائی ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا (یعنی دونوں کا دین ایک ہوگا اور دونوں یہ دعویٰ کریں گے کہ ہم خدا کے واسطے لڑتے ہیں)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ہرج بہت ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا ہرج کیا ہے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا قتل قتل (یعنی خون بہت ہونگے)

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَأُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّيْ سَأَلْتُ رَبِّيْ لِأُمَّتِيْ أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّيْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّيْ أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

ترجمہ۔ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لپیٹ لیا میرے لئے زمین کو (یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا) تو میں نے اس کا پورب اور پچھم دیکھا اور میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین مجھ کو دکھلائی گئی اور مجھ کو دو خزانے ملے سرخ اور سفید اور میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور ان پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرے کہ اُن کا جتھا ٹوٹ جاوے اور انکی جڑ کٹ جاوے (یعنی بالکل نیست اور نابود ہو جاویں) میرے پروردگار نے فرمایا اے محمد میں جب کوئی حکم کر دیتا ہوں پھر وہ نہیں پلٹتا اور میں نے تیری یہ دعائیں قبول کیں۔ میں تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرونگا نہ اُن پر کوئی غیر دشمن جو ان میں سے نہ ہو ایسا غالب کروں گا جو اُنکی جڑ کاٹ دیوے اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں (مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے پر اُن کو بالکل تباہ نہ کر سکیں گے) یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کرینگے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔

هٰذَا الرَّجُلَ فَاَتَانِیْ اَبُوْبَکْرَةَ فَقَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ یَا اَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ اُرِیْدُ نُصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ عَلِیًّا قَالَ فَقَالَ لِیْ یَا اَحْنَفُ ارْجِعْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالَ فَقُلْتُ اَوْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ قَدْ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ

میں نکلا اس ارادہ سے کہ اس شخص کا شریک ہوں گا (یعنی حضرت علی رضؓ کا بمقابلہ معاویہ کی) راہ میں مجھ سے ابوبکرہ ملے کہنے لگے تم کہاں جاتے ہو اے احنف میں نے کہا میں چاہتا ہوں مدد کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی کی یعنی حضرت علی کی۔ ابوبکرہ نے کہا تم لوٹ جاؤ اے احنف کیونکہ میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی تلوار لیکر بھڑیں تو مارنے والا اور جو مارا جاوے دونوں جہنمی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا کسی اور نے کہا یا رسول اللہ قاتل تو جہنم میں جاویگا لیکن مقتول کیوں جاویگا آپ نے فرمایا وہ بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کے درپے تھا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا یہ اس صورت میں ہے جب لڑائی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو اور محض تعصب اور عداوت سے ہو اور مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں جہنم کے مستحق ہیں پھر کبھی انکو بدلہ ملے گا اور کبھی اللہ عزوجل معاف کردیگا اہل حق کا یہی مذہب ہے۔ اور یہ مضمون کئی بار اوپر گذر چکا۔ اور صحابہ میں جو قتال ہوئے وہ وعید میں داخل نہیں ہیں۔ اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ ان کے ساتھ نیک گمان کرنا اور انکی لڑائیوں سے سکوت کرنا اور اسکی تاویل خیر کرنا کس لئے کہ وہ مجتہد تھے اور انکی نیت گناہ یا دنیا کمانے کی نہ تھی بلکہ ہر فرقہ اپنے کو حق پر سمجھتا تھا اور اپنے مخالف کو باغی جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب اس سے لڑنا واجب جانتا تھا اور جس سے خطا ہوئی وہ معذور تھا کیونکہ مجتہد خطا میں معذور ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان تمام لڑائیوں میں حضرت علی رضؓ حق پر تھے۔ اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور بوجہ اشتباہ کے دونوں فرقوں سے الگ رہے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ اَبِیْ کَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ اِلٰی اٰخِرِهٖ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُهُمَا عَلٰی اَخِیْهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلٰی جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ دَخَلَاهَا جَمِیْعًا

ترجمہ۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھاویں تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر پہنچے پھر اگر ایک نے دوسرے کو مار ڈالا تو دونوں جہنم میں جاویں گے۔

بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ ترجمہ۔ سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور چند اصحاب کے ساتھ پھر آپ گذرے بنی معاویہ کی مسجد پر پھر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گذری۔

عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ كَانَ يَقُولُ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَرَّ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَهَبَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي

ترجمہ۔ ابو ادریس خولانی سے روایت ہے حذیفہ کہتے تھے قسم خدا کی میں سب لوگوں سے زیادہ ہر فتنہ کو جانتا ہوں جو ہونے والا ہے درمیان میرے اور قیامت کے اور یہ بات نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپا کر کوئی بات خاص مجھ سے بیان کی ہو جو اوروں سے نہ کی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں فتنوں کا بیان کیا جس میں میں بھی تھا تو آپ نے فرمایا اور آپ شمار کرتے تھے فتنوں کا تین اُن سے ایسے ہیں جو قریب قریب کچھ نہ چھوڑیں گے اور بعض اُن میں سے گرمی کی آندھیوں کی طرح ہیں بعضے اُن میں چھوٹے ہیں بعضے بڑے ہیں۔ حذیفہ نے کہا تو اس مجلس میں جتنے لوگ تھے وہ سب گذر گئے ایک میں باقی ہوں (اس وجہ سے اب مجھ سے زیادہ کوئی فتنوں کا جاننے والا باقی نہ رہا)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ

ترجمہ۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے (وعظ سنانے کو) تو کوئی بات نہ چھوڑی اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی مگر اس کو بیان کر دیا پھر یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا میرے ساتھی اس کو جانتے ہیں اور بعضی بات ہوتی ہے جس کو میں بھول گیا تھا۔ پھر جب میں اسکو دیکھتا ہوں تو یاد آجاتی ہے جیسے آدمی دوسرے آدمی کا منہ یاد رکھتا ہے جب وہ غائب ہو جاوے پھر جب اسکو دیکھے تو پہچان لیتا ہے۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا جو بھول گیا تک اس کے بعد کا ذکر نہیں کیا

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ترجمہ۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

فائدہ۔ یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کرینگے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ آج تک کبھی کفار مسلمانوں پر ایسے غالب نہیں ہوئے کہ اسلام کی جڑ کٹ جائے اور مسلمانوں کی بالکل قوت نہ رہے اس زمانے میں جب چارطرف سے مسلمانوں پر کافروں کا ہجوم ہے گو اکثر ملکوں سے جیسے ہندوستان چین اندلس بخارا خیوا کاشغر وغیرہ سے مسلمانوں کی حکومت جاتی رہی باوجود اس کے اب بھی مسلمانوں کی حکومت عرب اور روم اور مصر اور سودان اور مغرب اور زنجبار اور ایران اور افغانستان میں موجود ہے اگرچہ ان مقاموں میں بھی مسلمان شرع پر نہیں چلتے اور ظلم اور زیادتی کرتے ہیں پر اگر اب بھی ہوشیار نہ ہونگے اور از سر نو شرع پر قائم نہ ہونگے اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر نہ چلیں گے تو ڈر ہے کہ اور چند روز میں کافر باقی ماندہ ملک بھی اُن سے چھین لیں گے اور وہ وعدہ پورا ہو کہ اسلام آخر زمانے میں سمٹ کر مدینہ میں آجاوے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ حَتّٰی رَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا وَاَعْطَانِیَ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ ذَاتَ یَوْمٍ مِّنَ الْعَالِیَۃِ حَتّٰی اِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِیْ مُعَاوِیَۃَ دَخَلَ فَرَکَعَ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَدَعَا رَبَّہٗ طَوِیْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَیْنَا فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلَاثًا اَعْطَانِیْ اثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِالسَّنَۃِ فَاَعْطَانِیْھَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِیْھَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یَجْعَلَ بَاْسَھُمْ بَیْنَھُمْ فَمَنَعَنِیْھَا

ترجمہ۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عالیہ سے آئے (عالیہ وہ گاؤں جو مدینہ کے باہر ہیں) آپ بنی معاویہ کی مسجد پر سے گذرے اس میں گئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے بڑی دیر تک اپنے پروردگار سے دعا کی پھر ہمارے پاس آئے اور فرمایا میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں لیکن اس نے دو دعائیں قبول کیں اور ایک قبول نہ کی۔ میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ میری امت کو ہلاک نہ کرے قحط سے (یعنی ساری امت کو عام قحط سے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کی۔ اور میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو (یعنی ساری امت کو) ہلاک نہ کرے پانی میں ڈبو کر تو قبول کی۔ اور میں نے یہ دعا کی کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑیں اسکو قبول نہیں کیا۔

عَنْ سَعْدٍ اَنَّہٗ اَقْبَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَمَرَّ بِمَسْجِدٍ

لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ قَالَ فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ

پہنچے گا میں نے کہا اے امیر المومنین تمہیں اس فتنہ سے کیا غرض ہے تمہارے اور اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ دروازہ ٹوٹ جاویگا یا کھل جاویگا۔ میں نے کہا وہ نہیں ٹوٹ جاویگا۔ حضرت عمرؓ نے کہا ایسا ہے تو پھر کبھی بند نہ ہوگا (کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ گیا تو بند کیسے ہو سکتا ہے) شقیق نے کہا ہم لوگوں نے حذیفہؓ سے کہا کیا حضرت عمرؓ کو معلوم تھا جیسے یہ معلوم تھا کہ کل کے دن کے بعد رات ہے اور میں نے اُن سے ایک حدیث بیان کی تھی جو لغو نہ تھی۔ شقیق نے کہا ہم لوگ ڈرے حذیفہ سے یہ پوچھنے میں کہ وہ دروازہ کون ہے۔ ہم نے مسروق سے کہا تم پوچھو۔ انہوں نے حذیفہ سے پوچھا۔ حذیفہ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات تھی۔

فائدہ۔ اور اُس کا ٹوٹنا اُن کا شہید ہونا ہے جس روز سے حضرت عمرؓ شہید ہوئے فتنہ کا دروازہ کھل گیا اور مسلمانوں میں رنج بڑھنے لگا۔ رفتہ رفتہ حضرت عثمان رضؓ کی شہادت کی نوبت پہنچی پھر تو فتنہ سمندر کی موجوں کی طرح اُمنڈنے لگا اور آپس میں کی لڑائیوں کا بازار گرم ہوگیا اور ہوا جو ہوا سبحان اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا درجہ کسی صحابی کو نہیں ملا انکی ذات بابرکات پشت پناہ تھی مسلمانوں کا رعب کافروں پر۔ روک تھی تمام بلاؤں اور فتنوں کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جُنْدُبٌ جِئْتُ يَوْمَ الْجَرْعَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ لَتُهْرَقَنَّ الْيَوْمَ هٰهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَاكَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلَى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلَى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَحَدِيثُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيهِ قُلْتُ بِئْسَ الْجَلِيسُ لِي أَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي أُخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْهَانِي ثُمَّ قُلْتُ مَا هٰذَا الْغَضَبُ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ فَإِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ

ترجمہ۔ محمد سے روایت ہے جندب نے کہا میں یوم الجرعہ (یعنی جس دن جرعہ میں فساد ہونے کو تھا۔ جرعہ ایک مقام ہے کوفہ میں جہاں کوفہ والے سعید بن عاص سے لڑنے کے لئے جمع ہوئے تھے جب حضرت عثمانؓ نے انکو کوفہ کا حاکم کر کے بھیجا تھا) کو آیا۔ ایک شخص کو دیکھا بیٹھے ہوئے۔ میں نے کہا آج تو یہاں کئی خون ہوں گے۔ وہ شخص بولا ہرگز نہیں قسم خدا کی خون نہ ہونگے۔ میں نے کہا قسم خدا کی ضرور خون ہونگے۔ وہ بولا

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَۃُ فَمَا مِنْہُ شَیْءٌ اِلَّا قَدْ سَاَلْتُہٗ اِلَّا اِنِّیْ لَمْ اَسْئَلْہُ مَا یُخْرِجُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ

علیہ وسلم نے مجھ کو ہر ایک بات بتادی جو ہونیوالی تھی قیامت تک اور کوئی بات ایسی نہ رہی جسکو میں نے آپ سے نہ پوچھا ہو البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ مدینہ والوں کو کون چیز نکالے گی مدینہ سے۔

عَنْ شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِیْ زَیْدٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الظُّھْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا کَانَ وَبِمَا ھُوَ کَائِنٌ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا

ترجمہ۔ ابوزید سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی اور منبر پر چڑھے پھر وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا پھر آپ اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا پھر اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا تو خبر دی ہم کو ان باتوں سے جو ہو چکی تھیں اور جو ہونے والی ہیں اور سب سے زیادہ ہم میں عالم وہ ہے جس نے سب سے زیادہ ان باتوں کو یاد رکھا ہو۔

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ اَیُّکُمْ یَحْفَظُ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْفِتْنَۃِ کَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ اَنَا قَالَ اِنَّکَ لَجَرِیْءٌ وَکَیْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِتْنَۃُ الرَّجُلِ فِیْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ وَنَفْسِہٖ وَوَلَدِہٖ وَجَارِہٖ یُکَفِّرُھَا الصِّیَامُ وَالصَّلٰوۃُ وَالصَّدَقَۃُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَیْسَ ھٰذَا اُرِیْدُ اِنَّمَا اُرِیْدُ الَّتِیْ تَمُوْجُ کَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَالَکَ وَلَھَا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ بَیْنَکَ وَبَیْنَھَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ اَفَیُکْسَرُ الْبَابُ اَمْ یُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ یُکْسَرُ قَالَ ذٰلِکَ اَحْرٰی اَنْ لَّا یُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ قُلْنَا لِحُذَیْفَۃَ ھَلْ کَانَ عُمَرُ یَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ کَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدِ اللَّیْلَۃِ اِنِّیْ حَدَّثْتُہٗ حَدِیْثًا

ترجمہ۔ حذیفہ سے روایت ہے ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا تم میں سے کس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے فتنے کے باب میں۔ میں نے کہا مجھ کو یاد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم بڑے بہادر ہو بھلا کہو آپ نے کیا فرمایا میں نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آدمی کو جو فتنہ ہوتا ہے اس کے گھر والوں اور مال اور جان اور اولاد اور ہمسایہ سے اس کا کفارہ ہو جاتا ہے روزہ اور نماز اور صدقہ اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں اس فتنہ کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موج مارے گا دریا کی موج کی طرح (یعنی اس کا اثر سب مسلمانوں کو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَعْنَاقُهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ أَجَلْ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهُ لَيَذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ قَالَ فَيَقْتَتِلُونَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَفْتُ أَنَا وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي ظِلِّ أُجُمِ حَسَّانَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے میں ابی بن کعب کے ساتھ کھڑا تھا انہوں نے کہا ہمیشہ لوگ دنیا کمانے کی فکر میں رہینگے میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ فرات میں ایک سونے کا پہاڑ نمود ہو۔ لوگ جب یہ سنیں گے تو اس طرف چلیں گے اور جو لوگ وہاں ہونگے وہ کہیں گے اگر ہم کو اس پہاڑ میں سے لینے دیں تو وہ سارا پہاڑ لیجاویں گے۔ آخر لڑیں گے تو فیصدی ننانوے ۹۹ آدمی مارے جائیں گے۔ ابو کامل نے کہا اپنی روایت میں میں اور ابی بن کعب دونوں حسان کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے تھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمُنِعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمُنِعَتْ مِصْرُ أَرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ شَهِدَ عَلَى ذٰلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عراق کا ملک اپنا درم اور قفیز کو روکے گا اور شام کا ملک اپنے مدی اور دینار کو روکے گا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکے گا اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابو ہریرہؓ کا گوشت اور خون (یعنی اس میں کچھ شک نہیں)

فائدہ۔ قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے جس میں اناج کو ناپتے ہیں اور اردب ۶۴ سیر کا ہوتا ہے۔ اس حدیث میں آخر زمانہ کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملے گا رعیت سردار کی اطاعت نہ کریگی جیسے اسلام سے پہلے یہ ملک خود سر تھے ویسے ہی ہو جائیں گے۔ نووی نے کہا حدیث کے معنے یہ ہے کہ ان ملکوں کے لوگ مسلمان ہو جائینگے اور اسلام کی وجہ سے جزیہ ساقط ہو جاویگا یا عجم اور روم آخر زمانہ میں ان ملکوں پر غالب ہو جائیں گے اور مسلمانوں کی حکومت وہاں سے جاتی رہے گی اور بعضوں نے کہا وہ مرتد ہو جاویں گے تو زکوٰۃ نہ دیں گے اور بعضوں نے کہا وہاں کے کافر جو جزیہ دیتے تھے قوی ہو کر جزیہ نہ دیں گے اور یہ جو کہا تم ویسے ہی ہو جاؤ گے جیسے تھے یعنی پھر اسلام غریب

قسم خدا کی ہرگز خون نہ ہونگے اور میں نے اس باب میں ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو آپ نے مجھ سے فرمائی تھی۔ میں نے کہا تو برا ساتھی ہے آج سے اسلئے کہ تو سنتا ہے میں تیرا خلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مجھے منع نہیں کرتا۔ پھر میں نے کہا اس غصے سے کیا فائدہ اور میں اس شخص کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا تو معلوم ہوا کہ حذیفہ صحابی ہیں۔

فائدہ۔ میں تیرا خلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سُنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مجھے منع نہیں کرتا یعنی پہلے ہی جب میں نے تیرے خلاف کہا تھا اگر تو یہ کہدیتا کہ میں حدیث کی رو سے کہتا ہوں کہ خون نہ ہونگے تو میں کاہے کو خلاف کرتا۔ سبحان اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ ناواقفی میں بھی اگر حدیث کے خلاف کوئی بات نکل جاتی تو لوگ اُسے برا جانتے اور اس سے نادم ہوتے اور یا اب ایک دجالی زمانہ ہے کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتے ہوئے اس کا خلاف کرتے ہیں اور اپنے دل میں نادم نہیں ہوتے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ یَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَیْهِ فَیُقْتَلُ مِنْ کُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَیَقُوْلُ کُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّیْ اَکُوْنُ اَنَا الَّذِیْ اَنْجُوْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات میں ایک پہاڑ نکلے گا سونے کا لوگ اُس کیلئے لڑیں گے تو ہر سینکڑے میں سے (یعنی فیصدی) ننانوے مارے جاوینگے اور ہر شخص یہ کہے گا (اپنے دل میں) شاید میں بچ جاؤں (اور اس سونے کو حاصل کروں۔ معاذ اللہ دنیا ایسی ہی خراب شے ہے لوگ اسکے پیچھے اپنی جان آبرو عزت گنواتے ہیں پھر بھی وہ حاصل نہیں ہوتی۔ عاقل وہی ہے جو پہلے سے اس نابکار کو طلاق دیدیوے)

عَنْ سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَقَالَ اَبِیْ اِنْ رَاَیْتَهٗ فَلَا تَقْرَبْهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میرے باپ نے کہا تو اگر اس پہاڑ کو دیکھے تو اسکے پاس مت جائیو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ کَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْهُ شَیْئًا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فرات میں ایک خزانہ سونے کا نکلے گا جو کوئی وہاں موجود ہو تو اس میں سے کچھ نہ لیوے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْهُ شَیْئًا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں خزانہ کے بدلے پہاڑ ہے۔

بخود گل کر ہلاک ہو جاوے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو قتل کریگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں پر اور اُس کا خون لوگوں کو دکھلاویگا عیسیٰ علیہ السلام کی برچھی میں۔

فائدہ - جب صف باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے تم الگ ہو جاؤ اُن لوگوں (مسلمانوں) سے۔ ہمیشہ نصاریٰ کی یہی چال ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں پھر جس شخص کے پہلے طرف دار بنتے ہیں جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اس کی قوت ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بھی دبا کر اپنا مطیع کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اے ایمان والو مت بناؤ یہود اور نصاریٰ کو اپنا دوست۔ بعضے اُن کے دوست ہیں بعضوں کے اور جو کوئی تم میں سے انکی دوستی کرے وہ اُنہی میں سے ہے پھر جو کوئی مسلمان مسلمان کا ساتھ چھوڑ کر کافر سے دوستی کرے وہ بنص قرآنی کافر ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمان نہ عقل پر چلتے ہیں نہ اللہ کی کتاب پر اُنکو بارہا اس غلطی کا تجربہ ہو چکا اور کافروں کی دوستی کا نتیجہ معلوم ہو گیا پھر بھی باز نہیں آتے۔

فائدہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ شہر قسطنطنیہ کو لیلیں گے ابھی تک یہ بات نہیں ہوئی گو اس کے آثار بہت قریب معلوم ہوتے ہیں اور سلطان روم کی سلطنت بہت ضعیف ہو گئی ہے۔

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ اَنَّهٗ قَالَ عِنْدَ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عَمْرٌو اَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنَّ فِيْهِمْ لَخِصَالًا اَرْبَعًا اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيْبَةٍ وَاَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِيْنٍ وَيَتِيْمٍ وَضَعِيْفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيْلَةٌ وَاَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوْكِ

ترجمہ۔ مستورد قرشی نے کہا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روبرو کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت اس وقت قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہونگے (یعنی ہندو اور مسلمانوں سے) عمرو نے کہا دیکھ تو کیا کہتا ہے۔ مستورد نے کہا میں تو وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا عمرو نے کہا اگر تو کہتا ہے (تو سچ ہے) کیوں کہ نصاریٰ میں چار خصلتیں ہیں وہ مصیبت کے وقت نہایت بردبار ہیں اور مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہوتے ہیں اور بھاگنے کے بعد سب سے پہلے پھر حملہ کرتے ہیں اور بہتر ہیں سب لوگوں میں مسکین یتیم اور ضعیف کے لئے اور ایک پانچویں خصلت ہے جو نہایت عمدہ ہے سب لوگوں سے وہ بادشاہوں کے ظلم کو روکتے ہیں۔

ہو جاویگا اور سمٹ کر مدینہ میں آجاویگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِمْ جَیْشٌ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ مِنْ خِیَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِیْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَیَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّیْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا فَیُقَاتِلُوْنَهُمْ فَیَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَبَدًا وَیُقْتَلُ ثُلُثٌ هُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَیَفْتَحُ الثُّلُثُ لَا یُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَیَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِیْنِیَّةَ فَبَیْنَمَا هُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُیُوْفَهُمْ بِالزَّیْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِیْهِمُ الشَّیْطَانُ اَنَّ الْمَسِیْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِیْ اَهْلِیْكُمْ فَیَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَیْنَمَا هُمْ یُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ یُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَیَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰی یَهْلِكَ وَلٰكِنْ یَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِیَدِهٖ فَیُرِیْهِمْ دَمَهٗ فِیْ حَرْبَتِهٖ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یا دابق میں اتریگا (یہ دونوں مقام شام میں ہیں حلب کے قریب) پھر مدینہ میں ایک لشکر نکلے گا ان کی طرف جو اُن دنوں تمام زمین والوں میں بہتر ہوگا جب صف باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہینگے تم الگ ہو جاؤ اُن لوگوں سے (یعنی مسلمانوں سے) جنہوں نے ہماری جورو لڑکے پکڑے اور لونڈی غلام بنائے ہم ان سے لڑیں گے مسلمان کہیں گے نہیں قسم خدا کی ہم کبھی اپنے بھائیوں سے الگ نہ ہونگے۔ پھر لڑائی ہوگی تو مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر بھاگ نکلے گا اُنکی توبہ کبھی اللہ تعالیٰ قبول نہ کریگا اور تہائی لشکر مارا جاویگا وہ سب شہیدوں میں افضل ہونگے خدا کے پاس اور تہائی لشکر کی فتح ہوگی۔ وہ عمر بھر کبھی فتنے اور بلائیں نہ پڑیں گے پھر وہ قسطنطنیہ (اسلامبول) کو فتح کریں گے (جو نصاریٰ کے قبضہ میں آگیا ہوگا۔ اب تک یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں ہے) تو وہ لوٹ کی مالوں کو بانٹ رہے ہونگے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں میں ٹانک دیا ہوگا اتنے میں شیطان آواز کر دیگا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے بال بچوں میں آپڑا تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی۔ جب شام کے ملک میں پہنچیں گے تب دجال نکلیگا سو جس وقت مسلمان لڑائی کے لئے مستعد ہو کر صفیں باندھتے ہوں گے نماز کی تیاری ہوگی اُسی وقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اتریں گے اور امام بن کر نماز پڑھائیں گے پھر جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھیگا تو اس طرح (ڈر سے) گھل جاوے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جو عیسیٰ علیہ السلام اس کو یونہی چھوڑ دیں تب بھی وہ خود

لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ الرُّومَ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ
قَالَ وَيَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رِدَّةٌ
شَدِيدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً
لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ
حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَ
هَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ
يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ
إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ
اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ
غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ
شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَ
هَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا
كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ
الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ
فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً إِمَّا قَالَ لَا يُرَى مِثْلُهَا
وَإِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ
بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ
بَنُو الْأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ
مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ
يُفْرَحُ أَوْ أَيِّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَا هُمْ
كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ
فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ
فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَ
يُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ
أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ
هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ
أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ

نہ رہے گا تو ترکہ کون بانٹے گا اور جب کوئی
لڑائی سے زندہ نہ بچے گا تو لوٹ کی کیا خوشی
ہوگی) پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا شام کے
ملک کی طرف اور کہا دشمن (نصاریٰ) جمع
ہونگے مسلمانوں سے لڑنے کے لئے اور
مسلمان بھی اُن سے لڑنے کیلئے جمع ہونگے
میں نے کہا دشمن سے تمہاری مراد نصاریٰ
ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں اور اُس وقت
سخت لڑائی شروع ہوگی۔ مسلمان ایک لشکر کو
آگے بھیجیں گے جو مرنے کے لئے آگے بڑھیگا
اور نہ لوٹے گا بغیر غلبہ کے (یعنی اس قصد سے
جائے گا کہ یا لڑکر مر جائیں گے یا فتح کر کر آئینگے)
پھر دونوں فرقے لڑیں گے یہاں تک کہ رات
ہو جائیگی اور دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائینگی
کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کیلئے
بڑھا تھا وہ بالکل فنا ہو جائیگا (یعنی سب
لوگ اُس کے قتل ہو جائیں گے) دوسرے
دن پھر مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے
جو مرنے کے لئے یا غالب ہونے کیلئے جاویگا
اور لڑائی رہے گی یہاں تک کہ رات ہو جائیگی
پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جاوینگی اور
کسیکو غلبہ نہ ہوگا جو لشکر آگے بڑھا تھا وہ
فنا ہو جائیگا۔ پھر تیسرے دن مسلمان ایک
لشکر آگے بڑھائیں گے مرنے یا غالب ہونے
کی نیت سے اور شام تک لڑائی رہے گی
پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جاوینگی
کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر فنا ہو جاوے گا
جب چوتھا دن ہوگا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے
ہونگے وہ سب آگے بڑھیں گے اُس دن

فائدہ۔ اور اُن کے بادشاہ رعیت کو تباہ نہیں کرنے پاتے کیونکہ قانون کے تابع ہیں انہی خصلتوں کی وجہ سے نصاریٰ بہت بڑھ گئے اور ان کی تعداد دنیا میں روز بروز بڑھتی جاتی ہے وہ اب بھی مسلمانوں سے اور مشرکوں سے تعداد میں بہت زیادہ ہیں اور قیامت کے قریب اور زائد ہو جائیں گے۔ اب دنیا میں تین مذہب والے قابل اعتبار ہیں مسلمان، نصاریٰ، مشرکین باقی یہود اور مجوس وغیرہ بہت کم ہیں نہ اُن کی کوئی حکومت ہے۔

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَمْرَو ابْنَ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الَّتِيْ تَذْكُرُ عَنْكَ اَنَّكَ تَقُوْلُهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ قُلْتُ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عَمْرٌو لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسْكِيْنِهِمْ وَلِضُعَفَائِهِمْ

ترجمہ۔ مستورد فہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت اس وقت قائم ہو گی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہونگے۔ یہ خبر عمرو بن عاص رضی کو پہنچی اُس نے مستورد سے کہا یہ کیسی حدیثیں ہیں جنکو لوگ کہتے ہیں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو۔ مستورد نے کہا میں تو وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے۔ عمرو نے کہا اگر تو یہ کہتا ہے (تو ٹھیک ہے) بیشک نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ بردبار ہیں مصیبت کے وقت اور سب لوگوں سے زیادہ مصیبت کے بعد جلد درست ہوتے ہیں اور بہتر ہیں لوگوں میں اپنے ضعیفوں اور مسکینوں کے لئے

فائدہ۔ جب نصاریٰ میں یہ صفات ہوں تو مسلمانوں میں ان سے زیادہ صفات ہونے چاہئیں اس لئے کہ مسلمان دین حق پر ہیں اور نصاریٰ سے زیادہ جنت کے طالب ہیں اس حدیث سے مسلمانوں کو سبق لینا چاہئے اور غریب اور یتیم اور مسکینوں کی خبر گیری کرنا چاہئے مصیبت کے وقت صبر اور شکر اور استقلال لازم ہے۔

عَنْ يُسَيْرِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيْرٰى اِلَّا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا اَوْ نَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَيَجْمَعُ

ترجمہ۔ یسیر بن جابر سے روایت ہے ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی ایک شخص آیا جس کا تکیہ کلام یہی تھا اے عبداللہ بن مسعود قیامت آئی۔ یہ سنکر عبداللہ بن مسعود بیٹھ گئے اور پہلے تکیہ لگائے تھے انہوں نے کہا قیامت نہ قائم ہو گی یہاں تک کہ ترکہ نہ بٹے گا اور لوٹ سے خوشی نہ ہو گی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی

زَبِيٌّ مَعَهُمْ فَأَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ أَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي قَالَ تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتّٰى يُفْتَحَ الرُّومُ

اور اُن لوگوں کے اور آپ کے بیچ میں کھڑا رہ۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ فریب سے آپ کو مار ڈالیں۔ پھر میرے دل نے کہا شاید آپ چپکے سے کچھ باتیں اُن سے کرتے ہوں (اور میرا جانا آپ کو ناگوار گذرے) پھر میں گیا اور اُن لوگوں کے اور آپ کے بیچ میں کھڑا ہو گیا۔ میں نے اُس وقت آپ سے چار باتیں یاد کیں جنکو آپ نے میرے ہاتھ پر گنا۔ آپ نے فرمایا پہلے تو عرب کے جزیرہ میں (کافروں سے) جہاد کروگے اللہ اسکو فتح کردے گا پھر فارس سے جہاد کروگے اللہ تعالیٰ اسکو بھی فتح کردیگا پھر نصاریٰ سے لڑوگے روم والوں سے اللہ تعالیٰ روم کو بھی فتح کردیگا پھر دجال سے لڑوگے اللہ تعالیٰ اسکو بھی فتح کردیگا (یہ حدیث آپ کا بڑا معجزہ ہے) نافع نے کہا اے جابر بن سمرہ ہم سمجھتے ہیں دجال اس کے بعد نکلے گا جب روم کا ملک فتح ہو جائیگا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ

ترجمہ۔ حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے ہم پر اور ہم باتیں کر رہے تھے آپ نے فرمایا تم کیا باتیں کرتے تھے ہم نے کہا ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی جب تک دس نشانیاں اس سے پہلے نہیں دیکھ لوگے پھر ذکر کیا دھوئیں کا اور دجال کا اور زمین کے جانور کا اور آفتاب کے نکلنے کا پچھم سے اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اترنے کا اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا۔ اور تین جگہ خسف ہونا یعنی زمین دھنسنا ایک مشرق میں دوسرے مغرب میں تیسرے جزیرہ عرب میں اور ان سب نشانیوں کے بعد ایک آگ پیدا ہوگی جو لوگوں کو یمن سے نکالے گی اور ہانکتی ہوئی محشر کی طرف لیجائیگی (محشر شام کی زمین ہے)

فائدہ۔ پھر ذکر کیا دھوئیں کا۔ نووی نے کہا اس حدیث سے اس شخص کی تائید ہوتی ہے جو کہتا ہے مراد دھوئیں سے وہ دھواں ہے جس سے کافروں کا دم رک جائیگا اور

قَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ فِیْ رِوَایَتِہٖ عَنْ اُسَیْرِ بْنِ جَابِرٍ

اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دیگا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا ویسی لڑائی کسی نے نہیں دیکھی یہاں تک کہ پرندہ اُنکے اوپر یا اُن کے بدن پر اڑے گا پھر آگے نہیں بڑھے گا کہ وہ مردہ ہو کر گریں گے ایک جدی لوگ جو گنتی میں سَو ہوں گے اُن میں سے ایک شخص بچے گا (یعنی فی صدی ۹۹ آدمی مارے جائیں گے اور ایک رہ جاوے گا) ایسی حالت میں کونسی لوٹ سے خوشی حاصل ہوگی اور کونسا ترکہ بانٹا جاویگا۔ پھر مسلمان اسی حالت میں ہونگے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سُنیں گے۔ ایک پکارا انکو آوے گی کہ دجال ان کے پیچھے اُن کے بال بچوں میں آگیا۔ یہ سنتے ہی جو کچھ اُن کے ہاتھوں میں ہوگا اس کو چھوڑ کر روانہ ہونگے اور دس سواروں کو طلاوے کے طور پر روانہ کریں گے (دجال کی خبر لانے کے لئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اُن سواروں کے اور اُن کے باپوں کے نام جانتا ہوں اور اُن کے گھوڑوں کے رنگ جانتا ہوں وہ ساری زمین کے بہتر سوار ہونگے اُس دن یا بہتر سواروں میں سے ہونگے اُس دن۔

فائدہ۔ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لڑائی نئے قسم کی ہوگی اور آلات حرب ایسے تیز ہونگے کہ چڑیا کے اُڑنے سے بھی جلد لوگ مرجاویں گے یہ توپ اور بندوق کی لڑائی ہے۔ گولوں اور گولیوں کی بوچھاڑ ہوگی۔

عَنْ یُسَیْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَھَبَّتْ رِیْحٌ حَمْرَاءُ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِہٖ وَحَدِیْثُ ابْنِ عُلَیَّۃَ اَتَمُّ وَاَشْبَعُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اُسَیْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا فِیْ بَیْتِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالْبَیْتُ مَلَاٰنُ قَالَ فَھَاجَتْ رِیْحٌ حَمْرَاءُ بِالْکُوْفَۃِ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّۃَ ترجمہ۔ اسیر بن جابر سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود کے گھر میں تھے اور گھر بھرا ہوا تھا۔ اتنے میں لال ہوا چلی کوفہ میں پھر بیان کیا حدیث کو اُسی طرح جیسے اوپر گذری۔

عَنْ نَافِعِ ابْنِ عُتْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃٍ قَالَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَیْھِمْ ثِیَابُ الصُّوْفِ فَوَافَقُوْہُ عِنْدَ اَکَمَۃٍ فَاِنَّھُمْ لَقِیَامٌ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ قَالَتْ لِیْ نَفْسِیْ اَیْتِھِمْ فَقُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَبَیْنَہٗ لَا یَغْتَالُوْنَہٗ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّہٗ

ترجمہ۔ نافع بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد میں تو آپ کے پاس کچھ لوگ مغرب کی طرف سے آئے جو بالوں کے کپڑے پہنے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے ایک ٹیلے کے پاس وہ لوگ کھڑے تھے اور آپ بیٹھے تھے۔ میرے دل نے کہا تو چلا جا

دوسری روایت میں دسویں نشانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اُترنا ہے اور ایک روایت میں ایک آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈالدے گی۔

عَنْ اَبِیْ سَرِیْحَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غُرْفَۃٍ وَنَحْنُ تَحْتَھَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِہٖ قَالَ شُعْبَۃُ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ تَنْزِلُ مَعَھُمْ اِذَا نَزَلُوْا وَتَقِیْلُ مَعَھُمْ حَیْثُ قَالُوْا قَالَ شُعْبَۃُ وَحَدَّثَنِیْ رَجُلٌ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ اَبِیْ سَرِیْحَۃَ وَلَمْ یَرْفَعْہُ قَالَ اَحَدُ ھٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ نُزُوْلُ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ رِیْحٌ تُلْقِیْھِمْ فِی الْبَحْرِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ آگ لوگوں کے ساتھ رہے گی جہاں وہ اتر پڑیں گے آگ بھی اُتر پڑے گی اور جب وہ دوپہر کو سو رہیں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔

عَنْ اَبِیْ سَرِیْحَۃَ قَالَ کُنَّا نَتَحَدَّثُ فَاَشْرَفَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ مُعَاذٍ وَابْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ وَقَالَ ابْنُ مُثَنّٰی حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ الْحَکَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ ابْنِ رُفَیْعٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ اَبِیْ سَرِیْحَۃَ بِنَحْوِہٖ قَالَ الْعَاشِرَۃُ نُزُوْلُ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ قَالَ شُعْبَۃُ وَلَمْ یَرْفَعْہُ عَبْدُ الْعَزِیْزِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نکلے ایک آگ حجاز کے ملک سے روشن کردے گی بصریٰ کے اونٹوں کی گردنوں کو (یعنی اسکی روشنی ایسی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی حجاز مکہ اور مدینہ کا ملک اور بصریٰ ایک شہر کا نام ہے)

فائدہ۔ قاضی عیاض نے کہا یہ وہی آگ ہے جو حشر کیلئے لوگوں کو لیجاویگی اور شاید یہ دو آگ ہوں یا اسکی ابتدا یمن سے ہو اور قوت اسکی حجاز میں۔ نووی نے کہا حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ یہ حشر کی آگ ہے بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور یہ آگ ہمارے زمانہ میں نکلی) ۶۵۴ھ میں اور بہت بڑی آگ تھی مدینہ کے مشرقی کنارے سے حرہ کے پرے اور اسکی خبر مجھے اُن لوگوں نے دی جو اس وقت مدینہ میں تھے۔ تاریخ مدینہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ میں برابر زلزلہ رہا لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اُس میں سے سربلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی۔ لوہا اور پتھر اُس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی۔ سینکڑوں کوس تک اس کی روشنی تھی۔ آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا گذرا چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ یہ معجزہ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (تحفۃ الاخیار)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

مسلمانوں کو زکام کی سی حالت ہو جائیگی اور یہ دھواں ابھی ظاہر نہیں ہوا قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور اوپر اسکا بیان گذرا اور ابن مسعود کا انکار بھی گذرا۔ انہوں نے کہا یہ دھواں وہ ہے جو قریش پر قحط پڑا تھا اور آسمان اور ان کے بیچ میں دھنواں سا معلوم ہوتا تھا اور ایک جماعت علماء نے ابن مسعود سے اتفاق کیا ہے لیکن حذیفہ اور ابن عمر اور حسن اس کے خلاف میں ہیں۔ حذیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ یہ دھنواں زمین میں چالیس دن تک رہیگا اور احتمال ہے کہ مراد دو دھنوئیں ہوں انتہیٰ۔

فائدہ اور ذکر کیا زمین کے جانور کا۔ یہ وہ جانور ہے جس کا بیان اس آیت کریمہ میں ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ۔ مفسرین نے کہا یہ جانور بہت بڑا ہوگا اور صفا پہاڑ پھٹے گا اُس میں سے نکلے گا اور ابن عمر اور ابن عاص سے منقول ہے کہ یہ وہی جساسہ ہے جسکا ذکر دجال کی حدیث میں ہے (نووی) تحفۃ الاخیار میں ہے کہ مکہ میں زمین سے ایک جانور نکلے گا ساٹھ گز لمبا سر اُس کا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پاؤں جیسے اونٹ کے۔ اُس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلا دیگا اور کہے گا اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَرِیْحَةَ حُذَیْفَةَ بْنِ اَسِیْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غُرْفَةٍ وَّنَحْنُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَاطَّلَعَ اِلَیْنَا فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُوْنُ حَتّٰى تَكُوْنَ عَشْرُ اٰیَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِیْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَآبَّةُ الْاَرْضِ وَیَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ رُفَیْعٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ اَبِیْ سَرِیْحَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا یَذْكُرُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَحَدُهُمَا فِی الْعَاشِرَةِ نُزُوْلُ عِیْسَى بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَقَالَ الْاٰخَرُ رِیْحٌ تُلْقِی النَّاسَ فِی الْبَحْرِ

ترجمہ۔ ابو سریحہ حذیفہ بن اسید سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانہ میں تھے اور ہم نیچے بیٹھے تھے۔ آپ نے ہم کو جھانکا اور فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو۔ ہم نے عرض کیا قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں نہ ہونگی۔ ایک خسف (زمین کا دھنسنا) مشرق میں۔ دوسری خسف مغرب میں تیسری خسف جزیرہ عرب میں۔ چوتھے دھواں پانچویں دجال چھٹے زمین کا جانور۔ ساتویں یاجوج اور ماجوج۔ آٹھویں آفتاب کا نکلنا پچھم سے۔ نویں ایک آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر لیجاوے گی اس روایت میں دسویں نشانی کا ذکر نہیں ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے اور فرمایا کفر کی چوٹی ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سر نکلتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا ثَلَاثًا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ مَا أَسْأَلُكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ وَأَرْكَبُكُمْ لِلْكَبِيرَةِ سَمِعْتُ أَبِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هٰهُنَا وَأَوْمَى بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَأَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَإِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الَّذِي قَتَلَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ خَطَأً فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ سَالِمٍ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ سَالِمًا

ترجمہ۔ سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے اے عراق والو میں تم سے چھوٹے گناہ نہیں پوچھتا نہ اس کو پوچھتا ہوں جو کبیرہ گناہ کرتا ہو۔ میں نے سنا اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فتنہ ادھر سے آوے گا اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف جہاں شیطان کے دونوں قرن نکلتے ہیں اور تم ایک دوسرے کی گردن مارتے ہو (حالانکہ مومن کا قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو فرعون کی قوم کا ایک شخص مارا تھا وہ خطا سے مارا تھا (نہ بنیت قتل کیونکہ گھونسے سے آدمی نہیں مرتا) اسپر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے ایک خون کیا پھر ہم نے تجھ کو نجات دی غم سے اور تجھکو آزمایا جیسا آزمایا تھا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کے سرین ہلیں گے ذی الخلصہ کے گرد (یعنی وہ طواف کریں گی اس کا) ذالخلصہ ایک بت تھا جسکو دوس جاہلیت کے زمانہ میں تبالہ میں پوجا کرتے۔

فائدہ۔ معلوم ہوا کہ عرب کے بعض لوگ پھر مشرک ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ وَكَمْ ذٰلِكَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَذَا وَكَذَا مِيْلًا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) مدینہ کا گھر اِہاب یا یہاب تک پہنچ جاویگے۔ زہیر نے کہا میں نے سہیل سے کہا اِہاب مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے۔ انہوں نے کہا اتنے میل پر۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلَ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا منہ پورب کی طرف تھا آپ فرماتے تھے آگاہ رہو فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے (پورب کی طرف ربیعہ اور مضر کی قومیں بستی تھیں۔ یہ لوگ اسلام کے بہت خلاف تھے۔ شیطان کے قرن سے مراد اُس کی دونوں زلفیں یا دونوں سینگ ہیں اس واسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنا سر اُسپر رکھ دیتا ہے تاکہ سجدہ کرنیوالوں کا سجدہ اس کو واقع ہو)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قحط یہ نہیں ہے کہ پانی نہ برسے قحط یہ ہے کہ پانی برسے اور برسے اور زمین سے کچھ نہ اُگے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ الْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَعِيْدٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور مشرق کی طرف اشارہ کیا فرمایا فساد اسی طرف ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے دو بار فرمایا یا تین بار اور عبید اللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر کھڑے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

يَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ إِلَّا الْبَلَاءُ

ہاتھ میں میری جان ہے۔ دنیا فنا نہ ہو گی یہاں تک کہ آدمی قبر پر گذرے گا پھر اس پر لیٹے گا اور کہے گا کاش میں اس قبر والا ہوتا اور نہ ہوگا ساتھ اس کے دین مگر بلا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا يَدْرِي الْمَقْتُولُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ قتل کرنے والا نہ جانیگا اُس نے قتل کیوں کیا اور مقتول نہ جانیگا کہ وہ کیوں قتل ہوتا ہے (ایسا اندھا دھند اور فساد ہوگا لوگ ناحق مارے جائیں گے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبَانَ قَالَ هُوَيْدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي إِسْمٰعِيلَ لَمْ يَذْكُرِ الْأَسْلَمِيَّ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایک دن آوے گا کہ مارنے والا نہ جانے گا اُس نے کیوں مارا اور جو مارا گیا وہ نہ جانے گا کیوں مارا گیا۔ لوگوں نے کہا یہ کیوں کر ہوگا۔ آپ نے فرمایا کشت و خون ہوگا قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کو خراب کریگا ایک شخص حبش کا چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا (مراد ابی سینیا کے کافر ہیں جو نصاریٰ ہیں یا وسط حبش کے بت پرست آخر زمانہ میں اُن کا غلبہ ہوگا اور مسلمان دنیا سے اُٹھ جاویں گے جب یہ مردود حبشی ایسا کام کرے گا۔)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

میں ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں کو پوجنے لگیں گے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ تَامٌّ قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَتَوَفّٰى كُلُّ مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ اٰبَائِهِمْ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن ختم نہ ہونگے جب تک لات اور عزّٰی (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے) پھر نہ پوجے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ اسکو غالب کرے سب دینوں پر اگرچہ برا مانیں مشرک لوگ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے (اور سوا اسلام کے اور کوئی دین دنیا میں غالب نہ رہے گا) آپ نے فرمایا ایسا ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کی وجہ سے ہر مومن مرجاویگا یہاں تک کہ ہر وہ شخص جس کے دل میں دانے برابر بھی ایمان ہوگا مرجاویگا اور وہ لوگ باقی رہ جاوینگے جن میں بھلائی نہیں ہے پھر وہ لوگ اپنے (شرک) باپ دادا کے دین پر لوٹ جاویں گے۔

عَنْ عَبْدِ الْحُمَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر سے گذریگا اور کہے گا کاش میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا۔

فائدہ۔ کاش میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا تو ان خرابیوں اور فتنوں میں نہ پڑتا۔ ایسے فساد اور خرابیاں اور بے دینیاں قیامت کے قریب پھیلیں گی کہ مومن زندگی سے بیزار ہوجاوے گا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے

صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفَ الْاَنْفِ

کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ناکیں موٹی اور چپٹی ہونگی۔

ہونگے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُوْنَ الشَّعْرَ وَيَمْشُوْنَ فِی الشَّعْرِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک مسلمان ترکوں سے لڑیں گے جن کے وجوہ سپر کی طرح تہ بتہ ہونگے۔ ان کا لباس بالوں کا ہوگا اور

وہ چلیں گے بالوں میں (یعنی جوتے بھی بالوں کے ہونگے)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقَاتِلُوْنَ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قیامت کے قریب ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہونگے اُن کے منہ گویا ڈھالیں ہیں تہ بتہ چہرے

اُن کے سُرخ ہیں آنکھیں چھوٹی ہیں۔

عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ يُوْشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَّا يُجْبٰی اِلَيْهِمْ قَفِيْزٌ وَّلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُوْنَ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ يُوْشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَّا يُجْبٰی اِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَّلَا مُدْیٌ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِیْ الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهٗ عَدًّا قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ نَضْرَةَ وَاَبِی الْعَلَاءِ اَتَرَيَانِ اَنَّهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَا لَا

ترجمہ۔ ابونضرہ سے روایت ہے ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے انہوں نے کہا قریب ہے عراق والوں کے قفیز اور درم نہ آوے۔ ہم نے کہا کس سبب سے۔ انہوں نے کہا عجم کے لوگ اس کو روک لیں گے۔ پھر کہا قریب ہے کہ شام والوں کے پاس دینار اور مدی نہ آوے (مدی ایک پیمانہ ہے اسی طرح قفیز) ہم نے کہا کس سبب سے۔ انہوں نے کہا روم والے لوگ روک لیں گے۔ پھر تھوڑی دیر چپ ہو رہے بعد اس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اخیر امت

میں ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر مال دیگا (یعنی روپیہ اور اشرفیاں لوگوں کو) اور اسکو شمار نہ کرے گا۔ جریر نے کہا میں نے ابونضرہ اور ابوالعلاء سے پوچھا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز ہے۔ انہوں نے کہا نہیں (یہ امام مہدی ہیں جو امت کے اخیر زمانے میں

السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ

فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص قحطان (ایک قبیلہ ہے) کا نکلیگا جو لوگوں کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِیْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ قَالَ مُسْلِمٌ هُمْ اَرْبَعَةُ اِخْوَةٍ شَرِيْكٌ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَعُمَيْرٌ وَّعَبْدُ الْكَبِيْرِ بَنُوْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن اور رات ختم نہ ہونگے یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جسکو جہجاہ کہیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے منہ ڈھالوں جیسے ہونگے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہونگے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے منہ ایسے ہوں گے جیسے ڈھالیں تہ بتہ جمی ہوئیں (یعنی موٹے منہ گول گول مراد ترک لوگ ہیں جو چین کے قریب تاتار کے رہنے والے ہیں۔ یہ پیشین گوئی پوری ہوئی مسلمان اُن سے لڑے)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلَكُمْ اُمَّةٌ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ وُجُوْهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک تم سے لڑیں گے وہ لوگ جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور اُن کے منہ تہ بتہ ڈھالوں کی طرح

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُهْلِكُ اُمَّتِیْ هٰذَا الْحَیُّ مِنْ قُرَیْشٍ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک کرے گا لوگوں کو یہ خاندان قریش میں سے (مراد بنی امیہ کا خاندان ہے) اصحاب نے کہا پھر ہم کو کیا حکم ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر لوگ ان سے الگ رہیں تو بہتر ہے۔

فائدہ۔ اگر لوگ ان سے الگ رہیں تو بہتر ہے اور اُن کا ساتھ نہ دیں، پر ایسا نہ ہوا اور لوگ بنی امیہ کے شریک ہوئے اور انہوں نے وہ ظلم کئے کہ خدا کی پناہ امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا مدینہ منورہ کو تباہ کیا سینکڑوں صحابی یزید کے لشکر کے ہاتھ سے مدینہ میں شہید ہوئے معاذ اللہ۔

عَنْ شُعْبَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ مَعْنَاهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَلَكَ كِسْرٰی فَلَا كِسْرٰی بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسریٰ (ایران کا بادشاہ) مر گیا اب اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر (روم کا بادشاہ) مر جاوے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا (اور یہ دونوں ملک مسلمان فتح کریں گے) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اُن دونوں کے خزانے خدا کی راہ میں خرچ کرو گے۔

عَنِ الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِ سُفْیَانَ وَمَعْنٰی حَدِیْثِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰی ثُمَّ لَا یَكُوْنُ كِسْرٰی بَعْدَهٗ وَقَیْصَرُ لَیَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا یَكُوْنُ قَیْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰی فَلَا كِسْرٰی بَعْدَهٗ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض سَوَاءً ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَتُفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ كَنْزَ اٰلِ كِسْرٰی الَّذِیْ فِی الْاَبْیَضِ قَالَ قُتَیْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَمْ یَشُكَّ

ترجمہ۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ مسلمانوں کی یا مومنوں کی (راوی کو شک ہے) ایک جماعت کسریٰ کے خزانہ کو کھولے گی جو سفید محل میں ہے

پیدا ہونگے۔ عمر بن عبد العزیز تو اوائل میں تھے)

عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ يَحْثِي الْمَالَ

ترجمہ۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے خلیفوں میں سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا جو مال کو لب بھر بھر کر دیگا اسکو گنے گا نہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ

ترجمہ۔ ابو سعید اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو بانٹے گا اور شمار نہ کرے گا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ جَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ بُؤْسَ ابْنَ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسرؓ سے جب وہ خندق کھود رہے تھے اُن کا سر پونچھنے لگے اور فرماتے تھے اے سمیہ کے بیٹے تجھ پر بڑی مصیبت ہوگی تجھ کو باغی گروہ قتل کریگا۔

فائدہ۔ عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا۔ عما حضرت علی کے ساتھ تھے صفین کی لڑائی میں اور اسی لڑائی میں وہ شہید ہو گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق تھے اور معاویہ کا گروہ خاطی اور باغی تھا

عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أُرَاهُ يَعْنِي أَبَا قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ وَيَقُولُ وَيْسَ أَوْ يَا وَيْسَ ابْنَ سُمَيَّةَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ شخص ابو قتادہ تھے اور بوس کے بدلے ویس ہے۔ ویس کے معنے خرابی اور مصیبت۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

ترجمہ۔ ام المؤمنین سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار سے تجھکو قتل کرے گا ایک باغی گروہ (باغی جو امام سے پھر جاوے)

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ ترجمہ۔ قتل کرے گا عمار کو باغی گروہ۔

الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ | اُن کو یہاں تک کہ پتھر بولے گا اے مسلمان یہ یہودی ہے آ اور اس کو مار ڈال (یہ قیامت کے قریب ہوگا)

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِيْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ پتھر کہے گا یہ میری آڑ میں ایک یہودی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُوْنَ اَنْتُمْ وَيَهُوْدُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِيْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِيْ فَاقْتُلْهُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہودی تم سے لڑیں گے پھر تم اُن پر غالب ہو گے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ اَوِ الشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ اَوِ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہود سے لڑیں گے پھر مسلمان انکو قتل کرینگے یہاں تک کہ یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر یا درخت بولیگا اے مسلمان! اے اللہ کے بندے یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے ادھر آ اور اسکو مار ڈال مگر غرقد کا درخت نہ بولے گا (وہ ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کی طرف بہت ہوتا ہے) وہ یہود کا درخت ہے۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابُوْنَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

ترجمہ۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے سامنے جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ابو الاحوص کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے جابر بن سمرہ سے پوچھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ بولے ہاں۔

عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ قَالَ سِمَاكٌ وَّسَمِعْتُ اَخِيْ يَقُوْلُ قَالَ جَابِرٌ فَاحْذَرُوْهُمْ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ جابر نے کہا اُن سے بچو (ایسا نہو اُن جھوٹوں کے فریب میں آجاؤ)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(قتیبہ کی روایت میں مسلمانوں کی ہے بلاشک)

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِيْ اِسْحَاقَ فَاِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَّلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ الثَّانِيَةُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفْرَجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَّيَرْجِعُوْنَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سنا ہے ایسا شہر جس کے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے اصحاب نے کہا ہاں یارسول اللہ ہم نے سنا ہے (یعنی قسطنطنیہ ہے) آپ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لڑیں گے اُس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحاق کی اولاد۔ سو جب اُس شہر کے پاس آویں گے تو اُتر پڑیں گے سو ہتھیار سے نہ لڑیں گے اور نہ تیر ماریں گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی ایک طرف جو دریا میں ہے گر پڑے گی پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی دوسری طرف گر پڑے گی۔ پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ہر طرف سے کھل جاویگا۔ سو اُس شہر میں گھس پڑینگے اور لوٹیں گے جب لوٹ کے مال بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنے والا آئیگا اور کہیگا دجال نکلا تو وہ ہر چیز کو چھوڑ دیں گے اور دجال کی طرف پلٹیں گے۔

فائدہ۔ اس روایت میں بنی اسحاق کا لفظ ہے حالانکہ عرب بنی اسمٰعیل ہیں اور معروف یہی ہے کہ بنی اسمٰعیل میں سے یہ لوگ ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدوں ہتھیار چلے صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہوگی اور اوپر حدیث گذری کہ وہاں بڑی لڑائی ہوگی تو مطلب یہ ہے کہ شہر پناہ کلمہ کے زور سے گر پڑے گی۔

عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُوْدَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لڑو گے یہود سے اور مارو گے

وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنْ يَكُنِ الَّذِي يُخَافُ لَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنِ الَّذِي يُخَافُ لَنْ تُسَلَّطَ قَتْلَهُ

بولا دُخ ہے تمہارے دل میں (یعنی دھنواں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چل مردود تو اپنے انداز سے کبھی نہ بڑھ سکیگا (یعنی شیطان اور جن کاہنوں کو تو اتنا ہی بتا سکتے ہیں کہ سارے جملہ میں سے ایک آدھ لفظ وہ بھی اُلٹ پلٹ کر بتا دیتے ہیں جیسے تو نے پوری آیت میں سے صرف ایک دخان کا لفظ بتا دیا۔ بس تیرا اتنا ہی مقدور ہے برخلاف پیغمبروں کے انکو اللہ تعالیٰ پوری اور صاف بات بتلا دیتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو چھوڑ دے میں اُسکی گردن ماروں۔ آپ نے فرمایا جانے دے۔ اگر یہ وہ ہے جس سے تو ڈرتا ہے (یعنی دجال) تو تو اُس کو مار نہ سکے گا۔

فائدہ ۔ نووی نے کہا ابن صیاد یا ابن صاید اُسکا نام صاف ہے۔ علماء نے کہا کہ اُسکا قصہ مشکل ہے اور اس کا امر مشتبہ ہے کہ وہی دجال تھا یا دجال الگ ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد دجالوں سے ایک دجال تھا۔ علماء نے کہا ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ ابن صیاد کے باب میں آپ پر وحی نہیں آئی کہ وہ دجال ہے یا دجال نہیں ہے آپ کو دجال کی صفتیں وحی سے معلوم ہوئی تھیں اور ابن صیاد میں بعض صفتیں موجود تھیں اس وجہ سے آپ کو گمان تھا یقین نہ تھا کہ شاید یہ دجال ہو۔ اور آپ نے اُسکو قتل نہ کیا حالانکہ اُس نے نبوت کا دعویٰ کیا اس وجہ سے کہ وہ نابالغ تھا یا اُس زمانہ میں یہودیوں سے صلح تھی اور وہ بھی یہودیوں سے تھا۔ پھر اختلاف ہے کہ ابن صیاد کہاں مرا۔ ابوداؤد میں ایک روایت ہے کہ وہ حرہ کے دن غائب ہو گیا اور جابر قسم کھاتے تھے کہ وہ دجال ہے اسی طرح حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور آپ نے منع نہ کیا۔ واللہ اعلم۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ هُوَ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ مَا تَرَى قَالَ أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرَى قَالَ أَرَى صَادِقِينَ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِّسَ عَلَيْهِ دَعُوهُ

ترجمہ۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابن صیاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ملے مدینہ کے بعض راہوں میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ ابن صیاد نے کہا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ آپ نے فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور اُسکے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر۔ بھلا تجھ کو کیا دکھائی دیتا ہے؟ وہ بولا میں ایک تخت

حَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبًا مِّنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّھُمْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ

فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ قریب تیس ۳۰ کے دجال جھوٹے پیدا ہوں گے (دجال کے معنی مکار فریبی) ہر ایک یہ کہے گا میں اللہ کا رسول ہوں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ حَتّٰی یَنْبَعِثَ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ ذِکْرِ ابْنِ صَیَّادٍ

ابن صیاد کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِصِبْیَانٍ فِیْھِمُ ابْنُ صَیَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْیَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَیَّادٍ فَکَانَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَرِہَ ذٰلِکَ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ یَدَاکَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ لَا بَلْ تَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَتّٰی اَقْتُلَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّکُنِ الَّذِیْ تَرٰی فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ قَتْلَہٗ

ترجمہ - عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بچوں پر سے گذرے اُن میں ابن صیاد تھا۔ سب لڑکے (آپ کو دیکھ کر) بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا معلوم ہوا (کیونکہ آپ کو گمان تھا گو یقین نہ تھا کہ یہ دجال ہے) آپ نے فرمایا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ وہ بولا، نہیں۔ بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو چھوڑیئے میں اسکو قتل کروں۔ آپ نے فرمایا اگر یہ وہ ہے جو تو خیال کرتا ہے (یعنی دجال ہے) تو تو اُس کو نہ مار سکے گا (اور جو دجال نہیں ہے تو اس کے مارنے سے کیا فائدہ۔)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا نَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِابْنِ صَیَّادٍ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ خَبَأْتُ لَکَ خَبِیْئًا فَقَالَ دُخٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَکَ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دَعْنِیْ نَاضْرِبْ عُنُقَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

ترجمہ - عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم چل رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنے میں ابن صیاد ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دل میں تیرے لئے ایک بات چھپائی ہے۔ (آپ نے اس آیت کا تصور کیا فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ۝) ابن صیاد

لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ فِي قَوْلِهِ قَالَ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ

ساتھ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ دجال یہودی ہوگا اور میں تو مسلمان ہوں اور آپ نے فرمایا کہ دجال کے اولاد نہ ہوگی میری تو اولاد ہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا ہے دجال پر اور میں نے تو حج کیا۔ ابو سعید نے کہا وہ برابر ایسی گفتگو کرتا رہا کہ قریب ہوا کہ میں اسکو سچا سمجھوں اور اسکی بات میرے دل میں کھب جاوے پھر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ اب دجال کہاں ہے اور اس کے باپ اور ماں کو بھی پہچانتا ہوں۔ لوگوں نے ابن صیاد سے کہا بھلا تجھ کو یہ اچھا لگتا ہے کہ تو دجال ہو وہ بولا اگر مجھ کو دجال بنایا جاوے تو میں ناپسند نہ کروں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا أَوْ عُمَّارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيتُ أَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِعُسٍّ فَقَالَ اشْرَبْ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ وَالدَّبَرَ حَارٌّ مَا بِي إِلَّا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ أَوْ قَالَ أَخُذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ أَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخُذَ حَبْلًا فَأُعَلِّقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ اخْتَنِقَ مِمَّا يَقُولُ لِي النَّاسُ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتُ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حج کو یا عمرہ کو نکلے اور ہمارے ساتھ ابن صاید تھا۔ ایک منزل میں ہم اترے لوگ ادھر ادھر چلے گئے اور میں اور ابن صاید دونوں رہ گئے۔ مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی اس وجہ سے کہ لوگ اس کے باب میں جو کہا کرتے تھے (کہ دجال ہے) ابن صائد اپنا اسباب لیکر آیا اور میرے اسباب کے ساتھ رکھدیا۔ (مجھے اور زیادہ وحشت ہوئی) میں نے کہا گرمی بہت ہے اگر تو اپنا اسباب اس درخت کے تلے رکھے تو بہتر ہے۔ اس نے ایسا ہی کیا پھر بکریاں ہم کو دکھلائی دیں۔ ابن صائد گیا اور دودھ لیکر آیا اور کہنے لگا ابو سعید دودھ پی۔ میں نے کہا گرمی بہت ہے اور دودھ گرم ہے اور کوئی وجہ نہ تھی کہ میں دودھ نہ پیوں۔ صرف یہی کہ مجھ کو برا معلوم ہوا اس کے ہاتھ سے پینا۔ ابن صاید نے کہا اے ابو سعید میں نے

دیکھتا ہوں پانی پر۔ آپ نے فرمایا وہ تو ابلیس کا تخت ہے سمندر پر۔ اور کیا دیکھتا ہے؟ وہ بولا دو سچے میرے پاس آتے ہیں اور ایک جھوٹا یا دو جھوٹے اور ایک سچا۔ آپ نے فرمایا چھوڑو اسکو۔ اس کو شک ہے اپنے باب میں (کہ وہ سچا ہے یا نہیں)

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَيَّادٍ وَمَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْجُرَيْرِيِّ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ لِيْ مَا قَدْ لَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُوْنَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُ لَا يُوْلَدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِيْ أَوَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُّ بِالْمَدِيْنَةِ وَهَا أَنَا أُرِيْدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيْ فِيْ آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ فَلَبَّسَنِيْ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ابن صیاد کے ساتھ گیا مکہ تک۔ وہ مجھ سے کہنے لگا لوگ مجھے کیا کیا کہتے ہیں میں دجال ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے دجال کی اولاد نہ ہوگی اور میری تو اولاد ہے۔ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے وہ مکہ اور مدینہ میں نہ آویگا۔ میں نے کہا ہاں سنا ہے۔ ابن صیاد بولا میں تو مدینہ میں پیدا ہوا اور اب مکہ جاتا ہوں۔ ابو سعید نے کہا پھر آخر میں ابن صیاد کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں جانتا ہوں دجال کہاں پیدا ہوا اور اب وہ کہاں ہے۔ ابو سعید نے کہا تو مجھ کو اس نے شبہ میں ڈالدیا (اخیر کی بات کہکر کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اُس کا مقام کیونکر اسکو معلوم ہوا۔ نووی نے کہا ابن صیاد کی یہ دلیلیں کہ اس کی اولاد ہے اور وہ مدینہ میں پیدا ہوا مکہ میں جاتا ہے کچھ کافی نہیں کیونکہ یہ صفات دجال کی آپ نے اس وقت بتلائی ہیں جب وہ فساد کرنے کے لئے دنیا میں نکلے گا نہ پیشتر کی)

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ صَائِدٍ فَأَخَذَنِيْ مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَالِيْ وَلَكُمْ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَهُوْدِيٌّ وَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ وَ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابن صیاد نے مجھ سے گفتگو کی تو مجھ کو شرم آگئی (اس کے بُرا کہنے میں) وہ کہنے لگا میں نے لوگوں کے سامنے عذر کیا اور کہنے لگا کیا ہوا تم کو میرے

سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ کی قسم کھاتے ہو۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر کو دیکھا وہ قسم کھاتے تھے اس امر پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے اُس کا انکار نہ کیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مُغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ ظَهْرَهُ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَضَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چند لوگوں میں ابن صیاد کے پاس گئے پھر اُس کو دیکھا لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے بنی مغالہ کے پاس۔ ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا اس کو خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا پھر آپ نے اس سے پوچھا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم رسول ہو اُمّی لوگوں کے (اُمّی کہتے ہیں ان پڑھ اور بے تعلیم کو) پھر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا یا اس سے درخواست نہ کی مسلمان ہونے کی (کیونکہ آپ مایوس ہو گئے اُس کے اسلام سے اور ایک روایت میں فَرَفَضَهٗ ہے صاد مہملہ سے یعنی آپ نے اس کو لات سے مارا) اور فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تجھے کیا دکھائی دیتا ہے وہ بولا میرے پاس کبھی سچا آتا ہے کبھی جھوٹا

وَسَلَّمَ هُوَ كَافِرٌ وَّاَنَا مُسْلِمٌ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَقِيْمٌ لَا يُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِيْ بِالْمَدِيْنَةِ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ حَتّٰى كِدْتُ اَنْ اُعَارِضَهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهٗ وَاَعْرِفُ مَوْلِدَهٗ وَاَيْنَ هُوَ الْاٰنَ قَالَ وَلَقِيْتُهٗ تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ

قصد کیا ہے کہ ایک رسی لوں اور درخت میں لٹکا کر اپنے تئیں پھانسی دیلوں ان باتوں کی وجہ سے جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں اے ابو سعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اتنی کس سے پوشیدہ ہے جتنی تم انصار کے لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ کیا تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہیں جانتے کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال کافر ہوگا میں تو مسلمان ہوں۔ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال لاولد ہوگا اور میری اولاد مدینہ میں موجود ہے۔ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال مدینہ اور مکہ میں نہ جاوے گا اور میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ کو جارہا ہوں۔ ابو سعید نے کہا (اس نے ایسی باتیں کیں کہ) میں قریب تھا کہ اسکا طرف دار بن جاؤں (اور لوگوں کا کہنا اس کے باب میں غلط سمجھوں) پھر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اس کے پیدائش کا مقام جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اب وہ کہاں ہے۔ میں نے اس سے کہا خرابی ہو تیرے سارے دن (یعنی تو نے کیا کہا کہ پھر مجھے تیری نسبت شبہ ہو گیا)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ دُرْمُكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے پوچھا جنت کی مٹی کیسی ہے وہ بولا باریک ہے سفید مشک کی طرح خوشبودار اے ابو القاسم۔ آپ نے فرمایا سچ کہا تو نے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دُرْمُكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ

ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جنت کی مٹی کیسی ہے آپ نے فرمایا باریک سفید خالص مشک کی طرح خوشبودار۔

عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ اَتَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ

ترجمہ۔ محمد بن منکدر سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا قسم کھاتے ہوئے کہ ابن صائد دجال ہے۔ میں نے کہا تم

تو معلوم کرتے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر) سالم نے کہا عبداللہ بن عمر نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسی اس کو لائق ہے۔ پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوح نے بھی (جن کا زمانہ بہت پہلے تھا) اپنی قوم کو ڈرایا اس سے لیکن میں تم کو ایسی بات بتلائے دیتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی۔ تم جان لو کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا اللہ برکت والا بلند کانا نہیں ہے (معاذ اللہ کانا پن ایک عیب ہے اور وہ ہر ایک عیب سے پاک ہے) ابن شہاب نے کہا مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا اُن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دجال سے ڈرایا اور یہ بھی فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا (یعنی حقیقتاً ک اور ف اور ر یہ حروف لکھے ہوں گے یا اس کے چہرے سے کفر اور شرارت نمایاں ہوگی) جسکو پڑھ لیگا وہ شخص جو اس کے کاموں کو بُرا جانے گا یا اس کو ہر ایک مومن پڑھ لیگا اور آپ نے فرمایا تم یہ جان رکھو کہ کوئی تم سے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا جب تک مر نہ لیگا۔

فائدہ۔ مازری نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل حق کا اور اگر خدا کا دیدار محال ہوتا جیسے معتزلہ کہتے ہیں تو موت کی قید لگانے سے کیا فائدہ تھا۔ اور اس مضمون کی حدیثیں کتاب الایمان میں گذر چکیں اور دنیا میں خدا کا دیدار محال نہیں ہے اہل حق کے نزدیک بلکہ ممکن ہے لیکن اختلاف ہے کہ یہ دیدار کسی کو ہوا ہے یا نہیں اسی طرح اختلاف ہے اس میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا یا نہیں انتہیٰ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اِلٰى مُنْتَهٰى حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيْثِ عَنْ يَعْقُوْبَ قَالَ قَالَ اَبِيْ يَعْنِيْ فِيْ قَوْلِهٖ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ لَوْ تَرَكَتْهُ اُمُّهٗ بَيَّنَ اَمْرَهٗ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں بنی مغالہ کی بجائے بنی معاویہ ہے اور یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش اس کی ماں اسکو اپنے کام میں چھوڑ دیتی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مُغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ يُعْقٰى حَدِيْثُ يُوْنُسَ وَصَالِحٍ غَيْرَ اَنَّ عَبْدَ ابْنِ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ بَعْدَ
ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
اُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ
حَتّٰى اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَ
هُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا
قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشٍ فِيْ
قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا رَمْزَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ
بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ
وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ
ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ عُمَرَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ
ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ مَا
مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَهٗ
نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنْ اَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ
يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ
اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ
اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حَدَّثَ النَّاسَ الدَّجَّالُ اَنَّهٗ
مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَاُهٗ مَنْ كَرِهَ
عَمَلَهٗ اَوْ يَقْرَاُهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعْلَمُوْنَ
اَنَّهٗ لَنْ يَرٰى اَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کام گڑبڑ ہو گیا (یعنی مخلوط حق و باطل دونوں سے) پھر آپ نے فرمایا میں نے تجھ سے پوچھنے کے لئے ایک بات دل میں چھپائی ہے۔ ابن صیاد نے کہا وہ دُخ ہے (دُخ بمعنی دخان یعنی دھنویں کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذلیل ہو تو اپنی قدر سے کہاں بڑھ سکتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے چھوڑ دیئے یا رسول اللہ میں اس کی گردن مارتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ وہی ہے (یعنی دجال) تو تو اُس کو مار نہ سکے گا اور جو وہ نہیں ہے تو تجھے اس کا مارنا بہتر نہیں۔ سالم بن عبداللہ نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب اس باغ میں گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا جب آپ باغ میں گھسے تو کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپنے لگے۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ ابن صیاد کو دھوکا دیں اور اس کی کچھ باتیں سنیں۔ اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کو دیکھا وہ لیٹا ہوا تھا ایک بچھونے پر ایک کمبل اوڑھے ہوئے کچھ گنگنا رہا تھا اس کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور آپ چھپ رہے تھے کھجور کے درختوں کی آڑ میں۔ اُس نے ابن صیاد کو پکارا او صاف! اور صاف نام تھا ابن صیاد کا یہ محمدؐ آن پہنچے۔ یہ سنتے ہی ابن صیاد اُٹھ کھڑا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش تو اسکو ایسا ہی رہنے دیتی (تو ہم اسکی باتیں سنتے

گئے اُن سے یہ حال بیان کیا۔ انہوں نے کہا تیرا کیا کام تھا ابن صیاد سے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول جو چیز دجال کو بھیجے گی لوگوں پر وہ اسکا غصہ ہے (یعنی غصہ اس کو نکالیگا)

بَابُ ذِكْرِ الدَّجَّالِ

دجال کا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا لوگوں میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور خبردار رہو دجال مسیح کی داہنی آنکھ کانی ہے گویا اس کی آنکھ انگور ہے پھولا ہوا۔

فائدہ۔ قاضی نے کہا امام مسلم نے اس باب میں جو حدیثیں بیان کیں وہ اہل حق کی دلیل ہیں کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کو بھیجکر اپنے بندوں کو آزماویگا اس طرح سے کہ وہ اسکو قدرت دیگا بڑے بڑے کاموں کی جیسے مُردوں کو جلانا اور پانی کا برسانا زمین کے خزانے نکالنا یہ سب کام اس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہونگے پھر اللہ تعالیٰ اس کو عاجز کر دیگا اور کسیکو قتل نہ کر سکے گا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس کو قتل کریں گے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط رکھیگا۔ یہ مذہب ہے اہل سنت کا اور تمام محدثین اور فقہاء کا اور خوارج اور جہمیہ اور بعض معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ دجال کا پیدا ہونا صحیح ہے لیکن جو باتیں وہ دکھلاویگا وہ نظر بندی کی قسم سے ہونگے اور خیالات کی طرح فی الواقع ان کا وجود ہوگا کس لئے کہ اگر دجال کی ایسی باتیں واقعی ہوں تو انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا اعتبار جاتا رہے اور یہ اُنکی غلطی ہے اسواسطے کہ دجال نبوت کا دعویٰ نہ کرے گا تاکہ یہ باتیں نبوت کو تصدیق کریں بلکہ وہ تو معاذ اللہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ اس کا دعویٰ اسکی صورت حال سے غلط ہوگا کس لئے کہ وہ کانا ہوگا اور تمام حدوث کی نشانیاں اُس میں موجود ہونگی اور وہ عاجز ہوگا خود اپنا عیب دور کرنے سے اور اپنی پیشانی کا لکھا (کافر کا لفظ) مٹانے سے۔ اس صورت میں اس کے تابع وہی لوگ ہونگے جو عقل سے خالی ہیں یا طماع ہیں یا ڈرپوک ہیں کیونکہ اس کا فتنہ بڑا ہوگا اور وہ اتنا نہ ٹھیرے گا کہ ضعیف العقل لوگ اس کے حال میں غور کریں اسی لئے پیغمبروں نے اسکے فتنہ سے ڈرا دیا اور اس کے جھوٹے ہونے کے دلائل بیان کر دیئے۔ اور جن لوگوں کو خدا نے نیک توفیق دی

عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا أَرَدْتَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا

ترجمہ۔ نافع سے روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابن صیاد سے ملے مدینہ کی کسی راہ میں تو ابن عمر نے ولی بات ایسی کہی جس سے ابن صیاد کو غصہ آگیا۔ وہ اتنا پھولا کہ راہ بند ہوگئی۔ ابن عمر ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے ان کو یہ خبر پہنچ چکی تھی۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے تو نے ابن صیاد کو کیوں چھیڑا۔ تجھ کو نہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال جب نکلے گا تو اسی وجہ سے کہ غصہ ہوگا (تو شاید ابن صیاد دجال ہو اور تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل پڑے)

عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ نَافِعٌ يَقُولُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقِيتُهُ مَرَّتَيْنِ. قَالَ فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تُحَدِّثُونَ أَنَّهُ هُوَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ قَالَ قُلْتُ كَذَبْتَنِي وَاللّٰهِ لَقَدْ أَخْبَرَنِي بَعْضُكُمْ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَكَذَلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ فَلَقِيتُهُ لَقْيَةً أُخْرَى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هٰذِهِ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَزَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِي أَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِي حَتَّى تَكَسَّرَتْ وَأَنَا وَاللّٰهِ فَمَا شَعَرْتُ قَالَ وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ مَا تُرِيدُ إِلَيْهِ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ

ترجمہ۔ نافع سے روایت ہے ابن عمرؓ کہتے تھے میں ابن صیاد سے دو بار ملا۔ ایک بار ملا تو میں نے لوگوں سے کہا تم کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ انہوں نے کہا نہیں قسم خدا کی میں نے کہا قسم خدا کی تم نے مجھ کو جھوٹا کیا تم میں سے بعض لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ نہیں مریگا یہاں تک کہ تم سب میں زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہوگا تو وہ ایسا ہی ہے آج کے دن۔ وہ کہتے ہیں پھر ابن صیاد نے ہم سے باتیں کیں پھر میں جدا ہوا ابن صیاد سے اور دوبارہ ملا تو اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی۔ میں نے کہا یہ تیری آنکھ کا کیا حال ہے جو میں دیکھ رہا ہوں۔ وہ بولا مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا تیرے سر میں آنکھ ہے اور تجھے نہیں معلوم۔ وہ بولا اگر خدا چاہے تو تیری اس لکڑی میں آنکھ پیدا کر دیوے۔ پھر ایسی آواز نکالی جیسے گدھ زور سے آواز کرتا ہے۔ نافع نے کہا عبداللہ بن عمر اور ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر اَيْ كَافِرٌ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا ک ف ر یعنی کافر۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا ك ف ر يَقْرَاُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے (اسیواسطے اُس کو مسیح کہتے ہیں) اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پھر اس کے ہجے کئے یعنی ک اور ف اور ر ہر مسلمان اس کو پڑھ لے گا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا ایک روایت میں ہے کہ ہر مومن اس کو پڑھ لیگا خواہ لکھنے والا ہو یا نہو اور صحیح قول جسپر محققین ہیں یہ ہے کہ حقیقتاً اس کی پیشانی پر یہ حرف لکھے ہونگے اور یہ اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی اس کے جھوٹ کی رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اس نشانی کو ظاہر کردیگا ہر ایک مسلمان کے لئے خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو اور جس کو گمراہ کرنا چاہیگا اُس کے لئے ظاہر نہ کرے گا۔ اور بعضوں نے کہا یہ مجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ کفر اور شرارت اسکے چہرے پر نمود ہوگی اور یہ قول ضعیف ہے انتہیٰ۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهٗ جَنَّةٌ وَّنَارٌ فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَّجَنَّتُهٗ نَارٌ

ترجمہ۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال بائیں آنکھ کا کانا ہوگا (اوپر ابن عمر کی حدیث میں گذرا کہ داہنی آنکھ کا کانا ہوگا اور دونوں میں سے ایک روایت میں سہو ہے۔ غرض ایک آنکھ اس کی کانی ہوگی) گھنے بالوں والا۔ اس کے ساتھ باغ ہوگا اور آگ ہوگی۔ سو اُسکی آگ تو باغ ہے اور اس کا باغ آگ ہے۔ (علماء نے کہا یہ بھی ایک آزمایش ہے خدا پاک کی اپنے بندوں کے لئے تا حق کو حق کرے اور جھوٹ کو جھوٹ پھر اسکو رسوا کرے اور لوگوں میں اس کی عاجزی ظاہر کرے)

فائدہ۔ مراد یہ ہے کہ حقیقت میں آگ اس کی باغ ہوجائے گی مومنوں کے لئے اور باغ اُسکا آگ ہوجاویگا اس کے تابعداروں کے لئے اور اُس کا کارخانہ سارا نظربندی ہے

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ مَعَهٗ نَهْرَانِ تَجْرِيَانِ

ترجمہ۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں دجال کے ساتھ کیا ہوگا

ہے وہ کبھی اسکو نہ مانیں گے نہ اس کے فریب میں آویں گے اور وہ شخص جسکو دجال ماریگا پھر جلاویگا ایسے لوگوں میں سے ہوگا وہ کہے گا مجھے تیرے مارنے اور جلانے سے اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے۔ تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا۔

مترجم کہتا ہے کہ دجال تو اتنی بڑی بڑی باتیں دکھلاویگا جیسے مُردوں کا جلانا، پانی کا برسانا، جنت و دوزخ اُس کے پاس ہوگی۔ اگر جاہل لوگ تابع ہوجائیں تو قیاس سے بعید نہیں جاہلوں کا تو یہ حال ہے کہ دجال سے کم درجہ لوگوں کے جو ایک بات بھی خلاف عادت نہیں دکھلا سکتے تابع ہوجاتے ہیں اور معاذ اللہ انکے الوہیت کے دعوے کو سچ سمجھتے ہیں ہمارے زمانہ میں آغا خان بمبئی میں ایک شخص گذرا ہے جسکو بہت لوگ خدا سمجھتے تھے اور اب تک سمجھتے ہیں اور اُن لوگوں کو خوجے کہتے ہیں۔ ان جاہلوں کو اتنا شعور نہیں کہ جو شخص کھائے پیئے اور بندوں کی طرح رہے اور موتے وہ خدا کیسے ہوسکتا ہے اور لطف تو یہ ہے کہ خوجے بیچارے تو جاہل ہیں۔ آج وہ قوم جو دنیاوی علوم میں اپنا ثانی نہیں رکھتی اور عقل کمال میں انا ولا غیری کا دم بھرتی ہے ایک بشر کی نسبت جو ہماری طرح ایک آدمی تھا اور آدمی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا خدائی کا اعتقاد رکھتی ہے۔ ہائے افسوس نصاریٰ کے علم و معرفت پر تمام چیزوں میں تو وہ عقل سے کام لیتے ہیں اور خاص اپنے اعتقاد میں ایسی رکیک بے وقوفی کی بات کو بلا تکلف مان لیتے ہیں۔ امید ہے کہ چند روز میں جو عقلمند نصرانی ہیں وہ اس لغو عقیدے سے پھر جائیں گے اور اسلام کی سچی بات اختیار کریں گے کہ سوائے ایک خدائے واحد کے جس نے ہم سب کو پیدا کیا اور کوئی خدا نہیں، باقی تمام لوگ اس کے بندے اور غلام ہیں اور خدا اپنے فضل سے نصاریٰ کے دل کھولدے اور وہ اس سچی بات کو مان لیں تو دنیا کی بہار ہوجاویگی اور دو بڑے بڑے زبردست مذہب یعنی اسلام اور کرسچیانٹی ایک ہوجائیں گے اور اس وقت مشرکوں کا زیر کرنا اور انکو بھی توحید کی راہ پر لانا بڑا آسان ہوگا۔ یا اللہ تو اپنے بندوں پر رحم کر اور انکو بھی سیدھی سمجھ دے اور انکو تعصب اور باپ دادا کی راہ پر چلنے سے کہ وہ عقل اور دین کے خلاف ہو بچاوے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار رہو وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ک ف ر لکھا ہے۔

عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يُرَى فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هٰكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

ترجمہ - ربعی بن حراش سے روایت ہے حذیفہ اور ابو مسعود دونوں جمع ہوئے حذیفہ نے کہا میں اُن سے زیادہ جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہوگا - اس کے ساتھ ایک نہر ہوگی پانی کی اور ایک نہر آگ کی - پھر جس کو تم آگ دیکھو گے وہ پانی ہوگا اور جسکو تم پانی دیکھو گے وہ آگ ہے - سو جو کوئی تم میں سے یہ وقت پاوے اور پانی پینا چاہے وہ اس نہر میں سے پیئے جو آگ معلوم ہوتی ہے اس کو پانی پاوے گا - ابو مسعود نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سُنا ہے -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ

ترجمہ - ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم سے دجال کی ایک بات ایسی نہ کہوں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہ کہی وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہونگی - پر جس کو وہ جنت کہے گا حقیقت میں وہ آگ ہوگی اور میں نے تم کو دجال سے ڈرایا جیسے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا -

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ

ترجمہ - نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایک دن صبح کو ذکر کیا تو کبھی اسکو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنی کبھی اس کی تحقیر کی اور کبھی اس کے فتنہ کو بڑا کہا یا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے) یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آگیا جب ہم پھر آپ کے پاس شام کو گئے تو آپ نے ہمارے چہروں پر اس کا اثر معلوم کیا (یعنی ڈر اور خوف) آپ نے فرمایا تمھارا کیا حال ہے ہم نے عرض کیا

اَحَدُهُمَا رَاىَ الْعَيْنِ مَاءٌ اَبْيَضُ وَالْاٰخَرُ رَاىَ الْعَيْنِ نَارٌ تَاَجَّجُ فَاِمَّا اَدْرَكَنَّ اَحَدٌ فَلْيَاْتِ النَّهَرَ الَّذِىْ يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغْمِضْ ثُمَّ لْيُطَاطِئْ رَاْسَهٗ فَيَشْرَبَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مَاءٌ بَارِدٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظُفْرَةٌ غَلِيْظَةٌ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَاُهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ اَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ

اس کے ساتھ دو نہریں ہونگی بہتی ہوئیں ایک تو دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی۔ پھر جو کوئی یہ موقع پاوے وہ اس نہر میں چلا جاوے جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی آنکھ بند کرلے اور سر جھکا کر اس میں سے پیئے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکھ بالکل چٹ ہوگی اُسپر ایک پھلی ہوگی موٹی اور اسکی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا جس کو ہر مومن پڑھ لیگا خواہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِى الدَّجَّالِ اِنَّ مَعَهٗ مَاءً اَوْ نَارًا فَنَارُهٗ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاءُهٗ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوْا قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَاَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی لیکن آگ کیا ہے ٹھنڈا پانی اور پانی آگ ہے تو مت ہلاک کرنا اپنے تئیں (اس کے پانی میں گھس کر) ابو مسعود نے کہا میں نے بھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِىِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَهٗ اِلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهٗ عُقْبَةُ حَدِّثْنِىْ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الدَّجَّالِ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَنَارًا فَاَمَّا الَّذِىْ يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِىْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِى الَّذِىْ يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهٗ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ فَقَالَ عُقْبَةُ وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهٗ تَصْدِيْقًا لِحُذَيْفَةَ

ترجمہ۔ ربعی بن حراش نے کہا میں عقبہ بن عمرو ابی مسعود انصاری کے ساتھ حذیفہ بن الیمان کے پاس گیا۔ عقبہ نے کہا حذیفہ سے تم مجھ سے بیان کرو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں سنا ہو حذیفہ نے کہا آپ نے فرمایا دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی تو جس کو لوگ پانی دیکھیں گے وہ آگ ہوگی جلانے والی اور جس کو لوگ آگ دیکھیں گے وہ پانی ہوگا سرد اور شیریں پھر جو کوئی تم میں سے یہ موقع پاوے اُسکو چاہیئے کہ جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے اس لئے کہ وہ شیریں پاکیزہ پانی ہے عقبہ نے کہا حذیفہ کو سچ کرنے کے لئے کہ میں نے بھی یہ حدیث سنی ہے۔

طَرْفِهٖ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلَهٗ
ثُمَّ يَأْتِي عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِلٰى قَوْمٍ
قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ
وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا
هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ
السَّلَامُ اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ
لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَ
يَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ
حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ
طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ
فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ وَ
يُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ
حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ
مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِّاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ
عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ
فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ
وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ
مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ
فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
اَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ
الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ
اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَّا يُكِنُّ مِنْهُ
بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى
يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ
اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ
تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ
بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ
مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَ

ایک برس، دو مہینے چودہ دن تک رہیگا)
اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو دن
سال بھر کے برابر ہوگا اس دن ہم کو ایک ہی
دن کی نماز کفایت کریگی؟ آپ نے فرمایا نہیں
تم اندازہ کر لینا اُس دن میں بقدر اُس کے
یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو
اسی طرح اُس دن بھی اٹکل کر کے پڑھ لینا
(اب تو گھڑیاں بھی موجود ہیں اُن سے وقت
کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔ نووی نے کہا
اگر آپ یوں صاف نہ فرماتے تو قیاس یہ تھا
کہ اُس دن صرف پانچ نمازیں پڑھنا کافی
ہوتیں کیونکہ ہر دن رات میں خواہ کتنا ہی بڑا
ہو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں
مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے۔
مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین میں جو
خط استوار سے نوے درجہ پر واقع ہے
اور جہاں کا افق معدل النہار ہے چھ مہینے
کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے، تو ایک
دن رات سال بھر کا ہوتا ہے۔ پس اگر
بالفرض انسان وہاں پہنچ جاوے اور جیئے
تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوں گی۔)
اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی
چال زمین میں کیونکر ہوگی؟ آپ نے فرمایا
جیسے وہ مینہ جسکو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہے
سو وہ ایک قوم کے پاس آویگا تو اُن کو کفر
کی طرف بلاویگا۔ وہ اس پر ایمان لاوینگے
اور اس کی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم
کریگا وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا
وہ انکی گھاس اور اناج اُگاویگی تو شام کو گورو

بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ
فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ اِنَّهٗ خَارِجٌ
خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ
شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَمَا لَبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا
يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ
اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ
الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ
قَالَ لَا اقْدِرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ
الرِّيْحُ فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ
الْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ
اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَاَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا وَ
اَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ
فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ
فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ
مِّنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا
اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ
النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ
بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ
ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ وَيَضْحَكُ
فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ
ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ
الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ
وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ
رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ
كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ
اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ

یا رسول اللہ آپ نے دجال کا ذکر کیا اور
اس کو گھٹایا اور بڑھایا یہاں تک کہ ہم کو
گمان ہو گیا کہ دجال ان درختوں میں کھجور
کے موجود ہے (یعنی اس کا آنا بہت قریب
ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مجھ کو دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تم پر
زیادہ ہے (فتنوں کا آپس کی لڑائیوں کا)
اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا
تو تم سے پہلے میں اس کو الزام دوں گا اور
تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا اور اگر وہ
نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مرد
مسلمان اپنی طرف سے اسکو الزام دیگا اور
حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر
البتہ دجال تو جوان گھونگریال والا ہے
اس کی آنکھ میں ٹینٹ ہے گویا کہ میں اسکی
مشابہت دیتا ہوں عبد العزی بن قطن
کے ساتھ (عبد العزی ایک کافر تھا) سو
جو شخص تم میں سے دجال کو پاوے اسکو
چاہیئے کہ سورۂ کہف کے سرے کی آیتیں
اس پر پڑھے مقرر وہ نکلے گا شام اور عراق
کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا
داہنے اور فساد اٹھائے گا بائیں۔ اے
خدا کے بندو! ایمان پر قائم رہنا۔ اصحاب
بولے یا رسول اللہ وہ زمین پر کتنی مدت
رہے گا؟ آپ نے فرمایا چالیس دن تک
ایک دن ان میں کا ایک سال کے برابر ہوگا
اور دوسرا ایک مہینے کے اور تیسرا ایک ہفتہ
کے اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہیں
(تو ہمارے دنوں کے حساب سے دجال

خون میں بھر کر لوٹا دیگا۔ وہ سمجھیں گے کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے۔ یہ مضمون اس روایت میں نہیں ہے اس کے بعد کی روایت سے لیا گیا ہے) اور خدا کا پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کے اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ اُن کے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی) پھر خدا کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھی دعا کریں گے سو خدا تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کے لوگوں پر عذاب بھیجے گا انکی گردنوں میں کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جائیں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر خدا کے رسول عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ انکی سڑاند اور گندگی سے خالی نہ پاوینگے (یعنی تمام زمین پر انکی سڑی ہوئی لاشیں پڑی ہونگی) پھر خدا کے رسول عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی خدا سے دعا کریں گے تو حق تعالیٰ چڑیوں کو بھیجے گا بڑے اونٹوں کی گردن کے برابر۔ وہ اُنکو اٹھا لیجاویں گے اور انکو پھینک دیں گے جہاں خدا کا حکم ہوگا پھر خدا تعالیٰ ایسا پانی برساویگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور بالوں کا اس پانی سے باقی نہ رہے گا سو خدا زمین کو دھو ڈالیگا یہاں تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کے کر دے گا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے اور اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھائیگا اور اس کے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے اور دودھ میں برکت ہوگی یہاں تک کہ دودھار اونٹنی آدمیوں کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودھار گائے ایک برادری کے لوگوں کو کفایت کریگی اور دودھار بکری ایک جدی لوگوں کو کفایت کریگی سو اسی حالت میں لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجے گا کہ انکی بغلوں کے نیچے لگے گی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور برے بدذات لوگ باقی رہ جاوینگے آپس میں بھڑیں گے گدھوں کی طرح انپر قیامت قائم ہوگی۔

فائدہ۔ دجال اور یاجوج اور ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون انکے داؤں میں آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے۔ اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اسکا ہرگز اعتقاد نہ کرے اسکو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقوے پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نہ کرے۔ کرامات اس کا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر بے دین فاسق سے ہو اُسکو استدراج کہتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمْرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ فَاِنِّيْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس روایت میں وہی فقرہ زیادہ ہے

اللِّقْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِيَ الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ

(جانور) آویں گے پہلے سے زیادہ اُن کے کوہان لمبے ہونگے تھن کشادہ ہوں گے کوکھیں تنی ہوئیں (یعنی خوب موٹی ہوکر) پھر دجال دوسری قوم کے پاس آوے گا انکو بھی کفر کی طرف بلاویگا لیکن اس کی بات کو نہ مانیں گے تو انکی طرف سے ہٹ جاویگا

اُن پر قحط سالی اور خشکی ہوگی۔ اُن کے ہاتھوں میں اُنکے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اس سے کہے گا اے زمین اپنے خزانے نکال تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جاویں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں۔ پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاوے گا اور اسکو تلوار سے مار یگا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے پھر اس کو زندہ کرکے پکاریگا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا ہوا تو دجال اسی حال میں ہوگا کہ ناگاہ حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سفید مینار کے پاس اُتریں گے دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر جھکا دینگے تو پسینہ ٹپکے گا اور جب اپنا سر اٹھاویں گے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی۔ جس کافر کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اس کو اُنکے دم کی بھاپ لگے گی وہ مر جاویگا اور ان کے دم کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک انکی نظر پہنچے گی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ پاوینگے اُس کو باب لُد پر (لُد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے) سو اس کو قتل کرینگے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن لوگوں کے پاس آئیں گے جنکو خدا نے دجال سے بچایا۔ سو شفقت سے انکے چہروں کو سہلاوینگے اور انکو خبر کریں گے اُن درجوں کی جو بہشت میں اُن کیلئے رکھے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجیگا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسیکو اُن سے لڑنے کی طاقت نہیں تو پناہ میں لیجا میرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف۔ اور خدا بھیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک اونچان سے نکل پڑینگے۔ اُن میں کے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گذریں گے اور جتنا پانی اس میں ہوگا سب پی لیں گے۔ پھر اُن میں کے پچھلے لوگ جب وہاں آویں گے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا (پھر چلیں گے یہاں تک کہ اُس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے البتہ ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے۔ آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے خدائے تعالیٰ اُن تیروں کو

يَا أَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَجُّ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشَجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَفَمَا تُؤْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسَبُهُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِينَ

آپس میں کہیں گے ہمارے مالک نے تو منع کیا ہے کسیکو مارنے سے جب تک اُس کے سامنے نہ لیجائیں۔ پھر اسکو لیجائیں گے دجال کے پاس۔ جب وہ دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو! یہ تو دجال ہے جس کی خبر دی تھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ دجال حکم دیگا اپنے لوگوں کو اس کا سر پھوڑا جاوے گا اور کہے گا اسکو پکڑو اس کا سر پھوڑو اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی۔ پھر دجال اس سے پوچھیگا تو میرے اوپر یقین نہیں کرتا (یعنی میری خدائی پر) وہ کہیگا تو جھوٹا مسیح ہے پھر دجال حکم دیگا وہ چیرا جاویگا آرے سے سر سے لے کر دونوں پاؤں تک یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو جائیگا پھر دجال اُن دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں جائیگا اور کہیگا اٹھ کھڑا ہو وہ شخص (زندہ ہو کر سیدھا اٹھ کھڑا ہوگا پھر اس سے پوچھے گا اب تو میرے اوپر ایمان لایا۔ وہ کہے گا مجھے تو اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا اے لوگو! اب دجال میرے سوا کسی اور سے یہ کام نہ کریگا (یعنی اب کسی کو نہیں جلا سکتا) پھر دجال اسکو پکڑیگا ذبح کرنے کیلئے اس کے گلے سے لے کر ہنسلی تک تانبے کا بن جائیگا وہ ذبح نہ کر سکے گا پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ آگ میں اس کو پھینک دیا حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جائیگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص سب لوگوں سے بڑا شہید ہے رب العٰلمین کے نزدیک۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ قَالَ وَمَا يُعْجِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ

ترجمہ۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دجال کا حال اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا آپ نے فرمایا تو کیوں فکر کرتا ہے۔ دجال تجھ کو نقصان نہ پہنچائیگا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ کھانا ہوگا

آسمان میں تیر مارنے کا قصہ اور ابن حجر کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائیگا میں نے اپنے ایسے بندوں کو اتارا ہے جن سے کوئی لڑ نہیں سکتا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا حَدِیْثًا طَوِیْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَکَانَ فِیْمَا حَدَّثَنَا قَالَ یَاْتِیْ وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْہِ اَنْ یَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَۃِ فَیَنْتَھِیْ اِلٰی بَعْضِ السَّبَاخِ الَّتِیْ تَلِی الْمَدِیْنَۃَ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ یَوْمَئِذٍ رَجُلٌ ھُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَشْھَدُ اَنَّکَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَہٗ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَیْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ ھٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُہٗ اَتَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَیَقْتُلُہٗ ثُمَّ یُحْیِیْہِ فَیَقُوْلُ حِیْنَ یُحْیِیْہِ وَاللّٰہِ مَا کُنْتُ فِیْکَ قَطُّ اَشَدَّ بَصِیْرَۃً مِّنِّیْ الْاٰنَ قَالَ فَیُرِیْدُ الدَّجَّالُ اَنْ یَّقْتُلَہٗ فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْہِ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمبی حدیث دجال کے ذکر میں تو یہ بھی بیان کیا کہ اسپر حرام ہوگا مدینہ کی گھاٹی میں گھسنا اور آویگا وہ ایک پتھریلی زمین پر مدینہ کے قریب پھر جاویگا اسکے پاس ایک شخص جو سب لوگوں میں بہتر ہوگا۔ وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے جس کا ذکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں کیا ہے۔ دجال لوگوں سے کہے گا بھلا اگر میں اس کو مار ڈالوں پھر جلا دوں تو تم کو کچھ شک رہے گا اس باب میں؟ وہ کہیں گے نہیں۔ دجال اس شخص کو قتل کریگا پھر اس کو جلائیگا۔ وہ کہے گا قسم خدا کی مجھے پہلے اتنا یقین نہ تھا تیرے باب میں جتنا اب ہے (یعنی اب تو یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے) پھر دجال اسکو قتل کرنا چاہے گا لیکن قتل نہ کر سکے گا۔

عَنِ الزُّھْرِیِّ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَتَوَجَّہُ قِبَلَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَلَقَّاہُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ اَیْنَ تَعْمِدُ فَیَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ خَرَجَ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَیَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَیَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْہُ فَیَقُوْلُ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اَلَیْسَ قَدْ نَھَاکُمْ رَبُّکُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَہٗ قَالَ فَیَنْطَلِقُوْنَ بِہٖ اِلَی الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُ قَالَ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلے گا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے گا۔ راہ میں اس کو دجال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے وہ اس سے پوچھیں گے تو کہاں جاتا ہے۔ وہ بولیگا میں اسی شخص کے پاس جاتا ہوں جو نکلا ہے وہ کہیں گے تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہیں لایا۔ وہ کہے گا ہمارا مالک چھپا ہوا نہیں ہے دجال کے لوگ کہیں گے اس کو مار ڈالو۔ پھر

فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ثُمَّ يُقَالُ أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ

پھر اللہ تعالیٰ ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا شام کی طرف سے تو زمین پر کوئی ایسا نہ رہے گا جس کے دل میں رتی برابر ایمان یا بھلائی ہو مگر یہ ہوا اس کی جان نکال لیگی یہاں تک کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے کلیجہ میں گھس جاوے تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچکر اس کی جان نکال لیگی۔ عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پھر برے لوگ دنیا میں رہ جائینگے جلد باز چڑیوں کی طرح یا بے عقل اور درندوں کی طرح انکے اخلاق ہونگے نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا۔ پھر شیطان ایک صورت بنا کر ان کے پاس آویگا اور کہیگا تم غرض نہیں کرتے۔ وہ کہیں گے پھر تو کیا حکم دیتا ہے ہم کو۔ شیطان کہے گا بت پرستی کرو۔ وہ بت پوجیں گے اور باوجود اس کے ان کی روزی کشادہ ہوگی مزے سے زندگی کرینگے پھو صور پھونکا جائیگا۔ اس کو کوئی نہ سنے گا مگر ایک طرف سے گردن جھکا دیگا اور دوسری طرف سے اٹھا لیگا (یعنی بے ہوش ہو کر گر پڑیگا) اور سب سے پہلے صور کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض پر گلاوہ کرتا ہوگا۔ وہ بیہوش ہو جائیگا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ پانی برسا دیگا جو نطفہ کی طرح ہوگا۔ اس سے لوگوں کے بدن اگ آویں گے۔ پھر صور پھونکا جائیگا تو سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہونگے۔ پھر پکارا جائیگا اے لوگو! اپنے مالک کے پاس آؤ اور کھڑا کرو انکو۔ ان سے سوال ہوگا پھر کہا جائیگا ایک لشکر نکالو دوزخ کے لئے۔ پوچھا جائیگا کتنے لوگ؟ حکم ہوگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے نکالو دوزخ کے لئے (اور ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا) آپ نے فرمایا یہی وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دیگا (ہیبت اور مصیبت سے یا درازی سے) اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھلے گی (یعنی سختی ہوگی)

عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ إِنَّكَ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ

نہریں ہونگی آپ نے فرمایا ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ذلیل ہے یعنی جو اس کے پاس ہوگا اس سے وہ مومنوں کو گمراہ نہ کر سکے گا (یہ حدیث کا حاصل ہے اور یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے)

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ قَالَ وَمَا سُؤَالُكَ قَالَ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ وَنَهَرٌ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس کے ساتھ پہاڑ ہونگے روٹیوں کے اور گوشت کے اور پانی کی نہر ہوگی۔

عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ فَقَالَ لِي أَيْ بُنَيَّ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عَمْرٍو وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا يُحْرَقُ الْبَيْتُ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ترجمہ۔ یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یہ حدیث کیا ہے جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت میں ہوگی۔ انہوں نے کہا (تعجب سے) سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ یا اور کوئی کلمہ مانند ان کے پھر کہا میرا قصد ہے کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کروں (کیونکہ لوگ کچھ کا کچھ کہتے ہیں اور مجھ کو بدنام کرتے ہیں) میں نے تو یہ کہا تھا تم تھوڑے دنوں بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے جو گھر کو جلا دیگا اور وہ ہوگا ضرور ہوگا۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس دن تک رہے گا۔ میں نہیں جانتا چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا انکی شکل عروہ بن مسعود کی سی ہے۔ وہ دجال کو ڈھونڈ کر اور اس کو ماریں گے پھر سات برس تک لوگ ایسے رہینگے کہ دو شخصوں میں کوئی دشمنی نہ ہوگی

بَابُ قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ

دجال کے جاسوس کا بیان

عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيِّ شَعْبِ هَمْدَانَ أَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ فَقَالَ حَدِّثِينِي حَدِيثًا سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسْنِدِيهِ إِلَى أَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَئِنْ شِئْتَ لَأَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا أَجَلْ حَدِّثِينِي فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَأُصِيبَ فِي أَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَأَيَّمْتُ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرُكَ بِيَدِكَ فَانْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ وَأُمُّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضُّيْفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِي إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ كَثِيرَةُ الضُّيْفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلَكِنِ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فِهْرِ قُرَيْشٍ وَهُوَ

ترجمہ۔ عامر بن شراحیل سے روایت ہے انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس سے جو بہن تھیں ضحاک بن قیس کی اور ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے پہلے ہجرت کی تھی کہ بیان کرو مجھ سے ایک حدیث جو تم نے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مت واسطہ کرنا اس میں اور کسی کا۔ وہ بولیں اچھا اگر تم یہہ چاہتے ہو تو میں بیان کروں گی۔ انہوں نے کہا ہاں بیان کرو۔ فاطمہ نے کہا میں نے نکاح کیا ابن مغیرہ سے اور وہ قریش کے عمدہ جوانوں میں سے تھے اُن دنوں، پھر وہ شہید ہوئے پہلے ہی جہاد میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ جب میں بیوہ ہوگئی تو مجھ سے پیام بھیجا عبدالرحمٰن بن عوف اور کئی اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیام بھیجا اپنے مولیٰ اسامہ بن زید کے لئے اور میں یہ حدیث سُن چکی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ سے محبت رکھے اسکو چاہیئے کہ اسامہ سے بھی محبت رکھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس باب میں گفتگو کی تو میں نے کہا میرے کام کا اختیار آپ کو ہے آپ جس سے چاہیئے نکاح کر دیجئے آپ نے فرمایا ام شریک کے گھر اُٹھ جاؤ اور ام شریک ایک عورت تھی مالدار انصار میں کی بہت خرچنے والی اللہ کی راہ میں۔ اُس کے پاس مہمان اُترتے تھے

إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيقُ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبٌ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث یاد رکھی جس کو میں کبھی نہ بھولا۔ آپ فرماتے تھے میں نے سنا سب نشانیوں میں پہلے قیامت کے آفتاب کا پچھم کی طرف سے نکلنا ہے اور چاشت کے وقت زمین کے جانور کا نکلنا لوگوں پر اور جو نشانی ان دونوں میں سے پہلے ہو تو دوسری بھی اس کے بعد جلد ظاہر ہوگی۔

عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْآيَاتِ إِنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجًا الدَّجَّالُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

ترجمہ۔ ابوزرعہ سے روایت ہے مدینہ میں مروان کے پاس تین مسلمان بیٹھے وہ قیامت کی نشانیاں بیان کر رہا تھا اور کہتا تھا سب نشانیوں سے پہلے نشانی دجال کا نکلنا ہے عبداللہ بن عمرو نے کہا مروان کی بات کچھ نہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اور میں یہ حدیث نہیں بھولا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ تَذَاكَرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ ضُحًى

ابوزرعہ سے روایت ہے مروان کے سامنے قیامت کا ذکر ہوا۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پھر ذکر کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا۔ اس میں چاشت کے وقت کا بیان نہیں ہے۔

قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ
قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ
بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفَنَا الْبَحْرُ حِيْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا
الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَيْنَا اِلٰى جَزِيْرَتِكَ هٰذِهٖ
فَجَلَسْنَا فِيْ اَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا
دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا نَدْرِيْ مَا قُبُلُهٗ
مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا
اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ
قَالَتِ اعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ
فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ
سِرَاعًا وَّفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ
شَيْطَانَةً فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ
قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ اَسْاَلُكُمْ
عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ قَالَ اَمَا
اِنَّهَا يُوْشِكُ اَنْ لَّا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ
بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ
قَالَ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قَالُوْا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ
اَمَا اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ
اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوْا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا
تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ
اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ
الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَّاءِهَا قَالَ
اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَّبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ قَالُوْا
قَدْ خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهٗ
الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ
اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَّلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَ
اَطَاعُوْهُ قَالَ قَالَ لَهُمْ وَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ قُلْنَا
نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ
وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ

اُس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر
کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ جو لخم اور
جذام کی قوم سے تھے سو اُن سے ایک مہینہ
بھر لہر کھیلا کی سمندر میں (یعنی شدت موج سے
جہاز تباہ رہا) پھر وہ لوگ جا لگے سمندر میں
ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وہ جہاز
سے پلوار (یعنی چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور
ٹاپو میں داخل ہوئے وہاں انکو ایک جانور
بھاری دم بہت بالوں والا ملا کہ اُسکا آگا پیچھا
دریافت نہ ہوتا تھا بالوں کے ہجوم سے تو لوگوں
نے اس سے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے؟
اس نے کہا میں جاسوس ہوں۔ لوگوں نے
کہا جاسوس کیا؟ اس نے کہا اس مرد کے
پاس چلو جو دیر میں ہے اسواسطے کہ وہ تمہاری
خبر کا بہت مشتاق ہے۔ تمیم نے کہا جب
اُس نے مرد کا نام لیا تو ہم اُس جانور سے
ڈرے کہ کہیں شیطان نہ ہو۔ تمیم نے کہا پھر ہم
چلے دوڑتے یہاں تک کہ دیر میں داخل ہوئے
دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہم نے
اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں
دیکھا جکڑے ہوئے ہیں اس کے دونوں ہاتھ
گردن کے ساتھ درمیان دونوں زانو کے
دونوں ٹخنوں تک لوہے سے۔ ہم نے کہا اے
کمبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا تم قابو پا گئے
میری خبر پر (یعنی میرا حال تو تم کو اب
معلوم ہو جاوے گا) تم اپنا حال بتاؤ کہ
تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ
ہیں جو سمندر میں سوار ہوئے تھے جہاز میں
لیکن جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو

مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ
فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي مُنَادِي
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي الصَّلَاةُ
جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِي صَفِّ
النِّسَاءِ الَّذِي يَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى
الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ
إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ
قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا
جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ
لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ
فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي
كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي
أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا
مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا
فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حِينَ
تَغْرُبُ حَيْثُ مَغْرِبُ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي
أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ
دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يَدْرُونَ قُبُلَهُ مِنْ
دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ
قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ
يَا أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي
الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا
سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً
قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا
فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ
وَثَاقًا مَجْمُوعَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ
إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ

میں نے عرض کیا بہت اچھا میں ام شریک کے
پاس اُٹھ جاؤں گی۔ پھر آپ نے فرمایا ام شریک
کے پاس مت جا اُس کے پاس مہمان بہت
آتے ہیں اور مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہیں تیری
اوڑھنی گر جائے یا تیری پنڈلیوں پر سے
کپڑا ہٹ جائے اور لوگ تیرے بدن میں سے
وہ دیکھیں جو تجھ کو بُرا لگے لیکن چلی جا اپنے چچا
کے بیٹے عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے پاس
اور وہ ایک شخص تھا بنی فہر میں سے اور فہر
قریش کی ایک شاخ ہے اور وہ اس قبیلہ میں
سے تھا جس میں سے فاطمہ بھی تھی۔ پھر فاطمہ نے
کہا میں ان کے گھر میں چلی گئی۔ جب میری عدت
گذر گئی تو میں نے پکارنے والے کی آواز سُنی
وہ پکارنے والا منادی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا۔ پکارتا تھا نماز کیلئے جمع ہو جاؤ۔ میں
بھی مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں اُس صف
میں تھی جس میں عورتیں تھیں لوگوں کے
پیچھے۔ جب آپ نے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھے
اور آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا ہر ایک
آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے۔ پھر فرمایا تم جانتے
ہو میں نے تم کو کیوں اکٹھا کیا۔ وہ بولے
اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ
نے فرمایا قسم خدا کی میں نے تم کو رغبت دلانے
یا ڈرانے کیلئے جمع نہیں کیا بلکہ اس لئے جمع کیا
کہ تمیم داری ایک نصرانی تھا وہ آیا اور اس نے
بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث
بیان کی جو موافق پڑی اُس حدیث کے جو میں
تم سے بیان کیا کرتا تھا دجال کے باب میں

جب مجھ کو اجازت ہوگی نکلنے کی۔ سو میں نکلوں گا اور سیر کروں گا اور کسی بستی کو نہ چھوڑوں گا جہاں نہ جاؤں چالیس رات کے اندر سوائے مکہ اور طیبہ کے، وہاں جانا مجھ پر حرام ہے یعنی منع ہے۔ جب میں چاہوں گا ان دو بستیوں میں سے کسی کے اندر جانا تو میرے آگے بڑھ آئیگا ایک فرشتہ اور اسکے ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی وہ مجھ کو وہاں جانے سے روک دیگا اور البتہ اس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہونگے جو اسکی چوکیداری کرینگے۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پشت خار سے منبر پر ٹھوکر دیا اور فرمایا کہ طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے یعنی طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ خبردار ہو بھلا میں تم کو اس حال کی خبر دیچکا ہوں۔ تو اصحاب نے کہا کہ ہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو اچھی لگی تمیم کی بات جو موافق پڑی اُس چیز کے جو میں تم کو دجال اور مدینہ اور مکہ کے حال سے فرمادیا کرتا تھا خبردار ہو کہ البتہ دریائے شام یا دریائے یمن میں ہے؟ نہیں بلکہ وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے (پورب کی طرف بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو) اور آپ نے اشارہ کیا پورب کی طرف فاطمہ بنت قیس نے کہا تو یہ حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھی۔

فائدہ۔ اول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا مقام دریائے شام یا دریائے یمن فرمایا پھر شاید اُسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہے اس واسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اُس کے سوا ایک حدیث میں صاف ہے کہ دجال مشرق سے آئیگا بیسان اور زغر دو شہر ہیں شام کے ملک میں اور طبرستان شام کے پاس ہے۔ معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بالفعل اور قید ہے قیامت کے قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جاویگا (تحفۃ الاخیار) یہ تو بڑا دجال ہے جو قیامت کے قریب نکلے گا اور جس کا فتنہ عالم گیر ہوگا لیکن اس کے سوا چھوٹے دجال بہت اس امت میں ہوئے ہیں جنہوں نے لوگوں کو بھرکایا اور راہ راست سے ڈگمگا دیا۔ ہمارے زمانہ میں علیگڈھ میں ایک شخص ظاہر ہوا جو اپنے تئیں سید کہتا ہے اُس نے وہ گمراہی پھیلائی کہ معاذ اللہ فرشتوں کا اور قیامت کا اور جنت اور دوزخ اور تمام معجزات کا اس نے انکار کیا مسلمانوں کو نصاریٰ کے طریق پر چلنے کی ترغیب دی حدیث شریف کا تو بالکل انکار کیا (قابل اعتبار نہیں ہے اور قرآن کی ایسی تاویل کی جو تحریف سے بدتر ہے۔ خدا اُس کے شر سے سچے مسلمانوں کو بچاوے اور راہ راست پر شریعت کی قائم رکھے۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَاَتْحَفَتْنَا بِرُطَبٍ يُقَالُ لَهُ رُطَبُ بْنُ طَابٍ وَسَقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا اَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي

ترجمہ۔ شعبی سے روایت ہے ہم فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے۔ انہوں نے ہم کو تحفہ دیا رطب جس کو ابن طاب کہتے ہیں (وہ ایک عمدہ قسم ہے ترکھجور کی) اور جو کے ستو ہمکو پلائے

وَلَنِي أَوْشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ إِنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَى بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جوش میں پایا پھر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہم سے کھیلتی رہی بعد اُس کے آگے اس ٹاپو میں پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی میں اور داخل ہوئے ٹاپو میں سو ملا ہم کو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالوں والا۔ ہم نہ جانتے تھے اُس کا آگا پیچھا بالوں کی کثرت سے۔ ہم نے اس سے کہا او کمبخت تو کیا چیز ہے؟ سو اُس نے کہا میں جاسوس ہوں۔ ہم نے کہا جاسوس کیا؟ اُس نے کہا چلو اس مرد کے پاس جو دیر میں ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ کہیں بھوت پریت نہ ہو۔ پھر اس مرد نے کہا کہ مجھ کو خبر دو بیسان کے نخلستان سے۔ ہم نے کہا کہ کونسا حال اسکا تو پوچھتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں اس کے نخلستان سے پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ ہاں پھلتا ہے۔ اُس نے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہے کہ وہ نہ پھلے گا۔ اُس نے کہا کہ بتلاؤ مجھ کو طبرستان کا دریا۔ ہم نے کہا کونسا حال اس دریا کا تو پوچھتا ہے۔ وہ بولا اس میں پانی ہے؟ لوگوں نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ اُس نے کہا البتہ اسکا پانی عنقریب جاتا رہیگا۔ پھر اُس نے کہا خبر دو مجھ کو زغر کے چشمے سے۔ لوگوں نے کہا کیا حال اسکا پوچھتا ہے۔ اس نے کہا اُس چشمہ میں پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا ہاں اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ کھیتی کرتے ہیں اُس کے پانی سے۔ اس نے کہا مجھ کو خبر دو عرب کے پیغمبر سے۔ انہوں نے کہا کیا لوگوں نے کہا وہ مکہ سے نکلے اور مدینہ میں گئے۔ اُس نے کہا کیا عرب کے لوگ اُن سے لڑے ہم نے کہا ہاں۔ اُس نے کہا کیونکر انہوں نے عربوں کے ساتھ کیا۔ ہم نے کہا وہ غالب ہوئے اپنے گرد و پیش کے عربوں پر اور انہوں نے اطاعت کی انکی۔ اس نے کہا یہ بات ہو چکی؟ ہم نے کہا ہاں۔ اُس نے کہا خبردار رہو یہ بات اُن کے حق میں بہتر ہے کہ پیغمبر کے تابعدار ہوں اور البتہ میں تم سے اپنا حال کہتا ہوں کہ میں ہوں یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے

النَّاسُ حَدَّثَنِي تَمِيمُ الدَّارِيُّ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ قَوْمِهِ كَانُوا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَهُمْ فَانْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَخَرَجُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

مجھ سے بیان کیا تمیم داری نے کہ انکی قوم کے لوگ سمندر میں تھے ایک کشتی میں۔ وہ کشتی ٹوٹ گئی۔ بعض لوگ ان میں کے ایک تختہ پر سوار ہو رہے اور ایک جزیرہ میں گئے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذرا۔

بَابُ بَقِيَّةِ مِنْ أَحَادِيثِ الدَّجَّالِ

دجال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَأُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَلَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبَخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال نہ جائے سوا مکہ اور مدینہ کے ہر راستہ پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہونگے اور چوکیداری کرینگے پھر دجال اس سرزمین میں اترے گا (مدینہ کے قریب) اور مدینہ تین بار کانپے گا (یعنی تین بار اس میں زلزلہ ہوگا) اور جو اس میں کافر یا منافق ہوگا وہ دجال کے پاس چلا جائیگا۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَيَأْتِي سَبَخَةَ الْجُرْفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ وَقَالَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرف کی شور زمین میں لگائے گا اور ہر منافق مرد اور عورت اسکے پاس چلے جائیں گے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ

ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے ساتھ ہو جائیں گے اصفہان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے ہوئے

عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ

ترجمہ۔ ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ دجال سے بھاگینگے پہاڑوں میں۔ ام شریک نے کہا یا رسول اللہ! عرب کے لوگ اس دن کہاں ہونگے (یعنی وہ دجال سے مقابلہ کیوں نہ کریں گے) آپ نے فرمایا عرب اُن دنوں تھوڑے ہونگے (اور دجال کے

ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَعْتَدَّ فِي أَهْلِي قَالَتْ فَنُودِيَ فِي النَّاسِ إِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فِيمَنِ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَاءِ وَهُوَ يَلِي الْمُؤَخَّرَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ بَنِي عَمِّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَتْ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْوَى بِمِخْصَرَتِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَقَالَ هٰذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ

پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جس عورت کو تین طلاقیں دیجائیں وہ کہاں عدت کرے۔ انہوں نے کہا یعلے نے مجھے تین طلاق دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دی اپنے میکے میں عدت کرنے کی۔ پھر لوگوں میں منادی کیگئی نماز کیلئے جمع ہو میں بھی چلی ان لوگوں کے ساتھ جو چلے اور عورتوں کی پہلی صف میں تھی جو مردوں کی آخری صف کے بعد تھی میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر خطبہ پڑھتے تھے تو فرمایا کہ تمیم داری کے چچازاد بھائی سمندر میں سوار ہوئے۔ پھر بیان کیا وہی قصہ جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ فاطمہ نے کہا گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہی ہوں۔ آپ نے اپنا پشت خار زمین پر مارا اور فرمایا طیبہ یہی ہے یعنی مدینہ۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهِ سَفِينَتُهُ فَسَقَطَ إِلٰى جَزِيرَةٍ فَخَرَجَ إِلَيْهَا تَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَلَقِيَ إِنْسَانًا يَجُرُّ شَعْرَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةَ فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ هٰذِهِ طَيْبَةُ وَذَاكَ الدَّجَّالُ

ترجمہ۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تمیم داری آئے اور آپ کو خبر دی کہ سمندر میں سوار ہوئے تھے ان کا جہاز راہ سے ہٹ گیا اور ایک جزیرہ سے جا لگا وہ اس کے اندر گئے پانی کی تلاش میں۔ وہاں ایک آدمی دیکھا جو اپنے بال کھینچ رہا تھا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا۔ پھر کہا کہ دجال نے کہا اگر مجھ کو اجازت ملتی نکلنے کی تو میں سب شہروں میں ہو آتا سوا طیبہ کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم کو لوگوں کے سامنے نکالا۔ اس نے سارا قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا طیبہ یہی مدینہ ہے اور دجال وہی شخص ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَيُّهَا

ترجمہ۔ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا اے لوگو!

اور فتنے کے وقت عبادت کرنے کا اتنا ثواب ہے جیسے میرے پاس ہجرت کرنے کا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی مگر اُن پر جو بدتر ہوں گے۔

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ

قیامت کا قریب ہونا

عَنْ سَهْلٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى وَهُوَ يَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا

ترجمہ۔ سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اشارہ کرتے تھے اس انگلی سے جو نزدیک ہے انگوٹھے کے اور بیچ کی انگلی سے اور فرماتے تھے میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں۔

فائدہ۔ غرض یہ ہے کہ مجھ میں اور قیامت میں کسی اور نبی کی شریعت فاصل نہیں ہے جیسے بیچ کی انگلی اور اس انگلی کے بیچ میں کوئی اور انگلی نہیں ہے اسی طرح میری شریعت بھی سب شریعتوں سے اخیر ہے اور میرا دین سب دینوں کے بعد ہے اس کے بعد پھر قیامت ہی ہے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهِ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهُ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت اس طرح بھیجا گیا جیسے یہ دونوں انگلیاں۔ شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا وہ اپنے قصوں میں کہتے تھے جتنی ایک انگلی دوسری انگلی سے بڑی ہے۔ اب میں نہیں جانتا کہ قتادہ نے یہ انس سے سنا یا اپنے دل سے کہا۔

عَنْ اَنَسٍ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ اِصْبَعَيِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطٰى بِحَكْيِهِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِهِمْ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى ترجمہ وہی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے ملا لیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْاَعْرَابُ اِذَا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتٰى السَّاعَةُ فَنَظَرَ اِلٰى اَحْدَاثِ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ فَقَالَ اِنْ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے گنوار جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتے تو قیامت کو پوچھتے۔ آپ اُن میں سے کم عمر کو

ساتھی کروڑوں)

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ نَرْهَطٍ مِّنْهُمْ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ ابْنِ عَامِرٍ نَأْتِي عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ لَتُمَاوِزُونَ إِلَى رِجَالٍ مَّا كَانُوا بِأَحْضَرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلَا أَعْلَمَ بِحَدِيثِهِ مِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ

ترجمہ۔ ابوالدہما اور ابوقتادہ وغیرہ چند لوگ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین کے پاس جایا کرتے۔ ایک دن ہشام نے کہا تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جایا کرتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہیں رہتے تھے نہ آپ کی حدیث کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ میں نے سنا آپ سے آپ فرماتے تھے کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکر قیامت تک کوئی مخلوق (شر و فساد میں) دجال سے بڑا نہیں (سب سے زیادہ مفسد اور شریر دجال ہے)

عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِّنْ قَوْمِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ إِلَى عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ مِّثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُخْتَارٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ،

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا أَوِ الدُّخَانَ أَوِ الدَّجَّالَ أَوِ الدَّابَّةَ أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی کرو نیک اعمال کرنے کی چھ چیزوں سے پہلے ایک دجال دوسرے دھواں تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچویں قیامت چھٹے موت (یعنی جب یہ باتیں آجائیں گی تو نیک اعمال کا قابو جاتا رہے گا)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرْجِ

فساد کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ

ترجمہ۔ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فساد

قیامت آجائیگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اسکو درست کرکے نہ پھرا ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔

بَابُ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ

صور کے دونوں پھونک میں کتنا فاصلہ ہوگا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَیْءٌ اِلَّا يَبْلٰی اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا وَّهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صور کے دونوں پھونکوں کے بیچ میں چالیس کا فرق ہوگا لوگوں نے کہا اے ابوہریرہ رضہ چالیس دن کا؟ انہوں نے کہا میں نہیں کہتا۔ پھر لوگوں نے کہا چالیس مہینے کا؟ انہوں نے کہا میں نہیں کہتا۔ پھر لوگوں نے کہا چالیس برس کا؟ انہوں نے کہا میں نہیں کہتا (یعنی مجھے اس کا تعین معلوم نہیں) پھر آسمان سے ایک پانی برسے گا اُس سے لوگ ایسے اُگ آوینگے جیسے سبزہ اُگ آتا ہے انہوں نے کہا آدمی کے بدن میں کوئی چیز ایسی نہیں جو گل نہ جاوے مگر ایک ہڈی وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اِسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہونگے (نووی نے کہا اس میں سے پیغمبر مستثنیٰ ہیں اُن کے بدنوں کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوائے ڈھڈی کی ہڈی کے۔ اس سے آدمی پہلے بنایا گیا ہے اور اسی سے پھر جوڑا جاوے گا۔

فائدہ۔ عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن میں اسکو ڈھڈی کہتے ہیں۔ سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر ڈھڈی نہیں گلتی۔ آدمی کی پیدائش پیٹ میں اول وہیں سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اُسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی۔ سب بدن کی خاک وہاں متصل ہوکر جیسا بدن تھا ویسا تیار ہوجائیگا۔ یہ جو فرمایا ڈھڈی نہیں گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اس کے باریک اجزائے اصلیہ نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاویں (تحفۃ الاخیار)

يَعِشْ هٰذَا الْمُرَيْدُ رِكُهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ

دیکھتے اور فرماتے اگر یہ جئے گا تو بوڑھا ہوگا یہاں تک کہ تمہاری قیامت ہو جاوے گی (کیونکہ تمہاری قیامت یہی ہے کہ تم مر جاؤ۔ مراد قیامت صغریٰ سے ہے اور وہ موت ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَعِنْدَهٗ غُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَّا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آئے گی۔ اس وقت آپ کے پاس ایک انصاری لڑکا موجود تھا جسکو محمد کہتے تھے۔ آپ نے فرمایا اگر یہ جئے گا تو شاید بوڑھا ہونے پائے کہ قیامت آجائے۔

فائدہ مراد قیامت سے وہی قیامت صغریٰ ہے یعنی موت کیونکہ قیامت کبریٰ کا وقت سوا خدا کے کسیکو معلوم نہیں۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَيَّةً ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ فَقَالَ اِنْ عُمِّرَ هٰذَا الْمُرَيْدُ رِكُهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ قَالَ اَنَسٌ ذَاكَ الْغُلَامُ مِنْ اَتْرَابِيْ يَوْمَئِذٍ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہوگی۔ آپ تھوڑی دیر تک خاموش ہو رہے پھر آپ نے سامنے ایک بچہ بیٹھا تھا قبیلہ ازد کا رجو شنوہ میں سے ہے اُس کی طرف دیکھا اور فرمایا اگر اس بچہ کو عمر ہوئی تو بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ تیری قیامت ہو جائیگی۔ انس نے کہا یہ لڑکا میرے ہم سنوں میں سے تھا اُس دن۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ غُلَامٌ لِّلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ اَقْرَانِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يُّؤَخَّرْ هٰذَا فَلَنْ يُّدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک لڑکا نکلا مغیرہ بن شعبہ کا وہ میرے ہمجھولیوں میں سے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ جیا تو بوڑھا نہ ہوگا کہ قیامت آجائیگی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهٖ قَالَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْاِنَاءُ اِلٰى فِيْهِ حَتّٰى تَقُوْمَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهٖ حَتّٰى تَقُوْمَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِيْ حَوْضِهٖ فَمَا يَصْدُرُ حَتّٰى تَقُوْمَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم ہو جائیگی اور حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہنچا ہوگا برتن اس کے منہ تک کہ قیامت آجائیگی اور دو مرد خرید اور فروخت کرتے ہونگے کپڑے کے سودے خرید و فروخت نہ کر چکے ہونگے کہ

وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ

لیتا ہے ایک درم کو۔ لوگوں نے عرض کیا ہم ایک دمڑی کو بھی اسکو لینا نہیں چاہتے (یعنی کسی چیز کے بدلے) اور ہم اس کو کیا کریں گے۔ آپ نے فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ تم کو ملجاوے لوگوں نے کہا قسم خدا کی اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی اس میں عیب تھا کہ کان اس کے بہت چھوٹے ہیں پھر مرے پر اس کو کون لیگا۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی دنیا اللہ جل جلالہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَلَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ هٰذَا السَّكُّ بِهِ عَيْبًا ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ

ترجمہ مطرف سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ الہاکم التکاثر پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا آدمی کہتا ہے مال میرا مال میرا اور اے آدمی تیرا مال کیا ہے تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھایا اور فنا کیا یا پہنا اور پرانا کیا یا صدقہ دیا اور بھیجی کی۔

فائدہ۔ اور جو رکھ چھوڑا وہ تیرا مال نہیں ہے بلکہ تیرے وارثوں کا ہے یا اگر وارث نہیں تو الفتوں کا ہے۔ افسوس ہے کہ انسان مال کماوے اتنی محنت کرے مشقت اٹھاوے اور حظ دوسرے اڑاویں لازم ہے کہ آپ خوب کھاوے اور پیوے پہنے اور للہ دیوے دوستوں اور عزیزوں کو کھلاوے اس پر بھی جو کچھ بچ رہے وہ اگر وارث لے لیں تو خیر۔

مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَمَّامٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى مَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کہتا ہے مال میرا مال میرا حالانکہ اس کا مال تین چیزیں ہیں جو کھایا اور فنا کیا اور جو پہنا اور پرانا کیا اور جو خدا کی راہ میں دیا اور جمع کیا۔ اسکے سوا تو وہ جانیوالا ہے اور چھوڑ جانیوالا ہے لوگوں کیلئے

عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ أَبَدًا فِيهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوا أَيُّ عَظْمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ عَجْبُ الذَّنَبِ

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے بدن میں ایک ہڈی ہے جسکو زمین نہیں کھاتی - اسی سے جوڑا جاویگا قیامت کے دن - لوگوں نے عرض کیا وہ کونسی ہڈی ہے یارسول اللہ آپ نے فرمایا ڈھڈی کی۔

كِتَابُ الزُّهْدِ

دنیا سے نفرت دلانیوالی حدیثوں کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور جنت ہے کافر کی۔

فائدہ - مسلمان کیسے ہی عیش میں ہو مگر کافر کی طرح عیش نہیں کرسکتا - کافر کے نزدیک حرام حلال کچھ نہیں، عاقبت کی فکر اسکو نہیں، عبادات کی مشقت اُس کو نہیں - مسلمان کو یہ سب محنتیں ہیں اس پر حشر کا قبر کا دغدغہ ہے - یہاں فکر معیشت ہے وہاں دغدغہ حشر - البتہ مسلمان جب دنیا سے خلاص پاکر قبر اور حشر سے پار ہوکر جنت میں جاویگا اس وقت اطمینان حاصل ہوگا اس لئے دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور جہاں تک ایمان قوی ہوگا وہیں تک دنیا کا بنابرا معلوم ہوگا اور آخرت کا شوق زیادہ ہوگا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَيْهِ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ أَتُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ قَالُوا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ لِأَنَّهُ أَسَكُّ فَكَيْفَ

ترجمہ - جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں سے گزرے - آپ مدینہ میں آرہے تھے کسی عالیہ کی طرف سے (عالیہ وہ گاؤں ہیں جو مدینہ کے باہر بلندی پر واقع ہیں) اور لوگ آپ کے ایک طرف یا دونوں طرف تھے - آپ نے ایک بھیڑ کا بچہ چھوٹے کان والا مردہ دیکھا اُس کا کان پکڑا پھر فرمایا تم میں سے کون یہ

اَلْهٰهُمْ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ غافل کر دے تم کو جیسے اگلے لوگوں کو غافل کر دیا تھا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ نَقُوْلُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِيْ مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فارس اور روم فتح ہو جائینگے تو تم کیا ہوگے۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا ہم وہی کہیں گے جو اللہ نے ہمکو حکم کیا (یعنی اُس کا شکر کریں گے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کچھ نہیں کہتے رشک کروگے پھر حسد کروگے پھر بگاڑوگے دوستوں سے پھر دشمنی کروگے یا ایسا ہی کچھ فرمایا پھر مسکین مہاجرین کے پاس جاؤگے اور ایک کو دوسروں کا حاکم بناؤگے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دوسرے کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو مال اور صورت میں تو اس کو دیکھے جو اپنے سے کم ہو مال اور صورت میں (تاکہ خدا کا شکر پیدا ہو اور علم اور تقوے میں اسکو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو۔)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ سَوَاءً ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَلَيْكُمْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس شخص کو دیکھو جو تم سے کم ہے (مال اور دولت میں اور حسن وجمال میں اور بال بچوں میں) اور اسکو مت دیکھو جو تم سے زیادہ ہے۔ اگر ایسا کروگے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھوگے اپنے اوپر۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کے لوگوں میں تین آدمی تھے

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں پھر دو لوٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے اس کے ساتھ اس کے گھر والے اور مال اور عمل۔ تو گھر والے اور مال تو لوٹ جاتے ہیں اور عمل اس کے ساتھ رہ جاتا ہے (پس فاقت پوری عمل کرتا ہے اسی کے لئے انسان کو کوشش کرنا چاہئے اور لڑکے بالے بال بچے مال دولت یہ سب جیتے تک کے ساتھ ہیں مرنے کے بعد کچھ کام کے نہیں ان میں دل لگانا بے عقلی ہے)

عَنْ عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ

ترجمہ۔ عمرو بن عوف سے روایت ہے وہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف بھیجا وہاں کا جزیہ لانے کو اور آپ نے صلح کرلی تھی بحرین والوں سے اور اُنپر حاکم کیا تھا علاء بن حضرمی کو پھر ابو عبیدہ وہ مال لیکر آئے بحرین سے۔ یہ خبر انصار کو پہنچی۔ انہوں نے فجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ کے سامنے آئے آپ نے انکو دیکھ کر تبسم فرمایا پھر فرمایا میں سمجھتا ہوں تم نے سنا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ مال لیکر آئے ہیں (اور تم اسی خیال سے آج جمع ہوئے کہ مال ملے گا) انہوں نے کہا بیشک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اُس بات کی جس سے خوش ہوگے تو قسم خدا کی فقیری کا مجھے تم پر ڈر نہیں لیکن مجھے اسکا ڈر ہے کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ ہو جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی پھر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو جیسے اگلے لوگوں نے حسد کیا تھا اور ہلاک کردے تم کو جیسے انکو ہلاک کیا تھا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَمِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا

تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمٰى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ

اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھ میں روشنی دے تو میں اسکے سبب لوگوں کو دیکھوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر فرشتہ نے اُسپر ہاتھ ملا سو اس کو خدا نے روشنی دی فرشتہ نے کہا کہ کونسا مال تجھ کو بہت پسند ہے اُس نے کہا بھیڑ بکری تو اسکو گابھن بکری ملی۔ پھر اونٹنی اور گائے بیائی اور بکری بھی جنی۔ پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے بیل ہو گئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریاں ہو گئیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد مدت کے وہی فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل میں آیا۔ سو اُس نے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے تمام اسباب کٹ گئے (یعنی تدبیریں جاتی رہیں اور مال اور اسباب نہ رہا) سو آج منزل پر پہنچنا مجھ کو ممکن نہیں بدوں خدا کی مدد کے پھر بدوں تیرے کرم کے۔ میں تجھ سے مانگتا ہوں اُسی کے نام پر جس نے تجھ کو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال اونٹ دیئے ایک اونٹ جو میرے سفر میں کام آوے۔ اُس نے کہا لوگوں کے حق مجھ پر بہت ہیں (یعنی قرضدار ہوں یا گھر بار کے خرچ سے مال زیادہ نہیں جو تجھ کو دوں) پھر فرشتہ نے کہا البتہ میں تجھ کو پہچانتا ہوں بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ تھا کہ تجھ سے لوگ گھناتے تھے۔ پھر خدا نے اپنے فضل سے تجھ کو یہ مال دیا۔ اُس نے جواب دیا کہ میں نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا ہے جو کئی پشت سے بڑے آدمی تھے۔ فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اُسی اپنی صورت اور شکل میں پھر اس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا تھا۔ اُس نے بھی وہی جواب دیا جو سفید داغ والے نے دیا تھا۔ فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور فرشتہ اندھے کے پاس گیا اپنی اسی صورت اور شکل میں۔ پھر فرشتہ نے کہا کہ میں محتاج آدمی اور مسافر ہوں میرے سفر میں سب وسیلے اور تدبیریں کٹ گئیں سو مجھ کو آج منزل پر پہنچنا بغیر اللہ کی مدد اور تیرے کرم کے مشکل

وَاَعْمٰی فَاَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْتَلِیَھُمْ فَبَعَثَ اِلَیْھِمْ
مَلَکًا فَاَتَی الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ
قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّیَذْھَبُ عَنِّی
الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَہٗ
فَذَھَبَ عَنْہُ قَذَرُہٗ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَّ
جِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ
قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَکَّ اِسْحٰقُ اِلَّا
اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُھُمَا الْاِبِلُ
وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِیَ نَاقَۃً
عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْھَا قَالَ
فَاَتَی الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ
فَقَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَّیَذْھَبُ عَنِّی ھٰذَا
الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَہٗ
فَذَھَبَ عَنْہُ قَالَ وَاُعْطِیَ شَعَرًا حَسَنًا
قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْبَقَرُ
فَاُعْطِیَ بَقَرَۃً حَامِلًا قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْھَا
قَالَ فَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ
قَالَ اَنْ یَّرُدَّ اللّٰہُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَاُبْصِرُ بِہِ النَّاسَ
قَالَ فَمَسَحَہٗ فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیْہِ بَصَرَہٗ قَالَ فَاَیُّ
الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِیَ شَاۃً
وَّالِدًا فَاُنْتِجَ ھٰذَانِ وَوَلَّدَ ھٰذَا فَکَانَ
لِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ
وَلِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّہٗ اَتَی الْاَبْرَصَ
فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ
قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ
لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ اَسْئَلُکَ بِالَّذِیْ
اَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَ
الْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَیْہِ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ
الْحُقُوْقُ کَثِیْرَۃٌ فَقَالَ لَہٗ کَاَنِّیْ اَعْرِفُکَ اَلَمْ

ایک کوڑھی سفید داغ والا۔ دوسرا گنجا تیسرا
اندھا۔ سو خدا نے چاہا کہ انکو آزمائے تو انکے
پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے کے
پاس آیا پھر اُس نے کہا کہ تجھ کو کون چیز بہت
پیاری ہے۔ اُس نے کہا کہ اچھا رنگ اور
اچھی کھال اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جائے
جس کے سبب لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں
حضرت نے فرمایا کہ فرشتہ نے اُسپر ہاتھ ملا
سو اس کی گھن دور ہوئی اور اسکو اچھا
رنگ اور اچھی کھال دی گئی۔ فرشتہ نے کہا
کون مال تجھ کو بہت پسند ہے اُس نے کہا
اونٹ یا گائے۔ اسحاق بن عبداللہ اس حدیث
کے ایک راوی کو شک پڑ گیا کہ اُس نے اونٹ
مانگا یا گائے لیکن سفید داغ والے یا گنجے
نے ان میں سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے
نے گائے۔ سو اس کو دس مہینے کی گابھن
اونٹنی دی پھر کہا خدائے تعالیٰ تیرے واسطے
اس میں برکت دے۔ حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا
سو کہا کون چیز تجھ کو بہت پسند آتی ہے اُسنے
کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے
سبب سے لوگ مجھ سے گھناتے ہیں پھر اس نے
اُسپر ہاتھ ملا سو اسکی بیماری دور ہو گئی اور
اس کو اچھے بال ملے۔ فرشتہ نے کہا کہ کون
مال تجھ کو بھاتا ہے۔ اُس نے کہا کہ گائے
سو اس کو گابھن گائے ملی۔ فرشتہ نے کہا
کہ خدا تیرے مال میں برکت دے۔ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے
کے پاس آیا سو کہا کہ تجھ کو کون چیز بہت پسند ہے

وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰى اَنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ عَمَلِيْ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ نُمَيْرٍ اِذًا

پاس کھانے کو کچھ نہ ہوتا مگر پتے جلے اور سمر کے (یہ دونوں جنگلی درخت ہیں) یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایسا پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہے پھر آج بنو اسد کے لوگ (یعنی زبیرؓ کی اولاد) مجھ کو دین کی باتیں سکھلاتے ہیں یا دین کے لئے تنبیہ کرتے ہیں یا سزا دینا چاہتے ہیں۔ ایسا ہو تو میں بالکل ٹوٹے میں پڑا اور میری محنت ضائع ہو گئی۔

عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ حَتّٰى اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا يَخْلِطُهُ بِشَيْءٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہے اس میں کچھ نہ ملا ہوتا (یعنی خالص پتے ہوتے)

عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ اٰذَنَتْ بِصُرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا وَاِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا اِلٰى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوْا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَاِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ اَفَعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا اَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا اَصْبَحَ اَمِيْرًا عَلٰى مِصْرٍ مِنَ الْاَمْصَارِ وَاِنِّيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ فِيْ نَفْسِيْ عَظِيْمًا وَّ

ترجمہ۔ خالد بن عمیر عدوی سے روایت ہے عتبہ بن غزوان نے (جو امیر تھے بصرہ کے) ہم کو خطبہ سنایا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا کی پھر کہا بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ دنیا نے خبر دی ختم ہونے کی اور دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہا مگر جیسے برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے جسکو اسکا صاحب بچا رکھتا ہے اور تم دنیا سے ایسے گھر کو جانے والے ہو جسکو زوال نہیں تو اپنے سامنے نیک کر کے جاؤ اس لئے کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ پتھر ایک کنارے سے جہنم کے ڈالا جائیگا اور ستر برس تک اس میں اترتا جائیگا اور اسکی تہ کو نہ پہنچے گا قسم خدا کی جہنم بھری جائے گی کیا تم تعجب کرتے ہو اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک چالیس برس کی راہ ہے اور ایک دن ایسا آئیگا کہ جنت لوگوں کے ہجوم سے بھری ہوگی اور تو نے دیکھا ہوتا میں ساتواں تھا سات شخصوں میں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

ہے سو میں تجھ سے اُس خدا کے نام پر جس نے تجھ کو آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آوے۔ اُس نے کہا بیشک میں اندھا تھا خدا نے مجھ کو آنکھ دی تو لے جا ان بکریوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا بکریوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے۔ قسم خدا کی آج جو چیز تو خدا کی راہ میں لیویگا میں تجھکو مشکل میں نہیں ڈالوں گا (یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑونگا) سو فرشتہ نے کہا اپنا مال رہنے دے۔ تم تینوں آدمی صرف آزمائے گئے تھے سو تجھ سے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا۔

فائدہ۔ اس حدیث میں شکر گذار اور ناحق شناس بندہ کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجئے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال میں ہے یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نہ تھے جان مال صحت علم حکومت محض اس کے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا تعالیٰ کا کرم بوجھ کر شکر گذار ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے وہ خدا سے دور ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِبِلِهِ فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ أَنْزَلْتَ فِي إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ

ترجمہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے۔ سعد بن ابی وقاص اپنے اونٹوں میں تھے اتنے میں اُن کا بیٹا عمر آیا (یہ عمر بن سعد وہی ہے جو امام حسین علیہ السلام سے لڑا اور جس نے دنیا کے لئے اپنی آخرت برباد کی) جب سعد نے انکو دیکھا تو کہا پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی اس سوار کے شر سے پھر وہ اُترا اور بولا تم اپنے اونٹوں اور بکریوں میں اترے ہو اور لوگوں کو چھوڑ دیا وہ سلطنت کے لئے جھگڑ رہے ہیں (یعنی خلافت اور حکومت کیلئے) سعد نے اس کے سینہ پر مارا اور کہا چپ رہ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ دوست رکھتا ہے اس بندہ کو جو پرہیزگار ہے مالدار ہے چھپا بیٹھا ہے ایک کونے میں (فساد اور فتنے کے وقت اور دنیا کے لئے اپنا ایمان نہیں بگاڑتا۔ افسوس ہے کہ عمر بن سعد نے اپنے باپ کی نصیحت کو فراموش کیا اور دنیا کی طمع میں آخرت گنوائی۔ نووی نے کہا مالدار سے یہ مراد ہے کہ دل اسکا غنی ہو اور قاضی نے کہا مالدار سے ظاہری معنے مراد ہے۔)

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ

ترجمہ۔ سعد بن ابی وقاص کہتے تھے قسم خدا کی میں پہلا وہ شخص ہوں جس نے تیر مارا خدا کی راہ میں اور ہم جہاد کرتے تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے

أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُولُ أَيْ فُلُ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى يَا رَبِّ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ قَالَ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هٰهُنَا إِذًا قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ وَلَحْمِهِ وَعِظَامِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

دیدار میں کچھ شبہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے میں (یعنی جیسے چاند سورج کی رویت میں اشتباہ نہیں ویسے ہی خدا تعالیٰ کی رویت میں اشتباہ نہوگا) پھر حق تعالیٰ حساب کریگا بندے سے سو کہیگا اے فلانے بندے بھلا میں نے تجھکو عزت نہیں دی اور تجھکو سردار نہیں بنایا اور تجھکو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے۔ آپ نے فرمایا تو حق تعالیٰ فرمائیگا بھلا تجھکو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا۔ سو بندہ کہے گا کہ نہیں تو حق تعالےٰ فرمائیگا کہ اب ہم بھی تجھکو بھولتے ہیں (یعنی تیری خبر نہ لیں گے اور تجھکو عذاب سے نہ بچائینگے) جیسے تو ہم کو بھولا۔ پھر خدا تعالیٰ دوسرے بندہ سے حساب کریگا تو کہے گا اے فلانے بھلا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہے گا سچ ہے اے میرے رب۔ پھر خدا تعالےٰ فرمائیگا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملیگا تو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائیگا سو مقرر میں بھی اب تجھے بھلا دیتا ہوں جیسے تو مجھ کو دنیا میں بھولا تھا۔ پھر تیسرے بندہ سے حساب کریگا اس سے بھی اسی طرح کہے گا۔ بندہ کہے گا اے رب میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر اور میں نے نماز پڑھی روزہ رکھا صدقہ دیا اسی طرح اپنی تعریف کریگا جہاں تک اس سے ہو سکے گا۔ حق تعالیٰ فرمائیگا دیکھ یہیں تیرا جھوٹ کھلا جاتا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر حکم ہوگا اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہیں۔ بندہ اپنے جی میں سوچے گا کہ کون مجھ پر گواہی دیگا۔ پھر اس کے منہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اسکی ران سے کہ بول تو اسکی ران اسکا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گی۔ اور یہ گواہی اس واسطے ہوگی تاکہ اسکا عذر باقی نہ رہے اُسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا تعالےٰ غصہ کریگا (اور پہلے دونوں کافر تھے۔ معاذ اللہ جب تک دل سے خالص خدا کیلئے عبادت نہو

عِنْدَ اللّٰهِ صَغِيْرًا وَّاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتّٰى تَكُوْنَ اٰخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتُخْبَرُوْنَ وَتُجَرِّبُوْنَ الْاُمَرَاءَ بَعْدَنَا

اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوا درخت کے پتوں کے یہاں تک کہ ہمارے گلپھڑے زخمی ہوگئے (بوجہ پتوں کی حرارت اور سختی کے) میں نے ایک چادر پائی اور اس کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کئے۔ ایک ٹکڑے کا میں نے تہبند بنایا اور دوسرے ٹکڑے کا سعد بن مالک نے اب آج کے روز کوئی ہم میں سے ایسا نہیں ہے کہ کسی شہر کا حاکم نہو اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اس بات سے کہ میں اپنے تئیں بڑا سمجھوں اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہوں اور بیشک کسی پیغمبر کی نبوت (دنیا میں) ہمیشہ نہیں رہی بلکہ نبوت کا اثر (تھوڑی مدت میں) جاتا رہا یہاں تک کہ آخری انجام اس کا یہ ہوا کہ وہ سلطنت ہوگئی تو تم قریب پاؤ گے اور تجربہ کرو گے اُن امیروں کا جو ہمارے بعد آئیں گے (کہ اُن میں دین کی باتیں جو نبوت کا اثر ہے نہ رہینگی اور وہ بالکل دنیادار ہو جائیں گے۔)

عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ اَمِيْرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ شَيْبَانَ

ترجمہ خالد بن عمیر سے روایت ہے انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور وہ حاکم تھے بصرہ کے پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُوْلُ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَعَامُنَا اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا

ترجمہ۔ خالد بن عمیر سے روایت ہے میں نے سُنا عتبہ بن غزوان سے وہ کہتے تھے تو مجھے دیکھتا میں ساتواں شخص تھا سات آدمیوں کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوا حبلہ (ایک درخت ہے) کے پتوں کے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ اَيْ فُلُ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے قیامت کے دن آپ نے فرمایا کیا تم کو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے میں ٹھیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہ ہو۔ اصحاب نے کہا کہ نہیں۔ حضرت نے فرمایا سو کیا تم کو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو جب کہ بدلی نہ ہو۔ اصحاب نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا سو قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تمکو اپنے رب کے

شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَیَالٍ تِبَاعًا حَتّٰی قُبِضَ

تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل جب سے آپ مدینہ میں تشریف لائے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی (باوجود اس کے کہ دین اور دنیا کی بادشاہت آپ کو حاصل تھی اگر خدا سے چاہتے تو تمام دنیا کی دولت آپ کو مل جاتی)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِیْرٍ یَوْمَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ حَتّٰی قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی ہے۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ دو دن تک برابر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ فَوْقَ ثَلَاثٍ ترجمہ۔ تین دن سے زیادہ گیہوں کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ ثَلَاثًا حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ ترجمہ وہی ہے جو پہلے گذرا۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَیْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُہُمَا تَمْرٌ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل دو دن تک گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئی مگر ایک دن صرف کھجور ملی۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ اِنَّا کُنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَمْکُثُ شَہْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ ہُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہم آل محمد کا یہ حال تھا کہ مہینہ مہینہ بھر تک آگ نہ سلگاتے صرف کھجور اور پانی پر گذارہ کرتے۔

عَنْ ہِشَامِ ابْنِ عُرْوَۃَ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ اِنْ کُنَّا لَنَمْکُثُ وَلَمْ یَذْکُرْ اٰلَ مُحَمَّدٍ وَزَادَ اَبُوْ کُرَیْبٍ فِیْ حَدِیْثِہٖ عَنِ ابْنِ نُمَیْرٍ اِلَّا اَنْ یَّاْتِیَنَا اللَّحْمُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے مگر جب گوشت ہمارے پاس آتا تو آگ سلگاتے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا فِیْ رَفِّیْ مِنْ شَیْءٍ یَاْکُلُہٗ ذُوْکَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِیْرٍ فِیْ رَفٍّ لِّیْ فَاَکَلْتُ مِنْہُ حَتّٰی طَالَ عَلَیَّ فَکِلْتُہٗ فَفَنِیَ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور میرے دالوں کے برتن میں تھوڑی جو تھی میں اسی میں سے کھایا کی یہاں تک کہ بہت دن گذر گئے میں نے

تو کچھ فائدہ نہیں۔ لوگوں کو دکھانے کی نیت سے نماز یا روزہ کرنا اور وبال ہے۔ اس سے نہ کرنا بہتر ہے۔)

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّيْ قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهِ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ ہنسے آپ نے فرمایا تم جانتے ہو میں کس واسطے ہنستا ہوں؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں ہنستا ہوں بندے کی گفتگو پر جو وہ اپنے مالک سے کریگا بندہ کہے گا اے مالک میرے کیا تو مجھ کو پناہ نہیں دے چکا ہے ظلم سے (یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کروں گا) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ جواب دیگا کہ ہاں ہم ظلم نہیں کرتے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بندہ کہے گا کہ میں جائز نہیں رکھتا کسی کی گواہی اپنے اوپر سوا اپنی ذات کی گواہی کے۔ پروردگار فرمائیگا اچھا تیری ہی ذات کی گواہی تجھ پر آج کے دن کفایت کرتی ہے اور کرام کاتبین کی گواہی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مہر کی جائیگی بندہ کے منہ پر اور اس کے ہاتھ پاؤں کو حکم ہوگا بولو! وہ اس کے سارے اعمال بولدیں گے پھر بندہ کو بات کرنے کی اجازت دی جائیگی۔ بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہیگا چلو دور ہو جاؤ۔ خدا کی مار تم پر میں تو تمہارے لئے جھگڑا کرتا تھا (یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجھ کو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کر چکے اب دوزخ میں جاؤ)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل کو بقدر کفاف روزی دے (یعنی بہت زیادہ دنیا نہ دے ضرورت کے موافق دے تاکہ وہ تیری یاد سے غافل نہ ہو جائیں)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِيْ رِوَايَةِ عَمْرٍو اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَفَافًا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ

حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا

گیہوں کی روٹی سے یہاں تک کہ آپ تشریف لے گئے دنیا سے۔

عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُشِیْرُ بِاِصْبَعَیْهِ مِرَارًا یَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ مَا شَبِعَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ تِبَاعًا مِّنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْیَا

ترجمہ۔ ابو حازم سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کرتے بار بار اور کہتے قسم اسکی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والے کبھی تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ تشریف لے گئے دنیا سے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ وَقَنَیَّةٌ لَمْ یَذْكُرْ بِهٖ

ترجمہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے تم نہیں کھاتے اور پیتے جو چاہتے ہو۔ میں نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انکو خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی

عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ زُهَیْرٍ وَمَا تَرْضَوْنَ دُوْنَ اَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ

ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ تم بغیر کھجور اور مسکہ کے طرح طرح کے کھانوں کے راضی نہیں ہوتے۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ یَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا اَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْیَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَظَلُّ الْیَوْمَ یَلْتَوِیْ مَا یَجِدُ دَقَلًا یَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ

ترجمہ۔ سماک بن حرب سے روایت ہے کہ میں نے سنا نعمان کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے ذکر کیا دنیا کا جو لوگوں نے حاصل کی پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سارا دن بیقرار رہتے بھوک سے آپ کو خراب کھجور نہ ملتی جس سے اپنا پیٹ بھریں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِیْ اِلَیْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِیْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ایک شخص نے پوچھا کیا ہم مہاجرین فقیروں میں سے ہیں۔ عبداللہ نے کہا تیری جورو ہے جسکے پاس تو رہتا ہے۔ وہ بولا ہاں۔ عبداللہ نے کہا تیرا گھر ہے جس میں تو رہتا ہے۔ وہ بولا ہاں۔ عبداللہ نے کہا تو تو امیروں میں سے ہے وہ بولا میرے پاس ایک خادم بھی ہے۔ عبداللہ

انکو ماپا تو وہ ختم ہو گئے (معلوم ہوا کہ مجہول اور مبہم شے میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔)

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ وَاللّٰهِ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ وَمَا اُوْقِدَ فِيْ اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ قَالَ قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ فَكَانُوْا يُرْسِلُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِهَا فَيَسْقِيْنَاهُ

ترجمہ۔ عروہ سے روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں قسم خدا کی اے بھانجے میرے ہم ایک چاند دیکھتے دوسرا دیکھتے تیسرا دیکھتے دو مہینے میں تین چاند دیکھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں اس مدت تک آگ نہ جلتی میں نے کہا اے خالہ پھر تم کیا کھاتیں۔ انہوں نے کہا کھجور اور پانی۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ہمسائے تھے اُن کے جانور تھے دودھ والے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ بھیجتے تو آپ ہمکو وہ دودھ پلاتے۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَزَيْتٍ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ

ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور آپ سیر نہیں ہوئے روٹی اور زیتون کے تیل سے ایک دن میں دوبار (یعنی صبح اور شام دونوں وقت سیر ہو کر نہیں کھایا)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ہم سیر ہوئے تھے پانی اور کھجور سے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ الْمَاءِ وَالتَّمْرِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہم سیر نہیں ہوئے کھجور اور پانی سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّادٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ مَا اَشْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَهٗ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزٍ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہؓ کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو سیر نہیں کیا تین دن پے در پے

ثُمَّ زَجَرَ فَاَسْرَعَ حَتّٰی خَلَّفَهَا

پھر آپ نے اپنی سواری کو ڈانٹا اور جلدی چلایا یہاں تک کہ حجر پیچھے رہ گیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ اَرْضِ ثَمُوْدَ فَاسْتَقَوْا مِنْ اٰبَارِهَا وَعَجَنُوْا بِهِ الْعَجِيْنَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُهْرِيْقُوْا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْاِبِلَ الْعَجِيْنَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اترے حجر میں (یعنی ثمود کے ملک میں) انہوں نے وہاں کے کنوؤں کا پانی لیا پینے کے لئے اور اُس پانی سے آٹا گوندھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا اُس پانی کے بہا دینے کا جو پینے کے لئے لیا تھا اور آٹے کو حکم دیا کہ اونٹوں کو کھلا دیں اور حکم دیا کہ پینے کا پانی اُس کنوئیں سے لیں جس پر اونٹنی آتی تھی صالح علیہ السلام کی۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ظالمین کے دیار میں خضوع اور مراقبہ سے جائے اور بہتر یہ ہے کہ جلد وہاں سے نکل جائے اور وہاں کا کھانا اور پانی استعمال نہ کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کھانا آدمی نہ کھا سکے وہ جانور کو کھلا دینا چاہئے (انتہیٰ)

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوْا بِهٖ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ وَالْيَتِيْمِ

بیوہ اور یتیم اور مسکین سے سلوک کرنے کی فضیلت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیواؤں کیلئے کمائے اور محنت کرے یا مسکین کے لئے اس کیلئے ایسا درجہ ہے جیسے جہاد کرنے والے کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور میں سمجھتا ہوں یہ بھی فرمایا جیسے اُس کا جو نماز کے لئے کھڑا رہے اور نہ تھکے اور جیسے اُس روزہ دار کا جو روزہ ناغہ نہ کرے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور یتیم کی خبرگیری کرنے والا خواہ اس کا عزیز ہو یا غیر ہو جنت میں اس طرح سے

ابْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوا لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا

نے کہا پھر تو تو بادشاہوں میں سے ہے۔ ابو عبدالرحمان نے کہا تین آدمی عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس آئے میں ان کے پاس موجود تھا۔ وہ کہنے لگے اے ابا محمد قسم خدا کی ہمکو کوئی چیز میسر نہیں نہ خرچ ہے نہ سواری نہ اسباب۔ عبداللہ نے کہا تم جو چاہو میں کروں۔ اگر چاہتے ہو تو ہمارے پاس چلے آؤ ہم تمکو وہ دیں گے جو اللہ نے تمہاری تقدیر میں لکھا ہے اور اگر کہو تو ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور جو چاہو تو صبر کرو اس لئے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مہاجرین محتاج مالداروں سے چالیس برس آگے (جنت میں) جائیں گے۔ وہ بولے ہم صبر کرتے ہیں اور کچھ نہیں مانگتے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلٰى أَهْلِ الْحِجْرِ إِلَّا مَنْ يَدْخُلُ بَاكِيًا

قوم ثمود کے گھروں میں جانے سے ممانعت مگر جو روتا ہوا جائے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب حجر (یعنی ثمود کے لوگ جو سب کے سب فرشتہ کی چھنگاڑ سے ہلاک ہوگئے) کی شان میں فرمایا (غزوہ تبوک میں یہ قوم کے گھر اُدھر ہی تھے) مت جاؤ ان عذاب والے لوگوں پر (یعنی ان کے گھروں میں) مگر روتے ہوئے (خدا کے خوف سے اور پناہ مانگتے ہوئے اس کے عذاب سے) اگر تم روتے نہ ہو تو وہاں مت جاؤ ایسا نہو تم کو وہ عذاب آلگے جو اُن پر آیا تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجر پر سے گزرے۔ آپ نے فرمایا مت جاؤ ظالموں کے گھروں میں مگر روتے ہوئے اور بچو کہیں تمکو بھی وہ عذاب نہ ہو جو اُن کو ہوا تھا

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللهِ لِمَ سَأَلْتَنِي عَنِ اسْمِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذْ قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار ایک مرد تھا میدان میں اُس نے بادل میں ایک آواز سنی فلانے کے باغ کو سینچ دے۔ اس آواز کے بعد بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین میں پانی برسایا۔ ایک نالی وہاں کی نالیوں میں سے بالکل لبالب ہوگئی۔ سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے اِدھر اُدھر کرتا ہے سو اُس نے باغ والے مرد سے کہا اے خدا کے بندے تیرا کیا نام ہے۔ اس نے کہا فلانا نام ہے وہی نام جو بادل میں سُنا تھا۔ پھر باغ والے نے اس شخص سے کہا اے خدا کے بندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا۔ وہ بولا میں نے بادل میں ایک آواز سنی جس کا یہ پانی ہے۔ کوئی کہتا ہے فلانے کے باغ کو سینچ دے تیرا نام لے کر سو تو اس باغ میں خدا تعالیٰ کے احسان کی کیا شکر گذاری کریگا۔ باغ والے نے کہا جب کہ تو نے یہ کہا تو اب میں البتہ دیکھتا رہوں گا اسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا۔ ایک تہائی اس کی خیرات کروں گا اور ایک تہائی میں اور میرے بال بچے کھائیں گے اور ایک تہائی اس باغ کی مرمت میں خرچ کروں گا (حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کا تہائی حصہ خدا کی راہ میں صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے خدائے تعالیٰ کے حکم کے موافق پانی برساتے ہیں ایک ہی مقام میں ایک جگہ زیادہ اور ایک جگہ کم برستا ہے۔)

عَنْ وَهْبِ ابْنِ كَيْسَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَجْعَلُ ثُلُثَهُ فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ ایک تہائی میں مسکینوں اور سائلوں اور مسافروں میں صرف کروں گا

بَابُ تَحْرِيمِ الرِّيَاءِ

ریا اور نمائش کی حرمت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ساتھ ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں اور مالک نے اشارہ کیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے۔

بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

مسجد بنانے کی فضیلت

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ وَفِي رِوَايَةِ هَارُونَ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

ترجمہ۔ عبید اللہ خولانی سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کو توڑ کر بنایا تو لوگوں نے انکے حق میں باتیں کیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے بہت باتیں بنائیں اور میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص بناوے ایک مسجد خالص خدائے تعالیٰ کے لئے (نہ نام کے لئے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اپنا نام اس پر کندہ نہ کرائے اور اگر پرانی مسجد موجود ہو تو اسی کی تعمیر کرے نئی نہ بناوے کہ دونوں مسجدیں اُجاڑ ہوں) اللہ اس کے لئے ویسا ہی ایک گھر بنا دیگا جنت میں۔

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَأَحَبُّوا أَنْ يَدَعَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدَ اللهِ بَنَى اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ

ترجمہ۔ محمود بن لبید سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے بنانے کا ارادہ کیا۔ لوگوں نے اسکو برا جانا اور یہ پسند کیا کہ وہ مسجد اسی شکل میں رہے (جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی) انہوں نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ایک مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیگا۔

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ فَضْلِ الْإِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ

مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ | سے آگ میں اتنا اُترتا جاتا ہے جیسے مشرق سے مغرب تک (جیسے کسی مسلمان کی شکایت یا مخبری حاکم وقت کے سامنے یا تہمت یا گالی یا کفر کا کلمہ خدا یا رسول خدا یا قرآن یا شریعت کے ساتھ پس انسان کو چاہیے کہ زبان کو قابو میں رکھے بے ضرورت بات نہ کرے)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مَا یَتَبَیَّنُ مَا فِیْهَا یَهْوِیْ بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

ترجمہ۔ بندہ ایک بات کہتا ہے اور نہیں جانتا اُس میں کتنا نقصان ہے اس کے سبب سے آگ میں گرے گا اتنی دور تک جیسے مشرق سے مغرب۔

بَابُ مَنْ یَّاْمُرُ وَلَا یَفْعَلُ وَیَنْهٰی وَلَا یَنْتَهِیْ

جو شخص اوروں کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اُسکا عذاب

عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَیْدٍ قَالَ قِیْلَ لَهٗ اَلَا تَدْخُلُ عَلٰی عُثْمَانَ فَتُکَلِّمَهٗ فَقَالَ اَتَرَوْنَ اَنِّیْ لَا اُکَلِّمُهٗ اِلَّا اُسْمِعُکُمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ کَلَّمْتُهٗ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ مَا دُوْنَ اَنْ اَفْتَتِحَ اَمْرًا لَا اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهٗ وَلَا اَقُوْلُ لِاَحَدٍ یَکُوْنُ عَلَیَّ اَمِیْرًا اِنَّهٗ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَیَدُوْرُ بِهَا کَمَا یَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰی فَیَجْتَمِعُ اِلَیْهِ اَهْلُ النَّارِ فَیَقُوْلُوْنَ یَا فُلَانُ مَا لَکَ اَلَمْ تَکُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰی عَنِ الْمُنْکَرِ فَیَقُوْلُ بَلٰی قَدْ کُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِیْهِ وَاَنْهٰی عَنِ الْمُنْکَرِ وَاٰتِیْهِ

ترجمہ۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُن سے کہا گیا تم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نہیں جاتے اور ان سے گفتگو نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے گفتگو نہیں کرتا۔ میں تمکو سناؤں قسم خدا کی میں ان سے باتیں کر چکا جو مجھ کو اپنے اور ان کے بیچ میں کرنا تھیں البتہ میں نے یہ نہیں چاہا کہ وہ بات کھولوں جسکا کھولنے والا پہلے میں ہی ہوں اور میں کسی کو جو مجھ پر حاکم ہو یہ نہیں کہتا کہ وہ سب لوگوں میں بہتر ہے۔ میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ فرماتے تھے قیامت کے دن ایک شخص لایا جائیگا پھر وہ جہنم میں ڈالا جائیگا اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل آئینگی وہ انکو لئے ہوئے گدھے کی طرح جو چکی پیستا ہے چکر لگائیگا اور جہنم والے اس کے پاس اکٹھا ہونگے اس سے پوچھیں گے اے فلانے کیا تو اچھی بات کا حکم نہیں کرتا تھا اور بُری بات سے منع نہیں کرتا تھا۔ وہ کہے گا میں تو ایسا کرتا تھا لیکن دوسروں کو اچھی بات کا حکم کرتا اور خود نہ کرا اور دوسروں کو بری بات سے منع کرتا اور خود اس سے باز نہ رہتا۔

تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بنسبت اور شریکوں کے محض بے پرواہ ہوں ساجھی سے جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو میں اس کو اور اس کے ساجھی کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں (یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے۔ خدا اُسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اس میں کچھ لگاؤ نہو۔)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ وَمَنْ رَاءَى رَاءَى اللهُ بِهِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کو سنانے کے لئے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کی ذلت لوگوں کو سنا دے گا اور جو شخص ریا کریگا اللہ تعالیٰ بھی اسکو دکھلاویگا (یعنی صرف ثواب دکھلاویگا پر ملے گا کچھ نہیں تاکہ صرف حسرت ہی حسرت ہو۔)

عَنْ جُنْدُبٍ الْعَلَقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللهُ بِهِ

ترجمہ۔ جندب علقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کو اپنی نیکی سنانا چاہیگا اللہ تعالیٰ اسکی برائی یا اس کا عذاب لوگوں کو سنائیگا اور جو شخص دکھانے کے لئے عبادت کریگا خدا بھی اس کو دکھادیگا (یعنی قیامت کے دن اس کے عیب لوگوں کو دکھادیگا یا صرف ثواب لوگوں کو دکھلاویگا اور ملے گا کچھ نہیں خاک۔)

عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا غَيْرَهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ حَرْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ

زبان کو روکنے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے جس کی وجہ

فَقَالَ الَّذِیْ لَمْ یُشَمِّتْهُ عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَهُ وَ عَطَسْتُ اَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِیْ قَالَ اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَ اِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ

جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا۔ جس کو جواب نہ دیا وہ بولا کہ اس نے چھینکا اور آپ نے جواب دیا لیکن میں نے چھینکا اور آپ نے جواب نہ دیا۔ آپ نے فرمایا اس نے (یعنی جس کا جواب دیا) اللہ کا شکر کیا اور تو نے خدا تعالیٰ کا شکر نہ کیا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا کتاب السلام میں اس کی بحث گذر چکی۔ اور اہل ظاہر کے نزدیک چھینک کا جواب دینا واجب ہے اور امام مالک کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور شافعی کے اور اکثر علماء کے نزدیک سنت ہے۔

عَنِ الْاَسْوَدِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی وَ هُوَ فِیْ بَیْتِ ابْنَةِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَعَطَسْتُ فَلَمْ یُشَمِّتْنِیْ وَ عَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰی اُمِّیْ فَاَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَهَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِیْ فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَ عَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا فَقَالَ اِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ یَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَمْ اُشَمِّتْهُ وَ عَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللّٰهَ فَشَمَّتُّهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ فَاِنْ لَّمْ یَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ

ترجمہ۔ ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ابو موسیٰ کے پاس گیا وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر میں تھے (ام کلثوم اُن کا نام تھا۔ پہلے امام حسن علیہ السلام کے نکاح میں تھیں جب انہوں نے طلاق دیدی تو ابو موسیٰ نے اُن سے نکاح کرلیا) میں چھینکا تو ابو موسیٰ نے جواب نہ دیا (یعنی یرحمک اللہ نہ کہا) پھر وہ چھینکیں تو اُن کو جواب دیا میں اپنی ماں کے پاس گیا اور ان سے یہ حال بیان کیا۔ جب ابو موسیٰ اُن کے پاس آئے تو میری ماں نے اُن سے کہا میرا بیٹا چھینکا تو تم نے جواب نہ دیا اور وہ عورت چھینکی تو تم نے جواب دیا۔ ابو موسیٰ نے کہا تیرا بیٹا چھینکا تو اس نے الحمد للہ نہیں کہا اس لئے میں نے جواب نہیں دیا اور وہ عورت چھینکی اُس نے الحمد للہ کہا تو میں نے جواب دیا۔ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی چھینکے پھر اللہ کا شکر کرے (یعنی الحمد للہ کہے) تو اسکو جواب دو اور جو الحمد للہ نہ کہے اسکو جواب مت دو۔

عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ

ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینکا آپ نے فرمایا یرحمک اللہ پھر وہ چھینکا آپ نے فرمایا اس کو زکام ہو گیا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اُسَامَۃَ ابْنِ زَیْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا یَمْنَعُکَ اَنْ تَدْخُلَ عَلٰی عُثْمَانَ فَتُکَلِّمَہٗ فِیْمَا یَصْنَعُ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابُ النَّھْیِ عَنْ ھَتْکِ الْاِنْسَانِ سِتْرَ نَفْسِہٖ

انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاھِرِیْنَ وَاِنَّ مِنَ الْاِجْھَارِ اَنْ یَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ قَدْ سَتَرَہٗ رَبُّہٗ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَۃَ کَذَا وَکَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُہٗ رَبُّہٗ فَیَبِیْتُ یَسْتُرُہٗ رَبُّہٗ وَیُصْبِحُ یَکْشِفُ سِتْرَ اللّٰہِ عَنْہُ قَالَ زُھَیْرٌ وَاِنَّ مِنَ الْھِجَارِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری تمام امت کے گناہ بخشے جائینگے مگر ان لوگوں کے جو اپنے گناہوں کو فاش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آدمی رات کو ایک گناہ کا کام کرے پھر صبح ہو اور پروردگار نے اسکا گناہ پوشیدہ رکھا ہو۔ وہ دوسرے سے کہے اے فلانے میں نے گذشتہ رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو تو پروردگار نے اسکو چھپایا اور رات بھر چھپاتا رہا صبح کو اس نے پردہ کھول دیا۔

فائدہ ۔ پوشیدہ گناہوں کو لوگوں سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہے کہ معاف نہوگا اس واسطے کہ اس میں گناہ پر جرأت اور بے پرواہی ثابت ہوتی ہے اور صاف ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا خدائے تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اور یہ جو بعض نادان کہتے ہیں او صاحب جسکا خدا سے پردہ نہیں اُس کا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہیں کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نہ کرتا تو البتہ خدا تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اُس نے بے حیا بنکر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث میں آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اسکی توبہ کے گواہ ہوں یا اور گناہ گار اسکو دیکھ کر توبہ پر مستعد ہوں (تحفۃ الاخیار)

بَابُ تَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَکَرَاھَۃِ التَّثَاؤُبِ

چھینکنے والے کا جواب اور جمائی کی کراہت

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ اَحَدَھُمَا وَلَمْ یُشَمِّتِ الْاٰخَرَ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے چھینکا آپ نے ایک کا

وَلَا اَرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اَلَا تَرَوْنَهَا اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْهُ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ كَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذٰلِكَ مِرَارًا قُلْتُ اَفَاَقْرَءُ التَّوْرٰىةَ قَالَ اِسْحٰقُ فِيْ رِوَايَتِهٖ لَا نَدْرِيْ مَا فَعَلَتْ

نہ ہوا وہ کہاں گیا میں سمجھتا ہوں وہ گروہ چوہے ہیں (مسخ ہو گئے) کیا تم نہیں دیکھتے جب چوہوں کیلئے اونٹ کا دودھ رکھو تو وہ نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتے ہیں (گویا یہ قرینہ ہے کہ چوہے وہ بنی اسرائیل کے لوگ ہونگے جو مسخ ہوئے تھے اگرچہ وہ زندہ نہ رہے ہوں اس لئے کہ بنی اسرائیل کی شریعت میں اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودھ حرام تھا) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ حدیث میں نے کعب سے بیان کی۔ انہوں نے کہا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ میں نے کہا ہاں۔ پھر انہوں نے پوچھا پھر پوچھا کئی بار پوچھا میں نے کہا کیا میں تورات پڑھتا ہوں (جو اس میں دیکھ کر یہ روایت میں نے حاصل کی ہو گی میرا تو سارا علم رسول اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے۔)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ الْفَارَةُ مَسْخٌ فَاٰيَةُ ذٰلِكَ اَنَّهٗ يُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهٗ وَيُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْاِبِلِ فَلَا تَذُوْقُهٗ فَقَالَ لَهٗ كَعْبٌ اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفَاُنْزِلَتْ عَلَيَّ التَّوْرٰىةُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا چوہا آدمی ہے جو مسخ ہو گیا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ چوہے کے سامنے بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتا ہے اور اونٹ کا رکھو تو چکھتا تک نہیں۔ کعب نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ابوہریرہ رضؓ نے کہا پھر نہیں تو کیا مجھ پر تورات اتری تھی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو ایک سوراخ سے دو بار ڈنگ نہیں لگتا (یعنی مومن کو ہوشیاری لازم ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کسی معاملہ میں ایک بار خطا اٹھائے تو دوبارہ اس کو نہ کرے من جرب المجرب حلت به الندامة کا بھی مضمون ہے اور بعضوں نے کہا یہ حدیث آخرت کے کاموں میں ہے اور یہ حدیث آپ نے اُس وقت فرمائی جب ایک شاعر کو جو آپ کی ہجو کیا کرتا تھا قید کیا پھر احسان رکھ کر اُس کو مفت چھوڑ دیا اس شرط سے کہ دوبارہ آپ کو نہ ستائے لیکن اس نے چھٹنے کے بعد پھر وہی شرارت شروع کی۔ پھر پکڑا گیا۔ اُس نے پھر درخواست کی مفت چھوڑ دینے کی تب آپ نے یہ حدیث فرمائی اس شاعر کا نام ابا عزہ تھا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمائی شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ وہ سستی اور ثقل کی نشانی ہے اور امتلاء بدن کی) پھر جب تم میں سے کسیکو جمائی آوے تو اسکو روکے جہاں تک ہو سکے (یعنی منہ پر ہاتھ رکھے)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فِيْهِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جمائی لیوے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اس لئے کہ شیطان (مکھی یا کیڑا وغیرہ بعض وقت) اندر گھس جاتا ہے (یا درحقیقت شیطان گھستا ہے اور یہی صحیح ہے۔)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ ترجمہ۔ جب تم میں سے کسیکو نماز میں جمائی آوے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اس لئے کہ شیطان اندر گھستا ہے (دل میں وسوسہ ڈالنے کے لئے اور نماز بھلانے کے لئے)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بِشْرٍ وَّعَبْدِ الْعَزِيْزِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

بَابٌ فِیْ اَحَادِيْثَ مُتَفَرِّقَةٍ

متفرق حدیثوں کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو سے اور حضرت آدمؑ اس سے جو قرآن میں بیان ہوا یعنی مٹی سے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ لَا يُدْرٰی مَا فَعَلَتْ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم

گیتی پناہ وہ وہ القاب کہتے ہیں اور لکھتے ہیں جو سوا خدا تعالیٰ کے کسی کو لائق نہیں ہیں انکی زبان پر خدا کی پھٹکار اسی طرح وہ لوگ بھی ہیں جو خط خطوط اور عرائض میں مکتوب الیہ کے بیحد القاب لکھتے ہیں وہ بھی جھوٹے اور گنہگار ہیں اور قیامت کے دن اُنسے اس جھوٹ پر مواخذہ ہوگا

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذُکِرَ عِنْدَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْہُ فِیْ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْحَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِکَ مِرَارًا یَقُوْلُ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ اَحَدُکُمْ مَادِحًا اَخَاہُ لَا مَحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا اِنْ کَانَ یَرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا اُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا

ترجمہ۔ ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ اللہ کے رسول کے بعد کوئی شخص اس سے بہتر نہیں فلاں فلاں کام میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہائے تو نے اپنے صاحب کی گردن کاٹی۔ کئی بار یہ فرمایا پھر فرمایا اگر تم میں سے اپنے بھائی کی تعریف کرنا چاہے ضرور بالضرور تو یوں کہے میں خیال کرتا ہوں (اگر وہ واقعی ایسا ہو) کہ وہ ایسا ہے اس پر بھی میں اللہ کے سامنے کسی کو اچھا نہیں کہتا (یعنی معلوم نہیں کہ وہ خدا کے نزدیک کیا ہے کیونکہ یہ علم سوا خدا کے کسی کو نہیں یا جس کو خدا بتلائے۔)

عَنْ شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ یَزِیْدَ ابْنِ زُرَیْعٍ لَیْسَ فِیْ حَدِیْثِھِمَا فَقَالَ رَجُلٌ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْہُ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کے بعد اس سے کوئی بہتر نہیں۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُثْنِیْ عَلٰی رَجُلٍ وَیُطْرِیْہِ فِی الْمَدْحَۃِ فَقَالَ لَقَدْ اَھْلَکْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَھْرَ الرَّجُلِ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو تعریف کرتے ہوئے ایک شخص کی جو مبالغہ کر رہا تھا اسکی تعریف میں۔ آپ نے فرمایا تم نے ہلاک کیا یا کاٹا اُس شخص کی پیٹھ کو۔

عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ یُثْنِیْ عَلٰی اَمِیْرٍ مِنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ یَحْثِیْ عَلَیْہِ التُّرَابَ وَقَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْثِیَ فِیْ وُجُوْہِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ

ترجمہ۔ ابومعمر سے روایت ہے ایک شخص کسی امیر کی امیروں میں سے تعریف کر رہا تھا۔ مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ نے اسپر مٹی ڈالنا شروع کی اور کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تعریف کرنیوالوں کے منہ پر مٹی ڈالو مراد حقیقتاً مٹی ڈالنا ہے جیسے مقداد سمجھے یا ناامید کرنا ہے یا کچھ نہ دینا یا مطلب یہ ہے کہ تم اُن کے سامنے اپنے منہ پر مٹی ڈالو یعنی اپنی عاجزی اور ذلت

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ

ترجمہ۔ صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا بھی عجب حال ہے اس کا ثواب کہیں نہیں گیا۔ یہ بات کسیکو حاصل نہیں ہے اگر اسکو خوشی حاصل ہوئی تو وہ شکر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے اور جو اس کو نقصان پہنچا تو صبر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ اِذَا كَانَ فِيْهِ اِفْرَاطٌ اَوْ خِيْفَ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوْحِ

بہت تعریف کرنے کی ممانعت

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُهٗ اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ كَذَا وَكَذَا

ترجمہ۔ ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے۔ آپ نے فرمایا ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی۔ اپنے بھائی کی گردن کاٹی۔ کئی بار آپ نے یہ فرمایا۔ جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی خواہ مخواہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور میں دل کا حال نہیں جانتا یا عاقبت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا ہے ایسا ہے اگر اس بات کو جانتا ہو۔

فائدہ نووی نے کہا امام مسلم نے اس باب میں کئی حدیثیں بیان کی ہیں جن سے تعریف کرنے کی ممانعت نکلتی ہے اور صحیحین میں بہت سی حدیثیں ہیں جن سے منہ پر تعریف کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے اور جمع یوں ہے کہ ممانعت جب ہے جب تعریف میں مبالغہ اور افراط کرے یا جس کی تعریف کرے اس کے غرور اور تکبر میں آجانے کا ڈر ہو تو گویا اس کو تباہ کیا اور یہی مراد ہے گردن کاٹنے سے۔ البتہ جو شخص دیندار اور پرہیزگار ہو اور یہ ڈر نہ ہو کہ تعریف سے اسکو غرور پیدا ہو جائیگا اسکی تعریف کرنا منع نہیں بشرطیکہ مبالغہ نہو بلکہ اگر اس نیت سے تعریف کرے کہ وہ نیکی زیادہ کرے یا اوروں کو ایسے کام کرنے کی ترغیب ہو تو مستحب ہے انتہی۔

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں کوئی تعریف کرنے والا ایسا نہیں الا ماشاء اللہ جس کے منہ پر خاک نہ ڈالی جائے۔ یہ لوگ تعریف میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جھوٹ کا طومار باندھ دیتے ہیں۔ ایک ایک گاؤں کے حاکم کو جس کی کوئی وقعت نہیں بادشاہ اور ظل اللہ اور سلطان اور مرجع عالم اور جہاں پناہ اور معلوم نہیں کیا کیا لغویات کہتے ہیں اور بادشاہ کو تو نہ پوچھئے شہنشاہ

غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

مت لکھو میرا کلام اور جس نے لکھا کچھ مجھ سے سُن کر تو وہ اس کو میٹ ڈالے مگر قرآن کو نہ میٹے۔ البتہ میری حدیث بیان کرو اس میں کچھ حرج نہیں اور جو شخص قصداً میرے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

فائدہ۔ قاضی عیاض نے کہا سلف صحابہ اور تابعین میں بڑا اختلاف تھا علم کے لکھنے میں۔ بہتوں نے اسکو مکروہ رکھا لیکن اکثر نے جائز رکھا پھر اس کے بعد اجماع ہوگیا اسکے جواز پر اور اختلاف جاتا رہا۔ اور اس حدیث میں جو ممانعت ہے وہ محمول ہے اس شخص پر جو اچھا حافظہ رکھتا ہو لیکن لکھنے میں اسکو ڈر ہو کتابت پر اعتماد کرنے کا اور جس کا حافظہ اچھا نہو اسکو لکھنے کی اجازت ہے اور حکم دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوشاہ کے لئے لکھنے کا اور اسی قسم میں سے صحیفہ حضرت علی کا اور کتاب عمرو بن حزم کی اور کتاب صدقہ کی اور زکوٰۃ کی۔ اور ابوہریرہ نے روایت کیا کہ عبداللہ بن عمرو لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔ اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ان حدیثوں سے۔ اور یہ اس وقت کی حدیث ہے جب آپ کو ڈر تھا کہ کہیں قرآن اور حدیث نہ ملجائے۔ جب اس سے اطمینان ہوگیا تو آپ نے اجازت دی کتابت کی اور بعضوں نے کہا کہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ قرآن اور میری حدیث ایک کتاب میں ملا کر نہ لکھو تاکہ پڑھنے والے کو شبہ نہ ہو۔ (نووی)

بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْأُخْدُودِ

اَصحابُ الاُخدود کا قِصّہ

فائدہ۔ اُخدود کے معنی خندق اس کی جمع اخادید قرآن میں سورہ بروج میں اُن خندق والوں کا ذکر ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ۝ اس حدیث میں انکا سارا قصہ مذکور ہے۔

عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذَلِكَ

ترجمہ۔ صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا۔ جب وہ جادوگر بوڑھا ہوگیا تو بادشاہ سے بولا میں بڑھا ہوگیا ہوں میرے پاس کوئی لڑکا بھیج میں اسکو جادو سکھلاؤں بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا۔ وہ اس کو جادو سکھلاتا تھا۔ اس لڑکے کی آمد و

بیان کرو مغرور نہو۔)

عَنْ هَمَّامِ ابْنِ الْحَارِثِ اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعَمَدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَ كَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْثُو فِي وُجُوهِهِ الْحَصَا فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا شَانُكَ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ

ترجمہ۔ ہمام بن حارث سے روایت ہے ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا۔ مقدادؓ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور وہ موٹے آدمی تھے اور تعریف کرنیوالے کے منہ پر کنکریاں ڈالنے لگے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا اے مقداد تم کو کیا ہوا۔ وہ بولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تعریف کرنیوالوں کو دیکھو تو انکے منہوں میں خاک ڈالو۔

عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيتُ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ ترجمہ۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں مسواک کر رہا ہوں تو دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا ایک بڑا تھا اور دوسرا چھوٹا۔ میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔ مجھ سے کہا گیا بڑے کو دے (معلوم ہوا کہ بڑے کی عظمت کرنا چاہئے اور یہ ادب میں داخل ہے۔)

بَابُ التَّثَبُّتِ فِي الْحَدِيثِ وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

بات سمجھ کر کہنا اور علم کو لکھنا

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَ يَقُولُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ وَعَائِشَةُ تُصَلِّي فَلَمَّا قَضَتْ صَلٰوتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى هٰذَا وَمَقَالَتِهِ اٰنِفًا اِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ

ترجمہ۔ عروہ سے روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے اور کہتے تھے سن اے حجرہ والی سن اے حجرہ والی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھتی تھیں۔ جب نماز پڑھ چکیں تو انہوں نے عروہؓ سے کہا تم نے ابوہریرہؓ کی باتیں سنیں (اتنی دیر میں انہوں نے کتنی حدیثیں بیان کر دیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے بات کرتے تھے کہ گننے والا اسکو چاہتا تو گن لیتا (یعنی ٹھیر ٹھیر کر آہستہ سے اور یہی تہذیب ہے جڑ چڑ اور جلدی جلدی باتیں کرنا عقلمندی اور دانائی کا شیوہ نہیں)

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى فَوُضِعَ الْمِنْشَارُ فِيْ مَفْرَقِ رَاْسِهٖ فَشَقَّهٗ بِهٖ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جَاءَ بِالْغُلَامِ فَقِيْلَ لَهٗ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى فَدَفَعَهٗ اِلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهٗ فَاِنْ رَّجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاطْرَحُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَصَعِدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوْا وَجَاءَ يَمْشِيْ اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهٗ اِلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاحْمِلُوْهُ فِيْ قُرْقُوْرٍ فَتَوَسَّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ فَاِنْ رَّجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاقْذِفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِيْنَةُ فَغَرِقُوْا وَجَاءَ يَمْشِيْ اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِيْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اٰمُرُكَ بِهٖ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَّتَصْلُبُنِيْ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِيْ ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِيْ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَّصَلَبَهٗ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَضَعَ السَّهْمَ فِيْ صُدْغِهٖ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ صُدْغِهٖ فِيْ مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَاُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيْلَ لَهٗ اَرَاَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ

تیرا ہے اگر تو مجھ کو اچھا کر دیوے۔ لڑکے نے کہا میں کسیکو اچھا نہیں کرتا، اچھا کرنا تو خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر تو خدا پر ایمان لائے تو میں خدا سے دعا کروں وہ تجھ کو اچھا کر دیگا وہ مصاحب خدا پر ایمان لایا۔ اللہ نے اسکو اچھا کر دیا۔ وہ بادشاہ کے پاس گیا اور اس کے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے کہا تیری آنکھ کس نے روشن کی۔ مصاحب بولا میرے مالک نے۔ بادشاہ نے کہا میرے سوا تیرا کون مالک ہے۔ مصاحب نے کہا میرا اور تیرا دونوں کا مالک اللہ ہے۔ بادشاہ نے اسکو پکڑا اور مارنا شروع کیا اور مارتا رہا یہانتک کہ اُس نے لڑکے کا نام لیا۔ وہ لڑکا بلایا گیا۔ بادشاہ نے اُس سے کہا اے بیٹا تو جادو میں اس درجہ پر پہنچا کہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہے اور بڑے بڑے کام کرتا ہے۔ وہ بولا میں تو کسیکو اچھا نہیں کرتا خدا اچھا کرتا ہے بادشاہ نے اس کو پکڑا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اس نے راہب کا نام بتلایا۔ وہ راہب پکڑا ہوا آیا۔ اُس سے کہا گیا اپنے دین سے پھر جا۔ اُس نے نہ مانا۔ بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور راہب کی چندیا پر رکھا اور اُس کو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا پھر وہ مصاحب بلایا گیا اُس سے کہا تو اپنے دین سے پھر جا۔ اُس نے بھی نہ مانا۔ اس کی چندیا پر بھی آرہ رکھا اور چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا۔ پھر وہ لڑکا بلایا گیا۔ اس سے کہا اپنے دین سے پلٹ جا۔ اُس نے بھی نہ مانا۔ بادشاہ نے اسکو اپنے چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا

إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيْ بُنَيَّ أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى وَإِنَّكَ سَتُبْتَلَى فَإِنِ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ مَا هَاهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي قَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ فَإِنْ آمَنْتَ بِاللَّهِ دَعَوْتُ اللَّهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللَّهِ فَشَفَاهُ اللَّهُ فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَعَا بِالْمِئْشَارِ فَوُضِعَ الْمِئْشَارُ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ

رفت کی راہ میں ایک راہب تھا (نصرانی درویش یعنی پادری تارک الدنیا) وہ لڑکا اس کے پاس بیٹھتا اور اس کا کلام سنتا۔ اسکو بھلا معلوم ہوتا۔ جب جادوگر کے پاس جاتا تو راہب کی طرف ہوکر نکلتا اور اس کے پاس بیٹھتا۔ پھر جب جادوگر کے پاس جاتا تو جادوگر اُسکو مارتا۔ آخر لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا راہب سے گلہ کیا۔ راہب نے کہا جب تو جادوگر سے ڈرے تو یہ کہدیا کر کہ میرے گھر والوں نے مجھکو روک رکھا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہہ دیا کر کہ جادوگر نے مجھ کو روک رکھا تھا۔ اسی حالت میں وہ لڑکا رہا کہ ناگاہ ایک بڑے قد کے جانور پر گزرا جس نے لوگوں کو آمد و رفت سے روک دیا تھا۔ لڑکے نے کہا کہ آج میں دریافت کرتا ہوں جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے۔ اُس نے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر راہب کا طریقہ تجھکو پسند ہو جادوگر کے طریقہ سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلیں پھریں۔ پھر اسکو مارا اُس پتھر سے وہ جانور مر گیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے۔ پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اس سے یہ حال کہا۔ وہ بولا بیٹا تو مجھ سے بڑھ گیا مقرر تیرا رتبہ یہاں تک پہنچا جو میں دیکھتا ہوں اور تو قریب آزمایا جائیگا۔ پھر اگر تو آزمایا جائے تو میرا نام نہ بتلانا۔ اس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا اور ہر قسم کی بیماری کا علاج کرتا۔ یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سُنا وہ اندھا ہو گیا تھا۔ وہ بہت سے تحفے لیکر لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا یہ سب مال

بَابُ قِصَّةِ اَبِی الْیَسَرِ وَحَدِیْثِ جَابِرِ الطَّوِیْلِ

قِصّہ ابی الیسر کا بیان اور جابرؓ کی لمبی حدیث

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِیْ نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِیْ هٰذَا الْحَیِّ مِنَ الْاَنْصَارِ قَبْلَ اَنْ یَّهْلِكُوْا فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ لَقِیْنَا اَبَا الْیَسَرِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ غُلَامٌ لَّهٗ مَعَهٗ ضِمَامَةٌ مِّنْ صُحُفٍ وَّعَلٰى اَبِی الْیَسَرِ بُرْدَةٌ وَّمُعَافِرِیٌّ وَّعَلٰى غُلَامِهٖ بُرْدَةٌ وَّمُعَافِرِیٌّ فَقَالَ لَهٗ اَبِیْ یَا عَمِّ اِنِّیْ اَرٰی فِیْ وَجْهِكَ سَفْعَةً مِّنْ غَضَبٍ قَالَ اَجَلْ كَانَ لِیْ عَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِیِّ مَالٌ فَاَتَیْتُ اَهْلَهٗ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ ثَمَّ هُوَ قَالُوْا لَا فَخَرَجَ عَلَیَّ ابْنٌ لَّهٗ جَفْرٌ فَقُلْتُ لَهٗ اَیْنَ اَبُوْكَ قَالَ سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ اَرِیْكَةَ اُمِّیْ فَقُلْتُ اُخْرُجْ اِلَیَّ فَقَدْ عَلِمْتُ اَیْنَ اَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنِ اخْتَبَاْتَ مِنِّیْ قَالَ اَنَا وَاللّٰهِ اُحَدِّثُكَ ثُمَّ لَا اَكْذِبُكَ خَشِیْتُ وَاللّٰهِ اَنْ اُحَدِّثَكَ فَاَكْذِبَكَ وَاَنْ اَعِدَكَ فَاُخْلِفَكَ وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ وَاللّٰهِ مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ آللّٰهِ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ آللّٰهِ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ آللّٰهِ فَاَتٰی بِصَحِیْفَتِهٖ فَمَحَاهَا بِیَدِهٖ قَالَ فَاِنْ وَجَدْتَّ قَضَاءً فَاقْضِنِیْ وَاِلَّا اَنْتَ فِیْ حِلٍّ فَاَشْهَدَ بِبَصَرِ عَیْنَیَّ هَاتَیْنِ وَوَضَعَ اِصْبَعَیْهِ عَلٰى عَیْنَیْهِ وَسَمِعَ اُذُنَایَ هَاتَیْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَنَا یَا عَمِّ لَوْ اَنَّكَ اَخْرَجْتَ

ترجمہ۔ عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور میرا باپ دونوں نکلے دین کا علم حاصل کرنے کیلئے انصار کے قبیلہ میں قبل اس کے کہ وہ مر جائیں (یعنی انصار سے صحابہ کی حدیث سننے کیلئے) تو سب سے پہلے ہم ابوالیسر سے ملے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی تھا جو کتابوں (خطوں) کا ایک گٹھا لئے ہوئے تھا اور ابو الیسر کے بدن پر ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (معافر ایک گاؤں ہے وہاں کا کپڑا اس کو معافری کہتے ہیں یا معافر ایک قبیلہ ہے) اُنکے غلام پر بھی ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (یعنی میاں اور غلام دونوں ایک ہی طرح کا لباس پہنے تھے) میں نے اُنسے کہا اے چچا تمھارے چہرہ پر رنج کا نشان معلوم ہوتا ہے۔ وہ بولے ہاں میرا قرض آتا تھا فلانے پر جو فلانے کا بیٹا ہے بنی حرام کے قبیلہ میں سے۔ میں اس کے گھر والوں کے پاس گیا اور سلام کیا اور پوچھا وہ شخص کہاں ہے۔ اس کا ایک بیٹا جو جوانی کے قریب تھا باہر نکلا۔ میں نے اس سے پوچھا تیرا باپ کہاں ہے۔ وہ بولا تمھاری آواز سنکر میری ماں کے چھپر کھٹ میں گھس گیا تب تو میں نے آواز دی اور کہا اے فلانے باہر نکل۔ میں نے جان لیا تو جہاں ہے۔ یہ سنکر وہ نکلا میں نے

قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ اٰمَنَ النَّاسُ فَاَمَرَ بِالْاُخْدُوْدِ بِاَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَاُضْرِمَ النِّيْرَانُ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ فَاَحْمُوْهُ اَوْقِيْلَ لَهٗ اُقْتَحِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا اُمَّهْ اِصْبِرِيْ فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ

کہ اُسکو فلانے پہاڑ پر لیجاکر چوٹی پر چڑھاؤ۔ جب تم چوٹی پر پہنچو تو اس لڑکے سے پوچھو اگر وہ اپنے دین سے پھر جائے تو خیر نہیں تو اُسکو دھکیل دو۔ وہ اسکو لے گئے اور پہاڑ پر چڑھایا۔ لڑکے نے دعا کی الٰہی تو جس طرح سے چاہے مجھے ان کے شر سے بچا۔ پہاڑ ہلا اور وہ لوگ گر پڑے۔ وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا۔ بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی کدھر گئے۔ اُس نے کہا خدا نے مجھ کو ان کے شر سے بچایا پھر بادشاہ نے اسکو چند اپنے مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ۔ ایک ناؤ پر چڑھاؤ اور دریا کے اندر لیجاؤ۔ اگر اپنے دین سے پھر جائے تو خیر ورنہ اس کو دریا میں دھکیل دو۔ وہ لوگ اسکو لے گئے۔ لڑکے نے کہا الٰہی تو مجھکو جس طرح چاہے ان کے شر سے بچا دے۔ وہ ناؤ اوندھی ہو گئی اور لڑکے کے ساتھی سب ڈوب گئے اور لڑکا زندہ بچکر بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا تیرے ساتھی کہاں گئے۔ وہ بولا اللہ تعالیٰ نے اُن سے مجھکو بچایا۔ پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھ کو نہ مار سکے گا یہاں تک کہ میں جو بتلاؤں وہ کرے۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا اس نے کہا تو سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر اور ایک لکڑی پر مجھ کو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے اور کمان کے اندر رکھ پھر کہہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہوں پھر تیر مار۔ اگر تو ایسا کریگا تو مجھ کو قتل کرے گا۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اُس لڑکے کو ایک لکڑی پر سولی دی پھر اُس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھ کر کہا خدا کے نام سے مارتا ہوں جو اس لڑکے کا مالک ہے اور تیر مارا۔ وہ لڑکے کی کنپٹی پر لگا۔ اُس نے اپنا ہاتھ تیر کے مقام پر رکھا اور مر گیا۔ اور لوگوں نے یہ حال دیکھکر کہا ہم تو اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے۔ ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے۔ ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے۔ کسی نے بادشاہ سے کہا جو تو ڈرتا تھا خدا کی قسم وہی ہوا یعنی لوگ ایمان لے آئے۔ بادشاہ نے حکم دیا راہوں کے ناکوں پر خندقیں کھودنے کا۔ پھر خندقیں کھودی گئیں اور ان کے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا جو شخص اس دین سے (یعنی لڑکے کے دین سے) نہ پھرے اُس کو اُن خندقوں میں دھکیل دو یا اس سے کہو کہ ان خندقوں میں گرے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی۔ اس کے ساتھ اس کا ایک بچہ بھی تھا۔ وہ عورت آگ میں گرنے سے جھجکی (پیچھے ہٹی)، بچے نے کہا اے ماں صبر کر تو سچے دین پر ہے (تو مرنے کے بعد پھر چین ہی چین ہے پھر تو دنیا کی مصیبت سے کیوں ڈرتی ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے اولیاء کی کرامات ثابت ہوتی ہیں اور یہ بھی نکلتا ہے کہ ضرورت کے وقت جھوٹ بولنا درست ہے اسی طرح مصلحت کے لئے۔)

فَثَارَ فَتًى مِّنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلُوقٍ
فِي رَاحَتِهِ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَجَعَلَهُ عَلَى رَأْسِ الْعُرْجُونِ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ
عَلَى أَثَرِ الْخَامَةِ فَقَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ
الْخَلُوقَ فِي مَسَاجِدِكُمْ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ
وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ
النَّاضِحُ يَعْقُبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ
فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاضِحٍ
لَهُ فَأَنَاخَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ
بَعْضَ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهُ شَاءَ لَعَنَكَ اللّٰهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا
اللَّاعِنُ بَعِيرَهُ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ انْزِلْ
عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ
وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ
لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ
فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ عُشَيْشِيَةً وَدَنَوْنَا
مَاءً مِّنْ مِّيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمُدُّ الْحَوْضَ
فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَقُلْتُ هٰذَا
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ مَّعَ جَابِرٍ فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ
صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ
سَجْلًا أَوْ سَجْلَيْنِ ثُمَّ مَدَدْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِيهِ
حَتَّى أَفْرَقْنَاهُ فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَأْذَنَانِ
قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ
فَشَنَقَ لَهَا فَشَجَتْ فَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَ بِهَا

دل نے یاد رکھا اور اشارہ کیا اپنے دل کی
رگ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتے تھے لونڈی اور غلام کو کھلاؤ جو
تم کھاتے ہو اور پہناؤ جو تم پہنتے ہو پھر اگر
میں اس کو دنیا کا سامان دیدوں تو وہ آسان
ہے میرے نزدیک اس سے کہ وہ قیامت
کے دن میری نیکیاں لیلوے۔ عبادہ رضی نے
کہا پھر ہم چلے یہاں تک کہ جابر بن عبد اللہ انصاری
کے پاس انکی مسجد میں وہ ایک کپڑے کو لپیٹے ہوئے
نماز پڑھ رہے تھے۔ میں پھاند لوگوں پر سے
یہاں تک کہ اُن کے اور قبلہ کے بیچ میں بیٹھا
میں نے کہا خدا تم پر رحم کرے کیا تم ایک کپڑے
میں نماز پڑھتے ہو اور تمھاری چادر پہلو میں رکھی
ہے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے میرے سینہ
پر اس طرح سے اشارہ کیا انگلیوں کو کشادہ
رکھا اور ان کو کمان کی طرح خم کیا اور کہا میں نے
یہ چاہا کہ تیرے مانند کوئی احمق میرے پاس آئے
پھر وہ مجھے دیکھے جو میں کرتا ہوں اور ویسا ہی
کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری
اس مسجد میں آئے اور آپ کے ہاتھ میں ایک
ڈالی تھی ابن طاب کی (جو ایک کھجور ہے)
آپ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم دیکھا (کسی نے
تھوکا تھا) آپ نے اس کو لکڑی سے کھرچ ڈالا
پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میں سے
کون یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی
طرف سے منہ پھیر لیوے۔ ہم یہ سنکر ڈر گئے پھر
آپ نے فرمایا تم میں سے یہ کون چاہتا ہے
کہ اللہ تعالیٰ اسکی طرف سے منہ پھیر لیوے۔
ہم یہ سنکر ڈر گئے۔ پھر آپ نے فرمایا تم میں سے

بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَاَعْطَيْتَهُ مُعَافِرِيَّكَ وَاَخَذْتَ مُعَافِرِيَّهُ وَاَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَّعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ بَصُرَ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَسَمِعَ اُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَكَانَ اَنْ اَعْطَيْتُهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا اَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ مَضَيْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ مَسْجِدِهٖ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّشْتَمِلًا بِهٖ فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَتُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَرِدَاءُكَ اِلٰى جَنْبِكَ قَالَ فَقَالَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ هٰكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَقَوَّسَهَا اَرَدْتُّ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيَّ الْاَحْمَقُ مِثْلُكَ فَيَرَانِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا وَفِيْ يَدِيْ عُرْجُوْنُ ابْنِ طَابٍ فَرَاٰى فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُوْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشِعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشِعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْنَا كَاَيِّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا ثُمَّ طَوٰى ثَوْبَهٗ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اُرُوْنِيْ جَبِيْرًا

کہا تو مجھ سے چھپ کیوں رہا۔ وہ بولا قسم خدا کی میں جو تم سے کہوں گا جھوٹ نہیں کہوں گا میں ڈرا قسم خدا کی کہ تم سے جھوٹ بات کروں یا تم سے وعدہ کروں اور خلاف کروں اور تم صحابی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں قسم خدا کی محتاج ہوں۔ میں نے کہا سچ قسم خدا کی تو محتاج ہے۔ وہ بولا قسم خدا کی میں نے کہا قسم خدا کی۔ وہ بولا قسم خدا کی۔ میں نے کہا قسم خدا کی۔ وہ بولا قسم خدا کی پھر اُس کا تمسک لایا گیا۔ ابو الیسر نے اس کو اپنے ہاتھ سے میٹ دیا اور کہا اگر تیرے پاس روپیہ آوے تو ادا کرنا نہیں تو تو آزاد ہے تو میری ان دونوں آنکھوں کی بصارت نے دیکھا اور ابو الیسر نے اپنی دونوں انگلیاں اپنی آنکھوں پر رکھیں اور میرے ان دونوں کانوں سے سُنا اور میرے دل نے یاد رکھا اور ابو الیسر نے اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے یا اُس کو معاف کر دیوے اللہ تعالیٰ اسکو اپنے سایہ میں رکھے گا۔ عبادہ نے کہا میں نے ان سے کہا اے چچا تم اگر اپنے غلام کی چادر لے لو اور اپنا معافری اسکو دیدو تو تمھارے پاس بھی ایک جوڑا پورا ہو جائیگا اور اس کے پاس بھی ایک جوڑا ہو جائیگا۔ ابو الیسر نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا یا اللہ برکت دے اس لڑکے کو۔ اے بھتیجے میرے میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس

يَقْضِي حَاجَتَهُ فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَنَظَرَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا
يَسْتَتِرُ بِهِ وَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي
فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ
انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْ
بَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يَصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى
أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا
فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ
كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا
لَأَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمَعَهُمَا فَقَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ
بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا قَالَ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ أُحْضُرُ
مَخَافَةَ أَنْ يُحِسَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِقُرْبِي فَيَبْتَعِدُ قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ فَيَبْتَعِدُ
فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ
فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ
كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ وَقْفَةً فَقَالَ
بِرَأْسِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ أَبُو إِسْمَعِيلَ بِرَأْسِهِ
يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيَّ قَالَ
يَا جَابِرُ هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ
اللهِ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ
مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا فَأَقْبِلْ بِهِمَا
حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ
وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ
حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ فَانْدَلَقَ لِي فَأَتَيْتُ
الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا
غُصْنًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجُرُّهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ

ڈالنے کا) خدا تجھ پر لعنت کرے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے جو لعنت
کرتا ہے اپنے اونٹ پر۔ وہ انصاری بولا میں
ہوں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اس اونٹ
پر سے اتر جا اور ہمارے ساتھ وہ مت رہے جس پر
لعنت کی گئی ہو۔ مت بددعا کرو اپنی جانوں
کے لئے اور مت بددعا کرو اپنی اولاد کے لئے
اور مت بددعا کرو اپنے مالوں کے لئے ایسا
نہ ہو یہ بددعا اس ساعت میں نکلے جب خدا
سے کچھ مانگا جاتا ہے اور وہ قبول کرتا ہے
(تو تمہاری بددعا بھی قبول ہو جائے اور تم پر
آفت آئے) جابر نے کہا ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے جب شام ہوئی اور
عرب کے ایک پانی سے قریب ہوئے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص ہم
لوگوں سے آگے بڑھ کر حوض کو درست کر رکھیگا
آپ بھی پئے اور ہم کو بھی پلاویگا۔ جابر نے کہا
میں کھڑا ہوا اور عرض کیا یہ شخص آگے جاویگا
یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اور کون شخص
جابر کے ساتھ جاتا ہے تو جبار بن صخر اٹھے
خیر ہم دونوں آدمی کنویں کی طرف چلے اور
حوض میں ایک یا دو ڈول ڈالے پھر اسپر مٹی
لگائی۔ بعد اس کے اس میں پانی بھرنا شروع کیا
یہاں تک کہ لبالب بھر دیا۔ سب سے پہلے ہم کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دکھلائی دیئے۔
آپ نے فرمایا تم دونوں شخص اجازت دیتے ہو
(مجھکو پانی پلانے کی اپنے جانور کو) ہم نے
عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے اپنی اونٹنی
کو چھوڑا۔ اس نے پانی پیا پھر آپ نے اسکی باگ

فَاَنَاخَهَا ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ
مِنْ مَّتَوَضَّاِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَهَبَ جَبَّارُ ابْنُ صَخْرٍ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ فَقَامَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَ
كَانَتْ عَلَيْ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ اَنْ اُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا
فَلَمْ تَبْلُغْ لِيْ وَكَانَتْ لَهَا ذَيَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ
خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَافَصْتُهَا عَلَيْهَا ثُمَّ
جِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ
حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ
فَتَوَضَّاَ ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَيْدِيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى
اَقَامَنَا خَلْفَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَرْقُمُنِيْ وَاَنَا لَا اَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهٖ
فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ يَعْنِيْ مَشُدَّ وَسَطَكَ فَلَمَّا
فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا جَابِرُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا
كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَاِذَا كَانَ
ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰى حَقْوِكَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قُوْتُ كُلِّ رَجُلٍ
مِّنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصُرُّهَا فِيْ
ثَوْبِهٖ وَكُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَاْكُلُ حَتّٰى قَرِحَتْ
اَشْدَاقُنَا فَاقْتَسَمَ اُحْطِرَهَا رَجُلٌ مِّنَّا يَوْمًا
فَانْطَلَقْنَا بِهٖ نَنْعَشُهٗ فَشَهِدَ نَالَهٗ اَنَّهٗ لَمْ يُعْطَهَا
فَاُعْطِيَهَا فَقَامَ فَاَخَذَهَا سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ
فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لیوے۔ ہم نے کہا کوئی نہیں یہ چاہتا یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو نماز میں تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہے (نووی نے کہا یعنی جہت جسکو اللہ نے عظمت دی یا کعبہ) تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ داہنی طرف بلکہ بائیں طرف بائیں پاؤں کے تلے۔ اگر بلغم جلدی نکلنا چاہے تو اپنے کپڑے میں تھوک کر ایسا کر لیوے پھر اپنے کپڑے کو تہ بتہ لپیٹا۔ بعد اس کے فرمایا میرے پاس خوشبو لاؤ۔ ایک جوان ہمارے قبیلہ میں سے لپکا اور اپنے گھر والوں میں دوڑا گیا اور اپنی ہتھیلی میں خوشبو لیکر آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خوشبو کو لکڑی کی نوک پر لگایا اور جہاں اس بلغم کا نشان مسجد پر تھا وہاں خوشبو لگا دی۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا اس حدیث سے تم اپنی مسجدوں میں خوشبو رکھتے ہو۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے بطن بواط کی لڑائی میں (وہ ایک پہاڑ ہے جہینہ کے پہاڑوں میں سے) اور آپ تلاش میں تھے مجدی بن عمرو جہنی کے (جو ایک کافر تھا) اور ہم لوگوں کا یہ حال تھا کہ پانچ اور چھ اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ تھا جسپر باری باری سوار ہوتے تو ایک انصاری کی باری آئی چڑھنے کی۔ اُس نے اونٹ کو بٹھایا اُسپر چڑھا پھر اسکو اٹھایا تو وہ کچھ اڑا۔ وہ انصاری بولا شار (یہ کلمہ ہے اونٹ کے

وَقُلْتُ بِسْمِ اللّٰهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَوَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتَّى رَوُوا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ فَدَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْأَى وَشَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَقَالَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يُطْعِمَكُمْ فَأَتَيْنَا سِيفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً فَأَلْقَى دَابَّةً فَأَوْرَيْنَا عَلَى شِقِّهَا النَّارَ فَاطْبَخْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَأَكَلْنَا وَشَبِعْنَا قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ أَنَا وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ حَتَّى عَدَّ خَمْسَةً فِي حِجَاجِ عَيْنِهَا مَا يَرَانَا أَحَدٌ حَتَّى خَرَجْنَا فَأَخَذْنَا ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِأَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرَّكْبِ وَأَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرَّكْبِ وَأَعْظَمِ كِفْلٍ فِي الرَّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهُ مَا يُطَأْطِئُ رَأْسَهُ

کمر پر باندھ لے۔ جابرؓ نے کہا پھر ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر ایک شخص کو خوراک کے لئے ہر روز ایک کھجور ملتی تھی وہ اس کو چوس لیتا پھر اُس کو پھراتا اپنے دانتوں میں اور ہم اپنی کمانوں سے درخت کے پتے جھاڑتے اور انکو کھاتے یہاں تک کہ ہمارے گلپھڑے زخمی ہو گئے رہتے کھاتے کھاتے اس کی گرمی اور خشکی سے پھر کھجور کا بانٹنے والا ایک دن ہم میں سے ایک شخص کو بھول گیا ہم اس شخص کو اٹھا کر لیگئے اور گواہی دی کہ اس کو کھجور نہیں ملی۔ بانٹنے والے نے اسکو کھجور دی۔ وہ کھڑا ہو گیا اور کھجور لیلی پھر ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ ایک کشادہ وادی میں اُترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے چلے۔ میں آپ کے پیچھے ہوا ایک ڈول پانی کا لیکر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آڑ نہ پائی۔ دیکھا تو دو درخت وادی کے کنارے پر لگے تھے۔ آپ ایک درخت کے پاس گئے اور اُسکی ڈالی پکڑی پھر فرمایا میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ وہ آپ کا تابعدار ہو گیا جیسے وہ اونٹ جسکی ناک میں لکڑی دیجاتی ہے تابعدار ہو جاتا ہے اپنے کھینچنے والے کا یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت کے پاس آئے اور اسکی بھی ایک ڈالی پکڑی پھر فرمایا میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ وہ بھی آپ کے ساتھ ہوا اسی طرح یہاں تک کہ جب آپ بیچ میں ان درختوں کے پہنچے تو انکو ایک ساتھ رکھدیا اور فرمایا دونوں جڑ جاؤ میرے سامنے اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ وہ دونوں درخت جڑ گئے۔ جابرؓ نے کہا میں نکلا دوڑتا ہوا اس ڈر سے کہ کہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو نزدیک دیکھیں اور اور دور تشریف لیجائیں۔ میں بیٹھا اپنے دل میں باتیں کرتا ہوا ایک ہی بار جو میں نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت جدا ہو کر اپنی اپنی جڑ پر کھڑے ہو گئے۔ میں نے دیکھا آپ تھوڑی دیر کھڑے ہوئے اور سر سے اشارہ کیا اس طرح دائیں اور بائیں پھر سامنے آئے۔ جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا اے جابر میں جہاں کھڑا تھا تو نے دیکھا۔ جابر نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا تو ان

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلْتُ
عُصْنًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَعُصْنًا عَنْ يَّسَارِيْ
ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَمَّ
ذَالِكَ قَالَ اِنِّيْ مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ
فَاَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِيْ اَنْ يُّرْفَهَ عَنْهُمَا مَادَامَ
الْعُصْنَانِ رَطْبَيْنِ قَالَ فَاَتَيْنَا الْعَسْكَرَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوْءٍ فَقُلْتُ اَلَا وَضُوْءَ اَلَا
وَضُوْءَ اَلَا وَضُوْءَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَا وَجَدْتُّ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَكَانَ
رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَبْرُدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ فِيْ اَشْجَابٍ لَّهٗ عَلٰى
حِمَارَةٍ مِّنْ جَرِيْدٍ قَالَ فَقَالَ لِيَ انْطَلِقْ
اِلٰى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْاَنْصَارِيِّ فَانْظُرْ
هَلْ فِيْ اَشْجَابِهٖ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَانْطَلَقْتُ
اِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَلَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا قَطْرَةً
فِيْ عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِّنْهَا لَوْ اَنِّيْ اُفْرِغُهٗ
لَشَرِبَهٗ يَابِسًا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَجِدْ فِيْهَا
اِلَّا قَطْرَةً فِيْ عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِّنْهَا لَوْ اَنِّيْ اُفْرِغُهٗ
لَشَرِبَهٗ يَابِسًا قَالَ اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِهٖ فَاَتَيْتُهٗ
بِهٖ فَاَخَذَهٗ بِيَدِهٖ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَّا
اَدْرِيْ مَا هُوَ وَيَغْمِزُهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطَانِيْهِ
فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ بِجَفْنَةِ فَقُلْتُ يَا جَفْنَةَ
الرَّكْبِ فَاَتَيْتُ بِهَا تَحْمِلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ
فِي الْجَفْنَةِ هٰكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ
ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَقَالَ خُذْ يَا جَابِرُ
فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ

کھینچی اس نے پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب
کیا۔ پھر آپ اسکو الگ لے گئے اور بٹھا دیا۔
بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوض
کی طرف آئے اور وضو کیا اس میں سے۔ میں
بھی کھڑا ہوا اور جہاں سے آپ نے وضو کیا
تھا میں نے بھی وضو کیا۔ جبار بن صخر حاجت
کے لئے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے میرے بدن
پر ایک چادر تھی۔ میں اس کے دونوں کناروں
کو اُلٹنے لگا وہ چھوٹی ہوئی۔ اس میں پھندنے
لگے تھے۔ آخر میں نے اس کو اوندھا کیا پھر
اس کے دونوں کنارے اُلٹے پھر اسکو باندھا
اپنی گردن سے۔ بعد اس کے میں آیا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف کھڑا ہوا۔
آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھمایا اور داہنی
طرف کھڑا کیا۔ پھر جبار بن صخر آئے۔ انہوں
نے بھی وضو کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کی بائیں طرف کھڑے ہوئے۔ آپ نے ہم دونوں
کے ہاتھ پکڑے اور پیچھے ہٹایا یہاں تک کہ
ہم کو کھڑا کیا اپنے پیچھے (معلوم ہوا کہ اتنا عمل
نماز میں درست ہے) پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھ کو گھورنا شروع کیا اور مجھ کو
خبر نہیں۔ بعد اس کے خبر ہوئی تو آپ نے
اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے کہ اپنی کمر باندھ لے
(تاکہ ستر نہ کھلے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو کہا اے جابر
میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ!
آپ نے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اُس کے
دونو کنارے اُلٹ لے اور جب تنگ ہو تو اُسکو

میں گھس گئے ہمکو کوئی نہ دیکھتا تھا یہاں تک کہ ہم باہر نکلے (اتنا بڑا جانور تھا) پھر ہم نے اسکی پسلی کی پسلیوں میں سے اور قافلہ میں سے اس شخص کو بلایا جو سب میں بڑا تھا اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تھا اور سب سے بڑا زین اُسپر تھا وہ اس پسلی کے نیچے سے چلا گیا اپنا سر نہیں جھکایا (اتنی اونچی اس جانور کی پسلی تھی۔)

فائدہ۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی معجزے مذکور ہیں۔ درختوں کا رام ہو جانا۔ آپ کے ساتھ چلنا قبر والوں کا عذاب معلوم کرنا۔ پانی کا بڑھا دینا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دریا کا جانور کھانا درست ہے اور یہی صحیح ہے کہ دریا کا ہر جانور حلال ہے۔

بَابٌ فِي حَدِيثِ الْهِجْرَةِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی حدیث

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ مَعِي ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِي أَبِي احْمِلْهُ فَحَمَلْتُهُ وَخَرَجَ أَبِي مَعَهُ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ فَلَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَأَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِي مَكَانًا يَنَامُ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَمْ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ لِي قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ الشَّعَرِ وَالتُّرَابِ

ترجمہ۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے باپ (عازب کے) مکان پر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا اور عازب سے بولے تم اپنے بیٹے سے کہو یہ کجاوہ اٹھا کر میرے ساتھ لے چلے میرے مکان تک میرے باپ نے مجھ سے کہا یہ کجاوہ اٹھا لے میں نے اٹھا لیا اور میرے باپ بھی نکلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسکی قیمت لینے کو۔ میرے باپ نے کہا اے ابوبکر مجھ سے بیان کرو تم نے کیا کیا اس رات کو جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے (یعنی مدینہ کی طرف بھاگے مکہ سے) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں ہم ساری رات چلے یہاں تک کہ دن ہو گیا اور ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا اور راہ میں کوئی چلنے والا نہ رہا۔ ہمکو سامنے ایک لمبا پتھر دکھائی دیا۔ اسکا سایہ تھا زمین پر اور اب تک وہاں دھوپ نہ آئی تھی ہم اُس کے پاس اُترے میں پتھر کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ سے جگہ برابر کی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمائیں اُسکے سایہ میں۔ پھر میں نے

دونوں درختوں کے پاس جا اور ہر ایک میں سے ایک ڈالی کاٹ اور انکو لیکر آ۔ جب اس جگہ پہنچے جہاں میں کھڑا ہوا تھا تو ایک ڈالی اپنی داہنی طرف ڈالدے اور ایک ڈالی بائیں طرف۔ جابر نے کہا میں کھڑا ہوا اور ایک پتھر لیا اُسکو توڑا اور تیز کیا۔ وہ تیز ہو گیا پھر ان دونوں درختوں کے پاس آیا اور ہر ایک میں سے ایک ایک ڈالی کاٹی پھر میں اُن ڈالیوں کو کھینچتا ہوا آیا اُس جگہ پر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیرے تھے اور ایک ڈالی داہنی طرف ڈالدی اور ایک بائیں طرف پھر آپ سے جا کر مل گیا اور عرض کیا جو آپ نے فرمایا تھا وہ میں نے کیا لیکن اُس کی وجہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے دیکھا وہاں دو قبریں ہیں۔ اُن قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے تو میں نے چاہا ان کی سفارش کروں شاید انکے عذاب میں تخفیف ہو جب تک یہ شاخیں ہری رہیں۔ جابرؓ نے کہا پھر ہم لشکر میں آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر! لوگوں میں پکارو، وضو کریں۔ میں نے آواز دی وضو کرو۔ وضو کرو۔ وضو کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قافلہ میں ایک قطرہ پانی کا نہیں ہے اور ایک انصاری مرد تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا ایک پرانی مشک میں جو لکڑی کی شاخوں پر لٹکتی۔ آپ نے فرمایا اس مرد انصاری کے پاس جا اور دیکھ اُسکی مشک میں کچھ پانی ہے۔ میں گیا۔ دیکھا تو مشک میں پانی نہیں ہے صرف ایک قطرہ ہے اُس کے منہ میں۔ اگر اسکو انڈیلوں تو سوکھی مشک اُسکو بھی پی لے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اُس مشک میں تو پانی نہیں ہے صرف ایک قطرہ ہے اس کے منہ میں۔ اگر میں اسکو انڈیلوں تو سوکھی مشک اسکو بھی پی جائے۔ آپ نے فرمایا جا اور اس مشک کو میرے پاس لے آ۔ میں اس مشک کو لے آیا آپ نے اسکو اپنے ہاتھ میں لیا۔ پھر زبان سے کچھ فرمانے لگے جسکو میں نہ سمجھا اور مشک کو اپنے ہاتھ سے دباتے جاتے تھے۔ پھر وہ مشک میرے حوالے کی اور فرمایا اے جابر آواز دے کر قافلہ کا کڑھا لاؤ (یعنی بڑا ظرف پانی کا) میں نے آواز دی۔ وہ لایا گیا۔ لوگ اسکو اٹھا کر لائے۔ میں نے آپکے سامنے اسکو رکھدیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُس کڑھے میں پھرایا اس طرح سے پھیلا کر اور انگلیوں کو کشادہ کیا پھر اپنا ہاتھ اس کی تہ میں رکھدیا اور فرمایا اے جابر وہ مشک لے اور میرے ہاتھ پر ڈالدے اور بسم اللہ کہہ کے ڈالنا۔ میں نے بسم اللہ کہہ کے وہ پانی ڈالدیا پھر میں نے دیکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تھا یہاں تک کہ کڑھے نے جوش مارا اور گھوما اور بھر گیا۔ آپ نے فرمایا اے جابر آواز دے جسکو پانی کی حاجت ہو (وہ آئے) جابر نے کہا لوگ آئے اور پانی لیا یہانتک کہ سب سیر ہو گئے۔ میں نے کہا کوئی ایسا بھی رہا جسکو پانی کی احتیاج ہو۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ کڑھے میں سے اٹھا لیا اور وہ پانی سے بھرا ہوا تھا اور لوگوں نے شکایت کی آپ سے بھوک کی۔ آپ نے فرمایا قریب ہے کہ اللہ تمکو کھلاوے۔ پھر ہم دریا کے کنارے پر آئے (یعنی سمندر کے) دریا نے موج ماری اور ایک جانور باہر ڈالا۔ ہم نے اس کے کنارے آگ سلگائی اور اُس جانور کا گوشت پکایا اور بھونا اور کھایا اور سیر ہوئے۔ جابرؓ نے کہا پھر میں اور فلاں اور فلاں پانچ آدمی اُسکی آنکھ کے گولے

تم میرے لئے دعا کرو (کہ خدا تعالیٰ مجھ کو اس عذاب سے چھڑا دے) آپ نے اللہ سے دعا کی۔ وہ چھوٹ گیا اور لوٹ گیا۔ جو کوئی (کافر) اسکو ملتا تو وہ کہدیتا اِدھر میں سب دیکھ آیا ہوں غرض جو کوئی ملتا سراقہ اسکو پھیر دیتا۔ ابوبکر رضؓ نے کہا سراقہ نے اپنی بات پوری کی۔

فائدہ۔ نووی نے کہا یہ جو آپ نے اُس لڑکے کے ہاتھ سے دودھ پیا حالانکہ وہ اس دودھ کا مالک نہ تھا اس کی چار توجیہیں کی ہیں۔ ایک یہ کہ مالک کی طرف سے مسافروں اور مہمانوں کو پلانے کی اجازت تھی۔ دوسرے یہ کہ وہ جانور کسی دوست کے ہونگے جس کے مال میں تصرف کر سکتے ہونگے۔ تیسرے یہ کہ وہ حربی کا مال تھا جسکو امان نہیں ملی اور ایسا مال لینا جائز ہے۔ چوتھے یہ کہ وہ مضطر تھے۔ اور اول کی دو توجیہیں عمدہ ہیں۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرَى أَبُوْبَكْرٍ مِنْ أَبِيْ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ مِنْ رِّوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَ فَرَسُهٗ فِي الْأَرْضِ إِلٰى بَطْنِهٖ وَوَثَبَ عَنْهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُّخَلِّصَنِيْ مِمَّا أَنَا فِيْهِ وَلَكَ عَلَيَّ لَأُعَمِّيَنَّ عَلٰى مَنْ وَّرَائِيْ وَهٰذِهٖ كِنَانَتِيْ فَخُذْ سَهْمًا مِّنْهَا فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلٰى إِبِلِيْ وَغِلْمَانِيْ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْ إِبِلِكَ فَقَدِمَا الْمَدِيْنَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوْا أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْزِلُ عَلٰى بَنِيْ النَّجَّارِ أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب سراقہ بن مالک نزدیک آپہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کیلئے بددعا کی اُس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ وہ اُس پر سے کود گیا اور کہنے لگا اے محمدؐ میں جانتا ہوں یہ تمہارا کام ہے تو اللہ سے دعا کرو وہ مجھ کو نجات دے اس آفت سے اور میں آپ سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں آپ کا حال چھپا دوں گا اُن لوگوں سے جو میرے پیچھے آتے ہیں اور یہ میرا ترکش ہے۔ اس میں سے ایک تیر آپ لیتے جائیے اور آپ کو تھوڑی دور پر میرے اونٹ اور غلام تھوڑی ملیں گے۔ آپ کو جو حاجت ہو اُن میں سے لیجئے۔ آپ نے فرمایا مجھے تیرے اونٹوں کی احتیاج نہیں ہے۔ ابوبکر رضؓ نے کہا پھر رات کو ہم مدینہ میں پہنچے۔ لوگ جھگڑنے لگے کہ آپ کہاں اتریں (ہر ایک قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ آپ ہمارے پاس اتریں) آپ نے فرمایا میں بنی نجار کے پاس اُتروں گا۔ وہ عبد المطلب کے ننھیال کے لوگ تھے۔ آپ نے انکو عزت دی اُن کے پاس اُتر کر۔ پھر مرد چڑھے اور عورتیں گھروں پر (آپ کو دیکھنے کے لئے) اور لڑکے اور غلام راستہ میں جدا جدا ہو گئے پکارتے جاتے تھے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ۔

فائدہ۔ یہ پکارنا اُن کا خوشی سے تھا۔ نووی نے کہا اس حدیث میں آپ کا ایک کھلا معجزہ ہے۔ دوسرے فضیلت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی۔ تیسرے خدمت ہے تابع کی

وَالْقَذَى قَالَ فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ
عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ لِي فِي قَعْبٍ مَعَهُ
كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ قَالَ وَمَعِي إِدَاوَةٌ أَرْتَوِي فِيهَا
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَ
يَتَوَضَّأَ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ مِنْ نَوْمِهِ فَوَافَقْتُهُ
اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى
بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اشْرَبْ مِنْ هَذَا
اللَّبَنِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ
لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا زَالَتِ
الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَنَحْنُ
فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُتِيْنَا
فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ فَرَسُهُ
إِلَى بَطْنِهَا أُرَاهُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمَا قَدْ
دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا
الطَّلَبَ فَدَعَا اللهَ فَنَجَا فَرَجَعَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا
قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ
قَالَ وَوَفَى لَنَا

وہاں کملی بچھائی۔ بعد اس کے میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ سو رہیے اور میں آپ کے گرد سب طرف دشمن کا کھوج لیتا ہوں (کہ کوئی ہماری تلاش میں تو نہیں آیا) پھر میں نے ایک چرواہا دیکھا بکریوں کا جو اپنی بکریاں لئے ہوئے اُسی پتھر کی طرف آرہا ہے اور وہی چاہتا ہے جو ہم نے چاہا (یعنی اس کے سایہ میں ٹھیرنا اور آرام کرنا) میں اس سے ملا اور پوچھا اے لڑکے تو کس کا غلام ہے۔ وہ بولا میں مدینہ والوں میں سے ایک شخص کا غلام ہوں (مراد مدینہ سے شہر ہے یعنی مکہ والوں میں سے) میں نے کہا تیری بکریوں میں دودھ ہے۔ وہ بولا ہاں ہے میں نے کہا تو دودھ دوہ دیگا ہم کو۔ وہ بولا ہاں۔ پھر اُس نے ایک بکری کو پکڑا۔ میں نے کہا اس کا تھن صاف کرلے بالوں اور مٹی اور کوڑے سے تاکہ دودھ میں یہ چیزیں نہ پڑیں۔ (راوی نے کہا) میں نے براء بن عازب کو دیکھا وہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارتے تھے جھاڑتے تھے۔ خیر اُس لڑکے نے دودھ دوہا لکڑی کے ایک پیالہ میں تھوڑا دودھ اور میرے ساتھ ایک ڈول تھا جس میں پانی رکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے اور وضو کرنے کے لئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور مجھے برا معلوم ہوا آپ کو نیند سے جگانا لیکن میں نے دیکھا تو آپ خود بخود جاگ اٹھے ہیں۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا۔ پھر میں نے کہا یارسول اللہ یہ دودھ پیجئے۔ آپ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہوگیا۔ پھر آپ نے فرمایا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا۔ میں نے کہا آگیا پھر ہم چلے آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ہمارا پیچھا کیا سراقہ بن مالک نے (وہ کافر تھا) اُس زمین پر ہم تھے جو سخت تھی۔ میں نے کہا یارسول اللہ ہم کو تو کافروں نے پالیا۔ آپ نے فرمایا مت فکر کر۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ پر بددعا کی۔ اُس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا (حالانکہ وہاں کی زمین سخت تھی)۔ وہ بولا میں جانتا ہوں تم دونوں نے میرے لئے بددعا کی ہے۔ اب میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں تم دونوں کی تلاش میں جو آئیگا اسکو پھیر دونگا

بِعَرَفَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ اَشُكُّ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ اَمْ لَا يَعْنِي اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ

وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا سورہ مائدہ میں (یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کی اور اسلام کا دین تمہارے لئے پسند کیا)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں جانتا ہوں یہ آیت جہاں اُتری اور کس دن اُتری اور جس وقت اُتری اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے۔ یہ آیت عرفات میں اُتری اور آپ ٹھیرے ہوئے تھے عرفات میں (نو عرفہ کا روز عید ہے مسلمانوں کی۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُس دن جمعہ تھا۔ جمعہ بھی عید ہے)

عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ الْيَهُوْدُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا لَعَلِمْنَا الْيَوْمَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ وَالسَّاعَةَ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةَ جُمُعَةٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہ آیت مزدلفہ کی رات کو اُتری یعنی نویں تاریخ شام کو گویا دسویں شب کا وقت آگیا (کیونکہ مزدلفہ کی رات دسویں رات ہے) اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفات میں۔

عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ وَاَيُّ اٰيَةٍ قَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ وَالْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ

ترجمہ۔ طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک شخص یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین ایک آیت ہے تمہاری کتاب میں جس کو تم پڑھتے ہو اگر وہ ہم یہودیوں پر اترتی تو ہم اُس دن کو عید کر لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کون سی آیت۔ وہ یہودی بولا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ آخر تک۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں جانتا ہوں اس دن کو جس دن یہ آیت اُتری اور اس جگہ کو جہاں اُتری یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات میں اتری جمعہ کے دن (اور وہ دن عید ہے مسلمانوں کی)

عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا

ترجمہ۔ عروہ بن الزبیر رضی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس آیت کا مطلب پوچھا (سورۂ نساء کے شروع میں) وَاِنْ

متبوع کے لئے۔ چوتھے استحباب ہے ڈولچی یا مشکیزہ رکھنے کا سفر میں طہارت اور پینے کیلئے پانچویں فضیلت ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنے کی اور فضیلت ہے انصار کی اور فضیلت ہے صلہ رحم کی۔ چھٹے استحباب ہے اترنے کا اپنے عزیزوں کے پاس۔

کِتَابُ التَّفْسِیْر

قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر

عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا تم بیت المقدس کے دروازہ میں رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور کہو حِطَّةٌ یعنی بخشش گناہوں کی۔ ہم تمہارے گناہ بخشدیں گے لیکن بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا دروازہ میں گھسے سُرین کے بل گھسٹتے ہوئے اور حِطَّةٌ کے بدلے کہنے لگے حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ یعنی دانہ بالی میں۔ ایک روایت میں ہے حِنْطَةٌ فِيْ شَعْرَةٍ کہنے لگے

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَاَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے پے در پے وحی بھیجی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وفات سے پہلے یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ کی۔ اور جس دن آپ کی وفات ہوئی اُس دن بہت وحی آئی۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ الْيَهُوْدَ قَالُوْا لِعُمَرَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ اٰيَةً لَوْ اُنْزِلَتْ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ حَيْثُ اُنْزِلَتْ وَاَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ

ترجمہ۔ طارق بن شہاب سے روایت ہے یہود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم لوگوں میں اترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے) وہ آیت یہ ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فِي اٰخِرِهٖ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهٖ عَنْهُنَّ اِذَا كُنَّ قَلِيْلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُوْنُ لَهُ الْيَتِيْمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا اَحَدٌ يُخَاصِمُ دُوْنَهَا فَلَا يُنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَيُضَرُّ بِهَا وَيُسِيْءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ يَقُوْلُ مَا اَحْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعْ هٰذِهِ الَّتِيْ تُضَرُّ بِهَا

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر تم ڈرو یتیم لڑکیوں کے باب میں انصاف کرنے سے یہ آیت اُس شخص کے باب میں اُتری جس کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو وہی اسکا ولی اور وارث ہو اور اس کا مال بھی ہو اور کوئی اس کی طرف سے جھگڑنے والا سوا اسکی ذات کے نہو پھر وہ مال کے خیال سے اس سے نکاح نہ کرے (کہ مہر دینا پڑیگا) اور اُس کو تکلیف دی اور بُری طرح اس سے صحبت رکھے تو فرمایا اگر ڈرو یتیم لڑکیوں میں انصاف کرنے سے تو نکاح کرلو اور عورتوں سے جو پسند آئیں تم کو۔ مطلب یہ ہے کہ جو عورتیں حلال کیں میں نے تمہارے لئے اور چھوڑ دو اس لڑکی کو جس کو تم تکلیف دیتے ہو (وہ اپنا نکاح کسی اور سے کرے گی اُسکا مال دیدو۔)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَاءِ الَّتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي الْيَتِيْمَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرَكُهٗ فِيْ مَالِهٖ فَيَرْغَبُ عَنْهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهٗ فَيَشْرَكَهٗ فِيْ مَالِهٖ فَيَعْضُلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجُهَا وَلَا يُزَوِّجُهَا غَيْرَهٗ

ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تم پر پڑھا جاتا ہے اللہ کی کتاب میں یہ آیت اُتری اس یتیم لڑکی کے باب میں جو کسی شخص کے پاس ہو اور اس کے مال میں شریک ہو (ترکہ کی رو سے) پھر وہ نفرت کرے اس سے نکاح کرنے سے اور دوسرے سے بھی اس کا نکاح پسند نہ کرے اس خیال سے کہ وہ مال میں حصہ لیگا۔ آخر اُس لڑکی کو یونہی ڈال رکھے نہ آپ نکاح کرے نہ اور کسی سے کرنے دے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ الْاٰيَةَ قَالَتْ هٰذِهِ الْيَتِيْمَةُ الَّتِيْ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا اَنْ تَكُوْنَ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے یَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ آخر تک یہ آیت اُس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو ایک شخص کے پاس ہو اور شریک ہو اس کے مال

مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ
قَالَ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ
وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا
فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ
فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ
فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ
وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ
وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ
سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ
النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ
يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ
فِي يَتٰمَى النِّسَاءِ الَّتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ
لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ وَ
الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ الْآيَةُ
الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللَّهُ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ
لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ
مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالٰى
فِي الْآيَةِ الْأُخْرٰى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ
رَغْبَةَ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي
حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ
فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا
مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ
رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ

خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى یعنی اگر تم ڈرو کہ انصاف نہ کرسکو گے یتیم لڑکیوں میں تو نکاح کرو اُن عورتوں سے جو پسند آئیں تمکو دو۔ دو تین تین، چار چار۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں مراد اس آیت سے اے میرے بھانجے یہ ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے ولی کی گود میں ہو (یعنی پرورش میں جیسے چچا کی لڑکی بھتیجے کے پاس ہو) اور شریک ہو اس کے مال میں (مثلاً چچا کے مال میں) پھر اس ولی کو اسکا حسن اور جمال پسند آئے وہ اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن اس کے مہر میں انصاف نہ کرے اور اتنا مہر نہ دے جو اور لوگ دینے کو مستعد ہوں تو منع کیا اللہ نے ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے مگر اُس صورت میں جب انصاف کریں اور پورا مہر دینے پر راضی ہوں اور حکم کیا اُنکو کہ نکاح کرلیں اور عورتوں سے جو پسند آئے اُنکو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا لوگوں نے یہ آیت اُترنے کے بعد پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اُن لڑکیوں کے باب میں پوچھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ آخر تک (اسی سورۂ نساء میں) یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے عورتوں کے باب میں تو کہہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے اُن کے باب میں اور جو پڑھا جاتا ہے کتاب میں ان یتیموں عورتوں کے باب میں جن کا تم مقرر مہر نہیں دیتے اور اُن سے نکاح کرنا نہیں چاہتے ہو۔ تو کتاب پڑھے جانے سے مراد پہلی آیت ہے۔ اور یہ آیت اُس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو حسن اور مال میں کم ہو تو منع ہوا اُن کو اُس یتیم لڑکی سے نکاح کرنا جس کے مال اور جمال میں رغبت کریں مگر اُس صورت میں جب انصاف کریں۔

رہنے دے اور میں نے تجھ کو اجازت دی (دوسری عورت کے پاس رہنے کی اور میرے پاس نہ رہنے کی) تب یہ آیت اتری۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُوْنُ لَهَا صُحْبَةٌ وَّوَلَدٌ فَتَكْرَهُ اَنْ يُّفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ لَهٗ اَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنْ شَاْنِيْ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسی آیت کے باب میں وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ آخر تک کہا یہ آیت اُس عورت کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو اب وہ زیادہ اُس کے پاس نہ رہنا چاہے لیکن اس عورت کو اولاد ہو اور صحبت ہو اپنے خاوند سے وہ اپنے خاوند کو چھوڑنا بُرا جانے تو اجازت دیوے اسکو اپنے باب میں۔

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَا ابْنَ اُخْتِيْ اُمِرُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّوْهُمْ

ترجمہ۔ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا اے بھانجے میرے حکم ہوا تھا لوگوں کو کہ بخشش مانگیں صحابہ کے لئے انہوں نے انکو بُرا کہا (وہ بخشش مانگنے کا حکم اس آیت میں ہے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ مراد اہل مصر ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بُرا کہتے تھے یا اہل شام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہتے تھے اور حروریہ خارجی جو دونوں کو بُرا کہتے تھے

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءُهٗ جَهَنَّمُ فَرَحَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْهَا فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ اٰخِرَ مَا نَزَلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ

ترجمہ۔ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کوفہ والوں نے اختلاف کیا اس آیت میں جو کوئی قتل کرے مومن کو قصداً اس کا بدلہ جہنم ہے آخر تک (یہ آیت سورۂ نساء میں ہے) میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اُنسے پوچھا۔ انہوں نے کہا یہ آیت آخر میں اتری اور اسکو منسوخ نہیں کیا کسی آیت نے (اوپر گذر چکا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ جو کوئی مومن کو قتل کرے قصداً اس کی توبہ قبول نہ ہوگی اور وہ ہمیشہ جہنم میں اور جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں آیت سے یہ نکلتا ہے کہ بدلہ اسکا یہ ہے کہ ہمیشہ جہنم میں رہے۔ پر یہ ضرور نہیں کہ یہ بدلہ خواہ مخواہ دیا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ معاف کر سکتا ہے۔)

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِيْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَ وَفِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ اِنَّهَا لَمِنْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَتْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

ترجمہ۔ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ حَتّٰى فِي الْعَذْقِ فَيَرْغَبُ يَعْنِي أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا رَجُلًا فَيُشْرِكَهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضُلُهَا

میں یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں بھی پھر وہ اُس سے نکاح کرنا نہ چاہے اور نہ یہ چاہے کہ اس کا نکاح دوسرے سے کردے وہ اُس کے مال میں شریک ہو پھر اسکو یونہی ڈال رکھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ

ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے یہ آیت وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ (سورہ نساء کے شروع میں) یعنی جو شخص مالدار ہو وہ بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ اپنی محنت کے موافق کھاوے اتری ہے اس شخص کے باب میں جو یتیم کے مال کا متولی ہو اسکو درست کرے اور اسکو سنوارے وہ اگر محتاج ہو تو دستور کے موافق کھاوے (اور جو مالدار ہو تو کچھ نہ کھائے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي وَلِيِّ الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ قَالَتْ كَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (سورہ احزاب میں) جب وہ آئے تم پر اوپر سے اور نیچے سے تمہارے اور جب پھر گئیں آنکھیں اور دل حلق تک آگئے آخر تک خندق کے دن اتری (اُس دن مسلمانوں پر نہایت سختی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اُس دن ایک لشکر بھیجا اور ہوا کافروں پر جنکو تم نے نہیں دیکھا۔)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا الْآيَةَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُولُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا فَتَقُولُ لَا تُطَلِّقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنِّي فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ یہ آیت (سورہ نساء میں) وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا آخر تک (یعنی اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند سے شرارت سے یا اس کی بے پروائی سے تو کچھ گناہ نہیں دونوں پر اگر وہ صلح کرلیں آپس میں) اُس عورت کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو پھر وہ مدت تک اُس کے پاس رہے۔ اب خاوند اسکو طلاق دینا چاہے (اُس سے بیزار ہو کر) وہ عورت یہ کہے مجھ کو طلاق نہ دے اور

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ هٰذِهٖ اٰيَةٌ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا اِلٰى اٰخِرِهٖ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ اِلَّا مَنْ تَابَ

نے کہا نہیں۔ میں نے ان کو یہ آیت سنائی جو سورۂ فرقان میں ہے وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ آخر تک جس کے بعد یہ ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ کیونکہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ ناحق خون کے بعد توبہ کرسکتا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت مکی ہے

اور اس کو منسوخ کردیا ہے اس آیت نے جو مدینہ میں اتری وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا آخر تک جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمداً قتل کرے اُس کا بدلہ ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعَلَّمْ وَقَالَ هَارُوْنُ تَرَدِّ اٰخِرَ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ نَزَلَتْ جَمِيْعًا قُلْتُ نَعَمْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ صَدَقْتَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ تَعَلَّمْ اَيُّ سُوْرَةٍ وَّلَمْ يَقُلْ اٰخِرَ

ترجمہ۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو جانتا ہے کہ آخر سورت جو قرآن کی ایک ہی بار اتری وہ کونسی ہے میں نے کہا ہاں اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ ہے۔ ابن عباس نے کہا تو نے سچ کہا۔

عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ وَقَالَ عَبْدُ الْمَجِيْدِ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ سُهَيْلٍ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَقِيَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلًا فِيْ غُنَيْمَةٍ لَّهٗ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَاَخَذُوْهُ فَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَقَرَءَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَلسَّلَامَ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مسلمانوں کے کچھ لوگوں نے ایک شخص کو دیکھا تھوڑی بکریوں میں۔ وہ بولا السلام علیکم۔ مسلمانوں نے اسکو پکڑا اور قتل کیا اور وہ بکریاں لے لیں تب یہ آیت اتری مت کہو اسکو جو سلام کرے تم کو یہ کہکر کہ تو مسلمان نہیں ہے (اپنی جان بچانے کے لئے سلام کرتا ہے) ابن عباسؓ نے اس آیت میں سلام پڑھا ہے اور بعضوں نے سلم پڑھا ہے (تو معنے یہ ہونگے جو تم سے صلح سے پیش آئے

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا حَجُّوْا فَرَجَعُوْا لَمْ يَدْخُلُوا الْبُيُوْتَ اِلَّا مِنْ ظُهُوْرِهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ

ترجمہ۔ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انصار جب حج کرکے لوٹ کر آتے تو گھر میں (دروازے سے) نہ گھستے بلکہ پیچھے سے (دیوار پر چڑھ کر) ایک انصاری آیا اور دروازہ سے گھسا۔ لوگوں نے اس باب میں اُس سے

اَمَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبْزٰی اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءُهٗ جَهَنَّمُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمْ یَنْسَخْهَا شَیْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِیْ اَهْلِ الشِّرْكِ

روایت ہے مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابزی نے کہا ابن عباس رضؓ سے پوچھو ان دونوں آیتوں کو وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا آخر تک۔ میں نے پوچھا انہوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ (یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی کو معبود نہیں پکارتے، اور جو جان اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے اسکو نہیں مارتے مگر حق سے اس کے بعد یہ ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا یعنی مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے۔ یہ آیت سورۂ فرقان میں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ مقبول ہے تو بظاہر پہلی آیت کے مخالف ٹھیری) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ آیت مشرکوں کے حق میں اتری ہے (اور پہلی آیت مومنوں کے حق میں ہے تو مومن جب مومن کو قصداً مارے اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ البتہ اگر مشرک حالت شرک میں مارے پھر ایمان لائے اور توبہ کرے تو اسکی توبہ قبول ہوگی۔ اس صورت میں دونوں آیتوں میں مخالفت نہ رہی۔)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ بِمَكَّةَ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اِلٰی قَوْلِهٖ مُهَانًا فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ وَمَا یُغْنِیْ عَنَّا الْاِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَاَتَیْنَا الْفَوَاحِشَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ قَالَ فَاَمَّا مَنْ دَخَلَ فِی الْاِسْلَامِ وَعَقَلَهٗ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ لَهٗ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ آیت وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخر مُهَانًا تک مکہ میں اتری۔ مشرکوں نے کہا پھر ہم کو مسلمان ہونے سے کیا فائدہ ہم نے تو اللہ کے ساتھ دوسرے کو برابر کیا اور ناحق خون بھی کیا اور برے کام بھی کئے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ آخر تک یعنی جو ایمان لاویگا اور توبہ کریگا اللہ تعالیٰ اسکی برائیاں نیکیوں سے بدل دیگا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جو کوئی مسلمان ہو جائے اور اسلام کے احکام کو سمجھ لیوے پھر ناحق خون کرے تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔

عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَلِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا مِّنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَتَلَوْتُ عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاٰیَةَ الَّتِیْ فِی الْفُرْقَانِ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ

ترجمہ۔ سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا جو کوئی مومن کو قصداً قتل کرے اس کی توبہ ہو سکتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ

جبراً زنا کراتا۔ انہوں نے اس کی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تب یہ آیت اتری وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ

فائدہ۔ نووی نے کہا اس آیت میں یہ جو شرط ہے اگر وہ بچنا چاہیں تو غالب احوال پر ہے اس لئے کہ جبر اسی پر ہوتا ہے جو زنا سے بچنا چاہے۔ اور جو نہ بچنا چاہے وہ تو بلا جبر زنا کراتی ہے۔ اور مقصود یہ ہے کہ زنا کے لئے لونڈی پر جبر کرنا حرام ہے خواہ وہ زنا سے بچنا چاہیں یا نہ چاہیں۔ اور جس صورت میں وہ زنا سے نہ بچنا چاہیں تب بھی جبر ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ وہ ایک شخص خاص سے زنا کرانا چاہیں اور مالک دوسرے شخص سے کرانے پر جبر کرے اور یہ سب صورتیں حرام ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن ابی کی چھ لونڈیاں تھیں معاذہ اور مسیکہ اور امیمہ اور عمرہ اور اردی اور قتیلہ اور وہ ان سبھوں کو جبراً خرچی پر چلاتا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوا وَكَانُوا يُعْبَدُونَ فَبَقِيَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ عَلَى عِبَادَتِهِمْ وَقَدْ أَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (کہ یہ آیت سورہ بنی اسرائیل کی) جنکی یہ پوجا کرتے ہیں وہ تو اپنے رب کے پاس وسیلہ طلب کرتے ہیں (عبداللہ نے) کہا جنوں کی ایک جماعت جنکی پوجا کیجاتی تھی مسلمان ہوگئی اور پوجا کرنے والے ویسے ہی انکی پوجا کرتے رہے اور وہ جماعت مسلمان ہوگئی (یعنی یہ آیت ان کے حق میں اتری۔)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْإِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (یہ آیت سورہ بنی اسرائیل میں ہے) وہ لوگ جنکو یہ پکارتے ہیں اپنے مالک کے پاس وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں اس وقت اتری کہ بعضے آدمی چند جنوں کی پرستش کرتے تھے وہ جن مسلمان ہوگئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی وہ لوگ انکو پوجتے رہے تب یہ آیت اتری أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ آخر تک)

عَنْ سُلَيْمٰنَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ نَزَلَتْ فِي نَفَرٍ مِنَ الْعَرَبِ كَانُوا يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ الْجِنِّيُّونَ وَالْإِنْسُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ فَنَزَلَتْ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ

مِنْ ظُهُوْرِهَا

گفتگو کی تب یہ آیت اتری (سورۂ بقر میں) یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں پیچھے سے آؤ بلکہ نیکی یہ ہے کہ پرہیزگاری کرو اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اخیر تک۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَبَيْنَ أَنْ عَاتَبَنَا اللّٰهُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ إِلَّا أَرْبَعُ سِنِيْنَ

ترجمہ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب سے ہم مسلمان ہوئے اُس وقت سے لیکر اس آیت کے اُترنے کے وقت تک اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا آخر تک یعنی کیا وہ وقت نہیں آیا جب مسلمانوں کے دل لرز جائیں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہی جس میں اللہ تعالیٰ نے عتاب کیا ہم پر چار برس کا عرصہ گذرا (یہ آیت سورہ حدید میں ہے اور وہ مدنی ہے)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ تَقُوْلُ مَنْ يُعِيْرُنِيْ تِطْوَافًا تَجْعَلُهُ عَلٰى فَرْجِهَا وَتَقُوْلُ الْيَوْمَ يَبْدُوْ بَعْضُهُ أَوْ كُلُّهُ فَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا أُحِلُّهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عورت (جاہلیت کے زمانہ میں) خانہ کعبہ کا طواف ننگی ہو کر کرتی اور کہتی کون دیتا ہے مجھ کو ایک کپڑا ڈالتی اُسکو اپنی شرمگاہ پر اور کہتی آج کھل جاویگا سب یا بعض پھر جو کھل جاویگا اُس کو کبھی حلال نہ کروں گی (یعنی وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو گیا۔ یہ واہی رسم اسلام نے موقوف کر دی) تب یہ ایت اُتری خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ یعنی ہر مسجد کے پاس اپنے کپڑے پہن کر جاؤ۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُوْلَ يَقُوْلُ لِجَارِيَةٍ لَهُ اِذْهَبِيْ فَابْغِيْنَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ

ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن ابی بن سلول (منافقوں کا سردار) اپنی لونڈی سے کہتا جا اور خرچی کما کر لا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری مت جبر کرو اپنی لونڈیوں پر زنا کے لئے اگر وہ بچنا چاہیں زنا سے اس لئے کہ دنیا کا مال کماؤ اور جو کوئی لونڈیوں پر زبردستی کرے (حرام کاری کے لئے) تو اللہ تعالیٰ زبردستی کے بعد لونڈیوں کے گناہ کا بخشنے والا مہربان ہے (یعنی جب مالک اپنی لونڈی سے جبراً حرام کاری کرا دے تو گناہ مالک پر ہوگا اور لونڈی اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُسکو بخش دیگا)

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ جَارِيَةً لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أُبَيٍّ يُقَالُ لَهَا مُسَيْكَةُ وَأُخْرٰى يُقَالُ لَهَا أُمَيْمَةُ فَكَانَ يُرِيْدُهُمَا عَلَى الزِّنَا فَشَكَتَا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ

ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن ابی کی دو لونڈیاں تھیں ایک کا نام مُسیکہ دوسری کا نام امیمہ۔ وہ دونوں سے

قَالَ ابْنُ اِدْرِیْسَ وَفِیْ حَدِیْثِ عِیْسَی الزَّبِیْبُ کَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهِرٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ یُقْسِمُ قَسَمًا اِنَّ هٰذَا اِنْ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِی الَّذِیْنَ بَرَزُوْا یَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِیٌّ وَعُبَیْدَةُ ابْنُ الْحَارِثِ وَعُتْبَةُ وَشَیْبَةُ ابْنَا رَبِیْعَةَ وَالْوَلِیْدُ بْنُ عُتْبَةَ

ترجمہ۔ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ قسم کھاتے تھے (یہ آیت سورہ حج میں) هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ یعنی یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں جو لڑتے ہیں اپنے اپنے رب کے لئے اُتری ہے ان لوگوں کے حق میں جو بدر کے دن (صف سے) باہر نکلے تھے لڑنے کے لئے مسلمانوں کی طرف سے سید الشہداء حضرت حمزہ اور حیدر کرار اسد اللہ حضرت علی مرتضےٰ اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور کافروں کی طرف سے عتبہ اور شیبہ دونوں ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ یُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ هُشَیْمٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

تَمَّ الْکِتَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّابِ

یا اللہ میں تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں اگر سارے بدن کے روئیں زبان ہو جائیں تب بھی تیری عنایتوں کا اور تیری نعمتوں کا شکر میں ادا نہیں کر سکتا تو نے مجھکو دنیا کی تمام نعمتیں مال اور اولاد اور صحت اور عافیت عطا فرمائیں اور سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ تو نے مجھ ضعیف ناتواں کے ہاتھ سے اس کتاب عظیم الشان کی طباعت کرائی۔ یہ وہ کتاب ہے جسکی ساری حدیثیں صحیح ہیں اور جس پر سب مسلمان بے کھٹکے عمل کر سکتے ہیں۔ یا اللہ اس کتاب کی طباعت کو قبول فرمالے اور میری بھول چوک کو معاف فرمادے اور میری عمر اور صحت میں برکت دے تاکہ میں اسی طرح تیری مدد سے دیگر کتب حدیث کی بھی طباعت ختم کراؤں۔ یا اللہ مجھ کو بخش دے اور میرے والدین اور میرے بھائیوں اور میرے عزیزوں اور اُستادوں اور مشائخین کو۔ یا اللہ مدد کر اُس اپنے بندہ کی جس کی اعانت سے حدیث کی کتابوں کی طباعت ہو رہی ہے اور جو رات دن مصروف ہے تیری اور تیرے رسولؐ کی کتاب میں۔ یا اللہ برکت دے اُسکی عمر اور اقبال میں اور برکت دے اُس کے مال اور اولاد میں۔ یا اللہ بخش دے اسکو جس نے اس کتاب کو لکھا اور جس نے چھاپا اور تمام مومنین اور مومنات کو اور مسلمین اور مسلمات کو آمین یا رب العلمین وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

فقط والسلام

طابع و ناشر: محمد شعیب السلفی مالک مکتبہ شعیب کراچی فون نمبر ۳۶۰۸۹

يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ قَالَ بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَازَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتّٰى ظَنُّوْا اَنَّهُ لَا تَبْقٰى مِنَّا اَحَدًا اِلَّا ذُكِرَ فِيْهَا قَالَ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ تِلْكَ سُوْرَةُ بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ فَالْحَشْرُ قَالَ نُزِلَتْ فِيْ بَنِي النَّضِيْرِ

ترجمہ۔ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا سورہ توبہ۔ انہوں نے کہا توبہ وہ سورت تو ذلیل کرنے والی ہے اور فضیحت کرنے والی (کافروں اور منافقوں کی) اس سورت میں برابر اترتا رہا وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ یعنی لوگوں کا حال کچھ ایسے کچھ ایسے ہیں یہاں تک لوگ سمجھے کوئی باقی نہ رہے گا جس کا ذکر نہ کیا جائے گا اس سورت میں۔ میں نے کہا سورۂ انفال۔ انہوں نے کہا وہ سورت تو بدر کی لڑائی کے باب میں ہے (اس میں لوٹ اور غنیمت کے احکام مذکور ہیں) میں نے کہا سورۂ حشر۔ انہوں نے کہا وہ بنی نضیر کے باب میں اتری۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا وَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَاءَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ وَدِدْتُ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا فِي الْجَدِّ وَالْكَلَالَةِ وَاَبْوَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبٰوا

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا کی پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے جان رکھو کہ شراب جب حرام ہوئی تھی تو پانچ چیزوں سے بنا کرتی تھی گیہوں اور جو اور کھجور اور انگور اور شہد سے اور شراب وہ ہے جو عقل میں فتور ڈالے (خواہ کسی چیز کا ہو۔ اس سے رد ہو گیا امام ابوحنیفہ کا قول کہ شراب خاص ہے انگور سے کیونکہ یہ حضرت عمرؓ نے منبر پر فرمایا اور تمام صحابہ نے قبول کیا کسی نے اعتراض نہیں کیا تو گویا اجماع ہو گیا) اور میں یہ چاہتا ہوں اے لوگو! کاش رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے (مفصل) بیان فرماتے دادا کا (یعنی اس کے ترکہ کا) اور کلالہ کا اور سود کے چند ابواب کا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ اَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ اِلَيْنَا فِيْهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِيْ اِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبٰوا عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا غَيْرَ اَنَّ ابْنَ عُلَيَّةَ فِيْ حَدِيْثِهِ الْعِنَبَ كَمَا

عظیم الشان خوشخبری

چار ہزار سے زائد احادیث نبوی کا بیش بہا اور قابل قدر مجموعہ

حدیث کی مشہور و معروف کتاب

سنن ابن ماجہ شریف اردو

ایک جلد میں کامل

بہترین کتابت وطباعت، عمدہ سفید کاغذ، پائیدار جلد، خوب صورت رنگین سرورق قیمت بارہ ۱۲ روپے محصول ڈاک عہ آج ہی طلب فرمالیجئے۔ ضخیم کتابیں بار بار چھپنی اس گرانی کے زمانہ میں مشکل ہی ہیں، دوبارہ شاید نہ چھپ سکے۔ براہ کرم آرڈر میں جلدی کیجئے اور اس کتاب کے چھپنے کی اطلاع دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی کر دیجئے تاکہ کوئی گھر محروم نہ رہ جائے۔ آرڈر کے ہمراہ چوتھائی رقم پیشگی ضرور بھیجئے۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ شعیب برنس روڈ کراچی ۱۔ فون ۳۶۰۸۹

22563